بفضل خالق کون و مکان و بطفیل رسول ثقلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

کلیات [illegible]

۱۳۰۸

باہتمام [illegible] محمد جمال الدین [illegible]
[illegible] شاہ عالم خان صاحب [illegible]

در مطبع [illegible] طلسم حیرت مدراس [illegible] طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ وردی محفوظ ہوا ایمان ہمارا
تفسیر کے ہمراہ ہے قرآن ہمارا

زندہ دل مردہ ہوا ہے بیان ہمارا
واعظ سنا وصف ہے بین جو خان کا

کیا بول اٹھا طالب ہے بیان ہمارا
دل چھینتی ہے صورت انسان ہمارا
میدان قیامت ہی بیابان ہمارا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارب فقیر کر ترے در کے فقیر کا
محتاج کر مجھے نہ امیر و وزیر کا

خواہاں نہ تاج کا ہے نہ طالب سریر کا
ہے دیدنی دماغ یہی تیرے فقیر کا

ایذا رساں مزاج جو ہے چرخ پیر کا
سیکھا ہے طور کیا کسی طفل شریر کا

ہرگز نہیں ہے بات یہ شایان خدا دوست
بڑھجائے بادشاہ سے رتبہ فقیر کا

آرایش جہان کو سمجھا ہوں خاک میں
قالین کو اپنے آگے ہے رتبہ حصیر کا

مطلب نہیں ہے اطلس و کمخواب سے مجھے
عریانی ہی خود اپنی ہے جامہ حریر کا

۳

ظاہر میں گرچہ فرق ہے اہل جہاں کے بیچ
یکساں ہے رتبہ اصل میں شاہ و فقیر کا

حسرت ہے یاس ہے الم و درد و رنج ہے
مجھ ناتوان پہ حملہ ہے جم غفیر کا

پرتو خدا کے شکر میں گویا زبان ہو گیا
بخشا ہے مجھ فقیر کو رتبہ امیر کا

لکھا دو گرم مضمون مجھے وصف روی جاناں کا
کہ خود چرخ چہارم پر ورق ہے اپنے دیوان کا

بہار باغ کی سیر اور مجھے اور میں رشک بستان کا
مجھے ہوتا ہے ہو کا گلستان پر بیابان کا

لکھوں گر شعر میں مضمون پیچ زلف جاناں کا
گماں ہر اک الف پر ہو مقرر مار پیچاں کا

دل مجروح ہے مطلع ماہتاب روی جاناں کا
نمود بخت تاقب جلوہ میرے داغ پنہاں کا

ہمیشہ ہی مرے پیش نظر پریوں کا جلوہ ہے
کیا اپنے تصور نے بیان عالم پرستان کا

سنا ہی متفق ہو کے نہیں میں راتدن انکا
رخ تاباں ہے پھر کیونکر لگا زلف پریشاں کا

خدا اوسکو سمجھتے ہیں عجب الٹی سمجھ ہی ہے
جو تا ہتو نہیں ہے رنگ اون کے شوخ خون سینہ انکا

ہمیشہ روی جاناں ہی رہا پیش نظر اپنے
اوڑایا میری آنکھوں نے بھی کیا خاکا گلستان کا

سمائی ہے ازل سے سر میں سیر صحرا نوردی کی
گماں آغوش مادر پر رہا مجھکو بیابان کا

دہان زخم میں خندان لب سوفار کی صورت
تصور جب سے ای قاتل ہے تیرے لعل خنداں کا

نہیں شکوہ شب تاریک کا مطلق مجھے اے دل
خیال روی جاناں چاندنی ہے شب ہجراں کا

گرا قطرہ جو آنسو کا زمین پر ہوگیا گوہر
مری آنکھو نمین ہے عالم نمایان ابر نیسا نکا

پریشان یکقلم نقطے کے سب حرف ہو جاتے ہیں
لکھوں دیوان مین گر مضمون مرے حال پریشانکا

نہایت آج جوش وحشت دل عشرت انگیز ہے
گمان ہے شیر قالین پر مجھے شیر نیستان کا

خمیدہ ناتوانی نے کیا ہی اسقدر ہے
یقین ہے چاک دامن پہ مجھے چاک گریبانکا

رقم ہے حسرت دیدار ای یار تو جو دیوان مین
بعینہ نقطہ نقطہ پر گمان ہے چشم حیران کا

کبہی گر سامنا ہو جائے اپنے داغ ہجرانکا
خجالت سے ہو چہرہ پانی پانی مہر رخشانکا

اثر یہ دیدنی ہے پرتو رخسار جانانکا
ہوا ہے مہر اک زرد پتا اپنے لبستانکا

غزل مین وصف گر لکھوں خال و دست جانانکا
گمان ہر نقطہ پر ہو دانہ تسبیح مرجانکا

نظارہ روی جانان کے ہین حاصل قید الفت مین
ہوا ہے چشم بینا رخنہ ہر دیوار زندانکا

جدہر دیکہو ادہر پاتے نظر آتی ہین انجم
عیان ہے ہر طرف مدان مین جلوہ پرستانکا

نہین باندہا گیا ہر کتاب پریشان رات بہر مجھکو
کہ مضمون ہی پریشان ہے اس زلف پریشانکا

تصور روی جانانکا نہان سینے مین ہے اپنے
مگر ظلمات مین پوشیدہ ہے چشمہ آبحیوانکا

پہر آتی ہے نظر دنیا مین صورت حسینوں کی
تماشا ہے کہ ان آنکھو مین ہی عالم پرستانکا

قلم سوتیکا آب زر ہوا کا غذ زر افشان ہو
مجھے منظور ہے وصف آب رخ پرویز جانانکا

رباعی

[illegible]

عجب کیا ہے زمین شعر بہی ہو جاوے دریائی	رقم اس بحر مین گر ماجرا ہو چشم گریان کا

نگہبان اور دربان کی بدولت منہہ کی کہا نکلے
کہ پرتو اندنون پہرتا ہے ارادہ کوی جانان کا

اگر مین وصف لکہون پنجہ رنگین جانان کا	سروتا پنجے خامہ پر ہو دہوکا شاخ مرجان کا
فراق یار سے گہر مین بہی عالم ہے بیابان کا	یقین ہے تار بستر پر مجہے خار مغیلان کا
گیا جب سیر مین اوس گلبدن کے بوستان کو	رگ گل سے ہوا دہوکا مجہے خار مغیلان کا
رخ رنگین کا اوسکے وصف گر لکہون تو کاہو	زمین شعر مین بہی رنگ ہے صحن گلستان کا
گمان ہو کان گوہر کا گر اوس بحر پر اے دل	رقم جیسین سر سر وصف دندان جانان کا
نکلتے ہین جو موتی بے محابا کان گوہر سے	سمندر مین پڑا ہے عکس شاید اوسکے دندان کا
رگ گل کا نہ کیونکر بہر مژگان ہو تار مسطر پہ	لکہون دیوان مین گر مضمون گل رخسار جانان کا
بجا ہی گر شب فرقت کے بعد از صبح وصلت ہے	پس قطرہ ظلمت ہی چشمہ آب حیوان کا

علاقہ جیب و دامان سے نہین زنہار کچھہ پرتو
کہ عریانی ہی جامہ ہی ہمارے جسم عریان کا

زلف سے خسارہ جان جہان پیدا ہوا	پردہ شب سے یہہ مہر آسمان پیدا ہوا
آسمان سے بزنگی بینک نے مین وہ اوج مین	نقش پا اوس حور پیکر کا جنان پیدا ہوا

[illegible]

داد خواہ ہو کوئی کیا کہنے دیتا ہے تیرا عشق داد
غل ہے عالم میں کہ پھر نوشیروان پیدا ہوا

قتل حاسد کو کیا اپنی ولادت نے غضب
ساتھ ہی کیا خنجر طبع روان پیدا ہوا

وصل کی شب اٹھ گیا وہ سرو پہلو سے ای
صبح محشر ہو گئی سورج جہان پیدا ہوا

آرزو وا ہے جو نکلی شوق دونا ہو گیا
اک گیا اور دوسرا مہمان یہان پیدا ہوا

ہو گیا اک فتنہ گر کا عشق جسکو ازل سے
دشمن دل دیکھو جگر جسم و جان پیدا ہوا

اشک بہتے جاتے ہین راہ طلب مین اسقدر
ہر کہی کو ہر قدم اک کاروان پیدا ہوا

اپنی آنکھوں کی قسم مجھے تو دکھا ہی نہین
سیف ہے ... نشین کیا میدان پیدا ہوا

اسقدر آہین شب فرقت مین کی ہین کہ بس
دوسرا سر پر ... آسمان پیدا ہوا

اپنی خاموشی نہین گویا البتہ اظہار ہے
دردا ... دلین جب ... نہان پیدا ہوا

کر دیا ویران وہ گھر دیکھئے پرتو وہین
نامی عشق خانہ ویران یہہ جہان پیدا ہوا

بنتا ہی گھر خیال مین اک رشک باغ کا
دیوار بوستان ہوا پردہ داغ کا

کہتے ہین جسکو لوگ بگھر خدا گواہ
وہ ہی جنون کیطرح شغل ہے داغ کا

صحرا مین ہی یاد ہے مجھے کوی یار کا
جلوہ عیان ہے صاف بیابان مین باغ کا

کس مست کی تھی وہ دم تحریر ساقیا
عالم ہی شعر شعر مین اپنے ایاغ کا

صحرا ہی ابتدا و فاقت سے میری ما ...
رہا خار ... بن رہا
... نوبت ہی گرچہ ... ہو کہ ... دامان نہین رہا
... ہماری ... تک ... نہین رہا
... میں ... ہو مین ... خدا نہین رہا
کسدن ... زخم ... دل نا ... صبر
وا ... کس ... سرا پا ... نہین رہا
... جنون مین ہی ... عریان نہین رہا
دیکھا ہو ... جانان کو ... نہین رہا
... ریوں کو اشتیاق ... پریشان نہین رہا
... جنون کی ... گریبان نہین رہا
... ساتھ ... نہین رہا

لالہ کی طرح کہانٹینگے پھر داغ دل بہم
فرقت مین پھر خیال ہوا سیر باغ کا

پیدا ہی اس سے صبح شب ہجر پھر بکیون
خورشید نام رکھینگے ہم اپنے داغ کا

اوس گل کے ہجر مین تھا چمن برگمان دشت
بلبل پہ واقعی ہوا دہوکا کلاغ کا

غل شیر یونکا شور بنا دل سے کم نہین
دہوکا ہی مجھکو خانۂ زندان پہ باغ کا

مدراس مین ہون گو یہ وہ معجز بیان نہین
پھیلا ہی شعر تر مرا دلی کے داغ کا

وہ ہیگر ہون نہین کہ مرے دل سے دمبدم
دم بند تنگ قافیہ ہوتا ہی جس داغ کا

کیا حضرت **شرف** کے سینے سے اوسکو ربط
پرتو منہہ آئے واہ کہان منہہ پہ داغ کا

دیدنی اولٹا اثر ہے انتظار یار کا
چشم مینا پر گمان ہی روزن دیوار کا

وصف لکھتا ہون کسیکی کاکل خمدار کا
ہی شگاف کلک پہ دہوکا زبان مار کا

اسقدر لاغر کیا موی کمر کے دہیان نے
ہوگیا ہی بار سر یہ مجھے دیوار کا

پوچھیگا کسکو کہتے ہین بیمار شک جنان
بس یہی قاصد پتا ہی کوچۂ دلدار کا

بات ہو کر رہگئی ہر ایک پانی کی لکیر
مرحبا کیا پوچھنا عالم ترے اقرار کا

جودم گریہ تصور شعلہ رو کا ہی مجھے
صاف پانی مین نظر آتا ہی جلوہ نار کا

دور ہی کیا گر کہو نہین منہہ کو تیرے رشک ماہ
چاندنی سے کم نہین سایہ تری دیوار کا

وہ جو ٹہکرانے لگے یون کیا مرے سر کو نہین
رشک سنگ آستان خانۂ خمار کا

تم جو رشک گل ہو تو ہین سیاہ کا نشا ہی سہی
کیا نہین پیش نظر کچھ ربط گل سے خار کا

دیکھنا اب وصل کی کیونکر بنیگی اوس سے ہاے
بخت خفتہ ہی مخالف دیدۂ بیدار کا

دمبدم آتی ہے کوئی یار کی مجھکو خبر
کیا تصور کر رہا ہی کام برقی تار کا

دیکھئے وہ سخت جان قاتل ہو نہین ہنگام قتل
دم مین کہیں ہی جائیگا جوہر تری تلوار کا

نرم ہین ظاہر مین جو ایذا دہی مین طاق ہین
صاف دیتا ہے نشان ہر عضو ماہی خار کا

کر دیا ہے بے نشان ابن حجر ازار نے
نام کو ہے جسم تسیم سے طالب دیدار کا

عشق زلف یار مین پیدا لو کے بیہوش اور ہے
پیچوان کے پیچ پر دھوکا ہے پیچ مار کا

وصف گر لکھو نہین اوسکے ابروی خمدار کا
طائر مضمون ہو اک جوہر نئے تلوار کا

ہی تصور رات دن اوس ابروی خمدار کا
سامنا رہتا ہے ہر دم مجھے تلوار کا

صورت غنچہ نظر آتا ہے رنگین ہر حباب
پڑ گیا دریا مین کیا سایہ ترے رخسار کا

دیکھتا ہو نہین گل رخسار رنگین کی بہار
روزن در بھی ہے دیدہ طالب دیدار کا

جوش وحشت ہے جو مجھکو ایک بت کے ہجر مین
اپنا ہر تار گریبان رشتہ ہی زنار کا

ٹکڑے ٹکڑے سخت فقرون سے ہوا ہے دل مرا
کام کرتی ہے زبان یار بھی تلوار کا

۸

غنچہ غنچہ کا گمان ہو نقطہ نقطہ پر ضرور
وصف ذیوا میں جو ہو سکے گل خار کا

دیکھتا ہی اوسکا ترچھی ہی نظر سے ادہر
کیا ہی تیڑہا ہی مزاج اپنے بت عیار کا

تیر کا دہوکا ہو خاطے بر مژہ ہر ایک کو
وصف گر لکہون مین مژگان بت عیار کا

کفر الفت عین دینداری ہے دیکھو ادہر
رشتہ پیوستہ ہی ہر تسبیح مین زنار کا

سخت جان سے انس ہے نازک طبیعت کو ضرور
ربط جیسہ کرتا ہی روشن شاخ گل سے خار کا

کیا تعجب ہے اگر انسان بہاگے مارسے
کہتے ہین ہوتا ہی ذ شیطان کو بہی مار کا

خون بہلواتا ہی تجھکو ای گل گلزار حسن
خون رولانا عندلیب عاشق بیمار کا

رابطہ جیون کو ہوتا ہی بدون سے دہر مین
گر نہین باور تو دیکھین ربط گل سے خار کا

بجلیان گرتی ہین جب ہنستا ہی وہ ظالم کبہی
ہے رخ تابان مین عالم برق آتشبار کا

لوگ کو ہوتی ہی نفرت موذیون سے اسقدر
نام بہی لیتا نہین ہو لے سے کوئی مار کا

ہی رقم تعریف اسمین گلرخون کی ای نسیم
غیرت گلزار ہی دفتر مرے اشعار کا

چشم بینا ہو گیا پر لو ہر اک جزو بدن
شوق کس درجہ ہے مجھکو یار کے دیدار کا

یار سے یون کہیو قاصد حال اس دلگیر کا
تھا جو شوق وہ مضمون شوخی تحریر کا

تیری باتین اسکو ہو جائین عمل تسخیر کا
نقطہ نقطہ پر یہی ہوگا دیدۂ تصویر کا

ہزار زبان یار طرز سم دان [illegible] دل کیسا

[illegible] کیسا دل ہم اور وہ [illegible] بوئی

[illegible] ہاتھ دیتا ہے [illegible] کیسا

کیسا جان لیکا دم کیسا

کیا اب درست رنگین سے زیادہ کیسا

ہوئی ہے زندگی خود بار اپنی

پریشان ہو گیا مین تنگ کیسا

اگر گیسو ہوا اسم کیسا

ہوا طوفان برپا صاف [illegible]

جو اوڑ [illegible] دیدہ بزم [illegible] کیسا

ہی اثر انکی مین ہو ہجر بت بے پیر کا — دیدہ گریان ہے ہر حلقہ مری زنجیر کا

پھر رہا ہی میری نظرون مین خط اوس پیر کا — سامنا رہتا ہی اب قرآن کی تفسیر کا

خط مرا پڑہتی ہی جب دل نرم اوس بت کا ہوا — بنگیا تعویذ جب مضمون مری تحریر کا

جب گیا مین ہجر مین اوس غیرت گلزار کے — صاف تھا گلشن مین عالم گلشن تصویر کا

کی سکندر نے تلاش آب حیوان گو مگر — روبرو تقدیر کے کیا بس چلے تدبیر کا

دیکھہ پائے گر عرق آلودہ ابروی صنم — پانی اوتر جائیگا وہین آب دم شمشیر کا

رات بہر مریطرح اونکو بھی رہا مضطر — ہی ستم زندانیون پر نالہ شبگیر کا

دلکا اوس سے جو ہوتا ہمکن نہین عمر بہر — کاکل پر پیچ چکر ہے مری تقدیر کا

زور آہ و نالہ سے اپنے مسخر کیا کرون — کارگر ہوتا نہین اوسکو عمل تسخیر کا

رشک سے سیماب ہم مین خاک ہوویگا مگر — ہی طپش مین دل کی عالم نسخہ اکسیر کا

قسمت ظالم نہین ہوتی تمیز نیک و بد — قتل کرنیکے سوا کیا کام ہے شمشیر کا

دشت وحشت مین ہے سر دیوانے سے رہتا ہی تنہا — رنج و غم اور داغ سودا خار دامنگیر کا

بزم مین کرتی ہی ہو موقع زبان اپنی دراز — دیکھہ نہین سکتے شمع پر ہیجا ستم گلگیر کا

دہن مین اوس لیلی کی ہی مجنون کے جہانی اسقدر — قیس کی تصویر ہی خاکا مری تصویر کا

جاڑے دو پروا نہین منعم اگر رکھتا ہی شال — اپنی کملی ہی مجھے رومال ہے کشمیر کا

[illegible]

سخت جانی نے مری پرتو کیا تحریر بپا
حلق پر رکھتے ہی دم رکنے لگا شمشیر کا

سر میں پھر سودا ہوا زلف بت بے پیر کا
ہو گیا پھر شوق اپنے پاؤں کو زنجیر کا

ہم نے دیکھا ہی جو چہرہ اوس بت بے پیر کا
آنکھ میں رتبہ نہیں خورشید کی تنویر کا

کوئی خط آیا نہ پیغام اوس بت بے پیر کا
تھا مگر مضمون یہی سر خط تقدیر کا

ہو گئی نقش قدم کی خاک بھی ہم رنگ زر
کام کرتا ہی ترا رنگ حنا اکسیر کا

جب کھینچا مانی سے خاکا اوس قدم کا ای فلک
لطف جلوہ دیدنی تھا کاغذ تصویر کا

اشک کا دریا ہی ہر دم اس سے جاری ہجر میں
بن گیا ہی چشم تر حلقہ مری زنجیر کا

جاگ اوٹھے اس سے بھی فتنے ہوا محشر بپا
شیر سے گھنگرو کی صدا ہی غل مری زنجیر کا

جب نزاکت سے نظر کی آئینہ پر یار نے
صاف نکلا رشک سے دم عاشق دلگیر کا

سب ملک تسبیح میں اپنی پریشان ہو گئے
آسمان پر غل جو پہنچا نالہ شبگیر کا

چھد گیا دل رشک سے دی اوس نے جس دم غیر کو
کام کرتی ہیں پلکیں قلیان نظر کے تیر کا

جب سلام اوس نے کیا انداز سے ہم کٹ گئے
کیا قدر خم میں عالم تھا خم شمشیر کا

وصف اوس شیرین دہن کا ہجر میں رقم تمام کیا
شبہ بحر شعر پر ہوتا ہی جوئے شیر کا

اک نظر دیکھا جسے وہ نیم بسمل ہو گیا
کام لیتا ہی اب آنکھوں سے ستمگر تیر کا

ہر دہان زخم اپنا کیون نہ ہو ہنستا ہے
ہوئین زخمی خندہ رویون کی نظر کے تیر کا

فکر نے ایسا مرا باز زرد تجھکو کر دیا
صاف سونا بنگیا لوہا مری زنجیر کا

انگلیون پر گن رہا ہون آجکل پرتو یہ دن
وعدہ اپنے نوجوان سے جو کیا ہے پیر کا

ہوگا جو سامنا مری چشم پر آب کا
دہوکا ہو بحر پر بہی معوّر حباب کا

سوزش ہے سوز ہجر سے اگ گلعذار کے
تپ ریدہ کو ضروری ہی شربت گلاب کا

صورت جو اک پری کی صفائی سے آئینہ مین
عالم ہے صاف اپنی نظر مین نقاب کا

کاکل مین اوسکے عارض رخشان کو دیکھئے
ہوتا ہے رات مین بہی طلوع آفتاب کا

مسی لگائی لب پہ جو اوس رشک ماہ نے
منہہ رشک سے سیاہ ہوا آفتاب کا

اوس مست ناز کا جو تصور ہے روبرو
چشم پر آب بہی ہے ساغر شراب کا

پرنور برق حسن نے کر ڈالا اسقدر
ہے رشک ماہ نو کو بہی تیری رکاب کا

اپنی نگاہ مین در و دیوار ہین سیاہ
تاریکی فراق ہے نسخہ خضاب کا

روتا ہون اوسکی کاکل شبگون کی یاد مین
بنتا ہے آب اشک بہی روغن خضاب کا

اوس گل کی یاد مین ہین جو آنسو بہرے ہوئے
پرتو یہہ چشم تر ہے کہ شیشہ گلاب کا

[illegible]

ای آسمان برا ہو ترے انقلاب کا
ہم اور ہونکے بیچ نہ او لٹنا نقاب کا

شعلہ پڑیگا حشر کے دن آفتاب کا
یان داغ دل سے روز ہوا ہے حساب کا

سینے کے چاک سے نظر آئے جو داغ دل
اوڑہ جائے رنگ مہر رخ آفتاب کا

وہ رند بادہ کش ہون کہ اکدم مین ساقیا
پی لون جو آئے سامنے دریا شراب کا

اکسیر سے بہی ہے تری خاک پا بہی کم
سونے سے بڑہ کے رنگ ہے دونون رکاب کا

کیا کیا مصیبتین ہین تمہارے فراق مین
باعث ہی کون جرم بہلا اس عتاب کا

سیماب سے تڑپ کے نکلجائیگی طپش
ہوجائے سامنا جو مرے اضطراب کا

ہوتا ہے حرف حرف سے دریائی خون روان
رنگین ہے ماجرا مری چشم پرآب کا

امید گلرخون سے سوا جور کے نہین
کانٹون سے دور پہول نہین ہے گلاب کا

کاغذ کا بند بند ہو دم مین جدا جدا
قاصد لکہون جو حال مرے اضطراب کا

اعلا سے چار چند ہی ادنی کا طمطراق
حمی سے زیادہ نشہ ہی درد شراب کا

ساقی مزاج کی بہی رعایت ضرور ہے
گلگونہ چاہیے مجھے درد شراب کا

اتنی سی زندگی پہ یہ **پرتو** فراخشی
کیا ماجرا نظر مین نہین ہے حباب کا

نام اور بدلین کیا دل خانہ خراب کا
بہتر اسے خطاب ہے حسن مآب کا

۱۳

[illegible]

میں اس نقد کو بوسہ جاتا تھا
زر بوسہ وہ روز دیتا تھا مجھکو
تری بیوفائی وفا جانتا تھا
ضرر جانے کی خط مجھکو ہوا تھا
نامہ آوان بھی کھینچا جاتا تھا
دل مضطرب کو تصور تھا خط کا
اسے ریزہ ریزہ کیا جاتا تھا
میں پہ [illegible] تمھیں یاد رہا جاتا تھا

سیم بھی صدا سے سکھایا جاتا تھا
تمہاری [illegible] جاتا تھا
نامہ بھیجا دربار [illegible] جاتا تھا
تصور کو میں [illegible] جاتا تھا
جہان میں ہیں کوئی غمخوار
دعا دینے لگے [illegible] کیا جاتا تھا

آتا ہے یاد اپنا دل گم شدہ مجھے	ساقی کہا تو دے کوئی شیشہ شراب کا
وہ چاند آگیا ہی تو ظالم گیا نہیں	گردونیہ ہے دماغ مرے اضطراب کا
میری طپش سے نظر آئیگی کس طرح	پردہ ہے درمیان میں پردہ نقاب کا

پر تو یہ فرد آمد و خرچ فراق سے
داغوں سے سینہ بنگیا دفتر حساب کا

گردیوں میں رواج ہی اگر حجاب کا	بنتا ہی ملک حسن میں کپڑا نقاب کا
رکھتے ہیں گر شراب کو نام آفتاب کا	پھر برج آفتاب ہے ساغر شراب کا
پانی ہیں دیکھکر رخ رخشان وہ کہتے ہیں	دریا سے ہے طلوع یہاں آفتاب کا
اسی ماہ آفتاب سے روشن ہی اک جہان	رونق فزای بزم ہی ساغر شراب کا
اوسکی کمر کو کہتے ہیں سب درمیان جسم	مدت میں اب سراغ ملا ہے سراب کا
جیمین ہے کہنے بو تو ہوں سے خواہش ہو گریہ	زلف سیاہ ہی سیکھ لو نسخہ خضاب کا
یوسف کے ساتھ تیری طرف انگلیاں اٹھیں	آئے جو مصریوں کو خیال انتخاب کا
لکھے ہیں وصف مصحف رخسار یار کے	تفسیر نام ہوگیا اپنی کتاب کا
دیکھے جو مجھکو خلوت رشک قمر میں آج	گھر بھول بھول جائیں منجم حساب کا
اللہ کی قسم نہ لگی آنکھ رات بھر	یہ اضطراب ہے دل خانہ خراب کا

[illegible] کا وصل [illegible]
[illegible] دل [illegible]
تصور [illegible]
[illegible] خط [illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

سیماب و برق و ماہی بے آب ہین تمام
ہوتا ہی انتخاب ترے اضطراب کا

پرتو کہان بڑہاپے مین یہ تیزیان یہ جوش
نعمت کوی ضرور ہے موسم شباب کا

لگتی ہی تیرے مونھہ سے ساغر شراب کا
ای غنچہ لب بنا ہے کٹورا گلاب کا

اوس گلبدن کی بزم مین ساغر شراب کا
خوشبو سے بنگیا ہی کٹورا گلاب کا

اک بحر حسن کے غم ہجران کا ہون قتیل
زیبا ہے میری قبر پہ گنبد حباب کا

اسمین ہے وصف مہر رخ یار کا رقم
جو تہا فلک ورق ہے ہماری کتاب کا

مرغ نگاہ عاشق جانباز کے لئے
ہے آشیانہ حلقہ تمہاری رکاب کا

رنگین ہے اجزای ضعیفی کتاب مین
نسخہ ملا سیاہی سے ہمکو خضاب کا

کیونکر بچین تلاطم دریای عشق سے
قلعہ ہی توتتا نہین ہمسے حباب کا

کس شکل باغ کے لب گلگون کا فیض ہے
حقہ کی جو کلی ہوی شیشہ گلاب کا

کب واژگون نصیب پہ فیض کریم ہو
دریا سے پر نہین کوی کاسہ حباب کا

پا بوس شہسوار کا باقی ہے یہ شوق
حلقہ ہوا ہے پا جسم خمیدہ رکاب کا

روشن بیانیون سے مری بڑہگی ضیا
ہر صفحہ آفتاب ہے اپنی کتاب کا

عطار کی دکان ہے گلی اوسکی ہمنفس
ہر نقش پای یار ہے شیشہ گلاب کا

۱۵

[illegible]

منت کشی سے ننگ رہا اسقدر مجھے	پیری مین بھی خیال نہ آیا خضاب کا
جوش جنون ہے مجھکو غم ہجر حسن مین	گرداب کا ہو طوق تو زندان حباب کا
عاشق ہوئین جو تیری سواری کا پھر قتل	شمشیر مین ضرور ہے لوہا رکاب کا
لکھتے ہین وصف روی صنم کا کتاب مین	مضمون اور بنا لیا ہے خدا کی کتاب کا
کہتا ہے فرق وحدت و کثرت مین کچھ نہین	دریا مین ہوتے ہوتے کے ملنا حباب کا
لکھون اگر کوئی کمر یار کی صفت	عنقا کی شکل غیب ہو مضمون کتاب کا
اوس شہسوار ماہ تجلی کے پاؤن مین	اونچا ہے آسمان سے پایہ رکاب کا
لکھتے ہین ہم صفت گل رخسار یار کی	ہر اک الف غزل مین ہے شیشہ گلاب کا

کس گلبدن کے عکس کی پرتو بہار سے
پھولا ہے آئینہ مین جو تختہ گلاب کا

ہو جائے زرد رنگ گل آفتاب کا	دیکھے جو اوسکے کان مین طرہ گلاب کا
گر دیکھے جا وہ بام پر اوس آفتاب کا	ہو جائے زرد شرم سے منہہ ماہتاب کا
لی آبرو تمہاری پہ ناخن نے زہر وش	شرمندگی سے خشک ہوا منہہ رباب کا
دھوکا ہے اوسکے دیدۂ مخمور پر مجھے	نرگس کا پھول ہے یہ کہ ساغر شراب کا
منکر خدا کے نور کا ہوتا ہے رو سیاہ	منہہ چڑھکے بولتا ہے یہ نسخہ خضاب کا

[illegible]

الجھا رہا ہے کاکل پرپیچ یار مین
خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا

یہہ انقلاب دیکھیے ہم پیر ہو چلے
ہی اوس ستم شعار پہ موسم شباب کا

دنیا مین بے ثباتون کی ممکن نہین مدار
دیکھا ہی کسنے پہولنے غنچہ حباب کا

اوس مست کی جو یاد مین ہون بیخبر تو کیا
ای میکشو ہی نشہ ہی جوہر شراب کا

برباد ہے سفینۂ صبر و قرار دل
دریا چڑہا ہوا ہی جو چشم پر آب کا

عاشق ہون جب سے اک صنم گلعذار پر
پہاہا ہی لیتے کان مین عطر گلاب کا

وہ بحر حسن اور انہین تاب اوسکی دید کی
پرتو ہے مہر و ماہ مین نقشہ حباب کا

عشق ہے دلکو مرے ظالم کے خط و خال کا
مرغ یہہ مفتون ہے اوس دانے کا شیدا جال کا

دام و دانے کی نہین حاجت مرے صیاد کو
چھپ گیا دانے مین دلم اوسکا دوپٹہ جال کا

جسنے فاقہ کہینچا اوسکو عشق کی ہوتی قدر
عید روزہ دارونکی غرہ ہوا شوال کا

ایک لمحہ بہی نہین ہی چین مجھہ بی اضطرار
یہہ دل مضطر مگر رقاص ہے گہڑیال کا

حسن پہلے سے غضب ہے اور تلا وہ قہر ہے
اوڑہا ہی چاند سر پر آسمانی شال کا

صاف کر دیتا ہی مجھہ زخمی جگر کو الامان
ڈالنا سینہ پر اون کی ریشمی رومال کا

ہر قدم نقش کف پا کی طرح پامال ہون
ہو گیا ہون جب سے عاشق مین کسیکی چال کا

١٧

یون جو ہی ہر شام اوسکے دیکھنے کی جستجو
جون بنا ویگی گھٹا کر لاغری مجکو ضرور

ابروی دلدار ہی کیا چاند ہی شوال کا
دہیان ہو یون ہی اگر تیری کمر کے بال کا

سیکڑون ناسور ای پرتو نظر آنے لگے
صاف عالم ہے دل مجروح مین غربال کا

جاگ اوٹھے سب غل جو اوٹھا آہ دردآمیز کا
یہہ جو لکھی شعر مین تعریف روی یار وہ گون
دیکھیے تا ثیر وصف روی آتشناک کی
شہر سے نفرت ہی مجکو اور صحرا سے گریز

ہی و زمانا مین عالم ساعت شب خیز کا
ہی ہر اک مصرع مین عالم ساغر لبریز کا
ہی گمان اپنی زبان پر آتشین گلریز کا
ہی عجب فتنہ فراق شوخ آفت خیز کا

نقطہ نقطہ مین ہے پرتو صاف اختر کی چمک
وصف دیوان مین جو ہی اوسکے رخ پرریز کا

دل مین اپنے جو خیال زلف جانان رہگیا
جلوہ فرما آج جو ہی بام پر وہ رشک ماہ
باعث گریہ ہی کیا ہی مجھے کسیکا انتظار
جان لی آخر کو قاتل تیری ہاتھون نے ہاے

سینے پر لہرا کے ہر دم مار پیچان رہگیا
خال سامنے لیکے خورشید درخشان رہگیا
اشک بہی جو آتے آتے چشم گریان رہگیا
قتل ہو جانیکا ان ہاتہون سے ارمان رہگیا

ارزو دل مین ہے اک آئینہ رو کے دید کی

عمر بھر پرتو اسی حسرت مین حیران رہگیا

کسطرح ہو طور یکسان عالم اسباب کا
کب ہلا قائم ہی جلوہ کرمک شب تاب کا

اسطرح جوش طپش ہے سینہ میرے بغیر
ہی دل مضطر مین عالم واقعی سیماب کا

کس مصیبت مین گذرتی ہی شب فرقت مدام
صورت دلبر ہوا دشوار آنا خواب کا

جوش سوزش ہے کسے لعل لب کے ہجر مین
چاہئے تبرید کو شربت مجھے عناب کا

دل مرا روشن نہو کیونکر ضیاے حسن سے
ہی تصور رات دن اک غیرت مہتاب کا

یکقلم ہو حرف سا رصورت کاغذ سپید
حال مین لکھون گر اپنے دیدۂ بیخواب کا

اوسکو دکہلاؤن بہار اپنے دل پرداغ کی
کوی جامہ ہی بدن پر جسکے کمخواب کا

رو رہے ہے کسکے غم مین کچہ نہین کہلتا ہی حال
صاف عالم ہی لگن مین شمع کی تالاب کا

آتے آتے رک گئی ہین ہچکیان کیا ہجر مین
رنگ اوڑ رہا ہی انہون نے بہی ہار خواب کا

جو ہین افتادہ اونہین دشمن سے کیا پہنچے گزند
سایۂ دیوار کو کچہ ڈر نہین سیلاب کا

ربط پرتو غیر جنسون مین کبہی ممکن نہین
آگ کو کافور کردیتا ہے چہینٹا آب کا

دیدنی ہی جوش صد اپنے دل ناشاد کا
سکل بلبل مبتلا ہی اک ستم ایجاد کا

پہر رہا جا ہی نظر وہین قد شمشاد کا
شور نالو نکا مرے غل مبارکباد کا

کیون نہ بہر کے دلمین سوز ہجر آہون سے جی
مرغ جان بر طایر وحشی کا دہوکا کیون نہو
ہای آہون سے تن خاکی بچے کیونکر مرا
دیکہیے ممکن نہین ہی دوستون سے ترک ربط
ہی دم فریاد اوس گل کا تصور ای صبا
تیر بہ تو سے ہوای بلبلا ہر اک چراغ
غنچے اک شیرین دہن کے مجکو یاد آ گیا
گاہ آہین ہچکیان اور گاہ بیخود ہو گیا

تیز کیا کرتا نہین آتش کو جہونکا باد کا
خانۂ تن مین ہی نقشہ خانۂ صیاد کا
خاک کو برباد کر دیتا ہی جہونکا باد کا
ہی جہان آتش وہان لازم ہی ہونا باد کا
آہ مین اپنی ہے عالم نکہت برباد کا
بحر پر ہوتا ہی دہوکا خانۂ آباد کا
سر پر اپنے بال ہر اک تیشہ ہی فرہاد کا
ظلم کیا کیا جہیلے ومن فتنہ گری بیداد کا

واقعی اہل زبان کو رشک ہے پرتو مرا
یہہ فصاحت اور بلاغت فیض ہے استاد کا

کب تک دل ہی رہا نہین کوئی کسی کے کام کا
آجائیگا کبھی جو عیادت کو وہ مسیح
آزاد و منبر ہون کو غرض ہے غرض نہین
رخسار و زلف جلوہ مین ہوئے ہین متصل
آیا وہ روبرو ہے مرے کہنے کو یون مگر

اب کہ چل رہا ہی تمہارے خرام کا
چوتھا فلک ہے نام نکیون میرے بام کا
دشمن سے بھی نہ قصد کرون انتقام کا
یان امتیاز ہی نہین کچھ صبح و شام کا
واقف کسیطرح ہو جیسے نام کا

خون پی رہے ہیں ہجر میں کہا ہیں لخت دل
وہ آگیا عوض تو بدل ہے طعام کا

پرتو جو بات درد کی سن لیتے ہیں کوئی
ہوتا ہے وہم خلق کو میرے کلام کا

کم نہیں ہے رنگ فردوسی سے مجھ پابوس کا
ہند میں کیونکر نظر آئے نہ جلوہ طوس کا

ہاتھ کاٹے لب سے اوسنے مری تصویر کے
خوف کسقدر ہے ظالم کو کنار و بوس کا

سر رگڑتا ہوں نہیں نقش پا پر اوسکے ہمنشین
دیکھیے کسقدر مجھکو شوق ہے پابوس کا

آتش ہجران سے پہلو میں نہیں سوز اپنے دل
طور آتا ہے نظر جلتی ہوئی فانوس کا

کر دیا ہے زار اونکے عشق خط نے اسقدر
روزن ہر مو ہے بس زندان ہے مجھ محبوس کا

یوں ہی دن گذرا نہ دیکھا یار کو ای پرتوہ
آج کیا منہ دیکھ کر اوٹھا کسی منحوس کا

ہی تصور مجھکو جو اوسکے رخ پر نور کا
آہ کے شعلوں میں جلوہ ہے چراغ طور کا

ہے فزوں شان عسل سے خون مہجور کا
یار کے تیر نظر سے دل ہے گھر زنبور کا

گر لکھوں نہیں وصف اوسکے دیدہ مخمور کا
ہو ہر اک نقطہ یہ دہوکا دانۂ انگور کا

کیا تصور دور بیں ہے اوس رخ پرنور کا
ہجر کی شب میں نظر آتا ہے عالم دور کا

سوز ہجران سے ہزار رتبہ دل رنجور کا
بس اسی جلنے نے تو سر منڈایا طور کا

حال پرسان کون ہے اپنے دل رنجور کا
گر نہیں کوئی تو بس اللہ ہے مجبور کا

کام کثرت سے ہیں سب موقوف حسرت سے نہیں
درد کرتا ہی نہیں ہے سو نہیں سر دور کا

ضعف اتنا بڑھ گیا وہ نیند آ جاتی رہیں
اب خیال کوی جانان ہی سفر ہے دور کا

خانخانان تو کرے بیداد اڑا دے ضیم
کیا لٹا دیتے ہیں ظالم صفت گھر زنبور کا

دھیان رولواتا ہے کیسے روی مسکون کا مجھے
چشم پر میری گمان ہے ساغر بلور کا

داد حق کو کیا ضرورت ہی تلاش و فکر کی
صاحب دولت تھا گویا لنگ تھا تیمور کا

آنے جانے میں رہا کرتے ہیں خالی ہاتھ بس
مال کام آتا ہی ہے یان کیا صاحب مقدور کا

کیوں نہ او خورشید رو ہو صبح محشر کا طلوع
ہو تصور یوں اگر تیرے رخ پرنور کا

ہجر کی شب کی نہیں ڈرتا ہوں تاریکی سے میں
یہ چراغ سوز اپنا شعلہ ہے کافور کا

حشر برپا کیوں نہ ہو زنجیر کی آواز سے
اک جہان کو ہے ڈر نالے پر دہوکا صور کا

ای رقیب رو سیہ یہ سرکشی اچھی نہیں
خاک کا پیوند ہوگا سر ہر اک مغرور کا

ہجر کے صدموں نے پرتو دکھ میں ڈالا تا با
حال میں کس سے کہوں اپنے دل رنجور کا

عشق ان رو روں سے دلکو اک سبک کام
اب خدا حافظ ہی جان تلخ ناکام کا

شکوہ عرفانی کا ہجر کلبہ میں کیا کروں
یہ تن پرداغ جامہ ہی کوئی ہیولام کا

۲۲

[illegible]

[illegible]

باعث گریہ ہوا ہی جو خیال چشم یار
ہی گمان آنسو پر اپنے روغن بادام کا

کل جو اپنا وہ سہی قامت جبکا بہر سلام
یکقلم پایا الف عین ہمنے مطلب لام کا

اسقدر لاغر کیا ہی عشق زلف یار نے
ہر رگ وپی پر مجھے اب ہی گمان ہی دام کا

ہمسری اوس بت کی آنکھون سے جو پر اوسنے کی
سرزا مین سنگ سے کچلا گیا بادام کا

نہین منہہ پر دوپٹہ ململ کا
کوئی ٹکڑا ہے مہہ پہ بادل کا

میری تقدیر نے ہی کیا ہیہات
طور سیکھا ہے زلف کے بل کا

مانع رفتن صنم ہے مینہہ
مجھپر احسان ہے یہہ بادل کا

سمجھون کسطرح سجین تیری بات
روز کرتا ہی وعدہ تو کل کا

کیا ہی اوسکا مزاج نازک ہے
بار سر ہے دوپٹہ ململ کا

لو بن آئی سیاہ بختون کی
شوق اوسکو ہوا ہے کاجل کا

کیون نہ کوسون حجاب کو شب وصل
منہہ پہ پردا پڑا ہے انچل کا

جب سے پہلو مین گلعذار نہین
ہی مکان مین ہی طور جنگل کا

پھیرتا ہی رقیب دن کیجی
یار پتلا بنا ہے اب کل کا

کبھی روتا نہین مین بے چھیڑے
مری لکھنو مین طور ہے نل کا

٢٣

[illegible]

نہین ملتا ہے ایک بوسہ بہی	پڑگیا اوسپہ سایہ انجس کا

ضعف سے سر بہی بار ہے پرتو
یہہ کسیطرح بوجہ ہو ہلکا

ہوگیا روی صنم پر خط پنہان پیدا	گل ہے اس باغ مین ہونے لگا ریحان پیدا
ربط گر دست حنائی کا لبون سے دیکھا	کیون نہون لعل سے پہر بچہ مرجان پیدا
ہو نہین آتش قدم آبلے جو لگا و بہو کر	بیضۂ مرغ سے ہو طایر بریان پیدا
ہی اشارہ یہہ فقط ترک تکلف کیلئے	بے سبب طفل نہین ہوتے ہین عریان پیدا
ہے بیان پنجۂ ابلیس سے بچنا دشوار	ورنہ ہوتا ہے ہر اک طفل مسلمان پیدا
ہین وہ عریان ہون جنون عالم اسباب مین بس	پردہ پوشی کو ہوا دشت کا دامان پیدا

کیون نہ روتا رہون پہر عمر بہر اے پرتو مین
ساتھ ہی اپنے ہوے دیدہ گریان پیدا

خط مین جو تحریر حال لاغر ہو گیا	شکل عنقا اک نہ سے پنہان کبوتر ہو گیا
آج قسمت سے میسر وصل دلبر ہو گیا	ابسقدر پہولا کہ مین جامہ سے باہر ہو گیا
جوش سودا سوز الم سے جسم لاغر ہو گیا	ای جنون نا مسہ پہ پتھر جو لگا سر ہو گیا
اسقدر چمکا پلک لس حسن زنگ سے بہر نے	موتی ہر اک یار کے ہالے کا اختر ہو گیا

ہو نہیں وہ ناکام ساقی نے دیا جو بزم میں
ہاتھ سے گر کر زمیں پر گر پڑے ساغر ہو گیا

رات کو آغوش میں آ کر جو وہ گل رو گیا
میرے چمن میں خار ہر اک تار بستر ہو گیا

سایہ جو قلیاں کشی میں پڑ گیا اوس حور کا
گل چلم کا صاف خورشید منور ہو گیا

دیدنی ہے نازکی اوس نازنیں کی آہ ہے
تاب بوسے سے ہر اک رخسار انور ہو گیا

مہندی کا تارا ہوا کٹ تو نہیں عین خورشید کے
حسن عارض کے بدور سنگ اختر ہو گیا

یاد دنداں میں لب دریا جو نکلے اشک گرم
سیپ میں غیرت سے جو ناگہ گوہر ہو گیا

اس قدر ہے جبیں یادی ترچھی کٹ پہ کی
سر گر گئی تاکت کے شانوں پر برابر ہو گیا

تیر فرقت کی جو اوس کی ہے آہن ہم نے کہیں
بس کا بچ جگر غربال چھید کر ہو گیا

ترک کیجے شعر گوئی ہیچ ہے لو یہہ بہیج
دیکھئے ہر طفل ناداں بھی سخنور ہو گیا

جو زیب لطف تن ہی اک بہت سفاک ہوتا تھا
علاج دفع زہر ریہہ تریاک ہوتا تھا

مژہ حق پر غبار کوچہ سفاک ہوتا تھا
سراپا اپنا جنوں جیب پیرہن چاک ہوتا تھا

نکل اپنا نہ دل وصل میں ہی تھا حسرت ہے
الٰہی پھر تمنا کو مگر کیا خاک ہوتا تھا

بتا کچھ کیا حال الٰہی سیر آراز
جنوں میں میرے بد سینہ چاک ہوتا تھا

بجا تھا ایک شانہ کے عوض نگاہ آرائش
دل صد چاک میرا اک بہت سفاک ہوتا تھا

نکلی حسرت پابوس تو اگر دن پس مردن
بہلا مین تہہا کس طرح گہر مین سے پاہوں

الٰہی نقش پائی یار میری خاک ہوتا تہا
جنوں تہہ یہ دامن صحرای وحشت چاک ہوتا تہا

دیکھا یا غم نہ کیا کیا اکے ظالم یار پرتو
نہ یہہ کمبخت پہلو مین دل بیباک ہوتا تہا

داغ ہوتا تو انیس دل لالا ہوتا
بجلی ہوتا مین اگر کان کا ہوتا زیور
اشتباہ خم ابرو مین نہ گر جھکتا
دیر ہوتی جو پری رو سے تر آنے مین تو مین

ہوتا مطلوب سر خار جو چہالا ہوتا
ہوتا گردن کے سزاوار جو مالا ہوتا
مرتبہ میرا مہ نو سے دو بالا ہوتا
صاف و شب بہر انکا نوالا ہوتا

اوس گل تر کا گلستان جہان مین پرتو
ہوتا نرگس مین اگر دیکھنے والا ہوتا

ہوتا الودہ جو تم قابل جبین عشرت تہا
ناتوانی مین دعا کا اگر آتا ہی خیال
سبزہ ہوتا تو خط سبز کی نسبت رکہتا
ناتوانی ہے اگر یاد نہ انتہا مین

حسرت عاشق کا ہوتا گر غم فرقت ہوتا
ضعف ہی قفل لب باب اجابت ہوتا
ہوتا حسن رخ خوبان جو ملاحت رکہتا
ضعف لیتا ہے کسی بت کی نزاکت ہوتا

مرتبہ ملتا ہے دنیا مین بہت دون کو

رہتا انکھوں ہی میں پری جو بصارت ہوتا

ہر کن تشبیہ میں ادمی بت سکے برابر ہوتا	آدمی تجھ سے بہتر تھا کہ پتھر ہوتا
زلف ہوتا تو سیہ بختوں کا سرور ہوتا	مانگ ہوتا تو میں حسن سر دلبر ہوتا
لعل ہوتا تو شبیہ لب دلبر ہوتا	ہوتا دانتوں سے مشابہ جو میں گوہر ہوتا
دل میں ہوتا بت کا دیکھ کے شرر گر ہوتا	رہتا انکھوں میں نظر بنکے جو لاغر ہوتا
خار ہوتا تو میں پلکوں کے برابر ہوتا	پھول ہوتا تو شبیہ رخ دلبر ہوتا
مسی ہوتا تو ترے ہونٹھ کے بوسے لیتا	مہندی ہوتا تو بہار کف انور ہوتا
مالا ہوتا تو میں آغوش میں رہتا اوسکو	یا سر اوس چاند کے ہوتا اگر اختر ہوتا
پچکا ہوتا تو کمر سے لگا رہتا میں	ٹیکا ہوتا تو ترے ماتھے کا زیور ہوتا
قمری ہوتا تو میں شاد ہوتا قربان	ہوتا بلبل تو گرفتار گل تر ہوتا
ہاتھ سے تیرے لگا جو میں ہوتا محرم	بوسے لیتا جو نقاب رخ دلبر ہوتا
سرمہ ہوتا تو کبھی لطف کچھ ہوتا دیتا	ہوتا آئینہ تو منظور سکندر ہوتا
بجلی ہوتا تو ترے چوڑی کی ہوتا رونق	پہنچی ہوتا تو ترے ہاتھ کا زیور ہوتا
[illegible] جو ہوتا ابرو	حسن رخ ہوتا اگر میں خط اخضر ہوتا
[illegible] ہوتا تو [illegible]	ناکہ ہوتا تو سر دامن دلبر ہوتا

کیا مری کار [illegible] کان کی انکھوں میں بہت
رہتے ہیں اور [illegible] سے بکری [illegible] نازنین
[illegible] فارس
بگڑی [illegible] بیٹھ [illegible] سے [illegible] کا ساتھ [illegible]
[illegible] لو [illegible] دامن تو [illegible]
[illegible] انجیا [illegible] اچھا
[illegible] الفت کا [illegible] اچھا

[illegible]

27

[illegible]

[illegible]

زلف ہوتا تو تجھے سر پہ چڑہاتا وہ کبھی
خال ہوتا تو پسند رخ انور ہوتا

بالا ہوتا تو ترے کان میں کچھ کہہ سکتا
گھنگرو ہوتا تو کوئی فتنہ محشر ہوتا

گو رے گالون کی شب وصل بلائین لیتا
مین شبیہ اگر زلف ستمگر ہوتا

چھیڑتا مجھکو ہر اک زہر شمائل ہر دم
تار طنبورہ ہی انکا نہ مین گر ہوتا

سرو کی قامت بی سے نہ جھا نہیں جچتی
ہوتا معشوق حسین اسکو اگر سر ہوتا

گرچہ کہتے ہیں فریدار ہے ا یکی گلہ
مجھ سے ہوتا ہی تو زرشتی مقدر ہوتا

دامن یار تلک ہاتھ پہنچتے جو کبھی
پھول جاتا مین یہہ کچھ جا ہے میسر ہوتا

تو وہ خوش قد جو گلزار مین جاتا ہی
رکہتا قدمونپہ ترے سرو کو گر سر ہوتا

شیشہ ہوتا تو سر دست وہ چہوتا پر تو
بوسے او ن مست کے لیتا جو مین ساغر ہوتا

مین اگر قابل تیغ بت اجل ہوتا
سر شوریدہ مرا زینت مقتل ہوتا

بجلی ہوتا تو مین حسن کی جھنکار ہنساتا رہتا
اوسکو رو رو کے رلاتا جو مین بادل ہوتا

اوسکے عارض کا رہتا جو ہوتا غازہ
ہوتا منظور نظر کہ میں جو کاجل ہوتا

حسن داماں کا ہوتا جو میں آنکھوں کا ہا
جنبہ ہوتا تو نقاب بت ناگل ہوتا

گر مجھے عشق نہ ہوتا تو نہ ہوتا یہ حجاب
ہوتا قابو میں اگر دل نہ بیکل ہوتا

[illegible]

یون ہی برگشتہ مقدر جو مجھے ہوتا تہا	کاش مین زلف پریشان کا تری بل ہوتا

ہوتا دریا تو بہے سیر وہ آکا پرتو
چہیئی مجھکو رولاتا وہ اگر نل ہوتا

ہوتا لیلی کی سواری مین جو محمل ہوتا	گر جرس ہوتا تو سرگرم فغان ہی ہوتا
ہان تری انجمن عیش کے قابل ہوتا	ساز ہی کاش مین او زہرہ شمایل ہوتا
گہنگرو ہوتا تو ترے پاؤن سے لپٹا رہتا	نغمہ ہوتا مین اگر شور عنادل ہوتا
آدمی ہو کے تری چاہ زنخدان مین پہنسا	گر ملک ہی تا اسیر چہ بابل ہوتا
مین اسی فکر مین ہوا اپ سے باہر لیکن	غیر ہوتا تو تری بزم مین داخل ہوتا
دست مین انگلی تنگ ہوتا جو ہوتا چہلا	سر سے ملتا وہ معطر مین اگر گل ہوتا
شبہ ہوتا لب خندان کا اگر زخرف	یار کی تیغ تبسم سے جو گہایل ہوتا

ہوتا پروانہ تو اس شمع پہ جلتا پرتو
شعلہ ہوتا تو یہہ دل ہو مین مشتعل ہوتا

کوئی ہوتا بی اعیادہ جو مین تل ہوتا	تیغ ہوتا تو رنج [illegible] قاتل ہوتا
[illegible]	حلقہ ہوتا تو [illegible] کے قابل ہوتا
[illegible]	آئینہ ہوتا تو [illegible] کے مقابل ہوتا

ہتا جیسے شوق شہادت سو وہ محروم رہا
کاش یا رب رگ گردن میں مری دل ہوتا

رکھا پیچھے مین کلاں کو جو ہوتا چوڑی
مچھلی ہوتا تو تری کان کا واصل ہوتا

غیر ہوتا تو مری ذہب مین وہ شمار دم
رکھتا تا بو مین پہ بطکو جو مائل ہوتا

ہوں وہ بلبل کہ ہوں ناک بوستان
ہوتا بہتر تو کسی کام کے قابل ہوتا

آہ و نالے مین جو وقت جو ہوتے پرتو
نام نامے کا مرے شرح عوامل ہوتا

جنس امانت کی جو ہوتا مرے قابل ہوتا
یا دن دیوانون کے پڑتا جو سلاسل ہوتا

اوس پر ہی لگا رہتا جو ہوتا سایہ
ہوتا مرنج نظر پہ جو کوئی قابل ہوتا

آدمی ہو کے ہین بیکار رہا دنیا مین
ہوتا مرنج کے سزاوار اگر گل ہوتا

ہے مجھے تیری طرح تیری نشانی ہی عزیز
رکھتا آنکھوں پہ جو کچھ عشق سے حاصل ہوتا

کچھ نہ ہوتا نہ سہی وسکا تقاضا کرتا
آرسی ہوتا تو مین مد مقابل ہوتا

ہوتا اگر عشق کا مجھ یوں ہی چند سے
جسم لاغر مرا مثل خط باطل ہوتا

کچھ فقر رکھا کہ تیرے نہ ہوا خط کے سبب
ہوتا پھر سبز قدم حسن جو زائل ہوتا

حسرت دید کھلی تھی جو جگر پر پرتو
مردنگ کے عوض آنکھوں مین اگر دل ہوتا

رونق افزا اگر وہ بت ظالم ہوتا
تو ہر اک سرو چمن باغ میں بیدم ہوتا

گر نگیں ہوتا ترے نام کو کہتا دل میں
رہتا انگشت میں شب قدر جو خاتم ہوتا

صورت تیغ نگہ تھا جو وہ عید کے دن
ماہ شوال مجھے ماہ محرم ہوتا

ہوتا کاسہ گدا میخانہ جو ہوتا ساغر
دیکھتا جام میں او مست کو گر جم ہوتا

سر راہ غم فرقت کی جو دیتا دل زار
بھی پرتو مگر اسوقت کا حاتم ہوتا

پھول ہوتا تو کسی گل کا رخ گلگوں ہوتا
سرو ہوتا تو شبیہ قد موزوں ہوتا

سیر کرتا جو ترے سینہ پر داغ کی وہ
اس گلستاں کا ہر اک پھول ہمایوں ہوتا

غیرت لیلی و شیریں جو ہوتا لب بام
ہا فرہاد کوئی اور کوئی مجنوں ہوتا

رہتا او جس کے گر زینت آغوش کو میں
شور نالوں کا مرے طفل کا افسوں ہوتا

دوست کو دوست سے ملتے ہوئے گر دیکھتا یہ
صاف پرتو وہیں دشمن فلک دوں ہوتا

لگا رہتا ترے ہاتھوں سے جو کنگن ہوتا
ہوتا بجلی تو میں وابستہ گردن ہوتا

کھینچ میں باغ کے آنے میں مزا ہی ہوتا
ہوتا گر باد صبا داخل گلشن ہوتا

جامہ بخت جنوں کا ہے ہوئی جیتی
پرزے ہوتے میں اگر پیرہن تن ہوتا

۳۱

دامن دشت میں پلتا جو میں ہوتا کانٹا
پھول ہوتا تو کوئی شاہد گلشن ہوتا

ننگ پر ہو گئی عریانی وحشت سے مدام
دشت ہوتا جو یہاں صاحب دامن ہوتا

بخیہ دست جنون کو جو گریبان ہوتا
دیتا کانٹوں کو اگر گوشۂ دامان ہوتا

صبح ہوتا تو مرے حصے گریبان ہوتا
دشت ہوتا تو میسر کوئی دامان ہوتا

رنگ ہوتا لب نمکین پہ اگر پان ہوتا
بوسے لیتا کسی گلرخ کے جو قلیان ہوتا

برق ہوتا تو کسیکا لب خندان ہوتا
ابر ہوتا تو کوئی دیدۂ گریان ہوتا

زینت پشت صنم ہوتا جو ہوتا چوٹی
حسن رخ ہوتا اگر زلف پریشان ہوتا

قیس ہوتا تو کسی لیلی کا ہوتا مجنون
ہوتا فرہاد تو شیرین پہ میں قربان ہوتا

کلک ہوتا تو ترے وصف میں ہوتا مصروف
گر زبان ہوتا تو تیرا ہی ثنا خوان ہوتا

نغمہ ہوتا تو تہا پر تو شب عشرت کا انیس
نالہ ہوتا تو رفیق شب ہجران ہوتا

ہوتا حسن سر جانان اگر تو ہوتا
زیب ہوتا میں دوپٹہ کی جو پلو ہوتا

ہوتا ہر عضو زبان وصل میں یہ ہوتی ...
لطف ہوتا ہمہ تن کا شب میں پہلو ہوتا

طاق کعبہ کا گمان ہوتا قد پر خم پہ
باعث ضعف جو عشق خم ابرو ہوتا

آبرو کرمک شب تاب کی لیتا ہر اشک | کاش اوس مہ کا کوئی گوہر گیسو ہوتا
تھا عاشق کی نظر و ہمین برابر قاتل | گر ترا تیر نظر دل مین ترازو ہوتا
ہوتا دم بہر نہ جد الطف نظارا ملتا | اوس سکندر کا جو آئینۂ زانو ہوتا
ہوتے گر جوش مین یہہ دیدۂ گریان تیار | دم نظارہ تجہے سر و لب جو ہوتا

ہوتا خوش چشمون کی نسبت کے برابر پرتو
جوش وحشت مین جو مین دیدۂ آہو ہوتا

کیا ہوا گر اوس پری کا بند دروازا ہوا | چشم ظاہر بند کی تو دیدۂ دل وا ہوا
طوق قمری کو پہنایا اسلئے ای سرو قد | ہمسری کا اوسکو عاشق تیرے سودا ہوا
خاکسارونکو نتیجہ سرکشی سے ہیچ ہے | سرو سے باغ جہان مین کب ثمر پیدا ہوا
دیدنی تاثیر ہے اوسکی کمر کی یاد کی | نالہ بس منہہ سے نکلتے ہی سر عنقا ہوا
تازہ غم دیتا ہی ابرو کا تمہارے دیکہنا | ماہ نو کے دیکہنے سے ماہ نو پیدا ہوا
اسکے دیکہے سے نظر آتا ہے پیچ زلف یار | حلقۂ زنجیر ہر اک دیدۂ بینا ہوا
دلکو پہلو سے نکالا مین نے اوسنے غیر کو | دہ وہان تنہا ہوا اور مین یہان تنہا ہوا

وصل کی شب خفتہ خوابیدہ پرتو جاگ اوٹہے
کیا موذن کی صدا پر صور کا دہوکا ہوا

غم ساقی میں مینوشی سے دل اپنا نہیں کھلتا
پری بھی اب ای ہمدم مرا شیشہ نہیں کھلتا

جو وہ کہتا ہی مجھکو دیکھکر یوں تا تبسم ہو تو منہ
غضب انگشت حیرت کا کوئی غنچہ نہیں کھلتا

یہہ کسکی زلف کی کالی بلا سر پڑی آخر
پریشان ہوں نہین خود کچھہ باعث سودا نہین کھلتا

عجب بند بن ہے لبہا صنم کی بند ہتے ہین
خداوندا کسی صورت سے یہہ عقدہ نہین کھلتا

صبا یوں گل کھلتے ہین لاکہون باغ عالم مین
ہمارے دلکا اک یہہ غنچہ تنہا نہین کھلتا

در میخانہ اک جھبیر ہی کیا عجب بند یا قسمت
کسیدن دیدہ مست صنم دیکھا نہین کھلتا

لکھے ہین صف وجوہ او یکے دہان اپنے دیوان مین
ہمارے شعر کا معنی نہین کھلتا نہین کھلتا

حجاب شرم دامنگیر ہی ایسی ستمگر کو
شب وصلت مین بہی ہی بند قبا اسکا نہین کھلتا

ہرا دہانی گلابی آسمانی پستی گیندی
بدن پر رنگ اسکے کوئی اچھا نہین کھلتا

جواب خط کا قاصد منتظر بیٹھا ہون دن بھر سے
غضب ہے اک مری جی مین منہہ انکا نہین کھلتا

صفائی نقص آئینہ کا دکہلا دیتی ہی پرتو
عجب ہی وہ ردین یہہ کہ عیب انکا نہین کھلتا

آنکھون مین تماشا ہی تری جلوہ گری کا
ہنگامہ ہے اب گرم پرستان مین پری کا

آجائیگی بس جان تن بیجان مین پریو
سونگھے جو کوئی ہار ترا مولسری کا

ہر بار الجھتی ہی ہی تار نظر سے
کیا کہیے تماشا تری نازک کمری کا

[illegible]

طلعت نظر آئی ہے عجب مجھسے کا ہن کی
جولی ہین عجب لطف ہے موباف زری کا

آہو ہو کہ نرگس ہو نظر مین نہین جچتے
دیوانہ ہون جس آب زنی پشک پری کا

خود چھیڑ لے کرتے ہین تجھے اہل بیداد
کس درجہ ہے چسکا تری بیدادگری کا

بچتا نہین اوس ترک کی آنکھون سے کوئی جی
مریخ ہی معقول ہے اوس عشوہ گری کا

پیغام رہا طاق پہ وان اوڑہ گیا ہوش
کب کہتی ہین صبا جو صلہ ہی نامہ بری کا

باقی نہ رکہا نام کو اک تار گریبان
دیوانہ ہون وحشت تری اون جامہ دری کا

ہم شام سے روتے رہے دونا ہوا ماتم
اُلٹا ہی اثر آہ ہی دعای سحری کا

ہر ایک ادا مین ہے تری سیر کا عالم
ظالم عجب انداز ہی بیدادگری کا

خود رفتہ ہون ہو در وا کی آواز پہ ہین کان
ہشیار ہی انجام مری بیخبری کا

کرتے ہین بحث عشق پریزاد کا پرتو
دل ہوگا کب انسان پہ مالوف پری کا

عاشق ہون جب سے یار کی چشم سیاہ کا
رشتہ ہی جسم زار سے تار نگاہ کا

ہو جا اوس نگار کو کب ہے حنا کا شوق
مد نظر ہی خون کسی بیگناہ کا

پہنے ہوے ہین عکس خط سبز ہرے
دہوکا ہی اوسکے کان پہ جس [illegible] چاہ کا

ہون مبتلا جو ایک پری کا صباح و شام
رہتا ہی سایہ جسکے دہوان سا ساتھ آہ کا

[illegible]

[illegible]

ثابت ہی ہر حباب سے اے چشم تر مجھے	دریا ہی شگفتہ ہی کسی کجکلاہ کا

پرتو سی یہ خال پہ کاجل پہ یار کی
پڑتا ہے صبر اس مرے حال تباہ کا

رہتا ہی رات دن مرا دیدہ بہہ ہا ہوا
گرداب اشک حلقۂ زلف دوتا ہوا

جوش جنون کا زور ہی یہ کچھ بڑا ہوا
ہی طوق ہی برنگ گریبان پھٹا ہوا

ہی غنچہ حباب سے نشو و نمای گل
لخت جگر ہی آنکھ مین کب تیرتا ہوا

سودا کا داغ اپنی جبین پر چمک گیا
یاد آیا سر کسیکا جو تیکا بندھا ہوا

غنچہ مین جسطرح ہی پوشیدہ رنگ و بو
اسطرح راز عشق ہے دل مین چھپا ہوا

دست جنون دراز ہی مرنیکے بعد بھی
ہی سنگ گور صورت داماں پھٹا ہوا

ہستی کے قید سے ہو رہائی محال کیون
یہہ بھی کسیکا حلقۂ زلف دوتا ہوا

رکھتا ہی میر شعر کو حاسد نگاہ مین
مانند سنگ طور مگر تو تپا ہوا

دونا ہوا ہی شوق مرا بعد وصل کے
جب ربط بڑھگیا تو تصور سوا ہوا

یہہ میرزا لد ہر سراپا جہان ہے
اس بیحیا کا کون نہین مبتلا ہوا

وہ بت گیا تو جان بھی ہمراہ چل بسی
حیران ہون مین خود کہ یہہ کیا یا خدا ہوا

قاصد ہمارا مرغ تصور ہی آجکل
دروازہ اوسکا بند ہوا ہی تو کیا ہوا

رنگین ہتھیلیوں کو جو دیکھا کسیکی آج
میرا بھی ہوش حنا پر رنگ حنا ہوا

ساغر کیطرح اس او تڑ ائیگا اکدن
رہتا ہی یون مزاج جو انکا چڑہا ہوا

بدلے مین خط کے پرزہ ہوا شاید آپ ہی
آیا نہین جو نامہ بر ابتک گیا ہوا

لکہا جو اوسکی کاکل مشکین کا ماجرا
ہر ایک شعر نافۂ مشک ختا ہوا

اوسکا خیال فصل بہاری سے کم نہین
گلزار آرزو دیدہ ہمارا ہرا ہوا

رہتا ہی تیرے ہجر مین ای قلزم جمال
دیدہ ہمارا ابر کی صورت بہرا ہوا

دہن ہی کسیکی کاکل مشکین کی مانند
میرا دماغ نافۂ مشک ختا ہوا

جانے لگا ہے نالہ پرتو خدا کی شان
دو چار ہاتہ عرش برین سے بڑہا ہوا

وہ گل جو صرف خندۂ دندان نما ہوا
آیا نظر بعینہ غنچہ کہلا ہوا

اہل جہان سے دور ہی رہنے مین امن ہے
دیکہا ہی کسنے دامن صحرا پہٹا ہوا

اک آفتاب حسن کے وعدونکا فیض ہے
آنکہونکا نور ہی صفت خواب اڑ رہا ہوا

جب شوق وصل دیدت درازی پر آگیا
وا اوس حیا کے پتلے کا بند قبا ہوا

جہنجلانے سے بگڑنے سے غصہ سے فایدہ
واپس ہی ایلین کا شر وہ بو دیا ہوا

کیون انکہین نیلی پیلی کیا کرتے ہو مدام
شیطان ہی کوئی سر پہ تمہارے چڑہا ہوا

37

وہ رونیوالا ہون کہ تولد کے روز ہی
ایسی مچائی دھوم کہ محشر بپا ہوا

موی کمر کی یاد نے لاغر کیا یہہ کچھہ
میرے عدم کو بھی نہ یقین ہونیکا ہوا

آئی یہہ بے ستون سے صدا کوہکن کے بعد
شاباش خوب حق محبت ادا ہوا

پرتو نے بات بات مین تسخیر آپ کی
ناآشنا ہی سکے سخن آشنا ہوا

تا زیست جہان مین ہے یہی کام کسیکا
ہے ورد زبان آٹھہ پہر نام کسیکا

پہلو مین جو تڑپا دل ناکام کسیکا
رسوا سر بازار ہوا نام کسیکا

بڑھتی ہے صفائی تو کدورت ہے زیادہ
قاتل ہے مری جان کا حمام کسیکا

کیا وصل کی لالچ نے کیا ہے ستایش
سو جان سے ہون بندۂ بیدام کسیکا

بر نالون سے آتی ہے شمیم عرق گل
عطار کی دوکان ہے حمام کسیکا

تھا پرتو بدمست شب وصل یہہ سرشار
لبریز مے سرخ ہوا جام کسیکا

دن رات اپنی آنکھہ مین پانی بھرا رہا
مد نظر جو چاہ ذقن یار کا رہا

جھگڑے فقط ہین عشق مین امید و یاس کے
عاشق اسیر حلقۂ خوف و رجا رہا

محو خیال یار ہون اس درجہ رات دن
مین خود ہی یار [illegible] یار رہا

چھٹات جو سبز خطان سے پیدا کیا
پامال اس چمن مین برنگ حنا رہا

بی فیض آب اور ہوا فیض غیر کو
پرتو مین اس چمن مین برنگ صبا رہا

میرا مرنا ہوا شکوہ بیداد ہوا
دہن گور ہی گویا لب فریاد ہوا

تہا جو طفلی سے ترے روی کتابی کا جنون
عمر گذری نہ گلستان کا سبق یاد ہوا

بینی و چشم پریرو کی جو لکہی تعریف
حرف دیوان مین الف کوئی کوئی صاد ہوا

تری تصویر ہی ہے حیرت وہان منظر
ای پریزاد تصور ترا بہزاد ہوا

ہمسری قامت جانان سے جو کی ای قمری
سرو گلشن مین اسی جرم پر آزاد ہوا

کٹ گیا تیری ادامین مجہے حیرت ہے یہی
دست نازک ہی ترا خنجر فولاد ہوا

خانہ ویران نہ کہون درد کو کیونکر پرتو
کبہی شہر دل ویران نہین آباد ہوا

مارا ہوا ہون تیغ بت خانہ جنگ کا
پانی برای غسل ہو دریای گنگ کا

اک سنگدل کے ہجر کا بیمار ہون طبیب
نسخے مین ایک جزو ہی عطار سنگ کا

مین تیرے ہاتہون کہیل مین برباد ہی رہا
ای طفل رشتہ دار ہون شاید پتنگ کا

امید صلح کسکو ہی اللہ کی پناہ
شر پر ہی اب مزاج بت خانہ جنگ کا

پرتو سوای درد سر اوسکا ہاتہہ کیا
وعدے مین اوسکے طور ہے امید لنگ کا

کچہہ غم نہین مجہے رسن تار فراق کا
آنکہو نہین جلوہ ہے کسی مہ کے بلاق کا
کیا بات واہ وا اسر یکتای حسن کی
سوجہا جو کہین ہی تو فقط جفت طاق کا
گذری مجہے وہ آئے وہ اوٹہہ مین ساری رات
دم بند ہو گیا تہا یہان اشتیاق کا
یہہ گرم جوش غمنے کیا مجہکو اوتو
اوڑ ہہا ہی تار رشک کے زنگ احتراق کا

پرتو اوسر آفتاب کے دستار خوان پر
ہے چار چند ماہ سے جلوہ طباق کا

سرمایہ ہوش کا مرے برباد ہو گیا
آسیب دیو عشق پریزاد ہو گیا
شاگرد ہو کے عشق مین اوستاد ہو گیا
ای قیس خوب تجہکو سبق یاد ہو گیا
کمبخت حسن خنجر فولاد ہو گیا
جو طفل خوبرو ہوا جلاد ہو گیا
پر درد گار کچہہ تو سمجہہ ان بتونکو دے
میرا گلہ یہہ شکوہ بیداد ہو گیا
پہلے فقط جنون ہی تہا اب جانکنی ہی ہے
ہمسنگ قیس ہو کے مین فرہاد ہو گیا
ای شیخ کیا کہین کہ زبان لال ہے یہان
قاتل تو ونکا حسن خداداد ہو گیا
ماہ صفر کی تیرہوین کو ای ریاض حسن
شمشاد قد کے صدقے مین آزاد ہو گیا

پابند ہے ہوای حوادث مین رات دن
دل عندلیب گلشن ایجاد ہوگیا

کمبخت دخت رز کی بدولت خدا گواہ
ہر بادہ خوار ساقی کا داماد ہوگیا

صد شکر یاد شکوہ صیاد کچھ نہین
کیا رہن بیخودی لب فریاد ہوگیا

رشک پری ہی کون یہان پوچھتا ہی
قاصد یہ اوسکے گھر کا پتا یاد ہوگیا

وحشت دوچند ہوگئی اسکے چھوا ہے سے
مژگان یار نشتر فصاد ہوگیا

سودای من کہ دام مین جوا گیا یہان
وہ عندلیب گلشن شداد ہوگیا

اوسنے کنوین مین دیکھکے منھ اپنا یہ کہا
پانی بھی اب تو چاہ کا بہزاد ہوگیا

اوستاد اور طبع خداداد کا ہی فیض
پرتو جو فن شعر مین اوستاد ہوگیا

پرتو نے تیرے حسن کے شش در بنا دیا
خورشید کو جام کو خاور بنا دیا

آنکھون کو تیرے غمنے سمندر بنا دیا
اور تیلیون کو حد سکندر بنا دیا

طینت نے اپنی اپنی برابر بنا دیا
مظلوم مجھکو تجھکو ستمگر بنا دیا

اللہ رے حسن جلوہ کہ آئینہ کو آج
ای مہر تیرے عکس نے خاور بنا دیا

اللہ آبرو رہے دندان یار کی
ہر قطرہ سرشک کو گوہر بنا دیا

برش نے وصف ابروی قاتل کی تعلیم
خامہ کو میرے غیرت خنجر بنا دیا

اور رشک آفتاب تری جلوہ گاہ نے	ہر ایک ماہ حسن کو اختر بنادیا

کیا رفتہ رفتہ سخت ہوا پرتو اوسکا دل
خوی ستم نے ہائے ستمگر بنادیا

گریہ نے میرے گہر کو سمندر بنادیا	درکو شبیہ حد سکندر بنادیا
آنسو کو سوز ہجر نے اخگر بنادیا	ہر ایک آنکہہ کو مری مجمر بنادیا
ملتا ہی اوس گلی کا نشان مجہ ضعیف سے	ہجر صنم نے میل کا پتہر بنادیا
ای گل ہے بے ترے مجہے ویرانہ صحن باغ	باد صبا کو ہجر نے صرصر بنادیا
چادر بہی گلفروش مری گور پر ہو ایک	اوسکو جو آج پہولونکا زیور بنادیا
مین جسطرف چلا غم و اندوہ سانہ ہین	فرقت نے تیری صاحب لشکر بنادیا
جلوے نے تیرے ہر صنم رشک ماہ کو	ای مہر حسن بزم مین پتہر بنادیا

پرتو کہون مین کیا لب و دندان یار کی
صانع نے اوسکو لعل اسے گوہر بنادیا

دل کو خیال یار نے روشن بنادیا	تاریک گہر کو وادی ایمن بنادیا
مسجد بہہ ہندو کو مبارک ہو صبح و شام	عشق بتان نے مجہکو برہمن بنادیا
آنے لگا لہو عوض آنسو کے آنکہہ سے	دریا کو ہمنے لعل کا معدن بنادیا

ہی ہی وہ ہو گیا گلہ ہجر سے خفا — کمبخت دل نے دوست کو دشمن بنا دیا
رخسار گل مین چاہ زنخدان ہی نرگس — صانع نے روی یار کو گلشن بنا دیا
ہر اک صبح پر ٹپکے فرنگن ہی یہان — مدراس کو بہی حسن نے جرمن بنا دیا

روتا ہون سر دہری کو پر لتو کسیکی آہ
سر ما کو میرے گریہ نے ساون بنا دیا

بس جاؤن ہوگئے شیفتہ گر چشم یار کا — سرمہ بنائینگے سر مشت غبار کا
نالہ ہلای جان ہی دل بیقرار کا — دم بند ہو گیا ہی رشب انتظار کا
فرقت مین پیش چشم ہی سینہ جو یار کا — ہر اشک خونی بنگیا دانہ انار کا
بلبل جدا اوسکے ہاتہ سے بوستان کا — دہوکا ہر ایک پردہ پہ ہو شاخسار کا
پہر کیون نہ اوس سے ایک جہان کو فروغ ہو — خورشید چرخ عکس ہے رخسار یار کا
تحیر نے کیا مرا دم بند سطرح — اللہ رے ضبط سوز غم ہجر یار کا
پہر کیون ہے خط سبز مین زلف سیاہ یار — ای دل اگر گذر نہین ریحان مین مار کا
کیا وصل کی بہی شب کوئی چالے کی رسم ہے — جمعہ کے روز ہم سے جو وعدہ ہے یار کا
مجہکو امن اپنے دیدہ پر آب کی قسم — پانی کی ہے لکیر یہ اقرار یار کا

پر تو سے اسمان بہی جلاد ہجر مین

۴۳

تاریخ شاعر جوہر ہے ڈورا کشار کا

منصف مزاج حسن ہے اوس گلعذار کا
ملتا ہے حکم عاشق کا کل کو دار کا

آئی میکشو ہے باغ مین موسم بہار کا
دو نامزا ہے زندگی مستعار کا

مرغ نگاہ ہون ہمہ تن شوق دید مین
چاک قفس ہے روزن دیوار یار کا

ارا ہی عشق لب نے کسیکے مگر مجھے
ہر اشک لعل ہوگیا شمع مزار کا

بیمہر یون سے اپنی تغافل ضرور ہے
ارمان ادا کیا ہے ترے بیقرار کا

کیونکر نہ میرا ابلق دل اچھے کرے
ہے بوستان حسن مین موسم بہار کا

گل خار خار ہے گل رنگین ہزار حیف
ہے رنگ منقلب چمن روزگار کا

عاشق کو وجہ زیست ہے جوش نشاط وصل
مرقد کی شب لقب ہے شب ہجر یار کا

کیا خوب واہ واہ چہ خوش اک نشد دو شد
پابند عشق زلف ہے عاشق عذار کا

تسکین دے رہی ہین مجھے بیقراریان
خوف و رجا مآل ہوا انتظار کا

ہے درد سر سرور خرابات دہر مین
نشہ سے مے کے رشتہ ہے ساقی خمار کا

پرتو زمین شعر ابھی کان لعل ہو
مضمون باندھتا ہون لب سرخ یار کا

ہوا حلقہ بگوش ادب سے لقب ہے جوہر زرد مرن
بڑا جوہر فلک سے ہی دماغ اوس مے گلگون کا

مری مژگان ترا دل میں اور ڈھونڈھتی ہو آستین
شعاع مہر رخشان دیکھ لے ای شیخ نابینا
تو مگر کیون نہ پہلو سکو کہون جسکے سراپا مین

یہان وقتین رہتا ہی چھپنا روزن کا
اگر دیکھا نہین جلوہ ہمارے مہ کی چلمن کا
ہین دانت المالح یاقوت کے لب رنگ گلشن کا

اگر زنار ہے اسمین تو ہین خط شعاع اسمین
مگر خورشید بہی ہم رشتہ ہے پرتو کی گردن کا

آج ازخود رفتگی حد سے سوا تھی مین نہ تہا
بیش و کم کیع مگر ہوا آہ عزرا انکا ہوا
خون مراک شبا کا ہوگیا اس رشک سے
پہول تہے آہون کے شعلے بہی سانس تہی نسیم
اسقدر گم کردیا تیری کمر کی یاد نے
درد دل نے ہجر کی شب اسقدر بیخود کیا

کعبہ اخوان مین یا دیو فاتہی مین نہ تہا
وانے قبلہ نما ہون سے آشنا تہی مین نہ تہا
دست بوسی پا بگلا بی حنا تہی مین نہ تہا
ضعف ہجران کی بہار جا گزا تہی مین نہ تہا
گریہ مین موہوم آواز بکا تہی مین نہ تہا
بیقراری رات بہر حد سے سوا تہی مین نہ تہا

نقد دل اوس بیوفا کو جسنے پرتو دیدیا
ہای وہ کمبخت امید وفا تہی مین نہ تہا

محفل رقص صنم کل حشر زا تہی مین نہ تہا
ہمقدم گلگشت مین باد صبا تہی مین نہ تہا

ہر قدم پامال اک خلق خدا تہی مین نہ تہا
ساتہہ اوس گل کے ہوا جانفزا تہی مین نہ تہا

نازتها غمزه تها عشوه تها ادا تهی مین نه تها
داغ قسمت اونکے کو جیمن قضا تهی مین نه تها

نالے جب کرنے لگا عشق دہان یار مین
عمر یمین اپنے کہنے کو صدا تهی مین نه تها

یار رنگ ایدل تجهے جسنے نه پہنچا یا کبهی
وه فقط تقصیر بخت نارسا تهی مین نه تها

آج کہینچا ہان گلگت تجبکو جو ای بیدادگر
یهه فقط گستاخی دست دعا تهی مین نه تها

پوچها پرتو نے شب وصلت جو ناکامی کی وجه
ناز سے اوسنے کہا میری حیا تهی مین نه تها

مستحق بوسونکی کیا زلف دوتا تهی مین نه تها
سر چڑھانیکے لیے کافی بلا تهی مین نه تها

سرو تها نرگس تهی گل تها اور صبا تهی مین نه تها
خانه باغ یار مین جا پر عوض کی جا تهی مین نه تها

رو دون ہے بخت شومی بخت نگون پهر کیون
تیغ ابرو اوسکی کل ظلم بپا تهی مین نه تها

ضعف ہجر یار نے یہه گم کیا ہی مجهے
نیستی ہی خود قبا ہستی نما تهی مین نه تها

کاہش ہجر نے گہٹا کر خار ای پرتو کیا
صحن گلشن مین مگر اوس گل سا تهی مین نه تها

زلف سے مین بهی سمجهتی ہون ایجان جیتا
معرکه خوب پریشان کا پریشان جیتا

آج کیا معرکه یوسف کنعان جیتا
ای فلک حسن تیرے چاند کا میدان جیتا

گر مرا دست جنون دشت میں دامان جیتا
صبح سے چاک جگر کا بهی گریبان جیتا

۴۷

حسن او من یار کا لیلی ہے جو میدان چھپیا
قیس ہے بن بیچ کبھی بار بیابان چھپیا

ہجر میں ابر سے یہہ دیدۂ گریان چھپیا
رعد ہے شور و فغان میں دل نالان چھپیا

آج اغیار سے میں کوچۂ جانان چھپیا
خوب شیطانون سے یہہ روضۂ رضوان چھپیا

کٹ گئے دیکھ کے عشاق خم ابرو کو
ترا خنجر بھی غضب تیغ کا میدان چھپیا

مر گیا خلق میں زلفون کی تری خوب ہوا
عینا اگر اور بھی چھپیا تو پریشان چھپیا

نظر آتی نہ اگر زلف گرہ گیر تری
کسی صورت سے نہ دم بھر یہہ پریشان چھپیا

کوس نصرت ہوئی آواز گجر کی شب وصل
آج اک شرم کے پتلے سے جو میدان چھپیا

سحر و شام ترا حسن جہانگیر ہے واہ
شمع ہے انجمن اور گل ہے گلستان چھپیا

زلف کی رہن شب ہجران جو ہوتی آخر
کس طرح صبح تلک تیرہ پریشان چھپیا

آفتون سے مری خالو میں لب یار آئے
سرخرو کیون نہ ہون پھر کہ بدن خشک چھپیا

تری زلفون نے چھپایا دل پر داغ اپنا
بازی طاؤس ہے کیا افعی پیچان چھپیا

یاد رخسار میں نالے جو گئے جا جاکر
ترا عاشق بھی تھا دل گے گلستان چھپیا

پاس اندا جو رہا جوش جنون میں مجھکو
پا دل کے چھالون پر خار مغیلان چھپیا

وہ مسیحا جو لگا آگوی ہو کر دم میں
شیر قالین صفت شیر نیستان چھپیا

دیکھنا زلف کے قبضہ میں مین مجھا رخ صاف
واہ کافر بھی مسلمانون سے قرآن چھپیا

[illegible]

حسن خوبان نے اے چاند یہ چمکایا ہے | تن ترا معرکہ اختر تابان جیتا
خال لب سے ہی ثریا یا دل مضطر نے قدم | خضر سے مرحلہ چشمہ حیوان جیتا

تجھ سے داغی نہ رہیں اہل زمانہ کیوں پرتو
معرکہ جب مرا اک طفل دبستان جیتا

سہل ہے ضعف میں مشکل کا آسان ہونا | ورنہ ممکن نہیں دامان کا گریبان ہونا
بہت آسان ہے انسان کا حیوان ہونا | سخت مشکل ہے یہ حیوان کا انسان ہونا
ہجر میں گنبد نون کیجو دل پر داغ اجڑا | میرے گلشن کو بھی آتا ہے بیابان ہونا
نالے یہ بن کیطرح شام و سحر کرتا ہون | اوسکے کوچین بھی مقرر ہے گلستان ہونا
یون جو ہنستا ہو نہ سے لالہ کہ چمن لیکن | گل کہان اور کہان وہ رخ خندان ہونا
کبھی نسبت نہیں ادنی کو بیان اعلی سے | دیدۂ غول یہ اور اختر تابان ہونا
یہ خط گرداب یا زہین ہے بیوجہ | چاہیے خضر سر چشمہ حیوان ہونا
رخ رخشان ترا کیون زلف میں چھپا یا ہے | تھی یون ابر میں اس ماہ کا پنہان ہونا
لایق دید تقاضا ہے یہ اونکے حسن کا | ظلم کر بیٹھنا اور آپ ہی پشیمان ہونا

کبھی ممکن نہیں جمعیت خاطر پرتو
ہمنے اوس زلف سے سیکھا ہے پریشان ہونا

[illegible]

۴۹

اودہن بجگر کو درد ہو کیا دل کے درد کا
گرمی تھی ہاہ ہی جواب آہ سرد کا

گرد یوں کی ہوا نہ گئی بعد مرگ بھی
ہی رنگ میری خاک مین گلشن کی گرد کا

سینہ ہمارا دفتر ماتم ہے ہجر مین
ہی لخت لخت دل مین نشان فرد فرد کا

اومن بہول کے جنون مین خلش کی بہار ہے
ہی ربط خار سے کف صحرا نورد کا

خشکی تری کی دسیر ہے پرتو فراق مین
کیا ماجرا ہے چشم تر و رنگ زرد کا

زمزمہ نالے کو وہ ظالم رہزن سمجھا
ہای عاشق کو کوی مرغ نوازن سمجھا

خلش ہجر ہوی خار رہ عشرت وصل
دامن باغ کو دل وحشت کالبن سمجھا

شکر صد شکر ہے سیر تو ایگا کبھی
وہ جو ہے سیر دل پر داغ کو گلشن سمجھا

کان گوہر مین سمجھتا ہون سخن کو ہر اک
لب رنگین کو ترے لعل کی معدن سمجھا

جس طور کا دھوکا ہی دل سوختہ پہ
اپنے سینے کو بھی ہین وادی ایمن سمجھا

رات بھر بزم تصور مین عجب جلوہ تہا
دل صد چاک کو مین یار کی چلمن سمجھا

جسم ہے مانند قلم سر کو کٹا نے پرتو
دل مرا یار کی دہلیز کو قط زن سمجھا

پیلا ہوا ہے حال جگر پر سحاب کا
دیدہ ہی دیدنی مری چشم پر آب کا

[illegible]

تیرہ ہی جب سے خال لب یار میں جہان — ہمکو ملا ہی خضر سے نسخہ خضاب کا

ساقی ترے فراق میں ہے تلخ زندگی — لیتا ہوں کام لخت جگر سے کباب کا

اوس رشک کی ہے بہار دل داغدار میں — پھولا ہی لالہ زار میں تختہ گلاب کا

بھیجے دیا ہی رقیب کو اپنی جواب خط — کسکو ہی انتظار کیجے جواب کا

ہی ماجرا ہے وقت وصل و فراق یار — مضمون ہی خود دقیق ہی میری کتاب کا

قارون کس طرح زیر گران بار ہی مدام — بندہ جو ہی متاع جہان خراب کا

اوس مست کے فراق کی کیفیت اور ہے
ہی دور کی چشم تر ہے پیالہ شراب کا

زیبا ہمیشہ شراب کو موسم شباب کا — لازم ہی صبح شیب میں نور آفتاب کا

راحت فقط ہی ہم مزا ہو کی ... — بیداری ہی ... کے خطاب کا

وقف نشاط گاہ ... — غمزہ ہی ... ترے لطف و عتاب کا

دیتے ہیں بادہ خوار ترے ساقیا — زاہد ... خشک ... شراب کا

ہیں نا ... کریم ... — خالی ہوا ... سراب کا

... چشم ... — ... نگاہ ... ذراب کا

... مگر ... — ... جناب کا

[illegible]

متوالی نظروں سے مجھے دیکھا کرو نہ تم
چڑھ جائیگا نشہ مرے سر پہ شباب کا

آئے وہ مہ جو بام پہ پرتو علی الصباح
ہو جائیگا طلوع غروب آفتاب کا

تھے جدا اوس سے جو ہم کیسے ہمکو کیا تہا کچھہ نہ تہا
ہو گئے جب محو دلبر ہمکو کیا تہا کچھہ نہ تہا

تہا گمان ہمکو کہ دل اوسکی گرہ مین ہے
دیکھہ لی جب زلف وہ برہم تو کیا تہا کچھہ نہ تہا

اضطراب دل نکلنے کا بہانہ ہو گیا
تھے جو محفل کے برابر ہم تو کیا تہا کچھہ نہ تہا

تہا تعلق شادی و غم کا فقط اس دم سے سا
بن گئے جب خاک در کر ہمکو کیا تہا کچھہ نہ تہا

تہا ہمارا سینہ مجروح نگاہ شرمگین
رکہدیا ہی اوسپہ گر مرہم تو کیا تہا کچھہ نہ تہا

کیف راز عشق کی کیفیت عالم مین ہے
تھے اگر جمشید بنکر ہمکو کیا تہا کچھہ نہ تہا

حسرت دیدار قاتل تہا ہمارا کالبد
ہوگئے جب بسمل خنجر ہمکو کیا تہا کچھہ نہ تہا

زیست کی محفل ہی پرتو اک خیالی بزم ہے
ہو گئی وہ دشمن جب برہم تو کیا تہا کچھہ نہ تہا

دانہ اگر لقب ہے ترے خال خال کا
پھندا ہی نام زلف کے ہر ایک بال کا

پروردگار تیرہ ہو مرادامن مراد
خالی کی پانچوین کوی وعدہ وصال کا

مانگا جو بوسہ اوس سے تو جہانی انگلیان
کیا خوب یہہ جواب ہے میرے سوال کا

همقافیہ غزل جناب حاجی
حافظ نواب سید فرزند احمد خان
بہادر مولانا الطاف مخلص
خورشید والا صفیر مصنف

شکوہ کرے نہ کیسے جدائی کا
یکتا ہے ... اسی بت جو جدائی کا
[illegible]

پہنے ہیں اوسکے خونکی چڑیا کیوں پہ ہنسے	انگیہ ہے جال کا ہے دوپٹہ ہی جال کا
ہے محتسب کو بادہ پرستوں سے احتساب	نافہ حرام سے ہے یہ نطفہ حلال کا

پرتو نہیں ہے دورمہ چاردہ سے داغ
دیکھو کہ نقص ہی ہے نتیجہ کمال کا

همقافیہ غزل امانت لکھنوی

یاں کبھی ہوے منہ بہت شاد آیا	لیکے گلدام چمن میں مرا صیاد آیا
دل پر داغ کو میرے ترا قد یاد آیا	حسن افزائی گلزار کو شمشاد آیا
جلوۂ طور وہ موسیٰ کو بہت یاد آیا	نظر آئی جو ترا حسن خداداد آیا
سرخ کیے ہوتا ہی گلابی چولی	بلبلو آج نئے داد جو صیاد آیا
ہو گیا ایک قمر چہرہ لگاہوں سے جدا	پھر گیا آیا مرے سامنے جلاد آیا
ہو من بلبل شیدا نہ گلوں سے نکلی	آج ہمراہ صبا باغ میں صیاد آیا
کیوں کہیں سرو کو آزاد کہ پابند گل ہے	اس چمن کوئی سرکش بھی نہ آزاد آیا
دل ویراں میں خیال قد جاناں و کیا	ہے تعجب کہ نظر دشت میں شمشاد آیا
کر دیا بخت نے محروم تمنائے وصال	کھینچ کر تیغ کوئی جو نہ وہ جلاد آیا
اہر ... طوق ... گویاہ تو سٹری چولی	تک گیا جو ترے ... مرے جلاد آیا

۵۲

[illegible]

٥٣

نقش سر دکا دعوا ہی کہ اندہی ہوں مین
خرمن ضبط کے کر دینے کو برباد آیا

ہجر تیرے چاک کیا دل نے گریبان اپنا
چاک جیب سحر وصل اگر یاد آیا

ہوگیا شیفتۂ زمزمۂ بلبل زار
صید کے دام مین بیساختہ صیاد آیا

اگیا دلمین خیال قد موزون تیرے
اپنی قمری کی خبر لینے کو شمشاد آیا

ہوگیا مہر ستمگر سے جو دوچار فلک
بھاگا مریخ یہہ کہکر مرا جلاد آیا

زلف مین ہی کوئی خال رخسار تیرے
آج کیون بے سروسامان مرا صیاد آیا

باغمین پہول کا جوبن نظر آیا جسدم
یار کا سینۂ گلرنگ مجھے یاد آیا

جا کے ٹکرانے لگا سر جو ترا دیوانہ
کوہ تہرائے کہ تازہ کوئی فرہاد آیا

دام مین لوٹ کے مر جائینگے مرغان چمن
قید ہستی سے رہا کرنیکو صیاد آیا

ترے نزدیک ہو کیا تیشہ تہ زو لوگا سر
کبھی غیرت شیرین کو جو یاد آیا

سر اڑہانے نہ دیا جوش جنون کو اپنے
ہاے پامال مجھے کرنیکو جلاد آیا

ای گل تر یہہ کیا غمزے ترے خشک لبو
خون رویا جو مرے فصد کو فصاد آیا

ہمقدم ہوگیا پابند محبت عالم
دام تو دام عجب جال لیے صیاد آیا

صحبت جانی ہمین عشق بتان مجھے حاصل
ہاتہہ آیا ہی نواک سینۂ فولاد آیا

مرنجاؤنگی غم دوری گل مین بلبل
ہی مجھے تاکی بربادی کو صیاد آیا

[illegible]

مژدہ ای آرزوی جور برائی امید	شوق بیداد پہ اپنا ستم ایجاد آیا
یاسمن کی طرف آیا مین جبین متاب	تیرا گورا جو بدن رشک پری یاد آیا
آج گلشن مین کہلا غنچۂ امید اپنا	مژدہ ای شوق اسیری کہ وہ جلاد آیا

اسقدر وصف کیا ای مہ کامل تیرا
دیکھہ کر کہتے ہین پرتو کو کہ استاد آیا

ہمقافیہ غزل جناب جلال لکھنوی

خواب مین تیرا خیال ای ستم ایجاد آیا	عین غفلت مین بہی سر پہ مرے جلاد آیا
ہجر مین بر سر نوحہ دل ناشاد آیا	واقعہ وصل کا گذرا ہوا جب یاد آیا
دلبین جب یاد مین غزاجہ ستم ایجاد آیا	کوئی شکوہ نہ زبان پر دم فریاد آیا
کاجل ابرو پہ ہی کاجل ہوئی نقطے	آج شمشیر بدم لیکے وہ جلاد آیا
رنگ لایا ہی ترے ذوق اسیری بلبل	شاخ گل ہاتہ مین پکڑے ہوے صیاد آیا
فیصلہ ہجو دی جو من محبت نے کیا	نام ظالم کا جو لب پر دم فریاد آیا
صبح تک ہین طپش عضو نہا ایک مرا	چلبلا پن جو ترا ہجر کی شب یاد آیا
سر نام کا ہوا باعث نام بہی ہرگیا	آج مقتل مین سبہ پوش وہ جلاد آیا
عندلیبون کو ہوئی وا محبت گل بہی	یہہ بہار آئی گلستان مین کہ صیاد آیا

[illegible]

[illegible]

خود بخود داد طلب شکوۂ بیداد کی آج	دہیان تیرا جو ستمگر دم فریاد آیا
کیون مجھے دیکھ کے ہو جہ تبسم ظالم	کیا کوئی ظلم فراموش تجھے یاد آیا
سخت جانی نے مری تیغ کا دم بند کیا	کٹ گیا آپ ہی غیرت سے جو جلاد آیا
بلبلو جال کے برقع پہ بھی گلکاری تھی	دام و دانہ سے نئے آج وہ صیاد آیا
کیون سنیدلے جانان نہوا صورت نے	مین جو دنیا مین سراپا لب فریاد آیا
نہ ہا آج کوئی غم جو انیس شب ہجر	مجھے اپنا دل گم گشتہ بہت یاد آیا
داغ سے خون محبت کے بجا دامن حسین	قتل کر سکو مجھے ناز سے جلاد آیا
کھا گئی غنچۂ نوخیز کا دہوکا بلبل	اڑ گیا بیٹھے ہو گلگون جو وہ صیاد آیا
ضعف مین کوئی نہ تہا ہمنفس تنہائی	دل مین نالہ بھی نہ تا لب دم فریاد آیا

پہر وہی رنج و محن درد و الم ہین پہر تو
پہر وہی ظلم بیدرد مجھے یاد آیا

ہمقافیہ بغزل جناب جلال لکہنوی

ای پری تجھ بین جو ہم ترا ناشاد آیا	بول اٹھا قیس کہ ابکار کا استاد آیا
تیغ کھینچے ہوئی قتل ستم ایجاد آیا	لگ گیا ہونٹ کے گلے لئے جلاد آیا
میرے ضعف مری بیداد کی ہو ...	... مرد آیا

[illegible]

مشق بیدادگری اوڑن مین بہت شاد ہوے
ہاتھ جب آگئے ہمارا دل ناشاد آیا

کاروان دل جانباز کمر کی رہن مین
پھر پھرتے سوی شہر عدم آباد آیا

لیگئی جسکو اوڑا کر یہہ ہوای دیدار
اوس گلی سے نہ وہ پھر عاشق برباد آیا

تیرے دیوانے کے حصے مین نگار رعنا
پای آوارہ قیس و سر فرہاد آیا

رشک نے یار کے شانے کے نکالی پرجان
بنکے پایان وست اجل بیجہ شمشاد آیا

چار دیوار عناصر کے قفس سے بڑہکر
طایر جان بھی اس باغ مین آزاد آیا

اگیا جوش جنون مین غمزہ یار کا دہیان
بنکے نشتر ہمہ تن دیکھئے فصاد آیا

جب لکھا وصف سراپا کہنچی تصویر تری
ہاتھ یکدست مرے خامہ بہزاد آیا

رشک سے گہٹ کے ہوا اجھکا مارا مہتاب
شب جو کوٹھے پہ وہ بھی پریزاد آیا

دیکھا جب عاشق مضطر کو ترای خورشید
کہا بجلی نے سنبھلکر مرا اوستاد آیا

بے ستون شب غم آئینہ دار جرات
تیر جانباز کے حصے دل فرہاد آیا

شعلہ آتش گلزار نے بہونکا مجھکو
بیطرح ای گل تر منہہ جو ترا یاد آیا

مدت طول اقامت سے کہ سرمایہ عیش
دمین اوڑن جو آیا وہ بہت شاد آیا

گر تجھے حسن خداداد ملا ہے ای بت
تیرے حصے بھی محب عشق خداداد آیا

زینت حسن اگر گوش تغافل سے بڑہی
عشق کا بون شہرانے لب فریاد آیا

پیہم جان مری تن سے نکل جائے تو اچھا
[illegible]
دل تنگ ... [illegible] ... نکل جائے تو اچھا
[illegible]

٥٦

[illegible]

کردیا بہوت جدائی نے ہی جاں پہ مری ڈالنے سایہ بہی بخت پریزاد آیا

عشق شیرین دہنان سخت بہت ہی پرتو
جان دینے مرا دل صورت فرہاد آیا

ہمقافیہ برغزل جناب گویای لکہنوی

پہر جنون خیز سر زلف پریشان ہوگا
پہر اک پاؤن مرا سلسلہ جنبان ہوگا

پہر جنون جوش پر اک مہر لقا کا آیا
پہر گریبان سحر میرا گریبان ہوگا

نالہ سینہ خراشی ہے پہر اک گل کا جنون
خون سے تر پہر مرا ہر چاک گریبان ہوگا

پہر مجہے دیکہتے ہین ہو وہ چڑہا کر ابرو
پہر مرے حلق پہ یہہ خنجر بران ہوگا

گل کہلا تا ہے کسی پہول سے رنگ پہر دہیان
پہر یہہ دل داغ گلگشت گلستان ہوگا

داغ بہر کے مرے پہر سرو قدون کے غم مین
پہر تن سوختہ یہہ سر و چراغان ہوگا

رنگ لا ئیگی پہر اک گل کی جدائی کی بہار
پہر مرا سینہ پر داغ گلستان ہوگا

محو آئینہ رخ صاف ہوا پہر اوسکا
پہر مرا دل بخدا دست بہ حیران ہوگا

پہر کسی تیغ تبسم سے ہوا دل مجروح
دہن زخم مرا اک پہر لب خندان ہوگا

پہر ہو دیدہ تر سے مرے چشمے جاری
آبرو ریز پہر اک چاہ زنخدان ہوگا

پہر بنیگی وہی گت سرو کی تیرے قمری
رونق باغ وہ پہر سرو خرامان ہوگا

٥٧

[illegible]

پہر جنون کہینچ رہا ہی طرف زلف صنم	پہر مرے پاؤن سے آباد یہہ زندان ہوگا
خوش نگاہون سے نظر بازی کا پہر شوق ہوا	پہر بن مو کی جگہہ پہر مری پیکان ہوگا
پہر رولاتا ہی الٰہی غم دندان صنم	پہر گہر بار مرا دیدہ گریان ہوگا
پہر بہار آئی کریگا کوئی گلگشت چمن	پہر قبا رشک سے ہر گل کا گریبان ہوگا
پہر دکہاتا ہی کوئی خواب مین اگر جلوے	درد ہجر کا پہلے سے دو چندان ہوگا
پہیلا پہر رہی مژگان کا جنون تاثیر حسن	پہر ہر اک آبلہ سرتاج مغیلان ہوگا
پہر کسی آنکہہ کی دوری نے بنایا وحشی	پہر مجہے شوق تماشای غزالان ہوگا
پہر کسی مصحف عارض کا خیال آتا ہے	پہر تصور بہی مرا باعث ایمان ہوگا
پہر چکایگی نہ تیری ملاحت قاتل	پہر مرا زخم محتاج نمکدان ہوگا
پہر وہ روٹہا ہی منا کر اوسے پہر لانگیے	پہر مرے سر وہی احباب کا احسان ہوگا

آج پہر تو لب خاموش وہ پہر ہلتے ہین
شور آباد پہر اب ملک خموشان ہوگا

ہمقافیہ برغزل جناب شریف مدراسی مدظلہ اوستاد مصنف دام اقبالہ

گستہ ہے تیری تیغ کی ضو کا	نام روشن ہوا مہ نو کا
روز اول ہی روز آخر ہے	ہی ہندو لاجرس وارو کا

[illegible]

گندمی رنگ یار نے بہو نکا
پانی تبرید کو ملے جو کا

وجہ سوزش ہے ہجر شعلہ رخاں
دلبہ عالم ہے شمع کی لو کا

مژدہ ای شوق آمد سگ یار
آج تربت پہ غل ہے عوعو کا

نہیں بوجہ گہٹنیوں چلنا
کام بہتیں سے ہی دوادو کا

جو فروشوں کو آدمی نہ کہیں
مول گندم سے بڑہ گیا جو کا

ہوگیا دل ہی جب اسیر ہوا
قصہ فیصل ہوا مشو نشو کا

وصف رخسار آتشیں کے لئے
کوئی خامہ ہو شمع کی لو کا

داغ دل سے مرے مقابل ہو
یہہ جگر مہر و ماہ کی ضو کا

عشق بینی شعلہ رویاں ہے
دل سے لگا ہے شمع کی لو کا

ہوا زایل فلک کی آنکہہ کا نور
کیا اندہیرا ہے ہجر کی شو کا

مہر رخسار دن سے رہے آباد
مرے اللہ مکان پرتو کا

ہمقافیہ برغزل جناب جلال لکہنوی

مرے قابو میں جو آیا تو نکلنے نہ دیا
شوق نے یار کو کروٹ ہی بدلنے نہ دیا

ضبط نے قطرہ پسینے کا بہی ڈہلنے نہ دیا
جوش گریے نے تجہے کہو کے سنبہلنے نہ دیا

٥٩

دامن راز محبت ہوا جیب سحر
پاؤں پڑ پڑ کے مجھے ضعف نے چلنے نہ دیا

جب سے آنکھ میں سمائی ہے نزاکت اوسکی
پاس جاناں نے مجھے آنکھ کو ملنے نہ دیا

یار نے جلوۂ رخ سے مجھے محروم کیا
شمع پر بزم میں پروانے کو جلنے نہ دیا

آگیا جب وہ مری گود میں کچھ دیکھ کے رہا
آنکھ کو گرمی صحبت نے او بلنے نہ دیا

ناز کی ہو گئی سد ہوس پامالی
دو قدم بھی او نہیں کوچہ میں ٹہلنے نہ دیا

داغ اور اشک ہمیں عشق سے حاصل ہوے
نخل ماتم کو ابھی پھولنے پھلنے نہ دیا

اسقدر سیر فلک راہزن وصل رہا
ہجر کی شب بھی مرے دم کو نکلنے نہ دیا

خون رولایا ترے مہندی کی تصویر نے بہت
پاؤں کے آبلوں نے جب مجھے چلنے نہ دیا

ایک حالت پہ رہے داغ ہمارے دل کے
رنگ گلشن کو ترے غمنے بدلنے نہ دیا

اوس جوان نے نہ چھپا چرخ باین پیری بھی
رات بجلی وہ دکھائی کہ سنبھلنے نہ دیا

کوسنے کا نہ گمان ہو کہیں اوس بد ظن کو
اسی ڈر نے کف افسوس بھی ملنے نہ دیا

پاس اعدا نے مرے جان نکالی ظالم
مجھے ٹھنڈا کیا گر خنجر کو جلنے نہ دیا

تا نہ برہم ہو مزاج ستم آرا **پرتو**
ہمنے دل کو بھی شب وصل اچھلنے نہ دیا

غضب رنگ لایا ہے جوبن کسی کا
بہاریں ہیں پھولا ہے گلشن کسی کا

زرا درد کو کام فرماؤ صاحب | کوئی ہنسکے سنتا ہی شیون کسیکا

کسیکو ہنسی سے لگاوٹ ہی ہر دم | یہہ بجلی جلاویگی خرمن کسیکا

کریگا قیامت بپا رفتہ رفتہ | ابھی سے ہی فتنہ لڑکپن کسیکا

ہی ڈر ڈر کے میر بغل سے کنارے | بُری چال چلتا ہے جوبن کسیکا

یہہ طرفہ بہارین ہین گلکاریون کی | کہ خاصہ گلستان ہی دامن کسیکا

گلون کا جیون رنگ لایا سراپا | چمن کا گریبان ہی دامن کسیکا

حصول گلستان نہ ہر اشک رنگین | بر آغوش گلچین ہی دامن کسیکا

بلا سے پڑے آسمان ٹوٹ سر پر | ولیکن نہو دوست دشمن کسیکا

مجھے دل نے پہر کیون مصیبت مین ڈالا | جو ہوتا نہین بت دو دشمن کسیکا

حجر کی زیارت ہی پتہر کی پوجا | ہی واللہ حاجی برہمن کسیکا

خط سبز ہے حسن رخسار گلگون | گلستان کی رونق ہی گلخن کسیکا

مہ و مہر کی گت خدا جانے کیا ہو | ضیا ریز ہی روی روشن کسیکا

مسرت کے جلوے دکہاتا ہی رنگین
ہی شادی محل جب سے مسکن کسیکا

کبہی بیٹہ آرام نہ لون ہو لکر جہر لیت کا | کہ سر ہاتہ جو تکیہ ہو تیری چوکہٹ کا

شب وصال بہی صورت نہ دیکہنے پائی
خدا کرے کہ ہو خانہ خراب گہونگٹ کا

ہی دور حاجب و دربان خانۂ ظالم
کہ پاسبان ہی جو داو سکے ظلم کا کہٹکا

کمال ضعف سے آتی نہین ہے ہونٹون تک
ہی اپنی آہ مین بہی پردہ اوسکے گہونگٹ کا

گناہ گار رہے پرتو جو زلف کو چہو کر
تو مارکو ڑون سے یا اوسکو دار پر لٹکا

منہ پہ آتا ہی نہین شکوہ بیداد ترا
کیا ستمگری ہے یہ ظالم لب فریاد ترا

ہم جو مایل ہوئے تیرے تجہے الٹی سوجہی
ہی ہو نگا دل مایل بیداد ترا

باعث دور فرح خیزی ساقی تری ذات
تو سلامت رہے میخانہ ہو آباد ترا

تو جو شیرین ہے تو مین فرہاد تو لیلی تو مین قیس
ہو نہیں ہر رنگ مین دیوانہ پریزاد ترا

ہم دعا گو ہین تیرے حق مین ہمین خوش کرنا
شاد ہو جائے جو پرتو دل ناشاد ترا

محبت مین مین مجنون سے برابر با وفا نکلا
لگی وان چوٹ اوسکے پاؤن مین یان خون مرا نکلا

ہوئی اوسکی ہو مرنے رہی میری آرزو دل
تمنائی وفا نکلی نہ ارمان جفا نکلا

بتا مین دوست کسکو اور دشمن کسکو ٹہراؤن
کہین نا آشنا نکلا کہین وہ آشنا نکلا

خدا کا شکر ہے کہ ادا پر قاتل کے عشق مین
زبان آپنی سے سو بار ایک لفظ مرحبا نکلا

٦٢

ہمارے ہجر کے ایام گذرے بامزا پرتو
نہ دل سے غم گیا آنکھوں سے جمال اوس شوخ کا نکلا

دل شیدا ہی کیسہ خوبرویوں کی محبت کا
گواہی کی ضرورت کیا ہی اپنے قتل پر قاتل
جو یون دن نالہ ہو وعدہ فردا کی تسکین مین
اسیر دام حسن سبز ہون گلزار عالم مین

یہہ جلوہ دیدنی ہی صاف اپنی حسن نیت کا
یہی لب ہے کہ کشتہ ہوں مین انگشت شہادت کا
مناسب ہے کہ ہو اک وعدہ فردای قیامت کا
خط ریحان ہی شاید نوشتہ اپنی قسمت کا

مرے قابو مین جب وہ آئینہ رو آگیا پرتو
دہان تحیر چھلا ہو گیا انگشت حیرت کا

خط نے گال پر اب ای بت خوشحال آیا
اب تو ایام تقدس کا بہانہ نرہا
ای پریزاد گرفتار بلا وہ بہی ہوے
یا خدا ہو نہ کہیں خط تون کے غم کا

صاف عکس ہی جھلکا آئینہ مین بال آیا
شیخ جی لیجے قدح غرہ شوال آیا
سایہ جن جن پہ پڑا دیوانہ ترا ڈال آیا
شور ہی خط مدراس مین اب کال آیا

نیچر کا وجود اسیہ ہی دال ای پرتو
ہند کی لینے خبر نامب دجال آیا

پیدا طپش دل سے ہی انداز کسیکا
ہی جب سے نگاہوں مین ہی ناز کسیکا

٦٣

[illegible]

جراح نکر بند کہ ناسور مین اپنے	پابند ہے مرغ نگہ ناز کسیکا
ناساز ہے تنہا انجمن دردی خالی	اس بزم مین کوئی نہین دمساز کسیکا
دل کی طرح اوسکو بہی گرفتار نہ کرلے	ہے طایر جان مایل پرواز کسیکا

اخلاص نہین اوسکی طبیعت ہی یہہ پرتو
غمخوار نہین ہے کوئی غماز کسیکا

آنکھہ پونچی تو جلا گوشۂ رومال اپنا	سوز ہجران کی بدولت یہہ ہوا حال اپنا
ہو جو مین حاکم ملک طپش و سوز و گداز	شعلۂ شمع ہی کیا کوکب اقبال اپنا
ہو تکلیف جدائی سے بجز وصل فراغ	کبھی دل خوش نکرے غرۂ شوال اپنا
سرگذشت غم زلفائی بت بیدرد نہ پوچھ	دیکھے نہ دشمن کو بہی اللہ یہہ جنجال اپنا

کب تلک آسیب بلائے شب غم اور پرتو
ای پری اسپہ کبھی سایہ زرا ڈال اپنا

بہت خراب کیا یہہ بہت خراب کیا	ترے شراب نہ پینے نے دل کباب کیا
طلب جو بوسہ کیا چپ ہوگیا وہ شرما کر	ترے سوال نے ظالم کو لاجواب کیا
بہار جلوۂ ساقی نگعذار نے آج	ہمارے جام کو گل بادہ کو گلاب کیا
فراق ساقی مین میخانہ ہوگیا خالی	عجیب محتسب غم نے احتساب کیا

٦٤

[illegible]

[illegible]

اک آفتاب کی قربت سے دور ہی پرتو
عجب ستارون کی گردش نے انقلاب کیا

بی سود ہی غم عشق ہے بیکار کسیکا	واللہ کوئی ہو نہ گرفتار کسیکا
سودائی بنے کیون پھر آشفتہ پھر ہم	چارون طرف اب گرم ہی بازار کسیکا
مخلوق سے نومید ہی امید معافی	خالق نکرے مجکو خطاوار کسیکا
ہم دیکھتے ہین آئینۂ دل مین تماشا	غم کیا ہے نہین ہوتا جو دیدار کسیکا

خورشید کی ممنون نہو پرتو کی شب ہجر
طالع جو دکھائے رخ ضوبار کسیکا

سرمایۂ خزان خلل ہجر یار تھا	گرچہ ہرا بھرا چمن روزگار تھا
ہوتی شب فراق مین تسکین کسطرح	دل ایک تھا رفیق وہ بھی بیقرار تھا
شبنم ہی اک اس سے واقف تھی باغ مین	اوسکے سوا بہار مین کون اشکبار تھا
وہ پیاری نیند ہجر کی شب اسکو تو آئے	جسکے سرہانے تکیۂ زانوی یار تھا

کیون اوسکو اپنی زلف کی پھانسی نہ دی بھلا
پرتو جو تیرے پاس سزاوار دار تھا

پھول ہوگا ارے گلشن مین تو شبو ہوگا	سبزہ لمس باغ مین ہمرنگ لجالو ہوگا

مری حالت کو جسنے دیکھا ہو ... پرتو کو ستایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سامنے ہو جو ترے چشم فسون گر کے یہ	کار گر جائیگی جادو پہ بہی جادو ہوگا
ایکعالم مرے قابو مین بس آجائیگا	میرے دلبر اگر اکدم مرا قابو ہوگا
ایک ہی حاضر و غایب کا رہیگا صیغہ	متکلم کی زبان پر جو یہہ مین تو ہوگا

غم عشق صنم و رنج حوادث پرتو
سخت دشوار ہی کب دل ترا یکسو ہوگا

گویا قران ہی یہ ابن چاند اور مشتری کا	چوٹی مین کب تمہاری موباف ہی زری کا
خوشرنگ کیا ہی جانان ہین دونو ہونٹ تیرے	کسطرح پہر نہوگا دم بند جوہری کا
کہتی ہے چال اوسکی فتنے جگا جگا کر	آگے مرے چلیگا یہ سحر سامری کا
چہائی ہوی ہے بجلی گہنگہور آسمان پر	چلئے چمن مین گلگردی لطف مینہری کا

ناصح کو منہ نہ دینا بکتا رہیگا پرتو
واعظ سے سلسلہ ہی اسکو برادری کا

اگر اوس بحر ملاحت سے کنارا ہوگا	رو کے گرداب الم زخم ہمارا ہوگا
جان عالم کی خدا جانے بنیگی کیا گت	رونق افزا وہ اگر انجمن آرا ہوگا
پرورش ناز کے پہلو مین ہوی اسکی اک عمر	دل مرا جب نہوا خاک تمہارا ہوگا
وہ قمر چہرہ گری بر کو جو خالی شب وصل	شرر نالۂ دل صبحکا تارا ہوگا

[illegible]

[illegible]

یون ہی چندے رہی اس شہر مین پرتو جو بچار
نام مدراس کا گرمی سے بجا را ہوگا

تجہہ سے عیسی کا غرض و نے مری کام لیا
دم سنبہلنے نہین دیتا ہی جدائی کا خلل
صبح ہوتی ہی یہہ بی نور نظر آتا ہے
سحر و شام سے دل لطف اتہاے کیا خاک

جی اٹہا مین سر بالین جو ترا نام لیا
تمیس اتہی دلمین کلیجہ کو اگر تہام لیا
نور کیا ماہ نے عارض سے ترے وام لیا
کہ رخ و زلف سے کار سحر و شام لیا

کوی پرتو کے برابر کا جوانمرد نہین
مول سر دیکے ترے غمکا سرانجام لیا

یاس آزردگی شوخ پریزاد رہا
خود فراموش ہوئین یار فراموش نہین
اوسکی آنکہون سے جو دوری ہی اسے مردمک [illegible]
عاشق چشم بتون ہر شعر یہ کرتا ہون صاد
لب جانان کے تصور کا تصدیق ہی فقط

زیست بہر رہی خوشی لب فریاد رہا
مجہے بہولا ہی جو دل وہ مجہے یاد رہا
خلق کے مد نظر دیدۂ ہر صاد رہا
مردم چشم ہوس دیدۂ ہر صاد رہا
شاد کہنے کو بہی جو یہ دل ناشاد رہا

ہای کیا ملک میں وفا نا شدنی
ہوش پرتو کا دغا بازون سے برباد رہا

٦٧

[illegible]

دلکو حریم عشق حسینان بنادیا — ہمنے خدا کے گہر کو پرستان بنادیا

جانے سے تیرے ہوگئے ہم بے چہری حلال — محفل کو تونے گنج شہیدان بنادیا

دکھلا کے روی صاف کو زلف اوسنے کہولدی — حیران ادہر ہوا کہ پریشان بنادیا

خالق تو اپنے فضل سے اس مشت خاک کو — سیرت ہی دے جو صورت انسان بنادیا

پرتو نثار وسعت دست جنون ہوں میں

دامن کو میرے دشت کا دامان بنادیا

مجھے دشمن جو تو سمجھا ہی برا کیا سمجھا — اچھی ہی اچھی سمجھ ہی تری اچھا سمجھا

تب فرقت کو بتانے لگے تبخیر جگر — کیا طبیبوں نے طبابت کا کلیجا سمجھا

رنگ لائی ہی جدائی میں نیا سیر چمن — پھول کو میں رخ گلفام تمہارا سمجھا

نہیں آسان دل عاشق کا پہرانا ناصح — عشق کا حال تو کیا ہنس کا انڈا سمجھا

فی الحقیقت وہ حقیقت سے خبردار نہیں — جسنے انسان کو اک خاک کا پتلا سمجھا

اولٹی سید ہی تجھے معلوم نہیں ای واعظ — سمجھا سمجھا ہیں تری بات کا معنی سمجھا

جانتا ہی مجھے دشمن سے بھی کم وہ پرتو

ہی عجب اولٹی سمجھ سید سے کو اولٹا سمجھا

مہربان ہوکے وہ مہ رو جو ستمگر نکلا — حاصل مطلب تحریر مقدر نکلا

[illegible]

جنون اوس نیم شب ترے داماں کا پرتو
گریباں جو سینے ... ہوگیا
[illegible]
سیر میں چاند جب ...
آگیا جو یاد وہ قاتل ...
دود دل ...

پھر چھپنے لگا داماں شفق میں ای چاند	اوڑھ کر لال دوپٹہ تو جو باہر نکلا
چودھویں رات سے رشک اسکو گہٹانا ای ترا	چاند جب نکلا افق سے ذرا گہٹ کر نکلا
جسنے دیکھا اسے وہ صبح کا تارا سمجھا	جب ترے سامنے یہ رونق خاور نکلا

نکیا اپنے پرائے میں کچھ اوس مہر نے فرق
غیر اوس برج سے **پرتو** کے برابر نکلا

لطف تیرا جو مرے حال پہ اب کم ہوگا	دفتر غم جو پریشان ہی فراہم ہوگا
ترے دم پر مرے دم کا ہی قرار ای سفاک	دم نہ نکلیگا جو تو میرا ہی ہوا دم ہوگا
عین صحت مجھے جو ترہ جائے ترے ہجر میں ضعف	کہ پہ زخم دہان خوب یہ مرہم ہوگا
اپنے آغوش سے کہتا ہوں شب وصل یہی	صبح کے ہوتی ہی تو حلقۂ ماتم ہوگا

دل میں جاگیر نہو جائے یہ حسرت **پرتو**
حاصل آرزوی عیش جہاں غم ہوگا

باور نہیں کہ آئیگا مقصود بر مرا	بیطرح بخیہ سے ہے دل بخیہ گر مرا
روتا ہوں داغ دل کا دکہا کر فراق میں	کیا جانے نالۂ دردفزا کو رکر مرا
ہیں یہ کرشمے برش مژگان یار کے	کیونکر رفو پذیر ہو چاک جگر مرا
قدر اوسکو آبرو کی جسے آبرو نہو	جوہر سمجھ سکیگا کوئی بدگہر مرا

۶۹

عمر بہر میں ایک ہی تو آرزو نکلی نہیں
حسرتوں نے دل میں پیدا دوسرا دل ہوگیا
داغ پایا اور ہوس لالہ رخوں کی دیکھ کیوں
ان سے حاصل وہ جو ہونا تھا سو حاصل ہوگیا
جسے پایا آپ میں معشوق کا ... **پرتو**
زلفوں میں اوسکی پیچ ... وہ ... ہوگیا

[illegible]

پرتو

دیکھئے تا مژہ گرم ای جوش جنون [illegible] صحرا چلا گیا
آفتاب ای ماہ تجھکو دیکھکر کیا چلا گیا
ہے سبب [illegible] تن مین ہو ایسی طاقت [illegible] چلا گیا
ای فلک [illegible] آفتاب چلا گیا
[illegible] سوزان [illegible] سوز غم [illegible]
اتنی [illegible] ابر [illegible] چلا گیا
دل جلا [illegible] سینہ چلا گیا
[illegible] زبان پہ کلام تھا
[illegible] کیا [illegible] پرتو [illegible] چلا گیا
آتش رنگ حنا [illegible] پای [illegible] چلا گیا
حسن نے اک [illegible] نگین کا
دل ہوا بستہ [illegible] نگین کا

پرتو ہین گرم شور ہون طنبور کی طرح
آزردہ ہو گیا جو وہ مطرب پسر ذرا

خدا نے روز ازل خوب انتخاب دیا
مجھے شکیب دیا انکو عتاب دیا

فراق یار نے سامان عیش لٹوایا
شراب شیشہ کو اور سیخ کو کباب دیا

دہن کے باب مین تیرے کیا جو مین نے سوال
نہ ایک اہل زبان نے مرا جواب دیا

خدا ہی اسفل و اعلا مین فرق کرتا ہے
ثواب روح کو اور جسم کو عذاب دیا

فلک نہ مست رہے اپنے دور مین کیونکر
خدا نے اسکے پیالے مین آفتاب دیا

عجب گردش افلاک سفلہ پرور ہے
ثواب جسنے کیا آپ کو عذاب دیا

خیال رخ مین ہے رونے سے نخل غم سرسبز
عوض مین اشک کے اس نخل کو گلاب دیا

پڑھے ہے جو مدحت عارض مین بھی رنگین شعر
چمن مین بلبل رنگین نوا کو داب دیا

لبون نے قتل کا میرے اٹھا لیا بیڑا
ستم شعار نے جب بیڑیون کو جاب دیا

تو اس زمانے کی نیکی سے درگذر پرتو
اگر ثواب کیا جان کو عذاب دیا

ہی میسر مجھے ذرات تماشا اوسکا
کیا تصور نے اٹھایا ہی یہ پردا اوسکا

ہمین فرقت مین بھی حاصل ہی نظارا اوسکا
آگے آنکھون کے رہا کرتا ہی جلوا اوسکا

۷۰

کعبے مین اور [illegible] بت سے [illegible]
[illegible] نگین سے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

نظر آجائیگا وہ آنکہہ اگر بینا ہو
ہی مہ و مہر مین ذرات اجالا اوسکا

یہ بری ہو کہ بہلی جسپر چلیجائے خدا
قصہ قصہ نہو تا حشر ہمارا اوسکا

مال دنیا کا کوی ساتہ نہ لیجاتا ہے
جہوٹے جہگڑے ہین میرا اسکا اوسکا

کون ٹہرے ہی مراجسکا مکین یار نہین
دیدہ و دل مین سراسر ہے اجارا اوسکا

محو کیفیت بیگانگی دوست ہوی
آج پرتو کا سراپا ہی سراپا اوسکا

گل کو تری بہار نے خوشبو بنا دیا
سبزہ کو حسن خط نے لجالو بنا دیا

بیتابیون نے شیفتہ دیو خو کو ہاے
بیہوش سنگ سایہ پریرو بنا دیا

ایکبی نظر مین حسن کم و بیش تل گیا
انکہون کو بہی خدا نے ترازو بنا دیا

خلقت تباہ ہی تہی جیسے زلف پر شکن
دل کے قیام نے اوسے پہلو بنا دیا

بیرداشیانہ نالہ نہین ہی نور
جلوہ نے تیرے ماہ کو جگنو بنا دیا

اشراف اسیر منت اجلاف ہو گئے
کیا انقلاب چرخ نے قابو بنا دیا

پرتو کسیکی قامت موزون کے رشک نے
ہر سرو قد کو سرو لب جو بنا دیا

دکہاتا ہی تصور چشم و زلف رشک لیلا کا
نظارا نرگستان کا تماشا سنبلستان کا

۷۱

[illegible]

بہسایا غم کے بیچوں میں ہزار خوشی مزا جو نکو
غم بت میں تڑپ کر سر پٹک کر جان دینا ہے
تصور اک خورشید وش کا ہے طلوع صبح

قسم سر کی جو تیرا موذی ہی مختار اوس زلف پیچان کا
خدا حافظ مرے دل کا مرے سر کا مری جان کا
مرے سینے میں ہر دم ہے عالم مشرقستان کا

گیا ہمسایہ سے میرے جو وہ خورشید رو **پرتو**
مزا صبح وطن میں بھی ملا شام غریبان کا

رہ رہ کے دل سے درد فراق بیان گیا
نکلا جو نالہ اسکی کمر کے خیال میں
او گل غرور تھا جو بہار شباب پر
دل نے سفر کیا سوی گلزار کوی یار

محمل کا تیرے لیلی غم ساربان گیا
اتنا ہوا بلند کہ تا لامکان گیا
وہ دن کدھر گئے وہ گھمنڈ اب کہان گیا
یہ بلبل اوڑ کے جانب باغ جہان گیا

آہ رسا پہنچ ہی گئی آسمان پر
پرتو ہدف یہ تیر مرا بے کمان گیا

گلستان ہے دل پر داغ ہوتا او گلبدن اپنا
لب و رخسار و خط و زلف پر اوسکے تصدق ہے
نہ ہو گفت و شنید و دید تو بیکار ہی یارب
تو مست حسن مست عشق میں اک حال دونو کا

سراپا ہو مرا فرقت سے اوجڑا ہی چمن اپنا
یمن اپنا حلب اپنا چمن اپنا ختن اپنا
یہ گوش اپنا نظر اپنی زبان اپنی دہن اپنا
ہی تیری چال سے ملتا ہوا اب چلن اپنا

٧٢

زاہد عشق رہا دشمن آرام رہا
نالہ سے کام رہا
ہم نے انجام تو جانا کہ انجام رہا
دل ناکام رہا
دور انجام رہا
کی نزاکت کی تلاش
کی قیامت کی تلاش

یہہ فیض مدحت تقریر بے عیب پری رو ہے
ہراک عیب سخن سے پاک ہے پرتو سخن اپنا

غم دندان مین ہی بیکار نہ رونا میرا
دیکھیے موتیونکا ہار پرونا میرا

بیشتر بارش بے فصل مین آتی ہی چمک
اوسکا ہنسنا ہی شب وصل مین رونا میرا

خواب مین سیم تنون سے ہی ملاقات نصیب
جاگنے سے تو کہا ہی کہین سونا میرا

صدمہ ہجر سے ہوگا دل شیدا اگر ترے
غم مین اوس طفل کے ٹوٹیگا کھلونا میرا

دلکو زلفون مین پہسا کر لیئے بوسے رخکے
دیدنی ہی کہین پایا کہین کھونا میرا

اوس فسونگر کو مرے جذبۂ دل نے کھینچا
لاکھہ جادو پہ بھی چل جاتا ہی ٹونا میرا

پردۂ راز مروت نہو قاتل کہین چاک
داغ خون گوشۂ دامن سے نہ دہونا میرا

گرچہ پرتو ہوں پہ ہوں مہر جہانتاب سخن
اس زمانے مین تہا اندہیر نہونا میرا

لازم نہین ہی دم پہ بہروسا قیام کا
ہر کام مین خیال کرنا مدام کا

ہی تیغ تند عاشقون کی تسلی کی پردہ پوش
حیلہ ہی دل کی روک کلیجے کی تہام کا

ہی جسطرح آسمان کی سیر اسکے دور مین
نام آفتاب سے مہر ساقی کے جام کا

بے نور آجکل ہی یہ کچہ چشم امتیاز
منہ ایک شیشے مین حلال و حرام کا

حال دل اور کہوں کیا تجھے قاصد ہیہات
کہنا بس اپنی یہی بات
ہی کیا وہ در عشق دل انکار ہوا
تو رستہ تو دور ہوا
اگر بلا ہے یہ تصور تو خلل کا
ہیں جو درد رات رہا
ستم تو کا گر خانہ زنجیر ہوا
عشق و مہر ہوا
[illegible]

ہر گز نماز عشق میں پایا نہیں گیا	یہہ قاعدہ رکوع و سجود و قیام کا
عاشق نماز عشق سے منہ پھیرتے نہیں	یاں قاعدہ نہیں ہے مصلی سلام کا

کرتا ہے یاد ظلم فراموش کا سبق
پتلا بنا بنا کے وہ پرتو کے نام کا

نہ یہ کاتب میری بین دل داغدار ہوتا	نہ میں بیقرار ہوتا نہ جگر فگار ہوتا
جو نکری شہ نزاکت تو عجیب تہی حلاوت	تری ناوک ادا سے میرا بیترا پار ہوتا
شش و پنجی جدائی غم و درد آشنائی	یہ بلا ہے کہاں سے رہتی وہ اگر دو چار ہوتا
نہ ہوتی کے بس میں ہوتا نہ شکیب و صبر کیونکر	ہرے دلبہ گر الٰہی مرا اختیار ہوتا
تو جو وعدہ پہ گھر آتا مرا مدعا بر آتا	مجھے شادمانی ہوتی ترا اعتبار ہوتا
کرو غافلو نہ تکیہ نہیں اعتبار دم کا	کوئی کار خیر کر لو یہی یادگار ہوتا

چلو دیکھہ آئیں پرتو بت رشک مہر کی ضو
جو یہہ جلوہ گر ہوا ہی کہاں بار بار ہوتا

مجھے منصرف جواب لب خاموش کیا	آج قاصد کے بیان نے ہمہ تن گوش کیا
فکر [illegible] زرد کیا ہے دن کا	غمزے زلفوں کے تری شکوے سے روپوش کیا
ہوا ساقی جو لگا [illegible] سے دینے ساغر	اس حلاوت نے مجھے رند بلا نوش کیا

مشتاق نظارہ اگر یک ہوئی [illegible]
کو [illegible]
بعجز حسن خداداد بیان سے
بس اس سے عیاں ہے

۷۴

زلفوں [illegible]
[illegible]

شد الحمد کہ سر او سنے اوتار ان سے | آج اللہ نے بندے کو سبکدوش کیا

پر لگایا جو پریزاد کے غم نے **پرتو**
رنگ رخ کو بھی مرے ہمسفر ہوش کیا

آجکل رکھتی ہیں مجکو زلف پیچان آشنا
دل پریشان کر نہ اپنا پریشان آشنا

دہمکی طفلی سے کہ دیکھو خیر خوبی آنکھی
پہر جوانی مین ہون کیون اس سے مسلمان آشنا

کیون نہ دو حیوان کو فوق اس دور انسان مین
حور ست سنگ با وفا پایا نہ انسان آشنا

دشمن دانا سے اتنا کچھہ ضرر رہتا نہین
جسقدر نقصان کر دیتا ہی نادان آشنا

آخر اکدن مثل بلبل خار کہائیگا ضرور
پرتو نادان نہو تو یون گلستان آشنا

ہمقافیہ بر غزل ناسخ لکہنوی

دل جو بار سحر غم نے ہمارا توڑا
پیچہ آہ نے خورشید کا تارا توڑا

اپنے دیوانے کی زنجیر بہی تڑوائیگا
جو نزاکت نے ترا آج او تارا توڑا

ہم بہی بیہوشی مین افلاک کے خم توڑینگے
ان سیہ ستون نے شیشہ جو ہمارا توڑا

ای پریزاد مہ عید ہے ابرو تیرا
یہ نظر آجو گیا روزہ ہمارا توڑا

جانون قسمت کی رسائی کا یہ قوت آپہونچا
ہاتھہ آئے جو ترے ہاتھہ کا پیارا توڑا

جان کسکی ہوی پامال رہ ناکامی
کسنے سر توڑ کے دروازہ تمہارا توڑا

کنج مرقد مین میسر ہوا خواب شیرین
سخت جانی سے جو فرہاد نے خارا توڑا

مول لینگے مجھے جان بیچکے اے عاشق زلف
چارسو مین ہی ترا عنبر سارا توڑا

غمکے کانٹون سے مرے دلکا پھپھولا ہوتا
کثرت چوب نے آخر کو نقارا توڑا

مجھے ابرو کیطرح آنکھونپہ اپنے رکہنا لو
پیار ہاتھون سے یہ کرتا ہی اشارا توڑا

ہمکناری سے اوسے بسکہ گریزا سی ہے
سامنے آتے ہی روتی کا کنارا توڑا

بزم مین خانہ دل کی ہین مگر رزم کے طور
آہ جانسوز کا اک ہے شرارا توڑا

شکر الحمد کہ یہ کام ادہورا ٹوٹا
چرخ کے چرخے کو اک آہ نے سارا توڑا

یاد آیا جو وہ مینای گلوی بت شوخ
پرتو مست نے مسجد کا منارا توڑا

مجھ سے کسیکا ناز اٹھایا نجائیگا
نازک مزاج دلکو دکھایا نہ جائیگا

دلمین ہجوم رنج حوادث ہی جبتلک
اسکو تہری مین یار سے آیا نہ جائیگا

کیون پوچھتے ہو میری خموشی کی ماجرو
یہ ماجرا وہ ہی کہ سنایا نہ جائیگا

یہ چھیڑنا غضب ہے ناداں خدا کی خیر
وہ بت بگڑ گیا تو بنایا نہ جائیگا

بن بن کے مجھ یون جو بگڑ بیٹھیگا وہ
شعرا یکے دخیز بنایا نہ جائیگا

دکھہ جائیگا کسیکا کبھی درد سے جو دل | پھر دل کسیکا اوس سے دکھایا نہ جائیگا

پرتو جولات ماریگا دست سوال پر
وہ دل کسیکے ہاتہہ ستایا نہ جائیگا

آغوش سے مرے جو صنم دور ہو گیا | شاید نیا ستم کوئی منظور ہو گیا
چونکا اوٹھی خواب گ سے مردے مزار مین | نالہ کا شور غلغلۂ صور ہو گیا
آتا نہین نظر جو یہ عاشق کو جیتے جی | کیا عارض نگار رخ حور ہو گیا
جب اوس پری کے وصل سے مایوس جان ہوئی | سنگ ستم سے شیشۂ دل چور ہو گیا

خالی کیا جو خانۂ دل رشک مہر نے
پرتو ہجوم درد سے معمور ہو گیا

شیخ کے بغل کو خنجر کے برابر سمجھا | بے چلم حقہ کو مین لاشۂ بے سر سمجھا
تیرے ابرو کو مین خنجر کے برابر سمجھا | اور مہ نو کو کوئی لاشۂ بے سر سمجھا
منہ کو ناصح کے مگر اور کوئی شئی جانا | ہند کو کوزۂ شتر کے مین برابر سمجھا
عشق کہتے ہین کسے اور ہے کیا اسکا حال | ناصح اتنا تو سمجھ پھر مجھے اگر سمجھا

دل نادان ترا نادان ہی رہا ای پرتو
عشق بت کھیل سمجھتا ہی تو بہتر سمجھا

[illegible]

جلکر فراق وصال کا اب خاک ہوگیا — اک شعر وسے ملتی ہی سوزاک ہوگیا

ساقی ترے فراق مین امساک ہوگیا — جام شراب ساغر تریاک ہوگیا

یان شیب آگیا وہان عین شباب ہے — مین مست ہوگیا تو وہ چالاک ہوگیا

مشتاق تکتے تکتے تری راہ آخرش — ای شوخ بیوفا ہمہ تن تاک ہوگیا

اوس گہر کا اب رقیب کو دروازہ منع ہے — ناپاک ہر طرف ہوا گہر پاک ہوگیا

اوس سے کیا سوال مکرر جواب کا — قاصد بہی رفتہ رفتہ بیباک ہوگیا

وہ گل جو آیا باغ کتے سارے گل کے کان — چمپے کا منہ بہار مین بے ناک ہوگیا

ہی پایمال خرام تغافل جو ہر مان — دل پایمال گردش افلاک ہوگیا

کس مست کی ہی تاک مین انگور چشم شوق — مشہور عام نام جو یون تاک ہوگیا

تخم حاصل سرور گلستان دہر ہے — ہنسنے لگا جو پہول تو دل چاک ہوگیا

ساقی ترے فراق مین جب جوش می ہوا — گولا ہر ایک شیشہ کا بس تاک ہوگیا

دل کیطرح جان بہی قاتل پہ واردی — سر اپنا آج زینت فتراک ہوگیا

بہائی ہے سیر کو جو حمام کی تو یان — دل مین بہر کے کینہ دلاک ہوگیا

جب ہے وقف بجہ جوش جنون عشق — سو شکر ہے میرا جامہ ادراک ہوگیا

سودائیون کی خاک سے شاید خمیر ہے — دل چاک ای کلال جو یون چاک ہوگیا

[illegible]

اوس اشتین عذار پہ اکہہ اپنی سیک لی ۔ اچھا علاج دیدۂ نمناک ہو گیا

پای نگہ کو خار رہِ رشکِ عشق مین ۔ ای بت ہر ایک ریشہ مسواک ہو گیا

آخر شبِ وصال قمر وش جو ہو گئی ۔ دستِ جنون سے جیبِ سحر چاک ہو گیا

پہنچا یا لا کے ایک فرنگن کا آج خط ۔ احسان غیر سر پہ ترا ڈاک ہو گیا

پہنی ہے مہروش نے سنہری جو پیشواز ۔ پرتو نثار جلوۂ پوشاک ہو گیا

ہمقافیہ بر غزل امیر لکہنوی

ارتباط جسم و جان تہا پہر جدا کیونکر ہوا ۔ صورتِ دل آشنا نا آشنا کیونکر ہوا

انکہہ سے پنہان وہ نور کبریا کیونکر ہوا ۔ خاکِ غفلت پر کنارِ آشنا کیونکر ہوا

ایک شاہ جسکا غم موجب آزار ہے ۔ پہر ہمارا درد محتاجِ دوا کیونکر ہوا

کیون ندامت اوسے تا آشنا کہتے ہین لوگ ۔ ہے اگر نا آشنا ظالم آشنا کیونکر ہوا

ہجر مین سو سو ستم گذرے دلِ بیتاب پر ۔ ایک معشوق نے نہ پوچہا کیا ہوا کیونکر ہوا

ای شہنشاہ جمال و بادشاہ دلبران ۔ تجہپہ جو عاشق ہوا پہر وہ گدا کیونکر ہوا

آپ نے مجہ سے لیے صبر و شکیب و ہوش و دل ۔ پہر تقاضا مجہپہ الٹا آپکا کیونکر ہوا

دیکہہ لے میری پریشانی کو اپنی زلف مین ۔ مین پراگندہ کہون کیا کیا ہوا کیونکر ہوا

۷۹

[illegible]

ہے زبان مدعا خود دلال ای آئینہ رو | کچھ نہ حیرانی کی پوچھو کیا ہوا کیونکر ہوا

دلبری کے داؤ سے واقف نہیں ہے یہ اگر | دل ہمارا پھر گرفتار ادا کیونکر ہوا

گر نہیں ہے ناز اوس معشوق کا انصاف کش | بیخطا عاشق سزاوار سزا کیونکر ہوا

طی ہوے دل سے کری منزل جدائی کی ہوی | یہ نہایت نرم تھا اتنا کڑا کیونکر ہوا

میری قسمت کی غلط برگشتگی ہے ہمدمو | کیا بتاؤں دشمن جان آشنا کیونکر ہوا

منہ چڑھا آئینہ شاید اوس صفای حسن کے | ورنہ یہ پتھر کا ٹکڑا خودنما کیونکر ہوا

جب کہا مین نے کہ مجھ سے دلنے کی ہلو تھی | ہنسکے وہ کہنے لگا یہ ماجرا کیونکر ہوا

پوچھتا ہوں میں یہ دل سے روز فرقت بار بار | یاد ہے کیا وصل کی اک شب نرا کیونکر ہوا

ایکدم پوچھی زبان تیغ ہی سے سرگذشت | منہ سے قاتل نے نہ پوچھا کیا ہوا کیونکر ہوا

عاشق و معشوق میں تھا جسم و جان کا ارتباط | پھر خدا جانے کہ دم تن سے جدا کیونکر ہوا

کچھ نہیں کھلتا ہے راز بستہ روح و بدن | ظرف وزن وار مین ضبط ہوا کیونکر ہوا

داستان ہجر اک طومار غم ہے الاماں
کیا کہوں پرتو مین تم سے فیصلا کیونکر ہوا

نہ غیر یار کوئی اور آرزو رکھنا | قدم کو مستعد راہ جستجو رکھنا

طیور دغل باوام ہوئیے تہ مین | رعایت غم خوش چشم حرب جو رکھنا

۸۱

ہی محبت کے مکان کا یہی نشان اے آہ | ہیں شیشے رب سر دیوار یاد تو رکھنا
وہی ہے دوست جو غیبت مین اپنا پاس کرے | یہہ کچھ خلوص نہیں پاس رو برو رکھنا
نہ توڑ دیدہ مشتاق او دہے تار نظر | عزیز او سکو مثال رگ گلو رکھنا
نہ آئو نام کو میرے ہون رند توبہ شکن | جو محتسب تجہے در کار رہو وضو رکھنا
بہینگے چشمے مری آنکہ سے ہی ای گل تر | نہ اسطرح ہوس سیر آب جو رکھنا
فراق یار مین تنہائی و خموشی ہے | جو ہمکلام نہو کس سے گفتگو رکھنا
ہی ایک آنکہ سو وہ ہی نہ کو رہو اسکی | نہ میرے زخم پہ سوزن سے رفو رکھنا
بہنگتے ہے دل دانا بلا کشون سے مگر | یہہ بی سبب نہیں ساقی ترا کدو رکھنا
بغیر زر کے ہے دشوار سرخروئی دہر | یہہ لال خان جو نہیں خاک سرخرو رکھنا
خمار باعث لغزش ہی سکتو ہشیار | ضرور تری عصای ید سبو رکھنا
ہو فکر خوبی باطن کی بڑہ کے ظاہر سے | جو رنگ اوڑہی تو اوڑہی امن جیب مین تو بو رکھنا
ہی خلق صرف نماز و دعای استسقا | تو کافرون مین مسلمان کی آبرو رکھنا

ہوس جو دید کی پرتو ہی آنکہین یکسو ہون
نگاہ شوق پریشان نہ چار سو رکھنا

ہوگا علاج بہول کے گوش صمیم کا | جہونکا چلا ہی تیری گلی سے نسیم کا

ہی صاف آبروی جہان ہو سیلگی
دعوی لب صدف سے ہی دُر یتیم کا

ہر روز اک نئی صورتین ہی ظہور
جلوہ نیا ہی یار کے حسن قدیم کا

وہ سلطنت ہی سلطنت ملک علم
سلطان کو جسکے خوف نہین ہی غنیم کا

گلشن مین چل رہی ہی ہوا کسکے رنگ کی
کیون زیر ران رنگ ہی گلگون شمیم کا

ان جراتون سے جان پہ میری تو بنگئی
غایت ہی ادبر کیا دل بیباک و بیم کا

دونون سرای عالم فانی سے چل بسے
بیشک ہے رشتہ دار مسافر مقیم کا

رومال کو شک کے موتی عطا کئے
حق نے دیا ہی ہاتھ تجھے بہی کریم کا

فاقون کے مارے ہوکے مرینگے گناہ گار
ہوگا اگر نہ فضل غفور الرحیم کا

یہہ تین حرف حاصل ام الکتاب ہین
مضمون ہے بسیط الف لام میم کا

کب ہے سبب زبان قلم مین شگاف ہے
واصف ہے اوس نگار کے لعل ونیم کا

تجنیس سحر گلبدنان سے ہی ناک بند
احسان نہین ہی قوت شم پہ شمیم کا

حسن مصاحبت نے یہہ پایا بڑہا دیا
عالم ہے دست بوس تمہارے ندیم کا

ہوتے ہین خدائی تصدق اگر تو نہین
ہوگا لقب حرم ترے گہر کے حریم کا

پرتو ہے اسر زمانے کی حکمت بہی دیدنی
لائق ہے ہر طبیب خطاب حکیم کا

[illegible]

مطلق نہین ہے بہروسا مزاج کا — دیکھو رکھو نہ کل پہ کوئی کام آج کا

ہون وہ مریض عشق لب شکرین یار — طفلی سے ہی غذا مجھے مصری علاج کا

اونچا جنون اہل دول سر سے ہوگیا — حیوان ہما کا پر ہوا سرتاج تاج کا

حاجت ہر ایک صاحب دولت کو ہی یہان — محتاج بادشاہ ہے نقد خراج کا

ہم مست فکر ساقی گلگون عذار ہین — کسکو ہی اشتیاق شراب زجاج کا

دل انکا بات بات مین ٹوٹا خدا کی خیر — کیا یہہ بنا ہوا ہے خمیر زجاج کا

یہہ جسم خاکی خاک رہ عشق یار ہو — ہردم یہان خیال ہے امتزاج کا

ہر دل مین گنج خصلت قارون سما گیا — باطل ہے نقش داد و دہش کے رواج کا

جس منہہ مین ورد ہی سخن حفظ آبرو — پھاہا ہیگا زخم لب احتیاج کا

اس سال ابر دیدۂ مہرلو کو کیا ہوا
مدراس مین جو قحط پڑا ہے اناج کا

کر دیگا عتاب خاک تیرا — جل جائیگا دردناک تیرا

ہم تاڑ گئے ہین ای ستمگر — تاڑے تیرے تپاک تیرا

گر خاک شکستہ دل سے بن جاے — ٹوٹیگا کلال چاک تیرا

چاک جیب سحر کا ای مہر — مشتاق ہے سینہ چاک تیرا

٨٣

[illegible]

ساقی کی سلامی تو یہ چل جائے
او سے جتنے دئیے ہین لے لے
بتلائی اگر سحر شب وصل
ڈاکو کی طرح سے لوٹ ڈالون
بیدادر ہے جیون ہی تیری

ای شیشہ اوڑا دون کاک تیرا
ہوجائے حباب پاک تیرا
سر توڑ دونگا ای کلاک تیرا
خط لائے کوئی جو ڈاک تیرا
عاشق ہوگا ہلاک تیرا

پرتو کو نہین پسند ہشیار
تکتا یہہ کسیکو تاک تیرا

ہے عکس سے یار ہر اک جہرہ کا
او سے روزن در جانکا جو بین نے
تمہین جڑہ ہے گر بیار کے مانگنے سے
ہوا قطرہ قطرے یہ یاقوت کا خون
ابہار اوسکے جوبن کا فریاد میری
گنہ کسقدر روز ہوتے ہین لیکن
نگاہ طلبگار کیونکر نہ جل جائے
شب وصل گردون سے تیے پر زیر ے

سراسر بنا روشنی مین بہبو کا
کیا بند ظالم نے اپنا جہرہ کا
کہو پیار کیون مانگتے ہو مٹھو کا
گل اندام نے پان کہا کر جو تہو کا
بکا آم تو غل ہے کویل کی کو کا
وہ رکہتا نہین اپنے بندے کو بہوکا
کہو وہ پریرو سراپا بہبو کا
کسیکا لبادہ کسیکا شلوکا

[illegible]

تری انگیا کا کہو کر دو یاد آیا	جو کانا سا چبہا پاؤن مین گہوکرو کا

کہا یار نے ہوش مین آ کے پرتو
کہ خوب آپ نے زہر اوتارا چہو کا

بڑا حق اگر ہے پسر پر پدر کا	تو چہوٹا ہی کچہہ ہے پدر پر پسر کا
نہین رنج قاتل تجہے اپنے سر کا	بڑا بوجہہ دوش سے بارے سر کا
نہو تو کہین غرق بحر تفکر	نہ پوچہہ آشنا ماجرا چشم تر کا
پسر مولوی کا ہی جاہل تو کیا فخر	کہ ملتا نہین علم والد مین ترکا
اگر دل ہے کعبہ تو پہر جان لینا	کرا وسہین سویدا عوض ہے حجر کا
جو ہو دین دنیا کے ہمرہ تو کرنا	نظارہ ادہر کا تصور ادہر کا
جو ہاتہہ آنے رومال میلا تمہارا	بناؤنگا پہاہا مین زخم جگر کا
یہہ انداز دست جنون کا ہے کسکے	گریبان پہٹا ہی قبای سحر کا
برای خدا تیرے قربان قاتل	کوی تیغ ابرو کا اور ایک سپر کا
گیا گو دسے جب تو پہرو ہ نہ آیا	ستم ہی کیا تو کیا کسقدر کا

الحکم کما ہے بیانِ صغرا
بڑا حق ہے پرتو پسر پر پدر کا

[illegible]

[illegible]

بشر کا تو بہ نعوذ باللہ شر سے خاک اعتبار ہوتا
مگر یہہ ممکن ہے بی تامل خراب و بدنام و خوار ہوتا

یقین ہے مانند بو کے ہوتا ہوا ہی رنگ بہار گلشن
گلون سے وقت خرام وہ گل صبا جو یکدم دو چار ہوتا

جو دہیان اوس شمع رو کا ہوتا فراق مین وجہ جوش گریہ
نکل کے انکہون سے قطرہ قطرہ سرشک کا خود شرار ہوتا

خیال تیرے عذار گلرنگ کا اگر رہتا رفتہ رفتہ
مرا دل داغدار او گلبدن سراپا بہار ہوتا

سنور رہی ہین جو اس پریرو پری عذارون کی زور زلفین
جو گرتا شانے کے چاک سے سیل زہر دندان مار ہوتا

قصور کیا ہے مری خطا کیا یہہ بی سبب کا عتاب کیا
کہو رکاوٹ یہہ ہمسے کیسی یہہ غصہ ہمپر جناب کیا

داغ جگر ہین کباب جلکر کنار دسینہ مین گرم مجمر
فراق ساقی مین بہہ گیا سر سرور جام شراب کیا

کیا ہی از خویش رفتہ بت نے دکہا دکہا کر جمال رعنا

[illegible]

خدا ہی جانے مجھے خبر کیا ثواب کیسا عذاب کیسا

تری گلی کی ہے خاک تن پر ہوا ہوں مشہور خلق مجنوں
یہی ہے عزت یہی ہے شوکت کہاں کا خلعت خطاب کیسا

وہ بد جو اسکو نہیں گوارا وہ نیک ہے جو پسند آیا
یہی ہے پرتو مرا طریقہ بھرا اور اچھا خراب کیسا

ہمقافیہ بر غزل جناب میر حیدر علی آتش لکھنوی

اکیلے گھر میں ہمنے سینہ جو سینکا محل پایا
کھینچے سرو قد گلشن عالم میں پھل پایا

گیا رنج دو عالم دل سے اسمیں یا وں کہتے ہیں
ترے ایوان عالیشان کو عشرت محل پایا

شکار دل کیا پہلو میں رہکر چشم جانان نے
ہرن جسکو بتاتے ہیں اوسے گرگ بغل پایا

رسائی خط کی زلفوں کے بھی نیچے ہو گئی آخر
حلب کے فوج نے اچھا ختن میں بھی محل پایا

گنہ دب اگر ہم سے صادر ہوا بس رو دیا میں نے
ہوا میلا جو دامان نظر فی الفور کلیا پایا

کسی مظلوم پر بھی رحم کچھ آتا نہیں تجھکو
کہاں سے آشنا پتھر کا کلیجا اے اجل پایا

چھڑایا جب اجل کے تفرقے نے تجھ سے عاشق کو
وصال حور جنت میں ہوا نعم البدل پایا

سراسر زخم کے انگور سے مجھکو ہوا ثابت
کہ صاحب کی عنایت سے نکھواروں نے پھل پایا

نظر کی جسنے ہنگام جمال آئینہ رویاں
ہر اک عضو کو تصویر کے مانند شل پایا

87

[illegible]

۸۸

نہیں ہوتی کبھی راحت نصیب مردم آزار
کیا کرتے ہو مجھ سے وصل میں کیون پیچ کی باتین
جبینِ افشان جو اوس نے زلف میں تو ہوگیا روشن
کسی کا پیچ سے جاتا نہیں ہے پیچ بالون کا

یہان اکثر دغا بازون کی صحبت میں خلل پایا
زبان نے مستعار اس کو کیا زلفون سے بل پایا
سواد ہند میں گورون کے لشکر نے عمل پایا
سر آر دیکھو ہر چیز نے بیطرح بل پایا

دم گریہ نگاہون میں جو اوسکا روی خندان ہے
شگفتہ چشمہ جاری میں ای میر تو کنول پایا

ہمقافیہ بحر غزل جناب میر حیدر علی آتش لکھنوی

زبان تیغ سے ہمنے جواب برمحل پایا
جو کچھ پایا جوانی نے تمہارا برمحل پایا
فراق یار کے بعد جگر میں مژدۂ وصل اجل پایا
جگہ ہے دیدۂ اغیار میں صدرجا اسکی
رہے ہے شب ہمارے طالع بیدار کے جلوے
لگایا خال عین ابروی پرخم میں اوس بت نے
وہی ہے برکت ہے اگرچہ سالہا گذرے
نکالی جسکہ قاتل نے تو اک عالم کی موت آئی

سوال کو پیہ نخل ستم کا سر کو پھل پایا
لبون نے رنگ اور زلفون کو سینے نے پھل پایا
معقد کے فدا ہمنے عجب نعم البدل پایا
تن لاغر نے میر خوب ہے کو محل پایا
کسی نے شک قمر کو خواب میں زیب بغل پایا
الٰہی غدر ہے حیدر کو کعبہ میں محمل پایا
نہ پایا تھا مزاج یار لیکن آج کل پایا
نیام تیغ کو بس موقع ردی اجل پایا

گیا اک ماہ رو بر سے تو اک خورشید رو آیا
بغل نے انقلاب چرخ سے نعم البدل پایا

کچھوں کو دیکھ کر اوس قد موزوں نیں کہاوا نے
نہال قامت سرو خرامان نے یہ پھل پایا

گریبان کو مرے رشتہ رہا صحرا کے دامان سے
برا ہو ضعف کا دست جنوں کو نے شل پایا

ہوس دیدار کی برسوں رہی جب وہ مقابل تھا
مجھے غش آگیا حسن مقدر کا خلل پایا

ہوا دم بند زنجیر و کمند و تیغ و خنجر کا
پڑے پیرو جب سے تیرے ابرو و گیسو نے بل پایا

ہمیشہ جلوہ لخت جگر ہے دیدہ تر میں
شگفتہ ہے اس چشمہ میں اک تازہ کنول پایا

یہاں بعد خرابی مال موذی ہاتھ آتا ہے
جو اوجڑا خانہ زنبور لوگوں نے عسل پایا

ترے دیوانے کا اقبال ہے جب دیدنی ایجان
بیاباں قیس سے فرہاد سے جبر اجبل پایا

بگاڑا ابرو کو اور بنائی جان مجنوں پہ
سراپا ہے اس کمبخت دل ہی کا خلل پایا

تری منزل کو اے خورشید اوج حسن پرتو نے
کبھی بیت الشرف پایا کبھی برج حمل پایا

ہے آج کے دن وعدہ دیدار کسی کا
یوں صبح سے بیطرح طلبگار کسی کا

رستہ لیا ہمت نے ہی شام شب فرقت
مشکل میں نہیں کوئی مددگار کسی کا

کچھ سوز الم ہی ہے مرے دیدہ تر میں
کچھ گرم ہی کچھ سرد ہی بازار کسی کا

کیا فکر جو اس سال کی ہے دھوپ بہت تیز
سر پر ہی مرے سایہ دیوار کسی کا

۸۹

اکبار جہینے مین نظر آتا ہی پہر کیون
گر چاند نہین ابروی خمدار کسیکا

ملکون سے ہی آنکہون نے دبکہی جلش خار
دیکہا نہین جب سے گل رخسار کسیکا

گلگشت او سے گل کی ہی لالہ کی مجہے سیر
گلزار کسیکا ہی تو کہسار کسیکا

سودای طبیبون کو جو منظور ہی درمان
میرا دل دیوانہ ہی بیمار کسیکا

بیگانہ عالم ہی یگانہ ترا ای جان
عاشق جو ترا ہی وہ نہین یار کسیکا

کیفیت دنیا سے نہین مجکو سرو کار
ای ساغر جمشید ہون سرشار کسیکا

پہر ہنتی ہے کیون اوس بت طناز سے **پرتو**
ناز آپ اٹہاتے نہین زنہار کسیکا

مردم چشم تصور ہی جو چہرا تیرا
سحر و شام مین کرتا ہون نظارا تیرا

عاشق زار ہون ای شاہد رعنا تیرا
جلوہ دکہلا کہ ہون مشتاق نظارا تیرا

جان دیوانہ کو مبہوت بنا رکہا ہے
ای پری ہو گیا جس روز سے سایا تیرا

حسن خوبونکا جو تل جاتے حسن کے ساتہ
چشم انصاف مین بہاری رہے پلا تیرا

یون جو ہی گاڑی محبت تجہے بیدرد دن سے
ہو دل زار کہین حال نہ پتلا تیرا

رنج دیتا ہی تقابل مجہے اوس سینے سے
دیکہ نارنج نکالون ابہی کہٹا تیرا

سن تو ای کان جواہر نہین الماس سے کم
مری ان آنکہون مین ڈیمان کا لکا تیرا

۹۰

دل زیبا کی جا مضطر ہے [illegible] پہلو مین
[illegible] ان بتون کو من بتان سمجہا [illegible]
[illegible] آغوش مین [illegible] جگہہ
[illegible]

اے بخیل ایک اس طرح سے دیگا تجھے طرح
کاٹتی ہے کوئی فرقت کی نہیں کالی رات
کیا ہر لت نے پریشان پریشان ہو کر
تخلیہ غیر کی شہرت میں نہیں ہے آتا ہے
جب کیا وعدہ تو بس کل کے حوالے کیا

یاد آنکھیں نرگس کے جو ہجا ہی بسیا تیرا
مجھسے کہتی ہے کہاں جاؤں کلیجا تیرا
مجھپہ اے زلف بلا خیز ہے لٹکا تیرا
مجھے بے ہوش نہ یاد دیتا ہے جلوا تیرا
کیا کوئی گل کی مثل ہی دن ای وا تیرا

عین غفلت میں برائی ہے مراد پرتو
رات کو خواب میں دیکھا رخ زیبا تیرا

۹۱

عہد میں اوس مست کے ہے جلوہ گر گھر گھر شراب
مر گیا میں ہجر میں اوس مست کے بیکر شراب
خون دل پیتا ہوں ہجر یار میں جی کے عوض
حرص ہے زہر ہلاہل پیگا ساغر و ن
آتش حسرت سے لخت دل میں ہم رنگ کباب
کیوں نہ لطف زیست حاصل ہو جو ہوں موجود سب

ہے بجا کہیے کہ ہے خورشید صد خاور شراب
ہو گئی ساقی مجھے آب کم خنجر شراب
کھینچتا ہوں زخم کے انگور سے اکثر شراب
جان دیتے ہیں در خمار پر بیکر شراب
ہجر میں اوس مست کو روتی ہے چشم تر شراب
موسم باران و صحن گلشن و دلبر شراب

خانۂ خمار کو پرتو نہ بولوں شرق کیوں
عکس ساقی سے ہے روشن مہر سے بڑھکر شراب

سنتا ہیں وہ عاشق و کلیجہ بیان اس طرح [illegible]
[illegible] وہ تو نقاب میں رخ
نہیں ہے جلوہ [illegible] نقاب میں رخ
[illegible]
دیکھا [illegible] آفتاب [illegible]

گر خط و عارض کو اوسکے دیکھ پائے عندلیب
چہچہوے سبزہ و گل کو اوڑ جائے عندلیب

تیرے ہاتھوں کی جو مہندی دیکھ پائے عندلیب
آتش گل اشک خونین سے بجھائے عندلیب

گر گل رخسار جانان دیکھ پائے عندلیب
سوی گلشن خواہش گل مین نہ آئے عندلیب

جائے اوس گلرو کی کوچہ مین ملے مجکو خدا
دم بدم ای باغبان ہی یہہ دعاے عندلیب

وصف تیری عارض گلگون کے لکہے اسقدر
شاخ گل خامہ ہمارا ہی برائے عندلیب

گر لکہون مضمون گل عارض کا تیرے آشیان
ہر نہال شعر مین اپنے بنائے عندلیب

تو وہ گل ہی سیر کو آئے اگر گلزار مین
شاخ گل تک جان دے تجپر بجائے عندلیب

شکل گل اپنا گریبان چاک کر ڈالے نہ کیون
تجہکو ای گل سیر ہی گر دیکھ پائے عندلیب

غیر ممکن زیست ہی اپنی فراق یار مین
ذوق گل مین بہت کم ہی بقاے عندلیب

عین صحت عاشق جانباز کو ہی درد عشق
خار کہانا عشق گل مین ہی دوای عندلیب

ہو گیا ہون خاک مر کر ایک گل کے ہجر مین
پہر غبار اپنا نہو کیون توتیای عندلیب

نوبہار عارض گلرو ہی ای باد صبا
سیکڑون گلشن بنے صدقے مین اوڑ جائے عندلیب

ہون جو نالان ہجر مین اک گلبدن کے باغ مین
دیتے ہین میری صدا سے نالہائے عندلیب

لگتی ہی او سو ہنسے غنچہ قلیان سے رشک شاخ گل
اور گل نار ہی ہوائے گل برائے عندلیب

ماہمد مواوس رشک گل نے منہ لگایا تو نہین
جو نئے قلیان سے آتی ہی نوائے عندلیب

عاشق و معشوق میں ہی فرق پرتو کسقدر
بیوفائی گل کی دیکھی اور وفای عندلیب

سو جان سے ہر دل ہی خریدار محبت
کیا چار طرف گرم ہی بازار محبت

چھپتے ہیں چھپانے سے بھی اسرار محبت
پیدا ہیں ہر چہرہ سے آثار محبت

خود دال ہی تیشہ زنی کوہکن اسپر
اظہار محبت میں ہی انکار محبت

غم اوسکا فلاطون زمانہ ہی مقرر
ہوتا ہی علاج دل بیمار محبت

اس سے تو فرشتوں کو بھی دشوار ہی بچنا
کیونکر نہو انسان گرفتار محبت

کیا خون تمنا سے سر سبزی ہی اسکی
پھولا ہوا دیکھا نہیں گلزار محبت

گو کوہکن و قیس نے دی جان پر اے دل
پروانوں سے سیکھے کوئی اظہار محبت

لب شکر سے ہوتے ہی نہیں بند کوئی دم
ہی ہر دہن زخم نمکخوار محبت

گر زلف سے چھوٹے تو پھنسے پیچ غم کے
چھٹتے نہیں زنہار گرفتار محبت

دن کو طپش اور منتظری رات کو پرتو
مکشوف ہوے مجھسے یہ اسرار محبت

مجھ سے جو غیر ہو تو کرو جستجوی دوست
آتی ہی پیرہن سے مجھے اپنے بوی دوست

کہتے ہیں دلکو غنچہ گلزار کوی دوست
ہی بند اسمیں لیکے بد سویدا بوی دوست

یان دل کے آئینے ہی مین ہر دم ہے روی دوست
مجنون نہین ہون مین جو کرون جستجوی دوست

یان ہمنشین سن لو وصیت یہی ایک
لاشہ مرا لحد مین رہے روبکوی دوست

تا زندگی نہ فرق ہو اس اتحاد مین
ہی جسم دل مرا تو ہی جان آرزوی دوست

آواز اپنی دوست کی آواز ہے مجھے
کانون مین یہ بہری ہوی ہی گفتگوی دوست

ہر اشک آنکھ مین گہر آبدار ہے
ہر حال مین ہی مد نظر آبروی دوست

ہون سالکی رقابت جذب کمند عشق
کھینچا نہ اکدم ہی مجھے اپنے سوی دوست

پہانسی ہی میرے حق مین گلو بند بے رسن
سردی کی فصل مین جو ہی زیب گلوی دوست

دشمن سے انتقام کا **پرتو** ہو خیال
منظور چشم عشق رہے حسن خوی دوست

ہی روی یار سیر بہار چمن عبث
ہی زلف مشک ریز ہی مشک ختن عبث

شیرین کی آرزو مین ہوی تلخ زندگی
آخر کو اپنی جان سے گیا کوہکن عبث

جسکے دہن کے آگے ہی مین جب کلام ہو
پھر ایسے بے دہن سے ہوا ہی سخن عبث

ہی اپنا جسم بے حرکت تیرے دور مین
کہتا ہون ای پری مین تجہے جان من عبث

وہ بانکپن کہان ہی وہ اٹکھیلیان کہان
چلتا ہی آسمان کسیکا چلن عبث

الٹی قبا مین ہی مین گریبان کے میرے چاک
آہستے ہین چال زار یہ گل پیرہن عبث

[illegible] تعویذ ہی [illegible] نعوذ
[illegible] لذیذ
[illegible] لذیذ

اک ناہر وکے ظلم ہین ہر شب سنے نئے
دکہہ دے رہا ہی پھر مجھے چرخ کہن عبث

ہی زیور ولباس کا بار گران پسند
ہم تجکو یار کہتے تھے نازک بدن عبث

خود دولت جمال سے قارون حال ہے
رکہتا ہی دل مین زر کی طمع سیمتن عبث

اک جان ناتوان پہ یہہ دو بار تھے
پرتو فراق یار مین فکر سخن عبث

ده خفا ہوگا نہ ہیچ اے دل ناشاد عبث
تری فریاد عبث شکوہ بیداد عبث

تیغ افکار حوادث سے کٹا جاتا ہون
ایفلک ہے تو مری جان کو جلاد عبث

اک پریزاد کا غمگین ہوا اوتره جائیگا نقش
کہینچتا ہی مری تصویر تو بہزاد عبث

صید کی فکر مین ہو جائیگا خود صید اکدن
فکر نخچیر عبث ہی تجہے صیاد عبث

سخت جانو نکا نہ اک معرکہ مارا تو نے
سختیان ہین تری ای خنجر فولاد عبث

اگر آجائیگا وہ سرو تو گر جائینگے
اپنے عالم پہ بہت تنتے ہین شمشاد عبث

یہ وہی دور کہ یک آگہنہ نہ تر ہو ہرگز
خشک ہوتے ہین ہزارون لب فریاد عبث

کہین خاکی سے پریزاد کا بنتا ہی بہاؤ
دل ہوا فکر پریزاد مین برباد عبث

بہول جاتا ہی اوسے اسکو جو بہولا ہو
کرتے ہین دوست فراموش کو ہم یاد عبث

یہی اکطرح کے جرہ ہین انہین کیا قدرت
آسمانون سے کیا کرتے ہین فریاد عبث

آج [illegible] ہین وہ [illegible] اوتنگ شکر
[illegible] لذیذ
ہی تری قند لبکے اندہر [illegible] لذیذ
ہی تری [illegible] خیال عارض
اسکو زلف کی [illegible] وفا لذیذ
ہون ہی ہم اپنی [illegible]
لطف دیتی ہی [illegible] طبیعت کو مزا
[illegible] لذیذ
پرتو ہی تمہاری [illegible]

ہی وہ معروف [illegible] رخ جانان کاغذ
بیگانے ورق [illegible] کاغذ
[illegible] کاغذ
[illegible]

اپنی خدمت مین تو صاحب کوئی رکھتا تھا	بندگی سے کیا تمنے ہمین آزاد عبث
لطف تھا ہوتا اگر وصل صنم پیش وصال	جان شیرین ہے ہوا تلخ تو فرہاد عبث

راست یہ ہی کہ ہی پابند تکبر پرتو
شعرا کہتے ہین شمشاد کو آزاد عبث

ہمقافیہ بر غزل امانت لکھنوی

دلکو مقابلہ ہی نگاہ بتان سے آج	تاب نظارہ لاؤن الٰہی کہان سے آج
بیمار پرسیان ہین زبانی رقیب کی	حضرت کو رحم آیا ہی اتنا کہان سے آج
بی اختیار ذوق اسیری نے کر دیا	کہتا ہون مرغ دل کو ہی صیاد پہ آج
ہر بات پر بگاڑ کی سوجھی ہی کس طرح	نخرہ یہ سیکھہ آئے ہو صاحب کہان سے آج
اسکا ثواب پائیگا فردای حشر کو	ای آسمان ملا مجھے دشمن مہربان سے آج
کل لا زن ہے تیغ کہ شیدای حق ہو نہین	دل تھام کر تڑپتے ہین ہجر بتان سے آج
ہر روز آج ہان جو ہی کل ہر نہین ہی	مانو نگا مین نہین تری ہن جمع نہان آج
ای جان جان وصال جو ممکن نہین ترا	در گذرے بس فراق مین ہم اپنی جان سے آج
گلگشت گلستان کی کرو صورت نسیم	مجھ ناتوان کو خوف نہین باغبان سے آج
ای زہرہ وش تیرے دہن ہی بہت دون سے کان کو	اک آدھ چیز ہو تری میٹھی زبان سے آج

بی اختیار شوق ہون تیرے لباس پر
طوفانی کشتی صبر کی ہی بادبان سے آج

ہی اوسکی چال ماتمین چلتا ہوا ستم
شمشاد پامال ہین سرو روان سے آج

کس فکر نے کیا ہی تمہاری زبان کو بند
کچھہ بولتے نہین ہین جو صبا زبان سے آج

برسات کے ہین طور کچھہ اندیشہ کا ہے
تشریف لیکے جائین نہ میرے مکان سے آج

گردونپہ کون عاشق دندان یار ہے
موتی برس رہے ہین جو یون آسمان سے آج

گل ای چمن بہار سے ہوگا تو سرخرو
گھبرا نہ زرد روئی جور خزان سے آج

یہ اور تیری مانگ ہے ارض و سما کا فرق
ہمنے ملا کے دیکھا اوسے کہکشان سے آج

ہمراہ اژدحام ہی لشکر کی طرح سے
آتے ہین تیر کتنے بت غمزہ ستان سے آج

دکھلائے نہ تیغ کو تیغ زبان سرخ
خونخوار کا نہ خون ہو کہین مگسبان سے آج

پرتو سے اتفاق کے پردے مین ہی نفاق
یہہ تازہ اتفاق نکالا کہان سے آج

ہمقافیہ برغزل امیر

ہی رات وصل کی کہین نہ دکہائی صبح
جز صبح حشر صبح ہنوای خدای صبح

عاشق کے دل دکہایگی کیا خوب ہی سزا
جنت مین کوئی سیر نہو گا سوای صبح

ہنگامہ شباب ہے پیری مین سرو تر
ہوتی ہی سرد رات سے بڑھکر ہوای صبح

زلفون کو یون نہ بڑہا کہ نہ زنجیر کہہ دے
ہونے لگے نہ شام ہی پیدا بجای صبح

کرتا ہون سو تیرے وقت خدا سے یہی دعا
منحوس کوی شکل نہ مجکو دکہای صبح

کیونکر نہ تہنڈی تہنڈی ہو بسر شب فراق
ہم شام ہی سے روتے ہین ہر شب برای صبح

چہپتے نہین ہین کام کوی فصل شیب کے
ہر اک پہ آشکار ہی سب ماجرای صبح

گر سینہ ریش ہے کسی ہجر کی نہین
پہر کیون شفق کے خون مین تر ہی ردای صبح

موی سیاہ کیون نہو پہر شیب مین سفید
جب شب گذر گئی تو ہی لازم ضیای صبح

ظالم جو سو گئے ہین تو سو جائین حشر تک
فتنہ کیطرح انکو نہ اگر جگای صبح

پیری پہ آرزو کا بر آنا ہی منحصر
ہوتی ہی مستجاب ہمیشہ دعای صبح

جو جوت بو لیتے ہین سحر گاہ بہر نان
تنور آفتاب ہین انکو جلای صبح

آرایشین جوانون سے بوڑہون کی ہین زیادہ
سرخ و سفید رہتی ہی اکثر قبای صبح

آتی ہے دوڑ دوڑ کے **پرتو** شب وصال
دست جنون سے توڑ دون کیونکر نہ پای صبح

خون سے میرے ہوا ہی خنجر دلدار سرخ
چشم جوہری برنگ دیدہ سرشار سرخ

آنکہ اوس گل رو کی غصہ سے ہوی ہی لال لال ہاے
آتش گل سے ہی چشم نرگس بیمار سرخ

عہد مین اوس بت کے مولی نے جمایا ہی یہ رنگ
ہوگیا ہی شیخ جی ہر کافر و دیندار سرخ

وحشت جاوید اوسکی بزم مین ممکن نہین
یان کبہی مین سرخ ہوتا ہون کبہی اغیار سرخ

جب خیال قتل آیا معجزہ دکہلا دیا
ہوگئی وان چپکے چپکے یار کی تلوار سرخ

ایک خوبان جہانکا رنگ ہوتا ہی نہین
اس چمن مین سبز ہین دو چار اور دو چار سرخ

اب کے فصل گل مین نغمون نے جمایا ہی یہ رنگ
بلبلون کی صورت طوطی ہوئی منقار سرخ

ایک پستی و بلندی ہے بہارون کے لئے
صاف ہوجاتے ہین پر تو گلشن و کہسار سرخ

ہی لعل لب کے عکس سے سارا جہان سرخ
یعنے زمین سرخ ہی اور آسمان سرخ

شاید ہوا ہی خون کسی بیگناہ کا
بیوجہ کب ہے آپ کی تیغ زبان سرخ

کیا کیا مزے ہین آمد صبح بہار مین
جبل زمین سبز ہی اور آسمان سرخ

گورے بدن پہ تیری لگے جائیگی نظر
ہان اور پہنئے دو پٹہ ابکی جان سرخ

اللہ ری نزاکت جانان ہے دیدنی
بالے کے بوجہ سے ہوئے جاتے ہین کان سرخ

بازار اوسکے عارض گلگون کا گرم ہے
سودا ہوئی شہر مین ہر اک دکان سرخ

تاثیر ہی ان لب رنگین کی کیا نہین
پتے سے آ رہا ہی دیوان جان نہان سرخ

ہوتی ہے اسکے عشق لب یار کم نہین
دکہلا رہا ہی ہر اک استخوان سرخ

جو سبزرو ہین اون سے دورنگی کا خوف ہے
ہی سینہ دیکھئے تو ہے جان سرخ

کیا کہیے بات وصف لب لعل یار کی
ہم رنگ لعل ہو گئی پرتو زبان سرخ

گشت خون سے دم ہوئے لاکہون بازار بند
راند رہتی ہین آنکہین یار کی تلوار بند

مکتفی ہے یہ تصور اوسکی چشم مست کا
غم نہین اسکا جو ہو جائے در خمار بند

مین بہی کر لونگا نظارا دیدہ دل سے ضرور
فکر کیا ہو جاین گر سب روزن دیوار بند

روز اک دستا رہے باندہی بندہائی رند کی
شیخ جی پیر مغان کے ہو گئے دستار بند

دیکہیہ پاین گر کبہی پر تو تمہارا دمیان
ذوالدین تلوار اپنے ہاتہہ سے تلوار بند

کیون نہو پرتو تجہے دیوار کا اوسکے یقین
جب نہ تب رہنے لگا ہے اب در دلدار بند

اوسکا وہ آغوش سے جانا اگر آتا ہے یاد
ساتہہ ہی مجکو بہی اپنے سے سفر آتا ہے یاد

ہجر کی شب مین اگر نور سحر آتا ہے یاد
خندہ اوس خورشید وش کا سر بسر آتا ہے یاد

گر تجہے زاہد کسی مسجد کا در آتا ہے یاد
مجکو بہی اپنے بت کافر کا گہر آتا ہے یاد

اوس پری رو کا خرام ناز اگر آتا ہے یاد
ہر قدم پر مجہکو وہین میرا سر آتا ہے یاد

چاک کرتا ہون مین اپنا سینہ مانند کتان
ہجر کی شب جب رخ رشک قمر آتا ہے یاد

آمد و رفت نفس مین تیغ کے رگتے ہین صاف
خنجر ابرو بت قاتل کا اگر آتا ہے یاد

[illegible]

آسمان پر گر کبوتر کوئی آتا ہی نظر
تو وہ مجھکو اپنا مرغ نامہ بر آتا ہے یاد

اسلیے گلزار مین دیکھا نہین گل کیطرف
مجھکو ای بلبل کسیکا روی تر آتا ہی یاد

روز بہی ہم رنگ شب تاریک آتا ہی نظر
ہای جسدم مجکو وہ نور نظر آتا ہی یاد

اضطراب دل گرا دیتا ہی مجہپر بجلیان
ہجر مین اوس شوخ کا خندہ اگر آتا ہی یاد

بے سبب روتا نہین مین بلبلون کو دیکہہ کر
ایک بجر جسکا جوبن گر آتا ہی یاد

دیکہنا ہی ہوگیا چاک قبا کا وجہ غم
سینہ پہٹتا ہی کسیکا چاک در آتا ہی یاد

ہم بہی ہوجاتے ہین اپنی زندگی سے بس خفا
جب ترا وہ روٹہنا ای فتنہ گر آتا ہی یاد

دشت مین ٹکرا رہا ہون سر زمین پر الجنون
کیا کسیکا ہای مجکو سنگ در آتا ہی یاد

طایر دلکو ہجوم رنج ہی ہوتا ہی دام
اوس پری کا گیسوی مشکین اگر آتا ہی یاد

تازے ہوجاتے ہین پہر زخم جگر ہی ہے مرے
جب کسی سفاک کا تیر نظر آتا ہی یاد

چہلکے سنگ آستان یار سے ٹکرائینگے
اک یہی ہمکو علاج درد سر آتا ہی یاد

شام سے تا صبح روتا ہون مین منہ کو ڈہانپ کر
تیرا ابرو جبکہ اور شکل قمر آتا ہی یاد

ہم بہی بیخود آپ اپنے سے ہوجاتے ہین بس
یار کا اندازہ رفتن اگر آتا ہی یاد

جسمین آتا ہی کہ پرتو سر کے ٹکرے کیجیے
وصل مین جہنجلا کے کہنا ہای گر آتا ہی یاد

[illegible]

[illegible]

ہے جو حرف صفت روی کتابی کاغذ
پر فضا ہے روش باد بہاری کاغذ

وصف منظور ہے اوس غیرت شیریں کا مجھے
مانگ لاؤں ابھی فرہاد سے مصری کاغذ

شعر ہیں وصف میں اوس دست حنائی کے رقم
نظر آتا ہے لگائے ہوے مہندی کاغذ

گلعذاروں کی صفت سے یہ بھرا ہے سارا
مول لونگا ہے دیوان گلابی کاغذ

یہہ مقدر کا گلہ ہے کوی بات اور نہیں
میرے نامیکو سمجھتا ہے وہ ردّی کاغذ

خط و لب کی ترے تعریف مجھے لازم ہے
لال دو چار ہوں دو چار ہوں دہانی کاغذ

مسی آلیدہ لبوں کی ترے لکھی جو صفت
ہے سیاہی سے لگائی ہوئی مسی کاغذ

اب بسنت آئی ہے مضمون جو لکھنا پر تو
کسی رنگریز سے رنگوائیے گیندی کاغذ

ہم قافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

ہاتھ میں لاکے جو دے قاصد دلبر کاغذ
ہو عصا آج پئے طایر لاغر کاغذ

گل عارض کے ترے وصف جو لکھے ہمنے
ہوا خوشبو ورق گل کے برابر کاغذ

ہاتھ ہو جاوی اوس پردہ نشین کا میلا
خط لفافے میں لفافے کے ہے اوپر کاغذ

حال بیماری غم اوسکو دکھایا لکھکر
عالم ضعف میں ہے چادر بستر کاغذ

پاؤں میں اوسکے ابھی سونے کے بیچن ڈالوں
سیم اندام کا لائے جو کبوتر کاغذ

ماجرا اپنی بپت ہجر کا ہمنے جو لکہا
اوسکو اتنا عرق آیا کہ ہوا تر کاغذ

دست رہبر یار تک اسکو ہی سرا نہ ایدل
تن لاغر سے مرے کہین بہتر کاغذ

گرمی فرقت اصنام جو لکہوں ہو جاۓ
شرر افشان صفت بال سمندر کاغذ

ناتوانی کا یہ ہی زور اتہایا جو کبہی
ہو گیا ہی مجہے بہاری کوی پتہر کاغذ

بیکہا کاغذ کا مجہے دیکہکے کرتے ہین وہ آہ
فکر بیجا ہی کہ ہی سدّ سکندر کاغذ

نامۂ شوق کے ہمرہ دل دیوانہ چلا
مرغ وحشی کو ہمارے ہوا شہپر کاغذ

نام ای یار دلارام ترا لکہنے کو
صفحۂ دل سے نہین ہی کوئی بہتر کاغذ

نامۂ یار کی تعظیم ادا ہوتی ہے
سر پہ رکہتا ہون کبہی گاہ جگر پر کاغذ

مفلسی صورت ناسخ نہین پرواہ جو کہون
نہ قلم ہے نہ سیاہی نہ میسّر کاغذ

چاند کا دہوکا ہی اوسکے روی پر انوار پر
اور گمان ہی چاندنی کا پرتو رخسار پر

یون ہے پیچان زلف عنبر وار یہ زلف یار پر
جس طرح کیچلی لپٹی ہو کالے مار پر

اغذ یون شبہ ہی عاشق چہرہ پر انوار پر
گر نہو باور تو دیکہین زلف روی یار پر

رات دن ہے ابروی خمدار کا اوسکے خیال
مرغ دل نے آشیان اپنا کیا تلوار پر

چہرہ صدقے جبین پر خال پر مارے نثار
ماہ نو قربان ہی اوسکے ابروی خمدار پر

فیض بخشون ہی کی قسمت ہر طرف کی مار ہے — کب کوئی پہتر لگائے بے ثمر اشجار پر

ہین یہان ایذا دہندون ہی کو پر لطف حقین
باغبان پڑتی نہین ہی چشم گلچین خار پر

ایکجون داغ جنون کہو ہین نمایان سر پر — سیر کی جا ہی کہ ہوا ہی گلستان سر پر

لئے پہرتا ہون نہین تصویر حسینان سر پر — کیا طلسمات ہے پیدا ہی پرستان سر پر

دل عاشق کو کیا کرتے ہو کاکل مین اسیر — واہ تعمیر ہے کیا خانۂ زندان سر پر

دیکھئے شوق شہادت ہی کہان تک قاتل — قتل کا آپ لئے پہرتا ہون سامان سر پر

روز فرقت تو بصد آفت و مشکل گذرا — اب اٹہاتی ہی بلا ای شب ہجران سر پر

ہی یہ تعبیر کہ ہونگا مین سراپا زخمی — پڑ گیا خواب مین جو سایۂ مژگان سر پر

ہون جو آوارہ تصور مین کسی لیلا کے — پاؤن مین خار ہین اور خاک بیابان سر پر

پاس صیاد کا مجھکو ہے فقط ای پرلطف
ورنہ نالون سے اٹہا لون مین گلستان سر پر

نقاب آسمانی ہے رخ رنگین پرفن پر — کہ چھائی ہی گھٹا ای عندلیب زار گلشن پر

نظارہ اوس پریرو کی مین ہو تو اسکے روزن پر — نکیون پہر قہقہہ دیوار کا ہو ہو چلمن پر

ہوا جب عکس دندان دیکھکر آئینہ مین وہ بت — ہوا ثابت کہ بجلی گر پڑی ہیرے کے معدن پر

کلیات برق اردو مجموعہ کلام اردو برق، رضا احمد خان

نہ یوں دیکھا کرو سوی فلک ہان ناز سے بردم
چھری پھر جائیگی پیارے فرشتون کی بھی گردن پر

گل رخسار جانان کا جو روئے مین تصور ہے
یقین ہے نغمہ بلبل کا ہیر شور و شیون پر

نزاکت کا ہی پتلا بار سر ہین بال تک اسکو
برا لگتا ہی پڑتا ہے جو تن کا ہار گردن پر

ہر اک محرم ہی ہمشکل حباب و بحر خوبی کا
رہا کرتی ہی اگئیہ شبنمی ململ کی جوبن پر

لگا دی ہے بدخشان کو جلا کے آگ ثابت ہے
لب نگین کا پڑتا ہی جو سایہ روی روشن پر

خیال چشم جانان مین ہوا ہون محو مین ایسا
گمان ہوتا ہی چشم حور کا ہر ایک روزن پر

نکالا پا ہے اوسنے جو کانٹا نوک سوزن سے
مکیوں پھر نکل آئے مجھکو بحث چشم سوزن پر

سمائی ہے ہلال ابروی جانان کی جب سے دل مین
مجھے ہوتا ہی دھوکا ماہ نو کا بدر روشن پر

برباد بنگے ہم اپنا زیب دامن بسکہ خوبی ہے
نہین پروا جو درد امن گلی ایکے دامن پر

یہ کچھ عکس کف پای صنم نے کر دیا بینا
گمان ہے دیدہ روشن کا نقش نعل توسن پر

زیادہ سب سے ہوتی ہی اذیت سخت طینت کو
ہوا کرتا ہی صدمہ سیم سے وہ چندا آہن پر

گرائے دہشت صیاد گلشن مین یقین ہی جو
گمان ہو دام کا بلبل کو شاخ نشیمن پر

رخ پر نور کس خورشید وش کا سایہ افگن ہے
تصدق ہے شعاع مہر بھی ایسی چلمن پر

گئے وہ دن نصیحت کے تماشا دنیٰ ہی جو
نکلجاتا ہی دم ناصح کا انکی ترچھی چتون پر

مسی پر بان کیا کہ لال کی اوسنے زبان اپنی
یقین برگ گل تر کا ہوا ہی برگ سوسن پر

عداوت چرخ کو ہوتی نہیں ایدل کمینوں سے
نہین پڑتی ہے آفت برق کی زنہار گلخن پر

رولاتا ہی مجھے ایدل کسی مطرب پسر کا غم
گمان ارگن کا ہوتا ہی مری فریاد شیون پر

کسیکے زلف کا کشتہ ہو یہ ہے اوسکی نشانی ہے
کہ یہ نہین کہولے ہوے رہتے ہین انکی پیر مدفن پر

جلانا یہ دل عاشق کا لائیگا بلا ظالم
مقرر آتی ہی مرے صبح آفت شمع روشن پر

جلایا آتش ہجران نے مجکو اک فرنگن کے
گرائیگی کسیدن آہ اپنی برق لندن پر

جلایا چاندنی کو اپنی آہ گرم سے پرتو
شب ہجران گرائی برق ہمنے مہ کی خرمن پر

ابرو کی زرد زرد ہی روی حباب پر
صدقے ہزار جان سے اس انتخاب پر

وصف ایسے خوش جمالون کے لکہے کہ واہ واہ
خورشید چرخ غش ہی ہماری کتاب پر

ہوتا ہی گل ہی سبزہ یہ ثابت ہوا مجھے
دیکھا جو خط سبز عذار حباب پر

ابوس مہر چرخ حسن کے ہاتہو نہین دیکہ کر
آتا ہی رشک ماہ کو جام شراب پر

رکہتا ہی چرخ عاشق و معشوق کو جدا
آتا ہی حیف اس ستم انقلاب پر

ہوتا ہی شبہ یار کی تصویر کا مجھے
مانی لعبتہ ورق آفتاب پر

اوس بحر حسن کا ہی یہ جوبن ابھار مین
یاد لئے دو پیالے دہرے ہین یہ آب پر

اب بجلیان ہی گرتے ہین بجلی پہ دیکنا
ہنستا ہی تند خود وہ مرا اضطراب پر

۱۰۷

مشاطہ گوندہتی ہی جو چوٹی مین ناریکی
آتا ہی رشک مجکو نصیب گلاب پر

گریان ہے ابر ہی تپش برق پر فلک
روتا ہی اکہیان مرے اضطراب پر

پرتو ہماری بزم سے کمظرف دور ہین
آتا ہنین خیال بہی جام حباب پر

خاک دیکہون ہر کسیکو روی جانان دیکہکر
آئینہ تارون پر نہ ڈالو ماہ تابان دیکہکر

زہر کہا جاتی ہین افعی زلف پیچان دیکہکر
زرد ہوتا ہی زمرد خط جانان دیکہکر

بحر گر فریاد کرتا ہی زبان موج سے
ابر شرمندہ ہے میری چشم گریان دیکہکر

کیا عجب ہے اس برس موتی اگر مفقود ہون
خشک نیسان کا ہوا منہ اسکے دندان دیکہکر

خون رلواتا ہی مجکو دیدہ ناسور سے
آسمان ہمصورت سوفار خندان دیکہکر

اشتیاق قتل مین جامہ سے مین باہر ہوا
آج ای قاتل تری شمشیر عریان دیکہکر

ہوتی ہی راحت پس ایذا مقرر دہر مین
دیکہینگے دو تیسرا آیا ہر زندان دیکہکر

دو مجہا کر آب گل مین طوق ہی منگرو
ہون جنونی حلقہ گلزار جانان دیکہکر

جان لے میری پریشانی علی ہذا القیاس
آئینہ مین صورت زلف پریشان دیکہکر

خون آلودہ ہی ای پرتو ہر اک گل کی قبا
سنگ ہوا گنج شہید انکا گلستان دیکہکر

ہی کیا بہار داغ مرے جسم زار پر
ہو درخت گل کا ہی شاخ چنار پر

سرمہ غضب ہوا صف مژگان پر
ظالم نے دوہری باڑ لگائی کٹار پر

کاجل لگا ہی ابروی خمدار یار پر
سیدھی ہی تیغ ظلم ہمارے شکار پر

سمجھی ہی یہ اشک کے نہیں قطرے فراق
موتی لگے ہوے ہین گریبان کے تار پر

مسی سے ہو گئی ہین سیہ دانت یار کے
نیلم کا ہی گمان گہر آبدار پر

رویا جو یہ تو اُسکے نہ اینگا گل کہلا
پڑ جا ہیرا صبر اس ابر بہار پر

مرغ دل اپنا اوسکے سراپا مین پہنس گیا
دہوکا قفس کا ہی مجہے تصویر یار پر

ہوتی ہی قدر شیب مین افزون شباب سے
فصل خزان کو فوق ہے فصل بہار پر

اللہ رے حسن آنکہین چکا چوند ہو گئین
جلتی ہی برق طور سراپای یار پر

ہو کر مگر مری سحر وصل رہ گئی
گہونگھٹ رخ عروس شب انتظار پر

ہی بحر حسن جوش پہ اور رشک جہر کا
مانند بلبلون کے ہی جوبن ابہار پر

روتا ہی ابر دیدۂ پر آب پر مرے
بجلی تپان ہی حال دل بیقرار پر

عاشق تمہارا صورت گل خندہ زن رہا
تہا شاخسار گل کا گمان نخل دار پر

ہر لحظہ دل کو کاکل جانان سے ربط ہے
رہتا ہی خوف نا نہ چڑہ جا دار پر

گوہر کے بدلے دل ہے مرا اسکے بالے مین
چہیکا ہی عندلیب کا سوراخ مار پر

اوس لالہ رو کے عہد مین یہ انقلاب ہے
بلبل نے آشیانہ کیا کوہسار پر

شک ہے مجھے زمردین بالیکا عکس ہے
یا خط سبز ہی گل رخسار یار پر

ثابت ہوا یہہ خال نہ زلف سے مجھے
حملہ ہی جیونٹیونکا مقرر شکار پر

چون گوش روزہ دار پر اللہ اکبر است
اسطرح اپنے کان ہین آواز یار پر

مژگان جنگجو کا جو پرتو کو دہیان ہے
پیک خیال چلتا ہے خنجر کی دہار پر

اودہ جا کے رنگ گل رخ جانان کو دیکہکر
مرجہاین غنچہ اوس لب خندان کو دیکہکر

دیکہون چمن کو کیا رخ جانان کو دیکہکر
کانٹون کو دیکہونگا گل خندان کو دیکہکر

پڑہنے لگا مین سورۂ یوسف ہزار بار
یاد آیا چہرہ جب ترا قرآن کو دیکہکر

یہہ جسم داغدار اوسے یاد آگیا
محفل مین اپنی سرو چراغان کو دیکہکر

یہ جوش ہے بہ لب رنگین یار سے
خون رو رہا ہون لعل بدخشان کو دیکہکر

معذور ہون جو بادیہ گردی ہے اسکیون
بیکل ہین پاؤن خار مغیلان کو دیکہکر

دندان یار آنکہونمین پہرنے لگے مری
لوٹا کیا مین گوہر غلطان کو دیکہکر

سینے پہ تیر یکے اپنا ہی قامت آگیا
سکتہ ہوا مین سرو گلستان کو دیکہکر

بیکار اس برہن مجہے رکہا جو ضعف نے
اوٹہہ اوٹہہ رہی ہین ہاتہہ گریبان کو دیکہکر

نظارہ مین نے ظالم و مظلوم کا کیا
دیکہا فلک کو اس دل نالان کو دیکہکر

۱۰۹

تماشئہ حال دیدۂ ترکی ہے دیدنی
روتا ہے ابر مرے دیوان کو دیکھکر

بے یار یہ ہی شعلۂ دوزخ سے کم نہیں
میں جل رہا ہوں شمع شبستان کو دیکھکر

نوبت بایں رسید کہ گریہ ہی ہے خیال
یاد آیا کوچہ یار کا زندان کو دیکھکر

کرتے ہیں الاماں قیامت کے فتنے آج
آئین رقص ظالم دوران کو دیکھکر

کیا بات ہے قمر کی کہ خورشید چرخ پہ
جلتا ہے تیرے عارض تابان کو دیکھکر

یاد آگیا مجھے چہ بابل کا ماجرا
بے اختیار اسکی زنخدان کو دیکھکر

جلتا ہوں رشک سے گل یاری کے طرح میں
ہونٹوں میں یار کے نئے قلیان کو دیکھکر

خنداں ہے اوسکے کو جہیں ہر ایک زخم دل
ہنستے ہیں آدمی ہی پرستان کو دیکھکر

یاد آگئی زمین ترے کوچہ کی مجھے
اے ظلم پیشہ گنبد گردان کو دیکھکر

انسان کا وہ حسن ہے پرتو خدا گواہ
دیکھیگا حور کو کوئی انسان کو دیکھکر

رکھینگا یوں ہی گر وہ دل زار توڑ کر
جائیگی آہ گنبد دوار توڑ کر

ہاں ہاں سے پاسبان کی بگڑتا ہے کیا مرا
جیہوں ہے گلشن نرون تری دیوار توڑ کر

سنتے ہیں یہ کہ وہ بت کافر ہی مہرباں
تسبیح ہم بنائینگے زنار توڑ کر

ایذا دہی میں غیر کی نقصان ذات ہے
آفت میں لطف ہیں سر خار توڑ کر

[illegible]

ہماقیہ میر امیر علی لکھنوی

[illegible]

ظالم سے دور ظلم کی طینت نہو سکی
برچھی بنائی خنجر خونخوار توڑ کر

لالا کے ہم شراب ہی پیتے رہینگے شیخ
مسجد بناؤ خانۂ خمار توڑ کر

دلمین تہنی ہی دیکہہ کے دندان یار کو
رکہدون صدف مین گوہر شہوار توڑ کر

پر تو نگاہ بد کا تحمل محال ہے
دیکینگے اوسکو طاقت دیدار توڑ کر

ہمقافیہ بر غزل سید اغا حسن صاحب امانت لکہنوی

دامن ہے تمہارا مرے دامن کے برابر
گلگون جنون تیزی ہی توسن کے برابر

جوبن ہے گلو لگا ترے جوبن کے برابر
اتراتے ہین گلزار مین جوبن کے برابر

ہم خنجر حسرت سے گلا کاٹ ہی لینگے
ہوتی نہین وہ تیغ جو گردن کے برابر

اے بت تری الفت نے کیا کعبہ مین بہی جا
زنار بہی آتے ہین برہمن کے برابر

شاعر وہ سیہ رو ہین جو کہتے ہین گل اندام
مسی کا ترے رنگ ہے سوسن کے برابر

بوچہار ہی ہر روز بیان تیر موس کی
دل چاک ہے میرا تری چلمن کے برابر

صحبت سے نہین فیض کبہی سخت دلون کو
آئینہ ہوکیا اوس رخ روشن کے برابر

کثرت ہی یہہ خط کی رخ رنگین پہ تمہارے
گلشن نظر آنے لگا گلخن کے برابر

پوچھا نہین اک دن بہی کیا جانیہ گذری
دل لیکے ہوا دوست بہی دشمن کے برابر

آیا نہیں گر میرے شب وعدہ وہ کاذب
گویا کہ نہ تھی دروازہ کے روزن کے برابر

او سرو کے گو جبین تصور کی ہے گلگشت
آئین نہ ملک ہے مرے توسن کے برابر

ہے خون سے لبریز ہر اک چاک گریبان
عاشق ہے ترا شاہد گلشن کے برابر

کہتا ہوں کسیکے مسوڑلیدہ لبوں کو
نیلم کے برابر کبھی سوسن کے برابر

کہتے ہیں اگر زلف کو کالوں سے مشابہ
دکھلائیں رخ صاف کو ہم من کے برابر

ہیں چاک گریبان ہیں کسی گل کی قبا کے
مجنون کا گلا اور مری گردن کے برابر

گریاں ہوں مگر وہ رخ خندان نہیں آگے
بجلی نہیں ہے ہے مری خرمن کے برابر

او سر دوست کے دفتر مین حساب اپنا ہے پرتو
صد شکر کہ محبوب ہوں دشمن کے برابر

اوسکی زلف کی یاد میں ہے جسم زار سبز
پانی سے اس کنوین کے ہے شاخ چنار سبز

ہوں تار سبز سبز ہوں پروے ستار سبز
دم مین کریگا سبکو خط سبزہ یار سبز

رہتا ہے رات دن جو تصور مین خط یار
ہوتا ہے اپنا مزرع دل لاکھ بار سبز

سبز نگیو مین لطف ہے بارود کا بہت
آہ رسا مین اپنی ہوں سارے شرار سبز

کس نوبہار حسن کا منظر ہے یہ خط
رہ رہ کے ہوگئے مرے نظروں کے تار سبز

کس سبز خط کی یاد مین فریاد ہی مری
ہیں شکل برگ کاہ کے سارے شرار سبز

[illegible]

کشتہ ہون کسکے ابھی کاکل کا ہمدمو | شمع مزار سبز ہے سنگ مزار سبز

تاثیر کیا پسینے مین تیرے حنا کی ہے | انگیہ ہی سرخ آج جو کل تک ہتی یار سبز

ہی طرز اوسکی چال مین باد بہار کی | اوس گل کا پای تا بہ ہوا لاکہہ بار سبز

گلشن کو ہی جنون ہی خط سبز یار کا | گل سبز برگ سبز ہین اور شاخسار سبز

مدت ہوی ہوا کسی نگینہ کا قتل | ہی تیغ اوسکی زنگ سے آئینہ وار سبز

لطف بہار خانۂ جانان مین ہی عیان | کیا عکس خط سے ہین در و دیوار سبز

کرتا ہی جوش کسکے خط سبز کا جنون | ہوتے ہین ہر برس چمن و کوہسار سبز

یہ جوش پر ہی عشق خط گرد لب ترا | حقہ ہی اپنی بزم مین رہتا ہی یار سبز

رہکر وہان زلف مین تاثیر زہر سے | دکہلائی دے رہی ہین در آبدار سبز

رہ رہ کے اوسکی یاد مین تاثیر خط کے بس | یاقوت کا ہی رنگ ہوا لاکہہ بار سبز

انگیہ ہی اوسکی سبز اگرچہ عجب نہین | ہوتا نہین ہی کیا شجر میوہ دار سبز

ہولی مین اس برس ہے عجب رنگ کی بہار | ہندو ہر ایک ہے روش شاخسار سبز

ہی جوش پر کسکے خط سبز کا جنون | دستار کیون نہ شیخ کرین اختیار سبز

ہم خاکسارون کو بس دن بہار ہے | رہتا ہی کوے یار مین اپنا غبار سبز

تاثیر ہی یہ دام خط سبز یار کی | ہستے ہی ہوی جاتا ہی رنگ نگار سبز

[illegible]

زلفون نہین تیری دیکھکے موتی کو اوی پری	کہا کہا کے زہر ہو گئے دندان مار سبز

داغ جنون ہرے ہوئے اب کی بہار مین
پرتو ہی اس برس ہین مرا لالہ زار سبز

ٹہری نہ ایکدن فلک پیر سے گریز	تقدیر کو ہماری ہی تدبیر سے گریز
کیونکر ہو دلکو کاکل پیچیر سے گریز	دیوانہ اور خانہ زنجیر سے گریز
ہیہ قامت خمیدہ مرا اور ضبط آہ	رہتی نہین کمان کو ہر اک تیر سے گریز
نقش خیال مجکو غم ہجر نے کیا	کرنے لگی نظر مری تصویر سے گریز
ممکن نہین ہے جمع مخالف ہون ایکجا	اس بزم مین ہے شمعکو گلگیر سے گریز
منت پسند مجکو کسی ایک کی نہین	رہتی ہی میری نالون کو تاثیر سے گریز
ہمدم ہی یار ضعف مین عشق نگاہ یار	کیونکر کمان ہو کے کرون تیر سے گریز
عاشق تمہارا ہو رہون پای بند غیر	ہی عکس کو بھی کاغذ تصویر سے گریز
جو رزق ہو نصیب نفرت ہو اوس سے کیون	کرتا ہی کوی طفل کہان شیر سے گریز
نفرت ہی خط سے مصحف رخسار یار کو	قرآن کو ہی کسلیے تفسیر سے گریز

پرتو ہی اوسکے ابروی خمدار کا خیال
سر کو نہین ہے یار کی شمشیر سے گریز

[illegible] مین نقص
[illegible] مین نقص
[illegible] مین نقص
اک نہ اک رہتا ہی پرتو زمرہ خوبان مین نقص
[illegible] مین نقص
[illegible] نہین نقص
[illegible] مین نقص
[illegible]

ایسا ہی عکس خط بت شوخ و شنگ سبز
ہوتا ہی زعفرانی دوپٹہ کا رنگ سبز

اوس سبز خط کا باغ کو سودا ہی آجکل
کیا بلبلوں کا صورت طوطی ہے رنگ سبز

ہین پرتو خط و لب و دندان یار سے
شمشیر سرخ بانگ سپید اور خدنگ سبز

شاید تھا زیر ران کسی سبز رنگ کے
دکھلائی دے رہا ہی جو گھوڑے کا تنگ سبز

اوس سادہ رو کا سبز جو ہی خط تو کیا عجب
ہان اکثر آبگینہ پہ ہوتا ہی رنگ سبز

لب سبز اوسکے عکس خط سبز سے ہوے
یاقوت کا برنگ زمرد ہی رنگ سبز

پرتو جنون ہی مجکو کسی خط سبز کا
ہوتے ہین میرے جسم پہ لگتی ہی سنگ سبز

115

کیا خزانہ اسے مل جاتا ہی دلدار کے پاس
دل ہی رہنے کو جو راضی نہین مجھ زار کے پاس

زلف بکھری ہوی آتی نہین رخسار کے پاس
بدلی چھاتی ہی مگر مہر پر انوار کے پاس

چین دلکو نہین جب تک نہ ستائے مجکو
لیچلا پھر ہے مجھے اوس شوخ جفاکار کے پاس

قتل کرتا ہی ہزارون کو ہوین جو کھلا کر
گو کہ خنجر نہین اوس قاتل خونخوار کے پاس

ناتوانی نے کیا ہی مجھے بس فرش زمین
صورت سایہ پڑا ہون تری دیوار کے پاس

کبھی حسرت ہی کبھی یاس کبھی غم کبھی درد
اک نہ اک دوست ہی حاضر ترے بیمار کے پاس

آبرو زیب سراپا ہی جو انمردی ہے
چلو پانی کے سوا کچھ نہین تلوار کے پاس

مجھ گرفتار بلا سے وہ پری نافرخ — حکم آئینا نہیں سایہ دیوار کے پاس

چین ہوتا ہو تو پرتو ہوا ذیت پیشہ
نہیں جاتا کوئی گلچین چمن خار کے پاس

غیرت گلشن جنت ہی دیار مدراس — صاف رشک گل بہار ہی خار مدراس

بہولے وہ شام اودہ صبح بنارس کو ضرور — دیکھہ پائے جو کبھی لیل و نہار مدراس

ہی یہاں ضعف رہ عشق میں ثابت قدمی — گیا تو آتا ہی سراپا دل زار مدراس

سینہ صافی کے سبب دور کدورت ہی یہان — سرمۂ دیدۂ عنقا ہے غبار مدراس

ایک حیرت زدہ تصویر خیالی ہو جاے — خواب مین ہو جو پرستان دوچار مدراس

کہیں جز ملک عدم پائے نہ زنہار شفا — بہاگ کر جائے اگر سینہ فگار مدراس

ایسے پسند ہین مروت کے بجائے ہوئے یہان — مرکے چہوٹیگا جو ہوئیگا شکار مدراس

یار کو پاس ہے اس شہر مین ہی شہر بدر — حسن امید ہی ہے زیب کنار مدراس

اسکو مجھہ سے مجھے اس سے ملی ایسی لذت — مجھہ پہ مدراس نثار اور مین نثار مدراس

ترے پرتو کا اجالا جو ہی اوسکے منہ پر
نقطۂ مہر ہے اک خال عذار مدراس

تدبیر سے جاتی نہین تقدیر کی گردش — تقدیر سے پہر جاتی ہی تدبیر کی گردش

خط گلزار کی ... [illegible] ... دل آزار کا خط ... تلوار کا خط ... [illegible]

وصف ابرو ... تلوار سا خط

خط تعویذ محبت فسونگار سا خط

[illegible]

117

ہے ہر نگہ دوست تماشائی حیرت
ہے میری ہی صورت مری تصویر کی گردش

برگشتہ کیا آنکھ پہرا کر جسے دیکھا
کستی ہے تری آنکھ مین تاثیر کی گردش

تلوار پہر اسکا جو شوق اسکو ہوا ہے
دل کرتی ہے نگہ سے مرا شمشیر کی گردش

اونکا نہین پیچ مین تسبیح پہرا لے
معلوم ہی زاہد تری تدویر کی گردش

پستے ہین برابر دل نادان ہو کہ دانا
چکی کی طرح ہی فلک پیر کی گردش

برگشتہ تجھے دیکھ کے آوارہ ہوا ہون
اللہ رے اس خواب کی تعبیر کی گردش

اک رات کا سونا ہی نہین اسکی گرہ مین
چہوٹی ہی فقط طالع اکسیر کی گردش

وہ صاحب توقیر مین جو گوشہ نشین ہین
تحقیر ہے سودائی توقیر کی گردش

دل زلف مین پہنسنے کی تمنا مین تبہ ہے
صیاد کی گردش ہے کہ نخچیر کی گردش

آرام فسادی کے مقدر مین نہین ہے
کہدیتی ہے چشم بت بے پیر کی گردش

آوارہ سیہ بخت نہین بال برابر
قسمت مین نہین زلف گرہ گیر کی گردش

پہرتا ہوا سی وہن مین کہ او سے گرون بات
ہے دیدنی بخت لب تقریر کی گردش

رہتے نہین اک جا کبھی مین سے موذی
تقدیر مین ہر آہ ہی گلگیر کی گردش

بیگانہ صفت ذات سے ہوتی نہین پرتو
ہمگردش خورشید ہی تنویر کی گردش

ہمقافیہ بر غزل آتش لکھنوی

جب کیا کرتا ہی محفل میں وہ گل اندام رقص
یاں دکھا دیتا ہی پہلو میں دل ناکام رقص

عاشقوں کی بیقراری کا تماشا دیکھیے
ایکدن بالائے بام اوسکے زیر بام رقص

جب تڑپتے ہیں اگر عاشق صاحب کمال
جانتا ہی اسکو خاموں کا خیال خام رقص

ہے جب ساقی میں ہوں مست اضطراب مدام
روز دکھلاتا ہی یہ مینای نا و جام رقص

میری آنکھوں ہی وہ آنکھیں پھرانا ناز سے
کر دکھایا پتلیوں نے قابل انعام رقص

وصل کی شکر لگاؤں بس خوشی سے ناچنے
ہو گیا عاشق کے حق میں عیش کا پیغام رقص

جبیں آتا ہی اور ہاتھوں اشرفی کے ہوا کا
جب کیا کرتے ہیں معشوقان سیم اندام رقص

غم میں اک زہرہ منش کے ہو گیا ہی جی اداس
میرے پہلو میں نکرنا اے دل ناکام رقص

ہی کسی محفل کی کیفیت بیان مد نظر
کیا دکھاتا ہی تو اپنا چرخ مینا فام رقص

بیکلی دل کی ہی کچھ گھنگھرو کے رقاص میں
بیدلی میں مجکو کرتا ہی بھی بے آرام رقص

ہی دو وادو یہی بزم جہان کی آشکار
آپ اپنا دیکھتے ہیں روز خاص و عام رقص

ہی نشاط محفل مستانہ اور ہی کچھ سرور
شیشے کی ہر چیز پر کرتا ہی یاں ہر جام رقص

تیری ٹھوکر کا یہ اک ادنی ترین اعجاز ہے
فتنۂ محشر جگا دیتا ہی ہر ہر گام رقص

مرغ دل [illegible] ہی یاد زلف و رخ میں بیقرار
طایر وحشی مرا کرتا ہی صبح و شام رقص

خوبی حسن سے ایسے ہین درخشان عارض | ہو گئے غیرت مہر و مہ ... عارض

غنچہ لب سبزہ خط سبز تو آنکھین نرگس | واہ کیا ہو گئے ہین رشک ... عارض

یاد رخ سے ہوی روشن شب تاریک فراق | ہو گئے مجکو چراغ شب ہجران عارض

سحر و شام سے جلوہ رخ و کاکل کا فزون | مہر و خورشید سے بڑھکر ہین وہ خندان عارض

ایسے لکھے ہین مضامین ترے رخسار و نکے | نظر آتا ہی ہر اک صفحہ دیوان عارض

اسپہ کفار فدا ہوتے ہین دیندار اکثر | ہند ہی زلف تری اور عربستان عارض

ہو گیا مجکو یقین ان لب رنگین سے ترے | ای پریرو ہین مگر شہر بدخشان عارض

منہ چھپاتے ہین وہین بس ابر مین خورشید و قمر | دیکھین **پرتو** جو کبھی یار کے تابان عارض

صحرا کو جائین کوچہ جانان سے کیا غرض | بس خار و خس ہین گل و ریحان سے کیا غرض

کیا حلق کاٹنے کو نہین تیغ تیز تیز | ای شوق قتل ابروی جانان سے کیا غرض

بیٹھے بٹھائے کسلیے کھا کھا کے غم مرین | کیا کام یار سے غم ہجران سے کیا غرض

کر لینگے دید دیدۂ آہو کی دشت مین | اوس فتنہ گر کے دیدۂ فتان سے کیا غرض

دیکھینگے سیر مصرعۂ موزون کی اپنے ہم | باغ جہان مین سرو خرامان سے کیا غرض

پھر نظارہ جائینگے دریا کے سمت کو | ہمکو کسیکے چاہ زنخدان سے کیا غرض

ان موذیون کے کاکل پیچان سے کیا غرض
خوبان وہ کے رخ رخشان سے کیا غرض
وحشت سے کیا غرض ہے بیابان سے کیا غرض
خال سیاہ عارض جانان سے کیا غرض
کچھ ہمکو شغل چاک گریبان سے کیا غرض

ے باعث میں کالون کے پیچ و تاب
دیکھینگے انکے سم
ن گیا دشت کو ہمین
یکھنے کو فکر کیا ہمین
ک کریگا وہ پیرہن

دیوانہ تھا جو
فلفل نہین ہے
دیوانہ ہے جو چا

ہان باوفا پہ جان سے پرتو نثار ہون
اوس بیوفا ی رشک پرستان سے کیا غرض

ہمقابلہ برغزل خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی مرحوم

ہوگا کسیکے آتے ہی سب دلکا غم غلط
لیکن نہ غم کے ساتھ ہی ہوجائین ہم غلط
کافر سے دور ہے حق و باطل کا امتیاز
ہر حق کو بولتے ہین فدای صنم غلط
اوس بے قسم جو لیتا تو اسکی ہی لیجیے
وہ کہا نینگے نہ جان عدو کی قسم غلط
کرتے ہین ... بات مین ممکن محال کو
شاعر ہی آہ کہنے کو کہتے ہین کم غلط
وہ غم ہی جا ہے پیرا ہیں حقیقت مین غم نہین
جہوٹی تشفیون سے جو ہو جائے غم غلط
ہشیار رہ عشق مین راہ سلوک مین
میکش کے ورنہ پڑتے ہین نقش قدم غلط
ہے خانہ خدا کو مجہر ہی ضرور تر
ویسا کر نہین ہے خیال صنم غلط

یان ہست و نیست میں سر موقوف ہی ہا ہا نہیں
اوسکی کمر کی ہستی نہیں ہی عدم غلط

...ل آئینہ نہیں
ہی سخت باطنون سے امید کرم غلط

پرتو یہ صرف حال پریشان ہے سر سے
اپنی طرح ہو نہ کہیں اپنا قلم غلط

نظارۂ رخ گلگون سے ہی نظر محظوظ
فقط نظر نہیں بلکہ دل و جگر محظوظ

شمیم زلف معنبر صبا اگر لائی
ہوا دماغ طلبگار بسر محظوظ

جو کبھو کے آپ کو تیری کوئی خبر لائی
ہوا بہت ترا شیدا ہے بیخبر محظوظ

پہنچکے کوچۂ جانان میں خط اٹھاونگا
کریگی مجھکو مری خواہش سفر محظوظ

شب فراق ہو نہین ہاتے اوسقدر مغموم
شب وصال ہوا یار جسقدر محظوظ

جو پونچھے یار نے رومال سے مرے آنسو
ہوا میں دیدۂ تر سے زیادہ تر محظوظ

غم فراق سے مغموم تو ہے ای ظالم
یہ بندہ وصل سے تیرے نہیں اگر محظوظ

شب فراق مرے دیدۂ تصور نے
کیا مجھے ترے دیدار سے مگر محظوظ

سفید زردی خجلت کریگی حشر کے دن
کرینگے خوب لئیمون کو سیم و زر محظوظ

یہ عین مہر سے ہے ای مہربان رہے طالع
ہی تیرے جلوہ سے پرتو کا گھر کا گھر محظوظ

محفل سے جلد یار کی کوئی اٹھائے شمع
رستہ نہ دل جلانیکا اسکو بتائے شمع

پروانون ہی کی خاک سے تھی آبروی باغ
سوز و گداز سے ہوئی نشو و نمائے شمع

ظلمت مین نور نور مین ظلمت سے دیدنی
روشن مکان ہے مگر اندھیر جائے شمع

پھر زینت چمن ہے تو وہ رونق مکان
گلشن مین جا گل کی ہی محفل مین جائے شمع

عاشق وہ تیرگی کا یہ اوسکی رقیب ہے
پروانہ گر کے شب مین یکیونکر بجھائے شمع

کسکو پسند سوختگی ہی تنگ کی
ہم دل جلون کی بزم سے کوئی اٹھائے شمع

ہم بیکسون کے سوز سے پھر تہا گھل گئے
پھر کیون نہ بزم یار مین آنسو بہائے شمع

رہنے دو یار کا رخ روشن نقاب مین
پرتو بجا ہی یہ کہ ہی فانوس جائے شمع

داغ فرقت کا ہی پھر یہ کسطرح روشن چراغ
کہتے ہین جلتا نہین ہے کوئی بے روغن چراغ

ڈوبتا ہی شرم سے جب مہر تجھکو دیکھکر
خاک ہوگا پھر ترے ہوتے کوئی روشن چراغ

اک جگہ پر دو مخالف جمع ہو سکتے نہین
دیکھنے ہو تا نہین ہے آب مین روشن چراغ

سایہ افگن آج کسکا روی روشن ہو گیا
باغ مین جو بجھ گیا ہی ہر گل گلشن چراغ

شکل ہی اوس شعلہ رو کی چشم تر مین جلوہ گر
یا الٰہی ہو گیا کیا آب مین روشن چراغ

اسطرح ہی زلف پیچیدہ عارض روشن کے ساتھ
جسطرح پھرتے ہین لیکر راہ مین رہزن چراغ

اے اہل بزم عین فرحت مین خلل نہو
کہتی کون کوہ [illegible] وہ دم تو زبان پر نہ
خلق خدا [illegible] کی طرح طرح ہوا ہوس
او [illegible] جوش آسمان مین نہ
انسان [illegible] زیادہ امانت مین جانفزا
قاصد [illegible] امتحان مین رخ
[illegible] گردون و زمین و زمان
بالک تا ہی سزا کیا ہے کہ تم سے گمان مین رخ
روپا ہون اوسکے [illegible] ایک قطرہ ہی [illegible] **پرتو** خیال مین
[illegible] نشان مین رخ
مردم ہی چشم عاشق [illegible] جادو بیان مین رخ
جلاد [illegible] زبان مین رخ
اک تیر [illegible] وصل بت [illegible] بستان مین رخ
[illegible] جان مین رخ
حیوانیت کو کام [illegible]

کیون نہ دون تشبیہ روی شعلہ رو کو شمع سے | زلف پیچان سے دھوان ہو تو ہی رخ روشن چراغ
رابطہ جس سے ہوا وسے چھوٹنا ممکن نہین | کوئی روشن ہو نہین سکتا ہے بے روغن چراغ
ہر شب ہجران خیال عارض پر نور مین | خانۂ تاریک دل مین اپنے ہی روشن چراغ

اسطرح پہلو مین ای پرتو ہی سوزان دل مرا
شعلہ زن ہو جسطرح کوئی تہ دامن چراغ

جب سے ہون بیقرار پراگندہ جان زلف | شب بھر مری زبان پہ ہی داستان زلف
تعریف مین جو اسکی زبان کہولون تو کیون | ہمشان قدر پاک شب قدر شان زلف
ہر ایک پہول ہی ثنا خوان روی یار | سنبل کا بال بال ہی جو مدح خوان زلف
ہر دن ہے ایک عاشق حیران روی صاف | ہر شب ہے ایک شیفتۂ بے زبان زلف
روشن ہے آفتاب رخ یار سے مدام | ممنون آفتاب نہین ہی جہان زلف
سنبل ہے ایک پہول کہ ہای گلاب کا | رخسار نوبہار نہین درمیان زلف
ثابت ہی منہ سے کہیت کیا ہی یہ چاند نے | دل چھینتی ہی میرا شعاع فشان زلف
حلقے سے زلف کے نظر آیا وہ گورا گال | گویا دکھا رہا ہی یہ چاند آسمان زلف
ظلمت ہے عین نور مین آفت نگاہ پر | ای یار شمع رخ یہ بلای دخان زلف
پیچیدہ اوسکے منہ پہ وہ اور میرے سر پہ یہ | دیکھو کہ دود آہ ہی ہمدودمان زلف

عین شباب شیب ہے موذی کے واسطے	دندان ہے مسفید نہین ہے دہان زلف
یہ گرد روی یار ہے وہ گرد روی ماہ	ملتا ہوا ہے ہالے سے کچھ دودمان زلف
ظالم نے بال بال مین موتی پرو دئے	دندان ضرور تھے جو ہرا ے دہان زلف

بڑھ چل کے ربط دل کو پریشان کرندے
پرتو بلا ہو کہین یہہ مہربان زلف

ممکن نہین کہ آدمی سے چہوٹ جا ے عشق	خلقت ہی جب بشر کی ہوی ہے برا ے عشق
عشاق لاکہون قتل ہوے کوئی یار مین	آتی ہے ذرہ ذرہ سے یان کچھ صدا ے عشق
عرش برین سے اسکا ہے پایا بلند تر	مومن کا دل خدا نے بنایا برا ے عشق
ہر ایک کو ہے انس یہان ایک سے ضرور	خورد و بزرگ سب ہین اسیر بلا ے عشق
عاشق کو بعد مرگ کے حاصل ہے زندگی	وہ ابتدا ے عشق ہی یہہ انتہا ے عشق
جسکا مقام کعبہ ہے وہ کون ہے پہر اور	دیکہا نہین کسیکو بہی ہمنے سوا ے عشق
ہر چند خاک چہانی جہان کی مگر کہین	معشوق کوئی اور بنایا سوا ے عشق
جو مر گیا وہ داخل دربار ہو گیا	کہتے ہین جسکو گور ہے دولتسرا ے عشق
لب خشک رنگ زرد نفس سرد چشم تر	کہتے ہین ان تمام کو نشو و نما ے عشق

پرتو یہہ آسمان و زمین پہ محیط ہے

دیکھو فرشتے ہی ہیں اسیر بلاے عشق

ہمقافیہ بہ غزل خواجہ حیدر علی آتش مرحوم لکھنوی

ہر ایک دل نہیں گور وہی یار کے نزدیک
اس ایک پھول کی بو ہی ہزار کے نزدیک

تڑپ کے دل مرا یار کی سگل لپٹیگا
جو آئینہ نظر آجاے یار کے نزدیک

شگفتہ گل مرے سینے کے ہی ہوں باغ کے ساتھ
یہ کوی کام ہی ابر بہار کے نزدیک

نگاہ یار کی دور سے مرے دل پر
سکاری دوڑ کے آیا سکار کے نزدیک

نمود غنچۂ نوخیز یار کہتی ہے
دن آتے جاتے ہیں فصل بہار کے نزدیک

ہی محو زلف سے غفلت تو کالے کوسوں دور
خیال خواب ہے شب زندہ دار کے نزدیک

جو دور فکر سے غیروں کی ہوگیا عاشق
نہیں ہے دور کہ ہو جاے یار کے نزدیک

دو چار ہو کے نکرنا مجھے اسیر بلا
بری ہو یہ نہ بنجاؤ چار کے نزدیک

اٹھا کے مٹھی میں مٹی بنادیا سونا
یہ خاک زر ہی ترے خاکسار کے نزدیک

خفا ہو مری گستاخیوں سے ای پیارے
کچھ اختیار ہی بے اختیار کے نزدیک

سوار یونہیں سوارونکو کہا گیا یکدست
نہیں ہے باگ گوا وس نئی سوار کے نزدیک

ہی اوسکے پیش نظر نور آفتاب مراد
ہی روز رات ہی شب زندہ دار کے نزدیک

بہار سینہ پر داغ آئینہ ہو جاے
ہو لالہ زار کسی کے مزار کے نزدیک

125

نقارہ خدا ہست زبان جہانیان عشق
تیغ ہمیشہ ہے صفت ہیں تمام عشق سے عشق
ایسا ہی آفت دل قسمت کا ہی ستون کر عشق
جلد نیاز فرح و صفان ستون کر عشق
ذرہ ذرہ میں نشان ہی اور جہان ہی آسمان میں عجب
سب سے بجا ہی ہی نہایت معرفت
دو جہان کون تو انا ہی اور کون بی عشق
دیکھو کون جوان کون کرم عشق
باطاقت ہے پیر و جوان کون کر حسن
سب نقشہ ہے ٹکا جمن کون کر عشق
باعث کرم ہی ہیں جہان کون کر تمام
سب ہے تو ہی موجود کون کر عشق
وجہ پیدائش ہیں جہان جہان کون عشق
بیدار و ترے ہی اسیر ہی تیر کا بنگا عاشق

افشا کی قسم ہی کہ بنگا عاشق
اک روز ہی نظر الطاف و عنایت
فرقت میں کیا کہ کیا بنگا عاشق
دیدار کی خواہش ہی تو ہی
دل کو تو کیا اب بنگا عاشق
زیادہ یہ ہی مرام کر اب
ہیشار کر اگر ہی تو بنگا عاشق

دیکھوں بیمار ہیں بیماری میں کیا گلشن بنت ارکون کاہ
ہم نہیں بیوفا ہوں اگر دیوں گلستان میں آتے
ہیں بیما اگر ہی سب ہو کا ہی
شفقت روئیوں کو حاصل ہوا ہیں
دارو کا ہیں ہی بنگا عاشق
تو تو ہی بیماری نو تو بندہ ہی عشق
اب نام زبان پر ہی ہو الا بنگا عاشق
اعجاز کو ہو جاکا ہی بنگا عاشق

ہی گو دُبر گل حسرت سے اسکے گلچین کا — نہ جا تھے چمن روزگار کے نزدیک

خوشی سے پہول گئے ہاتھ پاؤن عاشق کے — یہ زار جیسے ہوا کوی یار کے نزدیک

رکہے فقط مجہے دم پر کیون تیرے ابرو — بغیر دم نہین کچہ بھی کٹار کے نزدیک

جواب نالہ بلبل کا صاف صاف دیا — زبان تیز ہی گویا کہ خار کے نزدیک

تو دلین جب سے نہین درد و غم ہین گہیرے ہوے — بس ایک گاؤن بسا اس دیار کے نزدیک

ہی اعتبار زبان کے لئے ہنر پرتو — دروغ پیشہ ہے بے اعتبار کے نزدیک

پڑ گیا کیا ہی سر رشتہ تقدیر مین بل — پیچ ہین طوق مین اپنے تو مین زنجیر مین بل

مو دیوین کیسے ہین مقدر مین ازل سے پیچ — کسلئے پھر نہو زلف بت بے پیر مین بل

ہای تیرہ ہای کہا تنگ بت کج رو کا مزاج — بات پر پیچ ادا تیری ہی تقریر مین بل

سخت جانی کا مری ہای برا ہو دم قتل — پڑ گیا اوس بت سفاک کی شمشیر مین بل

آج جو دیکھتے ہین ترچھی نگہ سے وہ ادہر — صاف آتا ہی نظر شکل کمان تیر مین بل

یار کی کاکل پیچان نظر آتی تھی جو شب — رہا دن بہر مرے اس خواب کی تعبیر مین بل

بل جو طفلی سے طبیعت مین ہے اوسکی پرتو — دیکھے افسوس دیا دایہ نے کیا شیر مین بل

۱۲۷

تھا جو پامال خرام بت بے پیر مین دل
ملگیا اسکے غضب تو وہ اکسیر مین دل

سیر ہو خاک خیال بت بے پیر مین دل
کبھی لگتا ہی نہین گلشن تصویر مین دل

تیرے لب سے نئی قلیان جو لگی اوے حسن
رشک سے ڈوب گیا آج عرق گیر مین دل

چاہیے شربت دیدار ہی ظالم دم قتل
سیر ہوتا نہین آب دم شمشیر مین دل

یکیا دل مین بتون کے اثر ای پرتو زار
تھے طپان لاکھون مرے نالۂ شبگیر مین دل

ہی اشتیاق دید مین کیا بیقرار دل
پہلو سے اکے انکھہ مین رہتا ہی یار دل

یہ کچھہ غم فراق سے ہی بیقرار دل
پہلو سے ہو رہا ہی جدا بار بار دل

تڑپا رہا ہی ہو کے بہت بیقرار دل
کرتا ہی آہ راز مرا آشکار دل

غمزے کو دو نکہ اونکے کرشمہ کو ناز کو
سینے مین ایک ہے نہین کچھہ تین چار دل

زلفین ہین دام تیر ہین نظرین ہوین کمان
اوس شوخ کا نہو کوئی کیونکر شکار دل

ہر ایک رہگذر پہ اوسیکا خیال ہے
ایسا ہوا ہی محو دم انتظار دل

کرتا نثار اوس گل رعنا پہ باغ مین
اک دل تو کیا اگر مجھے ہوتے ہزار دل

اوس گلبدن کے ہجر مین پرتو خدا گواہ
کیا کیا دکھا رہا ہے خلش کی بہار دل

ہمقافیہ بر غزل نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

پامال اضطراب ہو پروردگار دل
بیتاب کرنے پائے نہ پھر بیقرار دل

ہے جب سے عاشق گل رخسار یار دل
چاہا کون نے ایکدل کے بنائے ہزار دل

داغوں کی روشنی نے بہو کا بنا دیا
ہو گا پس فنا بہی چراغ مزار دل

بیٹھے بٹھائے کاکل پیچان مین پہنس گیا
مودام کا کسی کے ہوا ہے شکار دل

لوگو گلہ کسیکی کدورت کا کیلئے
سمجھو کہ ہر بشر کا ہی مشت غبار دل

وہ چشم ناز اشارہ کرے چاہے اگر
بر سے نکل ہی آئیگا بے اختیار دل

راہ فراق یار مین آنسو کے ضبط سے
مانند آبلے کے ہی ناپائدار دل

دن رات تیری شوخ نگاہو نکا ہی میان ہے
پہلو مین کسطرح نہو پھر بیقرار دل

اک دل کے ہجر میں تجہے گلرخان نے ہائے
تلوارون پر لٹا کے بنائے ہزار دل

کیا کیا بنائے جان پہ میری خبر نہین
مٹتے بتون کے چڑہ گیا پروردگار دل

اب جانتا ہے زلف حسینان کو اک بلا
صدقے اٹھا چکا ہی جو دو چار بار دل

ٹپکیگا بنکے قطرۂ خون آنکہ سے مری
ہو گا تڑپ تڑپ کے جو بی اختیار دل

بو چہار اسقدر ہی تمنا کے تیر کی
پہلو مین ایکدل کے بنے ہین ہزار دل

نالون نے کردیا تہ و بالا فراق کے
لوٹا ہی آکے ہونہ ہو ملک بار بار دل

[illegible]

کسکا خیال باعث تسکین ہوگیا
سنبھلا جو آج ہو کے بہت بیقرار دل

جس روز سے ہی شیفتہ مست خواب ناز
دیوانہ بنگیا ہی مرا ہوشیار دل

پر تو تجھے وہ دوست فراموش کیا کرے
دن رات اوسکے پاس ہے اک یادگار دل

چرخ نے باغکو کسطرح سے دئے گل پر گل
کاش اسطرح سے دیتا دل بلبل پر گل

جسطرح جھوم کے گرتے ہین ہجم گل پر گل
اسطرح سے نہین گرتے سر بلبل پر گل

کیسے مستی مین جو دلکو وہ گلی اے شیشہ مے
کرون قربان مین ہزار و تری قلقل پر گل

پھول کی جوڑی سے پہر رشک گلے ہار ہوا
ہو مری طرح نہ صدقے تری سنبل پر گل

جوڑا باندہی ہوئے لونکا کر باغکی سیر
کہین عاشق نہوا ان طرہ سنبل پر گل

دست گلچین سے کہین غنچہ نہ ہو رنجور
بیسطرح ہنستے ہین یا بلبل تیرے غلغل پر گل

ہمہ تن گوش ہین لیکن نہین سنتے ہین کبھی
شور بلبل سے اب آتے ہین تغافل پر گل

کان بہرے ہوئے فریاد عنا دلکے سبب
کیون نہ اب باندہین کمر اپنی تجاہل پر گل

داغ دیتی ہی سوالون سے مجھکو تیری
داغ ڈالون لب انداز تامل پر گل

دست رنگین سے جو ساقی مرا بہر دیتا ہے
خار رکہتا ہے بہار قدح مل پر گل

خندہ زن کیون نہین کرتی ہے وہ خرابعد بہار
کچھ نظر رکہتے نہین دور و تسلسل پر گل

١٢٩

[illegible]

تری دم بازی سے پرتو کا جگر داغی ہے
باغ عالم کے میں قربان تیرے جل پر گل

گو کہ دو دنی ہیں بہاریں تیرے گل رو بر گل
گل ہزار دن مجھے دیتا ہی مگر بستر گل

یہہ گل پاک کہاں اور وہ جگر چاک کہاں
نکھو نگا تیرے رخسار کو میں ہمسر گل

شاہدان چمن دہر سے حاصل نہیں کچھہ
برنہ لائے کبھی محتاج کی حاجت زر گل

مشتعل باغ میں سے کہے جو گل کھیلا دوں
گرد دامان صبا ہوا ہی خاکستر گل

آتش حسن دل افروز کی تاب اور یہ فراہ
خشک ہے جا تیرے روبرو روی تری گل

دار دن ہول کے اس گلشن ہستی میں کبھی
پھر فریاد عنادل نہیں گوش کر گل

آنکھہ اوسکی سبب حیرت چشم نرگس
زلف ہر رشتہ سنبل ہے تو رخ ہمسر گل

وصف منظور ہے رخسار حسین آرا کے
صفحہ صفحہ کو ہی لازم ورق دفتر گل

صحن گلزار میں انصاف خزاں کی ہو بہار
یہہ بلبل کے بھی ہمراہ اوڑ جانے پر گل

شبنم کی یہہ کس پھول کو منظور ہوی
کہ گلابی نظر آتے ہی مجھے ساغر گل

اس طرح خون ہی پرتو کا کسی گل کے سر
خون جس طرح سے بلبل کا ہی زیب سر گل

جب سے دل پر داغ ہی رشک چمن گل
مرغوب نہیں آب و ہوای وطن گل

اک وہ گل تر ہی کہ ہین گویا لب رنگین
ورنہ ہمہ تن گوش ہی کیا دہن گل

امید سخن اوس لب خندان سے ہی دل چاک
جز خندہ سنا ہی نہین ہمنے سخن گل

رہتی ہی بہار الم گل سر کی برسون
دو روز مین برہم ہین تمام انجمن گل

کیا عیب جو اوس گل کی ہی بیکسی ہوی بو
معیوب نہین چاک ہے پیرہن گل

ہر بچہ گلچین ہو خدا بچہ ماتم
محشرکدہ گل ہوا بیت الحزن گل

اوس گل کے بدن کو نہ رگ گل سے ضرر ہو
وہ گل ہے ملایم ہی نہایت بدن گل

موہوم ہے رگ رگ تری ای شوخ گل اندام
ان بال سے باریک ہین رگہای تن گل

خورشید محافل ہے وہ گل جلوہ مین اپنے
ایدل ہی نہین محتاج چراغ انجمن گل

منظور ہوا اوس گل کو کیون رنگ گلابی
پرتو سے گلابی ہی فقط پیرہن گل

ہمقافیہ بر غزل جناب شیخ امام بخش ناسخ مرحوم لکھنوی

پہل ایسا کسنے جلائے چراغ گل
ڈودہ نہین جلکے راکھ ہوا خود سر چراغ گل

کیفیت بہار ہی بلبل کو ہر سحر
شبنم سے بھر گئے ہین سراسر ایاغ گل

لانی ہوای گل جو خزان مین چمن تلک
بلبل کی آنکھ مین ہوی عنبر چراغ گل

شبنم کی یہ سبب نہین قدمین اتی نسیم
گھبرا ہوا ہی گرمی سے دماغ گل

اعجاز دیدنی ہے نسیم بہار کا
پانی سے جل رہی ہیں ہزاروں چراغ گل

اک غنچہ بولتے ہیں کسی کے دہن کو ہم
ہستی میں کیا عدم سے نکالا سراغ گل

دیکھے گلابی رنگ یہ خود مست ہیں ہزار
ساقی چمن کی بزم میں ہے وہ ایاغ گل

چوٹی میں ڈالتے ہی تو ای آفتاب حسن
چوتھے فلک پہ چڑھ گیا فور گا دماغ گل

کسکے گا عذار کا سودا ہے باغ کو
داغ ہزار ہا جو جلاتے ہیں داغ گل

آئی گلابی جوڑا پہنکر ہے ...
داغ جائے ہو نہ جائے کہیں تجھ سے باغ گل

گل کو گل ... گل دکھاتے
دامان کو وہ ہو نہ گریبان باغ گل

پرتو اندھیری رات میں وہ گل جو آگیا
گلزار میں صبا نے جلائے چراغ گل

... وصف زلف و رخ سیمبر قلم
دکھلا رہا ہے جلوہ شام و سحر قلم

لکھتا نہیں ہے خط کوئی ظالم کو اسلئے
ہوتا ہے بعض سر نامہ پر قلم

کیونکر رقم ہو حال مری سخت جانی کا
... ٹوٹ ٹوٹ گئے بیشتر قلم

تحریر فتنہ سازی صرصر کو باغ میں
برگ خزاں کے ساتھ ہیں بلبل کے پر قلم

لکھتا ہوں عارض و لب شیریں کا اسکے وصف
بنتا ہے شاخ گل گئے گنج شکر قلم

اعجاز وصف سینہ رنگین یار سے
ہو جائیگا ابھی شجر پر ثمر قلم

١٣٢

مضمون کر رہا ہون رقم درد دل کا آج | لکھ سر بنا ہوا ہی مری چشم تر قلم

لکھنا جو ہو رقیمہ ستمگر کے نام پر
پرتو ضرور ہو گا محبت کا سر قلم

ہمقافیہ بر غزل جناب خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی مرحوم

رشک حور و پری و ماہ ہو تم | سب حسینون کے بادشاہ ہو تم
در دولت پر امن پاتے ہین | عاشقون کے جہان پناہ ہو تم
چشم مجنون مین حسن لیلی ہے | مری آنکھون مین خوش نگاہ ہو تم
منھ نہ پھیرینگے تم سے اہل نیاز | کعبہ رویون کے قبلہ گاہ ہو تم
دل عاشق ہے جسکا پای تخت | اس جہان مین وہ بادشاہ ہو تم
نظر آتے ہین کیون جدا بر سو تین | دیکھنے کو تو ایک ماہ ہو تم
مجھہ سے کہتے ہین انتظار مین لوگ | راہ مین کسکے رو براہ ہو تم
جو گنہ گار ہے عذاب مین ہے | سچ تو یہہ ہے کہ بیگناہ ہو تم
دیکھو آئینہ عذار صاف | مری حیرانی کے گواہ ہو تم
رہ بازار حسن ہے مسدود | مجھے ہر سمت سد راہ ہو تم

دو تو مطلب کے آشنا پرتو

١٣٣

ہمقافیہ بر غزل جناب حکیم مومن خان صاحب مومن دہلوی

[illegible] تخت دل
[illegible] پای تخت دل
[illegible] پیدا تخت دل
[illegible] تخت دل

خواہ وہ مہربان ہو خواہ ہو تم

ہمقافیہ بر غزل جناب خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی مرحوم

یار سرتاج مہر و ماہ ہو تم
خوبرویوں کے بادشاہ ہو تم

ہے ہر اک شخص کو پناہ حاصل
اک مرے حق میں بے پناہ ہو تم

میں نے دیکھا جو پیار سے اسکو
ہنسکے بولا کہ بدنگاہ ہو تم

سجدے کرتے ہیں تمکو مرد خدا
حق شناسوں کے سجدہ گاہ ہو تم

تاج رکھتے نہیں ہیں کیوں سر پر
خوش جمالوں کے بادشاہ ہو تم

آسمانی نقاب لازم ہے
حسن کے آسمان کے ماہ ہو تم

رخ نظر کا تمہاری کہتا ہے
رستہ لینے کو روبراہ ہو تم

بیوفا کر دیا وفا نے مری
راست پوچھو تو بیگناہ ہو تم

مرا قاتل ہے پنجۂ رنگین
اس شہادت کے خود گواہ ہو تم

پاؤں جادے سے ہٹ نہیں سکتا
اپنے سالک کو سد راہ ہو تم

لیکے دل سر پہ شر کیا برپا
خوب بد تو کے خیر خواہ ہو تم

ہجر ساقی میں گئے جو وقت میخانیکو ہم
سمجھے اک دشت جا ہر خالی پیمانیکو ہم

بے سبب ہر بات پر واعظ کیوں کہتا ہے تو
جانتے ہیں کذب گو تیرے قسم کہانیکو ہم

کوی دیوانہ ترا ملتا ہی اودہر جا بجا ہیں
ہجر میں جنگل سے کم آتا ہیں مینہا پیکہ ہم

دل کے سمجہانے ہو شل اور رہتے ہیں پر سنتا نہیں
ای پری سمجہاتے ہیں تیرے دیوانیکو ہم

عاشق تیرہ جبیں اپنی ہی گا مینگے ضرور
لاتے ہیں خاطر میں کیا ناصح سمجہانیکو ہم

رخصت بزم غم شعلہ عذاران اور ہی ہے
اک پتنگہ جانتے ہیں خوب پروانیکو ہم

گو کہ دیتا ہی یہہ ترغیب تماشای جہان
کان تک دیتے نہیں پر دل کے سکہلانیکو ہم

ہنسکے وہ بے مہر پر تو مجہہ سے یون کہنے لگا
اک تماشا جانتے ہیں تیرے ترسانیکو ہم

بمقافیہ بر غزل جناب شیخ امام بخش ناسخ مرحوم لکہنوی

کہتے ہیں رشک چہارم چرخ میخانیکو ہم
جانتے ہیں چشمہ خورشید پیمانیکو ہم

دل جلون کو اور جل جل کر جلاتا بزم میں
آنے کی پروا نگی دیتے جو پروانیکو ہم

ای پری پیکر نہ کہنا اسطرح بار بار ہو
تو اڑاتا ہی تو ہیں موجود اڑ جانیکو ہم

ای برہمن یون اگر بت کو تو بولیگا خدا
توڑ کر مسجد بناتے ہیں تیرے بتخانیکو ہم

خانۂ دل میں جلاتے ہیں چراغ داغ ہجر
نور سے معمور کرتے ہیں سیہ خانیکو ہم

فرقت سیب زنخدان کی ہوی گرمی زیاد
ملتے ہیں بد تر تیرے تبر عید بیدانیکو ہم

ہے دل وحشی تصدق جلوۂ جان بخش پر رات دن الجھا ہوا رہتا ہے اسکے شانہ سے	اے پری تجھپر فدا کرتے ہیں دیوانگی کو ہم زلف کا دیوانہ کہتے ہیں ترے شانیکو ہم

تو جو آ جائے کہاں نالہ دل پر تو میں پھر
ہر طرف خلوت سے کر ہی دینگے بیگانیکو ہم

ہمقافیہ بر غزل جناب شیخ امام بخش ناسخ مرحوم لکھنوی

دیکھتے ہیں گلشن مقصود میخانیکو ہم	کیون نہ بولیں پھول ہر لبریز پیمانیکو ہم
جیسیں آتا ہی جلا کر شمع اوس گل کے حضور	شمع کو پروانہ کر دیں خاک پروانیکو ہم
اک پری کے ہجر نے دیوانہ ایسا کر دیا	بے پری ہیں اب پرستان کہتے ہیں ویرانیکو ہم
مست ہیں کیفیت حسن بتان سے رات دن	رفتہ رفتہ کر چکے میخانہ بتخانیکو ہم
ہو جو ہمساز دل تیرہ خیال روی صاف	آئینہ خانہ کرینگے اس سیہ خانیکو ہم
دیکھنا اسکا ہی آسیب غم شب فرقت	تخم غم پاتے ہیں تیرے غم میں بیدانیکو ہم
ہے دل شیدا طلبگار وصال جان جان	پاتے ہیں ہشیار مطلب اپنے دیوانیکو ہم
جو شرر کہ تجھ گل گیسو ہے وہ پروردہ ہے	دیکھتے ہیں آنکھوں سے دل چاک ہر شانیکو ہم

دل نہیں ہے مثل ناز دلربا پرسان حال
اپنے سے پاتے ہیں پر تو خوب بیگانیکو ہم

کب عرق کے قطرے ہین مژگان دربار ہین | دیکھئے موتی پروئے ہین گل نے خار مین
خاکسارون مین ہوا کرتے ہین اکثر مکر و فن | دہوپ مین سوتا ہی سایہ دیوار مین
پڑ گیا ہنسنے مین کیا عکس در دندان یار | پھول موتی بنگئے ہین موتیا کے ہار مین
اسقدر لاغر کیا ہی ایک بت کے عشق نے | ہر رگ گردن کا رشتہ ملگیا زنار مین
ہی تعجب مجکو وہ ظالم کبھی ہنستا نہین | غیر ممکن ہے ہنو خندہ لب سوفار مین
عشق نے اوس بت کے باقی نہ رکہا فرق کچھ | سبحہ مین زنار مین کفار مین دیندار مین
ہوگا خون ثابت تری گردن پہ ظالم دیکھنا | یون ہی گر مر جائینگے ہم حسرت دیدار مین
ابرو و مژگان و چشم یار سے کہلتا ہی یہ | فتح و کسر و ضم ہین یکجا مصحف رخسار مین
کج مزاجی دیکھئے اوسکی کہ ہی سب مین کجی | چال مین انکار مین اقرار مین گفتار مین
کیا تعجب انقلاب چرخ فرق انداز سے | گل بیابان مین جو ہو اور خار ہو گلزار مین
ابروی خمدار ہمنے جب سے دیکھے ہین ترے | بال آتے ہین نظر ہر تیغ مین تلوار مین
جبین سے پہر کے بدا ہی سر پابوس آج | نصیب کیجئے سر کو اپنے آستان یار مین

یاد آتا ہے وہ چہرہ سینہ پھٹتا ہی مرا
چاند بھی پرتو ہی اک جلاد ہجر یار مین

طلعت خورشید کا ہی عالم جلوۂ رخسار مین | صاف نور صبح صادق ہے نقاب یار مین

محو ایسا ہون خیال ابروی خمدار مین
خم نظر آتا ہی شکل طاق ہر تلوار مین

جب خرام ناز پر مایل ہوا وہ خوشخرام
رفتہ رفتہ دل ہزارون بس گئی رفتار مین

ای جنون آزاد ہون مین منت زنجیر سی
جوش وحشت سی خیال کاکل دلدار مین

اوس پری کی کوچہ مین اگر نکلنا ہی محال
کیا عقیدہ ہوگیا ہی سایہ بھی دیوار مین

گل جو کہلتا ہی فراق یار مین دیتا ہی داغ
نشتر ہزارون ہین نسیم صبح کی رفتار مین

وہ جو آیا جی گیا اور جب گیا مین مر گیا
اپنی مرگ و زیست ہی رعنائی رفتار مین

ہوگیا ہر ایک جی ہر طایر بسمل کی شکل
آئینہ مقتل ہوا ہی پیشگاہ یار مین

ای فلک دیکہا فروغ حسن کی کیا بات ہی
چادر مہتاب ہی رومال دست یار مین

اپنی ہستی مین ہین آثار فنا پرتو تمام
گنبد تربت کا عالم ہی عیان دستار مین

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

کاٹ کا جوہر نہین ہی ابروی خمدار مین
تیز بان کب ہین ہلال چرخ کی تلوار مین

ہو کے زیر بام جو نکلا وہ دیوانہ ہوا
سایہ کا عالم ہی تیری سایہ دیوار مین

چال کی گرمی پسینا راہرو کو لائی ہی
سرد کر دیکا اثر ہی گرمی رفتار مین

چہرہ پر نور پر خط کی نموداری نہین
جرم آیا آفتاب عارض دلدار مین

١٣٩

آنے کو آتو گیا جانا مگر دشوار ہے
زلف نے ڈالی گرہ ہای جمال یار مین

تجھ عزیز جان کو نسبت کیا عزیز مصر ہے
حسن تیرا وہ نہین ہے جو بکے بازار مین

دیکھتا ہون راتدن بیٹھا بت کو سامنے
جلوہ نور خدا آئینہ رخسار مین

ایک مشت پر ہی تو کیا ہین ہزار و ہمین کیون
نغمہ ہای گل ہین ای بلبل مری منقار مین

پھول پامال ہوای بروی رنگین ہو گئے
فرش برگ گل ہی ای گل جابجا گلزار مین

سختی دوران ہے اوسکے عہد مین کرتا ہون سیر
سخت بختی لیگئی فرہاد کو کہسار مین

واہ میر گرم نغمونکا تتبع اور یہ
پڑ گئے چھالے گلوی مرغ آتشخوار مین

اوسکے جاتی ہی نظر آنے لگا عالم سیاہ
پھر اک تل تھا رخ صبح فراق یار مین

اک پری روکار ہای انتظار ایسا مجھے
نور ہی خواب پریدہ دیدہ بیدار مین

خار صحرا کا دردسر جاتا اوسکے دم کے ساتھ
حسرت امید شفا ہی حرص کے آزار مین

جب خیال آتا ہی اسکی غفلت بیجا کا ہای
نیند آجاتی ہی چشم مردم بیمار مین

عاقبت واماندگی اکی قناعت گو کہ ہے
پہرہی ہی سیر قناعت حرص کے آزار مین

ان پریشانون کی قسمت پر تحیر ہی مجھے
دیکھتے ہین زلف منہ آئینہ رخسار مین

صفحہ صفحہ غیرت طاوس پر لو کیون نہو
ہی حساب داغ دل سب دفتر اشعار مین

آسمان سے خانۂ پرنور جانان کم نہین
ذرۂ روزن سے ہمسر نیر اعظم نہین

سر کو کل ٹھوکر سے فرصت دیکھنا اکدم نہین
آج تجمل سرو گر سرکش کی گردن خم نہین

دولت دیدار سے ہوتے ہین عاشق بہرہ مند
کون کہتا ہی پھر اوس محبوب کو حاتم نہین

شور نالہ مین نہ کیونکر ہو مرے سُر کا ظہور
کونسا وہ راگ ہے جسکے لئے سرگم نہین

منھہ مین تیرے دیکھکر کہتا ہون الحان زیر رشک
پیچوان کا پیچ مجھکو مار سے کچھ کم نہین

پر عرق اوس چہرہ روشن کا کیون ہے پہر جاؤ قن
کہتے ہین گر چشمۂ خورشید مین کچھ نم نہین

محو کی کیفیت ہی یاد چشم مست یار مین
رند بے پروا ہین ہم خواہان جام جم نہین

دل دیا سر کے طرح دی جان بہی راہ عشق مین
ہم ہی خود حاتم ہین پرتو حاجت حاتم نہین

طاقت صحرانوردی دست قدرت مین نہین
کون کہتا ہی کہ پردہ اپنی وحشت مین نہین

مردم آزاری سے پاکان ازل محفوظ ہین
وقت پنجہ زور انگشت شہادت مین نہین

انتظاری مین مزہ ہمنے جو دیکہا رات بہر
وصل کی شب مین نہین وہ روز فرقت مین نہین

سیکڑون تدبیر کی لیکن گردش سے چہٹتے
پھیرنا تدبیر کا انسان کے قدرت مین نہین

ناتوانی تیرہ بختی حد سے زیادہ اسقدر
شور نالو مین نہین اور جوش رقت مین نہین

سر جہڑی سفلہ تو ممکن ہی نہین ترک ستم
کون ہے وہ جو فلک کے ہاتہون آفت مین نہین

وصل گر ممکن نہین تو ہو ہی جائیگا وصال | کوئی وقت نام کو اس اپنی وقت مین نہین
کاکل مشکین سے روشن جلوۂ رخسار ہے | دیکھنا اہل نظر کیا نور ظلمت مین نہین

کیا کہین بیداد تیرے ہجر کی بیداد گر
کون وہ دن ہے جو بر تو مصیبت مین نہین

عیان ہے عارض رنگین جانان زلف پیچان مین | گمان گلزار کا ہونے لگا ہی سنبلستان مین
بہار آئی گھٹا چھائی ہوا دلی گلستان مین | صباح عید کا عالم ہی بزم می پرستان مین
ہماری خاک کا جوبن جو دیکھے کوئی جانان مین | تو خجلت سے گلونکا رنگ اڑ جائے گلستان مین
ہر اک داغ جگر پر چشم مینا کا ہوا دہوکا | نہ دیکھا بجز نرگس پھول اور اپنے گلستان مین
ہمارے سیل گریہ سے رہا سوز درون امین | نہ دیکھی ہے یون آتش تہ کبھی جوش باران مین
رکھا دوست خالی اوسنے عارض پر تر لک سے | ہوا ثابت کہ گل پھولا ہی بلبل شاخ ہجران مین
عذار یار پر زلف دوتا کیونکر ہی ای زاہد | گذر ممکن نہین ہے مار کا گر باغ رضوان مین
خیال عارض جانان دل ویران مین خاک آئے | بہار جلوہ کیا ہوگی گلستان کی بیابان مین
الٰہی اب وہ آئینگے ہمارے حجرۂ دل مین | خیال خام ہی انکی بلا جائیگی زندان مین
ادہر تو دیکھیے تاثیر عشق اسکو بھی کہتے ہین | مرے رونے سے پانی بھر گیا اوسکے زنخدان مین
مگر دست جنون نے ایسی کچھ سینہ خراشی کی | رنگ گل بہا ہی خون ہر چاک گریبان مین

خیال روی جانان کسطرح ہنگام گریہ ہے
چراغ مہر پر آتی ہی آفت فصل باران مین

ہوا ہون جوم کر لبہاے جانان مست ای ساقی
مجہے کیفیت مے ملگئی ہی آبحیوان مین

عتاب شعلہ رو کا دیدنی اعجاز ہی پرتو
تری کا نام تک باقی نہین چاہ زنخدان مین

سبق گویا کتاب عشق کا ہم یاد کرتے ہین
کبھی گریہ کبھی آہین کبھی فریاد کرتے ہین

شب فرقت جو ان کو تمہارے یاد کرتے ہین
ستاروں کی طرف ہم دیکھکر فریاد کرتے ہین

کہلا جب منہہ تو شکر منت جلاد کرتے ہین
ہمارے زخم دل کب شکوہ بیداد کرتے ہین

کسیلیے ابروی خمدار کو ہم یاد کرتے ہین
اٹھا کر ہاتھ کعبہ کی طرف فریاد کرتے ہین

برا ہو ایسی غفلت کا چمن مین آشیان بلبل
بنا کرتے ہین اور اندیشۂ صیاد کرتے ہین

نہ آئین وفا دیکہا نہ انداز جفا دیکہا
کرم کرتے ہین کچھہ پہر نہ وہ بیداد کرتے ہین

مزے ایسے چکہائے آب خنجر کے ہو زاید دل
دہان زخم تک شکرانۂ جلاد کرتے ہین

جنون منت نہ مانیگا بہلا کیا اپنے قیدی کی
کہ چل چل کر بھی گھر زنجیر کا آباد کرتے ہین

وہ وعدہ پر نہ آتے ہین تو انکی یاد سے ہر دم
دل ویران کو اپنے ہم وہین آباد کرتے ہین

کبھی آنکھین دکہاتے ہین کبھی تیور چڑہاتے ہین
ستم ہر روز اک تازہ ستم ایجاد کرتے ہین

غرض کیا حور سے پریون سے کیا مطلب ہمین ناصح
ہین آدم زاد و فکر عشق آدم زاد کرتے ہین

رہی فرہاد و مجنون مبتدی ہی عشق کے فن مین
یہہ ہمنے کسب فیض صحبت استاد کرتھے ہین

مرے جانب سے دلکو سخت کرتے ہین الہی خیر
غضب کرتے ہین یہ بت موم کو فولاد کرتے ہین

سمجہتے ہین مگر خود رفتہ ہین جوش محبت مین
بجا ہی حضرت ناصح جو کچہہ ارشاد کرتے ہین

شبیہ عارض جانان چمن مین جاکے دیکہینگے
دل ناشاد کو ہم اپنے یون ہی شاد کرتے ہین

غرور عشق و سوز سینۂ مجروح سے ہر دم
امیر و داغ پر مضمون مرے ایراد کرتے ہین

غزل لکہتے ہین وصف دیدۂ جانان جب پرتو
سر بزم اپنی انکہون سے سخنگو صاد کرتے ہین

ہمقافیہ بر غزل خواجہ حیدر علی آتش لکہنوی

جو ہوسکے بہی میری سخت جانی یاد کرتے ہین
فسان دے دے کے خنجر تیز تر جلاد کرتے ہین

تمہاری یار کی داد و ستد جب یاد کرتے ہین
جناب قاضی حاجات سے فریاد کرتے ہین

سبق اونکو پڑہا کر کون یون جلاد کرتے ہین
کہ پابند محبت پر ستم آزاد کرتے ہین

حسین انسان پری پر رشک کی بیداد کرتے ہین
جلا کر آتشی کو خاک آدم زاد کرتے ہین

پیا پے لاکہہ ہم فریاد پر فریاد کرتے ہین
وہ کچہہ سنتے نہین بیداد پر بیداد کرتے ہین

فراق سرو قدان مین نہایت تنگ کرتا ہے
ہم اپنے دلکو آج آغوش سے آزاد کرتے ہین

حسد اسکا ہزا سر کہار ہا ہی پری سکی
جو گہنگرو پاؤن پڑہ پڑہ کر ترے فریاد کرتے ہین

[illegible]

دل ویران میں آتے ہیں وہ بہر آہستہ آہستہ / نئے سر سے دوبارہ اپنا گھر آباد کرتے ہیں

حسینوں کے ہی قول وصل کا کچھ اعتبار اے دل / نہایت منہ سے کہتے ہیں مگر بیداد کرتے ہیں

بتو مجھ سے نہ بولو تم کیا آزاد اب مجھکو / خدا کے بندے کو تم کس لیے آزاد کرتے ہیں

دل آشفتہ سے انکھوں نے تیری شوخیاں دیکھی / ادا اس سے یہ حق خدمت استاد کرتے ہیں

خدا کو بھولکر ہرگز نہ کہنا زاہد و کافر / زبان عشق بت سے ہم خدا کو یاد کرتے ہیں

رہی دل کے نگر میں انجمن امید و حسرت کی / کہ ہر اک شہر میں اک انجمن ایجاد کرتے ہیں

وصال دختر رز کی عجائب تر ہی کیفیت / اس اک لڑکی سے صحبت سیکڑوں داماد کرتے ہیں

دل پرداغ اس مطلب سے ہی اوس طفل کا ہدیہ / کہ درس ابن دفتر غم سے ستم کا یاد کرتے ہیں

ہوئیں انکھیں اسے مژگان نم دیدہ سے فریادی / کہ سب دریا زبان موج سے فریاد کرتے ہیں

نہیں کرتے ہیں خون بیگنہ سے لال شمشیریں / عمل نامہ پہ یہ رنگینیاں جلاد کرتے ہیں

سفارش میری کرتے ہیں تمہارے کان میں زلفیں / پریشاں دل پریشاں کیلیے امداد کرتے ہیں

نہیں ہے سخت جانوں کے دلوں میں دخل بیتابی / کہ پارے سے حذر آئینۂ فولاد کرتے ہیں

جو آتے ہیں ادہر گلزار کو گلعذاران سے / صبا کے جھونکے روح قوت شمشاد کرتے ہیں

دل مجروح کو ہم سخت کرتے ہیں جدائی میں / نمک خانہ کو اپنے خانۂ فولاد کرتے ہیں

نہیں مستی میں ہی مطلب فراموشی گو ہم میخواران / بجا لاتے ہیں جو پیر مغان ارشاد کرتے ہیں

[illegible]

تمہاری زلف کی صحبت بلا ہو ہی گئی آخر
کہ مجھپر تیز دندان شانہ شمشاد کرتے ہین

لٹاتے ہین متاع صبر ایام جدائی مین
یہہ دولت اپنی تیرے واسطے برباد کرتے ہین

تمہارا نام لیتے ہین مرا منہہ دیکھکر ہمدم
مجھے ناشاد یون ہمین آشنا دلشاد کرتے ہین

قفس مین گو کہ مرغان چمن خاموش ہین باہم
زبان دل سے پر شکرانہ صیاد کرتے ہین

عبث کہتی نہین خلقت فلانے حجامت کی
دغا پیشہ مگر حجام کو استاد کرتے ہین

ٹرہاتے ہین ہوس مشتاق کی اپنی عنایت سے
اگر ہم چاہتے ہین داد وہ بیداد کرتے ہین

نظر مین جب سے تیرے مطلع ابرو کا جلوہ ہے
رسا مصراع ماہ نو پہ ہم ایراد کرتے ہین

تمہاری چشم و ابرو کی ثنا مین شعر لکھہ لکھہ کر
ہر اک مصرعہ کے نیچے اپنی ہم اک صاد کرتے ہین

اگر ہی سخت دل وہ بت کرین ہم سخت تر دلکو
اگر پتھر کیا اوسنے تو ہم فولاد کرتے ہین

جو اس عشرتکدہ مین ہین مآل اندیش و آخر بین
عوض شادی کے اپنے دلکو غمسے شاد کرتے ہین

زبان حال سے اوراق گل کے بلبل کے گلشن مین
بیان ماجرائے خانۂ صیاد کرتے ہین

خدا آباد اونہین رکھے صد و سی سال عالم مین[۱۳۰]
قدم سے اپنے برق گھر مرا آباد کرتے ہین

داغ روشن ہو گئے اپنے تن محرور مین
مین بھی برق طور سے کچھ کم نہین ہون نور مین

مانگ اوسکی دیکھہ کر ثابت ہوا مجھکو یہی
کوندتی ہین بجلیان قلب شب دیجور مین

جو تہی مایہ ہے اوسکی ہی بلند آوازی
تار دہی نرم کے سوا کیا خاک ہے طنبور مین

حاسد ناچیز اور مجھ سے تقابل واہ واہ
پنجۂ شہباز کی قوت ہی پای مور مین

روسیاہی کا بنا مظہر عدوی وہ سنج
مرحبا طلعت ہی کیا اپنے سخن کے نور مین

لو لگی ہی ایک شعلہ رو سے اسکی ای کلیم
ہو عوض بتی کے دل میرا چراغ طور مین

اسقدر ناسور ہین اسمین تعاون مجھ بہ ہو
گر ملا دون دلکو اپنے خانۂ زنبور مین

ہی تصور زلف کا تیری شب ہجران مجھے
سانپ آتے ہین نظر ای مہ شب دیجور مین

ن نگا گر ناک پر بات کیا اوس شوخ نے
جلوۂ حسن پری کو شیشۂ بلور مین

ہی دل سوزان مین اپنے کیا بہا داغ عشق
پھول لالہ کے کہلے دامان کوہ طور مین

معجزہ ہی چشم مست عشق جانان کا فقط
رس بہرا ہی ریتو اب ہر زخم کے انگور مین

جو اہل آبرو ہین کچھ اونسے ضرر نہین
طغیانیو نکا آب گہر سے خطر نہین

ہو مست نشۂ غفلت سے غافلو
ہے ہے مسافرونکو خیال سفر نہین

زیبا نہین ہے بوذ ہون کو ہنگام وکلو
اس بزم مین فروغ چراغ سحر نہین

یہہ محو ہون نظارۂ تصویر یار مین
اسکی طرح سے مجھکو بہی اپنی خبر نہین

کھٹے ہین مال باعث رنج وملال سے
لیکن متاع حسن کو چوری کا ڈر نہین

وان ضعف ہجر یار نے پہنچا دیا مجھے
پیک خیال کا بھی جہانتک گذر نہین

آئے وہ میرے دلمین کدہر سے بتائیے
واللہ وہ مکان ہی یہہ جسکا در نہین

ای رشک باغ کسلیئے بلبل سے سرکشی
کیا ماجرا بہار کا مدنظر نہین

دل توڑنیکو کھیل سمجھتے ہین بے شعور
لوگو نکا ڈر نہین تو خدا کا بھی ڈر نہین

کہتا ہون یہہ زبانی ہر اک سرو باغ کی
دنیا مین سرو آب بازکے شانو نہ سر نہین

کرتا ہی سیر اکجہان کی خدا کی شان
مثل نسیم طایر نکہت کو پر نہین

صبح شب فراق ہی کیون غم نہ کہا و نمین
لوگو جہا نمین روزہ کوئی بے سحر نہین

گرداب بحر اشک ہوا حلقۂ دوات
کب وقت فکر شعر مری انکہ تر نہین

بچکر قلم سے جائیگا پرتو مرے کہان
یہہ ایسے تیز طایر مضمون کے پر نہین

نہین ہے گر ترا ہمرنگ کوئی گلعذار و نمین
کہان ممکن ہی میرا ہمنوا ای گل ہزار و نمین

چمن ای گلبدن ہے گر ترے سینہ فگار و نمین
نظر آئے نکیون کہسار کشمیر ایغدار و نمین

پڑیگا حوض عالم مردمک کے سر بلای قاتل
گلے کٹتے ہین لاکھو تیری انکھون کے اشارو نمین

تمہارے عارض رنگین گلو کے میسر ہون
دل نالان مرا بلبل کے بدلے ہو ستارو نمین

پہنچ جاتے ہین عرش کو جبین گلگون تصور پر
شمار اپنا بھی از روز ون ہوا ہے شہسوارو نمین

رہیگا یون ہی گر ای برق تپش اضطراب دل
نہ ٹہریگا کیا رتبہ ہمارا بیقرار ونہین

دم فریاد مجھکو دہن ہی کہ مرگ رکھے دانتون کی
ستارونکی چمک ہے آہ سوزان کے شرار ونہین

ہماری اکھہ مین ہر دم ہے نمکس کاکل جانان
مگر افعی ہیہان روزدن مقید ہی حصار ونہین

لیس مردن بہی اکہونمین عدو ہو نظر بکر کی ان
غضب ہے دفن ہی کشتہ تمہار استو مزار ونہین

تمہاری تلخ باتون سے نیا اک زخم ہی دلپر
بھلا تیغ زبان کی آبداری ہے کنار ونہین

گئی وہ پارسائی ہوگئی دستار رہن جی
کہلونا بنگئے ہین شیخ اگر بادہ خوار ونہین

ہزارون چاک ہین دلمین ہمارے صورت غنچہ
مگر اس بیکسی نے آبرو رکہہ لی ہزار ونہین

نظر آئے الہی اوسکے بالے کا کہین موتی
مری اکہین ہین واشد صدف اپیدار وانہین

نکلجاے اگر دم آرزوی دید مین اپنا
رہیگا داغ حسرت دلپہ تیرے یادگار ونہین

ندیکہا اوس گل رخسار کا ہمرنگ ای پرتو
بہت دیکہا ہی ہمنے یون تو پہولون کو بہار ونہین

آرایش دہن نہین دندان اگر نہین
قیمت پذیر یان صدف بے گہر نہین

سرمہ لگاکے کر کبھی ظالم ادہر نگاہ
بیکار ہی جو مرغ کے بازو مین پر نہین

ہمجنس کو ہی ربط ہی ہمجنس سے یہان
بارش کے زور سے کبھی دریا کو ڈر نہین

صیاد دام لیکے چمن مین ہی داؤ پر
نادان عندلیب کی دم کو خبر نہین

[illegible]

پر تو یہ تجربہ ہے کہ ہوجاتا ہی خراب
پیش نماز جمعہ کوی کام کر نہین

برہین ہی یار جام مے ناب ہاتھ مین
رکھتا ہی آفتاب کو مہتاب ہاتھ مین

جب اوسکے غم نے بی سر و سامان کر دیا
ای کلید عالم اسباب ہاتھ مین

دزد حنا سے اوسکے یہہ روشن ہی چشم
جلوہ نما ہین کرمک شبتاب ہاتھ مین

رکھتا ہی ہاتھ یار نے زلف و عذار پہ
ہی آشیان قاقم و سنجاب ہاتھ مین

پہنچون کو جسکے بوجھ رہے انگلیان تلک
کسطرح لے وہ جام مئے ناب ہاتھ مین

کہتے ہین دیکھہ کر مری چشم پر آب کو
ہی ہتیلیون کے بیچ کوئی گرداب ہاتھ مین

دیکھین کلیم ادہر پئی نذر جمال یار
رہتا ہی راتدن دل بیتاب ہاتھ مین

اللہ ری تیزیان تری برق نگاہ کی
مہندی کا رنگ ہوگیا سرخاب ہاتھ مین

ہاتھون مین میرے یار کا پلو نہین مگر
ای آسمان ہی چادر مہتاب ہاتھ مین

اسدرجہ غرق ہون عرق شرم مین کہ ہین
سارے خطوط موج سراب ہاتھ مین

جو دانے چھلے ہین ہین پہر فکر کیا جو وان
ہین حلقہ ہای گوہر شاداب ہاتھ مین

دن رات ہی جو مشق خیال نگاہ یار
خنجر سے ہیکے تیز ہین اعصاب ہاتھ مین

وہ دن کہان کہ ہاتھ مین دامان تھا اوی پری
دروازے کا ہی اب ترے قلاب ہاتھ مین

۱۴۹

آنسو بھی پونچھے موج ہوئیں انگلیاں مری | پیدا ہوا طلسم سیلاب ہاتھ میں

پرتو مریض عشق لب سرخ یار ہوں
تسکین کو ہے دانۂ عناب ہاتھ میں

ہے عکس یار آنکھ میں آنسو رواں نہیں | یوسف تو ہے کنوئیں میں مگر کارواں نہیں
جو بخت حل ہیں اوس سے نہیں بہرہ ور کوئی | ثابت ہے کہ تیغ کا پانی رواں نہیں
اوس شعلہ رو کے منہ پہ نہیں نام زلف کا | آتش بھڑک رہی ہے مگر دھواں نہیں
اوسکے سوائے اسکا دلین دوسرا | دربان خیال یار ہے گو پاسبان نہیں
دیکھا ہے کسنے غنچۂ پیکان کھلا ہوا | پیدا دہن بہ زینت باغ جہاں نہیں
حضرت تو اتنی آپ کی آواز دیکھیے | ہے شور رعد آہ دل ناتوان نہیں
آ آ کے اشک ہجر میں تھم تھم گئے ہیں | مانند ابر آنکھ کا پانی رواں نہیں
تھڈا ہے ایک تیر جگر دوز الاماں | ہے بھی کمان چتنگ کی اسکے کمان نہیں
گالی وہ دے رہے ہیں ادھر دم بخود ہیں ہم | گو نگوں کی طرح منہ میں ہمارے زبان نہیں

فریاد سے فراق میں یکدم نہیں ہے چین
پرتو کوئی جرس سے ہماری زبان نہیں

وحشت جنون کی خاک ہی کیا زیب تن نہیں | وحشت میں احتیاج مجھے پیرہن نہیں

دو چار روز گلبدنون کا شباب ہے
زنہار اعتبار بہار چمن نہین

کافی ہے جام و ساقی گلفام میکشو
بادہ کشی کو حاجت ابر و چمن نہین

پڑہتے ہین انتظار کا ظالم کے جو سبق
مصدر ہین سب کتاب مین اک آمدن نہین

میرے بغیر سیر شب ماہ اوسنے کی
شیرین تہی جوی شیر پہ اور کوہکن نہین

شیدا اروی یار ہون کیا کام زلف سے
ہی پاک جلا ہون ہوا ختن نہین

رہتا ہی اوسکا روی درخشان نقاب مین
کس روز بزم یار مین سورج گہن نہین

یوسف کی سرگذشت سے واقف ہی وہ اگر
پھر کیون عزیز قیدی چاہ ذقن نہین

سینے کے داغ سے زر گل کسطرح بڑا ہے
ہمسال مین فراق کی اسکا چلن نہین

پرتو کرون خیال مین گلکے کیون فغان
مین عندلیب گلشن چین و ختن نہین

کمر صنم کے خیال نے مجھے کیا یہہ اور کیا نہین
وہ ہون نام جسکا نشان نہین وہ نشان ہون جسکا پتا نہین

کہا اوسنے خط مرا پڑہکے یہ عہد کہان کی دوستی مہربان
لکھا کسلیے مجھے جا بجا نہین کسیکا یار تو بتا نہین

بہلا کیا بتاؤن نظیر مین کہ کلف ہی اوسکے ضمیر مین
ترے منہ کی بات میسر مین کوئی بات مہر لقا نہین

تپش دل خلش ہوس غضب ایک آ ہتی اک رب
جو کچھہ انتظار مین کہا بس کسی بات مین یہہ مزا نہین

جسے کچھہ کسی سے غرض نہین کہین جو ہر کسو عرض نہین
جسے مانگنے کا مرض نہین بس امیر ہے وہ گدا نہین

غم عشق و لمین ہے اسطرح ہو نگاہ آنکہو نمین جسطرح
کرون قطع ربط مین کسطرح کہ دو دلی کا فرق ذرا نہین

ہوے دل ہزارون مبتلا نہین بے سبب کچہے کیا ہوا
تو بہی جا دیکہہ لے ناصحا کہ بلا ہی اسکی ادا نہین

شب وصل ظلم دو چند ہین یہان ہہر شوق کے بند ہین
کہ یہہ **پرتو** آج کمند مین مرے بند قبا نہین

یہہ نقشہ ہے خیال خنجر ابروی پرفن مین
نہین ہے فرق کچہہ اپنے دل مجروح و قطرن مین

ابہی یہہ تفرقہ انداز یان ای چرخ دون کستک
بیابان گردی مین ہم اور وہ گل سیر گلشن مین

نکیون رو تا رہون رات بہر مین ابر کی صورت
گیا وہ برق تن پہلو سے میرے عین ساون مین

خرامان گل کے وہ جلوے کہان ہر صبح کے ہونگے
برنگ برگ گل بلبل کے پر اوڑتے ہین گلشن مین

فدا ہین جا بجا سیر تو اسیر آدمی قربان
عذار شعلہ رو کی لو نہین ہے شمع روشن مین

غرض کیا گلشن ایجاد سے بینا جو ہوا نکہین
جہان کی سیر حاصل ہے بستر کے خانہ تن مین

ضرر روشند لون سے موذیون کو کب پہنچتا ہے
کہین گرکے بجلی کیا مہ روشن کی خرمن مین

مبارک شیخ کو تسبیح کی لذت ہوای **پرتو**
مزا ملتا ہے ہمکو الفت طفل برہمن مین

ہوے ہین لال کیون وندان ماشوخ پرفن مین
کہین یاقوت گرتے ہو نہین ہیرے کے معدن مین

ہر اک گل برگ کان ہوتا ہے اک شمع فروزان کا
ترے رخسار رنگین نے لگا دی اگ گلشن مین

سر نسک ابر تر نے چاند کی کیا روشنی دعوی
شب مہ بھی شب تاریک سے بڑھکر ہی ساون مین

دم گریہ ہنو کیونکر تصور اوسکے گیسو کا
گھٹا چھائی ہوئی رہتی ہی صبح و شام ساون مین

جو چاہے فسان کی اوسکو قاتل سخت جانی ہون
نہین کیون ربط تیری تیغ مین اور میری گردن مین

یہ لاغر ہون کہ کستا ہی گلا اعصاب سے قاتل
تری تلوار کا ڈورا ہی ہر رگ میری گردن مین

یونہی گر حسرت دیدار مین ہم خاک ہو جائین
غبار اپنا لگیگا اوس پری کے نعل توسن مین

رہا کرتی ہین امیدین عوض حورون کے ای پرتو
نہین کچھہ فرق جنت مین اور اپنے خانہ تن مین

نہین ہی نال مسکین شعلہ رو کے روی روشن مین
ستارے نے بندھ لی ہی مہ کامل کے دامن مین

مین وہ آتش قدم بلبل ہون دم بھر بھی جہان بیٹھا
وہین اک آگ سی لگجاتی ہی شاخ نشیمن مین

الٰہی خیر اوس بت کے چڑہا ہی منہ نہایت ہے
رقیب بے سیہ کی بڑ گئی ہی روتی روغن مین

نہین ہوتے ہین کیا مفرب ہی قانع وقت مجبوری
اندھیرے کو گوارا کرتے ہین سب قحط روغن مین

سبکدوشون کو دنیا ہی بھاری ہر حرکت طینت سے
نہین پاور تو دیکھو ڈوبتا ہے آب و روغن مین

اوٹھا ساقی پیالے آج لطف بادہ نوشی ہے
بہار آئی نسیم جانفزا چلتی ہے گلشن مین

مکین جسمین ہنو وہ کاٹ کہاتا ہی مکان پرتو
اوداسی ہے نہین جب سے دل اپنا خانہ تن مین

بڑی آفت کا پتلا تہا وہ بحر حسن چہتین مین
لٹکتے ہین دل عشاق موتی ہیکے لٹکن مین

یہ تیغ ناز سے گلگیر سے کتی ہی وہ قاتل
تفاوت ہے نہایت شمع مین عاشق کی گردن مین

جلایا اوسنے خرمن کو تو اوسنے اپنے عدا کو
نہین فرق آہ سوزان مین مری اور برق روشن مین

دل مضطر ہمارا آہ سوزان سے فروزان ہے
لگا دی ہے یہ کسنے آگ اس یار کے معدن مین

مرے رونیکی سکر منہ تر گے ہے پہر کیون وہ ظالم
جو مینہ برسا وہین بجلی چمک جاتی ہی ساون مین

دل مضطر مین اپنے کب ہے تصویر اوس پری رو کی
پہنسا ہی جا کے کر طفل حسین یار کے مودن مین

ہے بے ستار ای وحشت دے یہ قصہ پاک ہو جائے
گریبان کے لئے جہگڑا ہی میرے دست و گردن مین

حرارت دیدنی ہی سوز فرقت کی معاذ اللہ
کہ برقؔ موم سے بڑہکر ہی نرمی طوق آہن مین

یہہ بہی تو اوسکی طرح ای فتنہ گر ملتا نہین
تجہہ نشان عاشق موی کمر ملتا نہین

اشرف المخلوق کہتے ہین تمام انسان کو
حیف ہی پہر کیون کوئی ایسا بشر ملتا نہین

جمع کرتے ہین جو زر منعم تو کیا اس سے حصول
سرد ہی بازار گردہ سیمبر ملتا نہین

قتل ہو جائیگا اوس کو چہین رہتا ہی یہ ڈر
ڈہونڈہتے ہین لکہہ کے خط ہم نامہ بر ملتا نہین

آنسوؤن کے ساتہہ آنکہون سے بہے ہین اسقدر
سینہ صد چاک مین لخت جگر ملتا نہین

زخم کاری کی ہوس مین کب سے ہون مشتاق دید
کسلئے چلہ سے وہ تیر نظر ملتا نہین

گر نہ مارا ہی نگاہ شرمگین یار نے	کیون نشان زخمی تیر نظر ملتا نہین

لامکان **پرتو** ہی اوس رب کی اقامت کی جگہہ
لاکہہ عاشق ڈہونڈہتے پہرتے ہین گہر ملتا نہین

اسکی فرقت مین کہان محشر بپا ہوتا نہین	چاک کس گل کا گریبان ای صبا ہوتا نہین
نام کا منعم کبہی حاجت روا ہوتا نہین	کچہہ تصور سے ترے مطلب ادا ہوتا نہین
پیرہن ہین چاک ہر دیوانہ و فرزانہ کے	اس جنون گہ مین برا چاک قبا ہوتا نہین
جوش مستی مین کئے مستون نے چکنا چور جام	مَی بہت پینے سے کیا محشر بپا ہوتا نہین
ٹہنڈہی سانسین کیون بہرین جو نام کے عشاق ہین	گلشن تصویر مین دخل صبا ہوتا نہین
عاشق ناشاد کو مارا ہی کیون اوسنے اگر	تیغ تیرا خندۂ دندان نما ہوتا نہین
عالم حیرت مین ہر پابند ہی آزاد ہے	بلبل تصویر گل کا مبتلا ہوتا نہین

ٹہنڈہی سانسین کم نہین ٹہنڈہی ہوا سے ہجر مین
پرتو دل چاک خواہان صبا ہوتا نہین

فرق ربط زلف و عارض مین ذرا ہوتا نہین	کوی دم ہی مہر شب سے جدا ہوتا نہین
کب خیال وصل تیرا دلربا ہوتا نہین	کب مری بزم تصور مین مزا ہوتا نہین
عالم حیرت مین ہر فیاض ہی بے فیض ہے	گلشن تصویر ہرگز پر فضا ہوتا نہین

پہیر چرخ تفرقہ انداز تیغ کہکشان
زیر تیغ یار گر میرا گلا ہوتا نہین

ہجر مین اک زہرہ وش کے لب ہین یون محو فغان
ساز سے جسطرح دم بہر سر جدا ہوتا نہین

شوق مردن نے یہان کہینچا تری شمشیر کو
کاہ مین کب جذبۂ آہن ربا ہوتا نہین

سر سبزا مین کٹ گیا اسپر ہی مینای شراب
محتسب سے ڈر کے ساقی پارسا ہوتا نہین

کیون تری باتون نے کہینچا عاشق لاغر کا دل
لعل ای جادو بیان گر کہربا ہوتا نہین

جتنے دانا ہین وہ دیوانے ہین تیرے ای پری
خطۂ یونان کب وحشت سرا ہوتا نہین

ہی تنگ ظرفون کی قسمت مین یہان حرف سوال
جام کب محفل مین کچکول گدا ہوتا نہین

اوسکی زلفون کے اسیرون کو حیات خضر ہے
طایر جان قید ہستی سے رہا ہوتا نہین

بر سے میر تان کی صورت گیا وہ خوش گلو
دیکہنے ناسازی قسمت سے کیا ہوتا نہین

ہی تصور مین مرے تصویر اوس خورشید کی
مین کبہی منت کش مانی ذرا ہوتا نہین

سر مین میرے ہے جنون موی مژگان صنم
پاون ہی خار مغیلان سے جدا ہوتا نہین

جو ازل سے زشت خو ہین نیکخو ہون کسطرح
بوم کا سایہ کبہی ظل ہما ہوتا نہین

جا کے مسجد مین خدا کو یاد ای **پرتو** کرو
وہ بت نا آشنا گر آشنا ہوتا نہین

نام کے ظالم سے ہرگز کچھ ضرر ہوتا نہین
شعلۂ رنگ حنا کیا بے شرر ہوتا نہین

کون تیرا عاشق موی کمر ہوتا نہین
تا عدم درپیش یان کسکو سفر ہوتا نہین

کب ترا چہرہ نہان پیش نظر ہوتا نہین
بیخبر تیرا کوئی دم بیخبر ہوتا نہین

اوس پری پیکر کے گہر کا ہی کہان پتا
آدمی کیا وان فرشتونکا گذر ہوتا نہین

پہر کچہون کو اوس سہی قد سے کیون نشو و نما
سرو اس گلزار مین گر پر ثمر ہوتا نہین

کب نہانے مین نہین ہوتی پریشان منہ پہ زلف
مہر کسدن آشنای ابر تر ہوتا نہین

جب لچکتی ہی خرام ناز مین اوسکی کمر
ہر قدم کیا لامکان زیر و زبر ہوتا نہین

ذرہ نہین گر پر عرق غصہ سے ہی روی صنم
چشمہ خور سے طلاطم کا خطر ہوتا نہین

ہی جنون تیرا زمین سے آسمان تک شور خیز
چاک کب ای مہ گریبان سحر ہوتا نہین

کب تلگ **پرتو** رہے یارب گرفتار الم
ہو وصال اپنا کسیکا وصل گر ہوتا نہین

رو دیے مین یان کب خیال سیمتن ہوتا نہین
حلقہ ماتم کب اوسکی انجمن ہوتا نہین

نسخہ تسخیر کوئی شیخ جی بتلائیے
کیا کرین ہم رام طفل برہمن ہوتا نہین

کیون نہ محفل مین گر پردہ وہ مجہہ سے شعلہ رو
شمع کا فانوس کیا یان پیرہن ہوتا نہین

کیا فلوس نجم کو نسبت ہمارے داغ سے
ہجر کی ٹکسال مین اسکا چلن ہوتا نہین

ایک حالت پر نہین رکہتا ہی مہر و ماہ کو
دشمن اپنونکا ہی کب چرخ کہن ہوتا نہین

ضعف حد سے بڑھ گیا ہے ہجر ساقی مین یہ کچھ
پرتو لاغر بدن توبہ شکن ہوتا نہین

کب نگاہ یار سے دل آشنا ہوتا نہین
کب ہماری جان پر فتنہ بپا ہوتا نہین

کون ہے جو کشتۂ تیغ ادا ہوتا نہین
بزم مین کب اوسکی اک فتنہ بپا ہوتا نہین

لاغری کی اوٹ مین کرتا ہون سیر کوی یار
زیر ران کس دن صبا کا بادپا ہوتا نہین

قبر پر ٹھوکر لگا جاتا ہے بعد مرگ بھی
یار سے حق محبت کب ادا ہوتا نہین

زلف سے چھوٹا تو کاکل مین پھنسا یا تو رخ
کب ترے ہاتھون مین پابند بلا ہوتا نہین

کیون نہ کھینچے جذب عشق یار مجھ لاغر کو ہاے
کاہکش اپنی ہمدمو کیا کہربا ہوتا نہین

مر گئے پر بھی رخ دل سوی کوی یار ہے
قبلہ سے روکش کبھی قبلہ نما ہوتا نہین

اوسکے کاکل کا یہ کیون شیدا دل بیمار ہے
زہر شکر بھی اگر ہو تو دوا ہوتا نہین

بو سے لیتا ہے تصور مین گل رخسار کے
شکل بلبل بھی کیا عاشق ترا ہوتا نہین

جان دیتے ہین گل اندامون پہ پس پس کر مدام
کب ہمارا خون ہمرنگ حنا ہوتا نہین

زخمی تیغ زبان یار ہون ورنہ کبھی
یون دہان زخم سے مطلب ادا ہوتا نہین

خواب مین بوسے لیے تھے اوسکے لب کے
ورنہ مین ایسا سزاوار سزا ہوتا نہین

سرخرو تقلید پرتو سے کس و ناکس نہو

[illegible]

دیکھیے ہر سنگ لعل بے بہا ہوتا نہین

کیون ہمارے داغ تیری دید کے قابل نہین — گلشن بیجا ہی یہ سینۂ بیدل نہین

ہجر مین امید و یاس و غم کی کب منزل نہین — ایک آیا اک گیا خالی سرا دل نہین

ای فلک انسان اسیر او سمین ہین او سمین ملک — اوس زنخدان کے برابر کا چہ بابل نہین

ٹھہرتا ہی روزن دیوار جانان مین مدام — کیا مرغ نظر کو دوسری منزل نہین

ای پری مبہوت سانے تیرے اونکو کیا — اب سلیمان کی قسم کوی بیان عامل نہین

تو کریم ای ساقی گلفام میکش ہین گدا — کشتی می بزم مین کب کاسۂ سایل نہین

دور سے آسیب عشق غیر سے پرتو مدام
دیکھ لے کیا سحر تیرا ای پری عامل نہین

خوش تن چشم ہین جو مجھ سے گریزان تو نجم نہین — دیکھو کہ آہوؤن کو کب انسان سے رم نہین

بستون کو دیکھکر کسی بادام چشم کے — کہاتا ہی زہر یہ کہ زمرد مین دم نہین

اخفای راز عشق کا یان تنگ لحاظ سے — روتا ہون زار زار پر آنکھو نین نم نہین

زلف سیاہ تیری وہ کالے ہین جان مین — سن سنکے جنکے شور کو ناگو نین دم نہین

پیراہن سرو رکترتی سے جلد آ — قینچی ترے مکان کی قینچی سے کم نہین

دہوتا ہی سیل اشک سے پرتو کا منہ مدام — اک کا زرہ کا ہجر بہی گا ذرسے کم نہین

١٥٩

[illegible]

کیفیت جہان کے نظارون کا غم نہین
مشتاق چشم یار کو تقلید جم نہین

کانٹون مین نکہت گل تر یکقلم نہین
طینت مین ظالمون کی رواج کرم نہین

کب پست ہمتون کو بلا کا ہی سامنا
انسان کی طرح سایۂ انسان کو غم نہین

ہی منحصر خیال پہ انسان کا وجود
ہستی ہی مین بشر کے لئے کیا عدم نہین

ایدل ہی دید جان جہان مایۂ حیات
گر وہ نہو تو پہر مرے قالب مین دم نہین

کب حسن اور عشق مین ممکن ہی اتفاق
تجہ مین جو ہو وفا ہی تو تجہ مین کرم نہین

پرتو سے توڑنا دل مظلوم کا غضب
پشت آسمان پیر کی بیوجہ خم نہین

ہم رہا کرتے ہین اسواسطے میخانون مین
دور ملتا ہی تری چشم کا پیمانون مین

خوش گلو ایسا ہے وہ کاکل پرخم کی طرح
دل الجہتا ہی ہراک شخص کا بستانون مین

وہ جو آواز تیا ہے رقص آتی ہی گہنگرو سے صدا
حشر ہوتا ہی بپا جان نہین جانون مین

حسن مین تیرا اگر کوئی نہین ہی ثانی
ای پری کب مرا ہمسنگ ہے دیوانون مین

وحشت حال دل پردرد سے ہی بحر غزل
جلوہ طاؤس کا ہوتا ہی بیابانون مین

گل اگر باغ مین ہمرنگ نہین ہی تیرا
میرا ہمشکل نہین خار ہی ویرانون مین

یہہ نہین صفحۂ کاغذ پہ صریر خامہ
ہی مگر شیر کی چنگہاڑ نیستانون مین

کیون مرے دل سے نہیں ملتی ہین انکہین انکی | ربط ہوتا نہین کیا شیشون مین پیمانون مین
قیس اور ہم جو ہم ہین تو آباد تہا دشت | شور کیا خوب جنون کا ہو دو دیوانون مین
جیمین آتا ہی کسی پیچ سے ای کاکل یار | دل صد چاک کو رکہدون مین ترے شانون مین
گر مکان مین وہ نہین آتے ہین اپنے ایدل | ہم بہی گہر اپنا بنا لینگے بیابانون مین

شمع سے گر رخ جانان کو ہی نسبت پرتو
کیون لگا دون نہ مرے دل کو بہی پروانون مین

تیرے دست عشق سے مثل گل جو گریبان چاک کسکی قبا نہین | تری سوز ہجر کون سے جو برنگ شمع جلا نہین
تری ہجر بت فتنہ گر دل و ہوش اپنے بجا نہین | وہ صد ہون حسین گہر ... وہ گہر ہو جنین جلا نہین
یہ نصیب کی ہی برائی بس مجہے کچہ کسی سے گلا نہین | کہون حال اپنا مین سب اسے وہ کہے کہ مین سنا نہین
یہ وفا ہی تیری جفا نہین تو نے جو کیا سو برا نہین | مجہے تجہ سے کچہ بہی گلا نہین کہ نصیب اپنا بہلا نہین
دل بوالہوس ہوا خون ... جو نقاب ... وصل مین | کوئی تیغ تیز ہی ہو مگر میری جنگجو کی حیا نہین
ترے آگے رنگ رخ چمن مرا ہوش ہو کے نہ رہ سکا | مرا ہوش صورت بوی گل ترے کوچہ مین کبہی اوڑا نہین
وہی دل ہی وہی آنکہ مین وہی رو برو وہی جوا نہین | رہا کہنے کو وہ جدا مگر کوئی دم بہی مجہ سے جدا نہین
نہو درد دل مین تو کیا مزہ نہو سوز سینہ تو کیا مزہ | نہو اشک جاری تو ہجر کا کسی طرح لطف ذرا نہین
مری آہ مین ہی یہ کچہ اثر کہ جہان کو زیر و زبر کرے | یہ حجاب کا ترے پاس ہے کہ ابہی تیرے صدا نہین

[illegible]

کبھی آئینہ سے نقاب مین کبھی عکس سے تہے حجاب مین	ہین مقابل اب تو ہزارون سے ذری آنکہہ مین وہ حیا نہین
کبھی مار اپنے کرشمون سے کبھی اک ادا مین جلا دیا	تری بزم رقص مین کب بہلا کوی تازہ فتنہ بپا نہین
بخدا کہ سیر دل ہین ہم وہ جدہر سے پہری ادہر پہری منہ	کوی اوس سا کعبہ نشان نہین کوی اس سا قبلہ نما نہین

کسی رشک باغ کے ہجر کی یہہ بہار پرتو زار ہے
وہ شجر ہون جسمین ثمر نہین وہ چمن ہون جسمین صبا نہین

حسن بے قبح کبھی روی حسینان مین نہین	جز پریشانی کچہہ اوس زلف پریشان مین نہین
بالعغا ہوے تعریف کمر کے باعث	ایدل اب کوی قلم میرے قلمدان مین نہین
کر دیا برہنہ وحشت نے مجھے آخر کار	اب کوی چاک ترے وحشی کے دامان مین نہین
صرصر ہجر سے کیا سینۂ پر سوز اوجڑا	گل تو کیا خار تلک میرے گلستان مین نہین
ڈوب کر اسمین نکلتے نہین پہر کیون عشاق	ایک قطرہ بہی ترے چاہ زنخدان مین نہین
واہ ای غیرت خورشید جہانتاب جمال	کون ہے وہ جو ترے سایۂ احسان مین نہین

پہر ہے کیونکر وہ پریزاد بغل مین پرتو
یون جو تسخیر پری قدرت انسان مین نہین

ضعف ہجر انکا اگر جلوۂ اعجاز نہین	میری فریاد یہ کیون معرکہ پرداز نہین
سرگین چشم صنم سلسلہ جنبان ہی جو آج	ابر کی شکل ہون گریان مگر آواز نہین

۱۶۲

[illegible]

زینت بزم طرب تا شق گریان ہی ضرور
لطف کیا راگ کا بیدرد اگر ساز نہین

اس گلستان مین ہوا آزاد لقب کیا اوسکا
وہ جو شمشاد کے مانند سرافراز نہین

ہجر ساقی مین بہلتا ہی اسی جام سے دل
دیدۂ تر کے سوا اب کوی دمساز نہین

آنکہہ لڑتی ہی ہوا زیست کا قصہ فیصل
دور کچہہ عشق مین انجام سے آغاز نہین

تو تیا قفل لب چشم سخنگو نہوا
کیا ہے ای رشک مسیحا ترا اعجاز نہین

ہوگئی حسرت دیدار ہی ای پرتو دام
ہجر مین طایر جان مایل پرواز نہین

کہلتا نہین کہ دیر مین کون اور حرم مین کون
یاد خدا مین کون ہے عشق صنم مین کون

ہر رنگ و بد مین اوس گل رعنا کی ہے ادا
ظلم و جفا مین کون ہی لطف و کرم مین کون

کہتا ہون دیکہہ کر کمر و روی یار کو
ہستی مین کون جلوہ نما ہی عدم مین کون

کیا بات ہی ہماری وفا کی وہ دیکہہ لین
رنج و تعب مین کون ہی مشق ستم مین کون

معشوق بہی وہی وہی عاشق ہے اوبتو
بے پردہ تم مین کون ہے در پردہ ہم مین کون

جنت کی سیر سیر کی لایق ہے دیکہہ لو
مالک کے بس مین کون ہی باغ ارم مین کون

سنبل سے زلف کو وہ ملا کر سناتے ہین
نرگس بتا تو دے ہی فزون پیچ و خم مین کون

پرتو ہی رنگ اوسکا ہر اک رنگ مین جدا

[illegible]

کون کہتا ہی کہ بلبل کو گلستان مین نہین
گل گلستان مین مین خار بیابان مین نہین
عاشق شیفتہ زار مین اور کوچہ جانان مین نہین
مارب عجب عذاب مین ہی
آرام مین طبیعت ابد ارسان نہین
فکر اور کچہہ نہین ہے تو فقط اسم تو ہے
خاموش اسطرح ہون کہ گویا زبان نہین
ہاں آج ہمارے دہن لب فغان

گل کی خوشی مین کون ہے ملبل کے غم مین کون

رونے پہ عاشقوں کے تبسم روا نہین
عبرت کا یہ مقام ہی ہنسنے کی جا نہین

کب ہر ادای یار مین مضمر قضا نہین
کب خون عاشقو نکا شریک حنا نہین

پہر کوی علم عشق مین کامل ہو کسطرح
یہہ ابتدای وہ کہ جسے انتہا نہین

یارب وہ بت ہو قبضہ مین ورد زبان ہے یہہ
کب بت آرزو و مراد دست دعا نہین

مانند بو کے رنگ بہی اک روز ہی ہوا
گلرویون کی بہار مین خوی وفا نہین

غمزے نے دلکو چہین لیا اک ادا کے ساتہہ
نرگس مین کب تری اثر کہربا نہین

وجہ قضا ہین اسکی تغافل شعاریان
دیتا ہون جان اسپہ کہ وہ دلربا نہین

کیون میری آہ سرد نہین زیب کوی یار
بیداد ہی کہ باغ مین دخل صبا نہین

دست جنون کا زور سزاوار دید ہے
اوسکی قبا کی یاد مین کب دل قبا نہین

تشبیہ اوسکی زلف کی مشک ختن کے ساتہہ
پرتو غضب کا فرق ہے کیا یہہ خطا نہین

قلزم اشک شب ہجر ہی طغیانی مین
تر ہین پلکین لب ساحل کی طرح پانی مین

صبح روشن کو رکہا رخ نے جو حیرانی مین
زلف سے ہی شب تاریک پریشانی مین

لطف آرایش دنیا نہین ظالم کو نصیب
رات دن کٹتی ہی شمشیر کی عریانی مین

فخر سلطان زمانہ ہی ترے در کا فقیر | جمع سامان ہو بے سروسامانی مین

ساتھ مُردون کے کفن کیسلئے دینا ہوتا | کچھ اگر عیب نہین جسم کی عریانی مین

رخ و کاکل کا تصور جو ہی فرقت مین مجھے | سحر و شام ہون حیرانی پریشانی مین

کر دیا نور نے اوس چاند کے ہر ذرہ کو مہر | کہئے یہ بات کہان تھی مہ کنعانی مین

غم فرقت کی تواضع مین ہے مشغول یہ دل | میزبان جان ہے مصروف ہے مہمانی مین

بات وہ ہونٹھ چبا کر جو کیا کرتے ہین | ملگئی آب گہر لعل بدخشانی مین

دہیان اوس زلف سیہ کا جو رہا کرتا ہے | رات فرقت کی گذرتی ہی پریشانی مین

دیکھتے دیکھتے بوسے لئے اون انکہون کے | گرچہ ہشیار نگہبان تہے نگہبانی مین

کچھ نہین حاجت پوشاک جوانمردون کو | دم نظر آتا ہے شمشیر کا عریانی مین

رات فرقت کی ستاتی ہی سیہ دیو کی شکل | ای پری ہیچ اسے زندان سلیمانی مین

تری ای رشک سکندر جو صفائی دیکھی | دن گذرنے لگے آئینہ کے حیرانی مین

ہے عجب نشۂ ایام جوانی پر تو
خط ساغر کا ہی عالم خط پیشانی مین

کہتا ہون بار بار یہی اضطراب مین | کیا نامہ بر ہوا ہے سوال و جواب مین

گرمی حسن سے ہوین سب مچھلیان کباب | ڈہائی اوس آفتاب نے کیا آفت آب مین

جلایا کسیکو تو مارا کسیکو
سنون کب تک اس بیحیائی کی باتین
بہت اچھا نہین روکی لو اب زبان کو

جان ہم تجھہ پہ فدا کرتے ہین
دل مین حسرت ہے قدمبوسی کی
نقش پا چوم لیا کرتے ہین
دل پہ پہلو مین بیٹھا جاتا ہے
آہ جو ضبط کیا کرتے ہین
رات دن ہجر مین اوس پرتو
پہر وہ دل داغ دیا کرتے ہین
درد سے پردے مین جفا کرتے ہین
ہمین پوچھو کہ نہ ہو بیہودہ لب
کون عاشق کو حسن کرتے ہین
غلط سفاکی کیا کرتے ہین
تو یاد اپنی پرتو جدائی کی باتین
تجھے بتا دو ہین وصل مین بہی
ہین کیا بیسبب جدائی کی باتین
فقط ایک ہے ربط ذکر بتان سے

واعظ شرابخوار لگا نینگلے سیخ پر
منہ کہولنا تو کہولئے کچھہ جی کے باب مین

بوسہ جو لیلیا ہی خطا اضطراب کی
ورنہ یہہ جرات اور تمہاری جناب مین

یہہ عکدہ وہ رونق بزم نشاط واہ
آئینگے کیا مزے دل خانہ خراب مین

عاشق کی مرگ و زیست نہین وکے ہاتہ ہے
رعنائیان ہین آپکے لطف و عتاب مین

راحت سے ہجر دوست مین مطلب نہین مگر
سوتے ہین اسلئے کہ اوسے دیکھین خواب مین

ای چرخ بے ہنر مین یہان صاحب ہنر
کیا کیا ہین انقلاب ترے انقلاب مین

ہر صفحہ رہن وصف سراپا ہے کیا قلم
تصویر یار ہے فقط اپنی کتاب مین

ہر ہر گہڑی فراق کی محشر سے کم نہین
روز حساب ایک یہان کس حساب مین

عاشق ہون ایک بت کا کہ **پرتو** گناہ گار
دن رات اپنی جان حزین ہے عذاب مین

ہم بیوفا ہین آپ اگر بیوفا نہین
سچ جہوٹ سے تو جہوٹ ہی سچ سے جدا نہین

دعوا کبہی خدائی کا ای بت بجا نہین
تیرا کرم ستم ہے ستمگر خدا نہین

سمجھو نہ ان بتون کو خدا یہہ خدا نہین
پرتو سکے نور سے کوی ذرہ جدا نہین

بک بک سے دشمنون کی مجھے ڈر ذرا نہین
گنا جو ہو سکتا ہی کبہی کاتتا نہین

کیون کہہ رہے ہو مفت کہ ہم بیوفا نہین
کیا راستی تمہاری دروغ انتہا نہین

[illegible]

پیتے ہوے ہین اوس سے تصور مین رات دن | کہنے کو ہم جدا ہین ولیکن جدا نہین

پہر کیون ہمارے حال سے غافل ہوا اسقدر | گر ادعا ہے تمکو کہ ہم بیوفا نہین

سر عاشقون کے شوق شہادت مین جہک گئے | کیا سایہ تیری تیغ کا قاتل ہما نہین

کیون مبتلا ہی اونکی خدائی بتائیے | پردے مین ان بتون کے جو زاہد خدا نہین

ہردم غریق بحر تفکر ہون اسلیئے | مدت ہوی کہ گود مین وہ آشنا نہین

آجلد لب پہ جان ہے تیرے مریض کی | ای غیرت مسیح تغافل کی جا نہین

خوبی سخا ہی عالم حیرت مین بخل ہے | تصویر ہر کریم کی حاجت روا نہین

زاری و آہ سرد نفس سے یگانہ ہون | انسان بغیر آتش و آب و ہوا نہین

کیون دل لگاؤن حور سے واعظ نہ مغز کہا | بتلا تو اسمین حسن نہین یا ادا نہین

آجلد گود مین شش و پنج سے باز آ | آرام سے دوچار دل مبتلا نہین

قاتل بہار غنچۂ پیکان ہے دیدنی | موج نسیم صبح ہی تیری جفا نہین

پرتو بتائے کہ سویدا ہے کسکا نام
دل مین اگر محبت زلف دوتا نہین

کب تیرے شاہدان جہان مبتلا نہین | کب گوش گل کو بلبلون کی سیر ہوا نہین

کب ہان سے میرے گوش تمنا جدا نہین | کب لب تیرے نہین سے بہلا آشنا نہین

وہ تو نظرون مین ہم ہین جہانے ہیون سرگردان
کیا کرین یاد کسیکو نہ کہ خود فراموش رہا کرتے ہین
ہم سمجہتے ہین مقدر کا لکہا
خط جو وان بزم سے ہوا کرتے ہین
نظر آتے نہین جو خواب مین بہی
وہ نگاہون مین رہا کرتے ہین
دل مین اوس بت کا تصور ہے مدام

کاکل کا تیرے عشق جہانگیر ہو گیا	وہ کونسا ہے دل جو اسیر بلا نہین
کہتا ہون بیخودی مین ہی یارب ملے وہ بت	اسکے سوا اہی کوئی التجا نہین
کیا سنبلہ مین اپنا ستارا ہے آجکل	اوس زلف کا خیال جو سر سے جدا نہین
فیاض سخت دل کو نہین فیض سے ثمر	لقمہ سے بہرہ ور دہن آسیا نہین
ای بت علاج علت بد کا محال ہے	وہ سخت یہ مرض ہے کہ جسکی دوا نہین
ہمدم ہو نکا مجہ سے ایدل نادان گلہ نکر	تیرا ہی یہہ قصور ہے میری خطا نہین
ہاتہون مین تیرے رنگ جمائیگا خون مرا	کچہہ یہہ ہی جمعرات کی ظالم حنا نہین
سر گوشیون سے غیر کی پامال ہاں ہون	اوس بیوفا کو پاس مروت ذرا نہین

پرتو ہمین نوشتہ قسمت سے ہے گلا
کچہہ خط نہ بہیجنے کا کسی سے گلا نہین

نا آشنا کے غم مین کوئی آشنا نہین	پہلو مین دل جو دوست تہا وہ ہی رہا نہین
زلفون سے روی صاف کو اوسکے ہی اتصال	خط خطا ختن کا حلب سے جدا نہین
یہہ کب تلک رہیگا فروغ چراغ حسن	ظالم مرے جلے ہوئے دل کو جلا نہین
آئس کی جہیر جہاڑ کا توتے نہ سلسلہ	کیجے جفا ہی تم مین جو خوی وفا نہین

پرتو ہون کے پاس سراسر خدا گواہ

دل توڑنا کسیکا روا ہے خطا نہین

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

ہرگز رواج ورسم تعلّی یہان نہین
دیکھو زمین شعر تہ آسمان نہین

ویرانہ ہے وہی کہ وہ گلرو جہان نہین
یان موسم بہار ہی فصل خزان نہین

جب سے مرے مکان مین وہ نوجوان نہین
دن ہی سوائے پیر کے کوئی یہان نہین

بنتی ہے زندگی مری اوسکے بناؤ مین
بگڑے تو پھر موافقت جسم وجان نہین

حیفا ہو نہ سرو گلستان کا اشتباہ
کیون مایل خرام وہ سرو روان نہین

دشمن شب وصال کا پیدا ہی اک نہ اک
بانگ خروس ہے جو خروش اذان نہین

قربان تیرے ای سگ جانان بتا تو دے
کس جرم پر قبول مرا استخوان نہین

پتھر پڑے الٰہی ہمارے نصیب پر
سر توڑنے جنون مین بھی وہ آستان نہین

آتش لگادی سوز فراق کمر نے کیا
جلتا ہے بال بال سر مو دھوان نہین

دل داغدار کیسی ہجر دوست سے
درکار اس چمن کے لئے باغبان نہین

کوچ مسافران خیال دہان یار
محتاج نالہ وجرس کاروان نہین

آتے ہی اوسکے شکوہ بیداد کیا ہوا
ہم یون ہین اب خموش کہ گویا زبان نہین

کہی بات جس سے اوسکو مسخر بنالیا
تعویذ جب ہے یار کا نقش دہان نہین

[illegible]

دیتی ہے آہ اسکی خبر اوسکے رفت کی
کہتا ہون آپ اور نہ سنتا ہون غیر سے
ظالم سے کم معاون ظالم کی قدر ہے
اپنے ہی منہ کی دیدہے اوس گل کی ہجر مین
اوس زرد دامنی سے مشابہ ہی تار تار
کہایا نہین ہمانے غم یار نے اگر

کب در پئے بہار چمن مین خزان نہین
غیبت کے باب مین مجھے گوش و زبان نہین
خنجر سے بڑھکے قیمت سنگ فسان نہین
شوق نظارہ چمن زعفران نہین
بیوجہ مجکو شوق گل زعفران نہین
پھر کسلئے بدن مین مرا استخوان نہین

پرتو سے آجکل دل عالم دغا سے پُر
جنس وفا جہان ہو وہ کوئی دکان نہین

ہمقافیہ بر غزل امانت لکھنوی

منہہ ہی وہ مہر منور کہ جسے کہتے ہین
کسطرح بلبل دل مبتلا نہو پہر گستاخ
نہین کرتا دل مشتاق کو محروم جواب
روزن مور ہے ای تنگ شکر تہ خانہ
بت بیدرد ہوا مایل درمان جنون
آکے قابو مین نکل ہی گیا وہ ماہ جبین

تل وہ مہ ترا دلبر کہ جسے کہتے ہین
رخ ترا ہی وہ گل تر کہ جسے کہتے ہین
وہ ملا ہمکو پیمبر کہ جسے کہتے ہین
مجھے غم نے وہ دیا گھر کہ جسے کہتے ہین
اج لگنے ہین وہ پتھر کہ جسے کہتے ہین
بنکے بگڑا وہ مقدر کہ جسے کہتے ہین

[illegible]

ضعف عشق کمر یار نے موہوم کیا | ہوگیا جسم وہ لاغر کہ جسے کہتے ہین
گلرخون کے غم دوری نے کیا گھٹ باغ | ایسے اوڑہتے ہین ہوا پر کہ جسے کہتے ہین
کام قاصد کا ادا ہوگیا رفتہ رفتہ | ہی تصور وہ کبوتر کہ جسے کہتے ہین
ہوگیا دیکھتے ہی مست محبت عالم | انکہہ تیری ہی وہ ساغر کہ جسے کہتے ہین
شیر ہون گربہ صفت جبہہ سے گریزان عدو | چہا گیا ہی وہ مرا ڈر کہ جسے کہتے ہین
آدمی طوق بگردن ہوے اسکے غم مین | ہی یہہ قامت وہ صنوبر کہ جسے کہتے ہین
ایک گلرو نے کیا داغ جدائی سے نہال | دست قدرت مین ہے وہ زر کہ جسے کہتے ہین
مری آہون نے ترے در کا نہ پردہ اولٹا | ایسا سیدہا ہی مقدر کہ جسے کہتے ہین
دیکہہ لے چرخ تو چکرا کے زمین پر گرجاے | ہی وہ اس بخت کا چکر کہ جسے کہتے ہین
زانوی صاف حسینان پہ رہا کرتا ہے | آنچل ہے وہ مرا سر کہ جسے کہتے ہین
صنعت و قدرت خالق کے تماشے دیکھے | چشم بینا ہی وہ ساغر کہ جسے کہتے ہین
اوسکا دربان ہی اب حامل نامہ ہے مرا | ہاتھ آیا وہ کبوتر کہ جسے کہتے ہین
دونون رخسار سے آئینے سکندر کے دبے | ہی یہہ دارا وہ سکندر کہ جسے کہتے ہین
زیست عشاق کمر کو ہی وبال ای ظالم | چین پاتے ہین وہ مرکر کہ جسے کہتے ہین
ہین گنہگار وہ بیزار نہینگی کیونکر | اب بپا ہی وہ نرا شر کہ جسے کہتے ہین

ہی کسی گل کا جنون دست و گریبان مجھسے
اب ہون جامہ سے وہ باہر کہ جسے کہتے ہین

موتی غیرت سے صدف مین ہوے جو نا گل کر
دانت تیرے ہین وہ گوہر کہ جسے کہتے ہین

آشنای یم بیداد بتان ہون ہمہ تن
بخدا ہون وہ شناور کہ جسے کہتے ہین

میرے پہلو سے کنارے جو ہی وہ قلزم حسن
چشم تری وہ سمندر کہ جسے کہتے ہین

لحد کشتۂ رخسار منور پہ ترے
چاندنی کی ہے وہ چادر کہ جسے کہتے ہین

اوس پریزاد نے پر کے اوڑا یا پر سے
مرغ دلکو وہ طے پر کہ جسے کہتے ہین

الامان بال پر اک اوسکی پلک کا ہی وہ تیر
اور ابرو ہی وہ خنجر کہ جسے کہتے ہین

دیکھکر جلوہ فزا بارہ دری مین اوسکو
دل پرتوؔ ہے وہ ششدر کہ جسے کہتے ہین

ہمقافیہ بر غزل داغ دہلوی

اکتا ہون مین بہی شعر خو اضطراب مین
تڑپے ہزار برق نہ آنے جواب مین

سارا منگ خاک سے ہوا اضطراب مین
بجلی گری ہے خرمن عہد شباب مین

پہلے فلک سے ماہ کا ثابت ہی گر قیام
کیونکر پہر اوسکا چہرہ ہے وہ ہر نقاب مین

ہم مست جام عشق ہین ہشیار محتسب
حرمت کا نام تک نہین اپنی شراب مین

بیت الشرف ہی قول منجم کا مہربان
روشن ہے یہہ حساب ترے گہر کے باب مین

[illegible]

شعر

[illegible]

خاکا اوڑا لیا ہی سراپای یار کا	بلبل بھی بولتا ہون گلستان کے باب مین
کچھہ سدہ نہین موافق ضرب المثل مجھے	جوش جنون کے ڈھنگ ہین فصل شباب مین
سایل ہون ایک بوسہ کا امساک چھوڑ دے	استادگی ہے کسلیے کار ثواب مین
کشتہ ہون بخت خفتہ کا ای شوق پای بوس	ہو خاک اپنی سونے کی اوسکی رکاب مین
بیکل کیا ہی ظالم یکتا کے ہجر نے	سیماب اور مجھہ سے بڑی اضطراب مین
پھیرا نہین جو گردش ایام نے اوسے	یہ حیص و بیص کیون ہے مرے خط کے جواب مین
سفاکیون سے کرتے ہین وہ ظلم بیشمار	روز حساب تا کہ نہ آئے حساب مین
رعنائیون کا جلوہ نظر آئے آپکی	ملجائے قند لطف جو زہر عتاب مین
کر جلد تر نگاہ کرم ای کنارہ کش	پانی ہے تیری چاہ کا چشم پر آب مین
کیون یاد چشم مست مین بھولون نہ آپکو	مدہوشیون کی لہر ہین جام شراب مین
درزی لگا دے میرا دل داغدار بھی	گلکاریان جو چاہیے اونکی نقاب مین

پرتو مصیبتون مین نہون کیون عدوی بت
دشمن کو اپنے حق بھی رکھیگا عذاب مین

ہمقافیہ غزل رند لکھنوی

زیست پامال غم عشق کی منظور نہین	اوس سلیمان کو سر پرورش مور نہین

۱۷۳

[illegible]

ہی کیا دفن کے قابل دہن مور نہین
ناتوانی مری محتاج لب گور نہین

ای صبا دور ہو اودہ گل خندان جب سی
دل مرا خوش نہین شادان نہین مسرور نہین

سو کہہ کر جون گل تر خار ہو سورج کا بہی پہول
جوشن سپہری ایام سی کچہہ دور نہین

مجہی دوزخ ہی زمستان مین غضب گہر اپنا
اس برس زینت آغوش جو وہ حور نہین

نقد جان عاشق بیدل کے خزانے مین رہی
کسی سیر کا محبت کا یہہ دستور نہین

دل ہوا شام ہی سی سرو قدون کے غم مین
صبح تک جان ہی ہوا آزاد تو کچہہ دور نہین

لیجیو ای جوش جنون دشت کو آہو کیطرح
ایک خوش چشم کو صحبت مری منظور نہین

یہہ رہا مر کے ہی مد نظر خوش چشمان
کہ نقط تیر کا تودہ ہی مری گور نہین

گل سی رخسار نے مارا ہی کسیکے یارو
پہول رکہدو کہ کفن طالب کافور نہین

لاکہہ پردون سی تری جلوہ نمائی کی صفت
ذات ستار کی سوگند کہ مستور نہین

اس غزل کی ہمین اب داد ملیگی کس سی
میر مرحوم نہین ناسخ مغفور نہین

دیکہیو زنہار تکبر نہین آئین کمال
سرکشی نقص ہی کامل جو ہی مغرور نہین

جلوہ اوسکا نظر آیا مجہی اس کثرت کی
یار کا روزن دیوار ہی ناسور نہین

رکن عنصر ہی حسینونکا غرور اے گردون
کونسا وہ مہ کامل ہی جو مغرور نہین

صورت باغ مجہی خوف خزان سی کیا ہو
لب خندان نہین ہر مین دل مسرور نہین

ٹکتے ٹکتے یونہین آنکھین ہوین پرنور کی سفید
جب سے مد نظر ای مھر ترا نور نہین

ہمقافیہ بر غزل داغ دہلوی

تیرن دوری سے جگر سینے مین دل بر مین نہین
ہای خانہ برانداز کوی گہر مین نہین

دل مشتاق شہادت کو ہین دو دن بہر کیا دم
زور شانے مین نہین دم ترے خنجر مین نہین

ہجر نے آپکے یہہ مضطرب الحال کیا
چین باہر نہین آرام مجھے گھر مین نہین

کیون میسر ہو مجھے ماہ جبینون کا وصال
وصل کے حرف ہی تحریر مقدر مین نہین

شوق بیداد کا ہی غلغلہ داد یہہ کچھ
شور کاشانۂ دل عرصۂ محشر مین نہین

مطمئن خاک ہون جب صورت وعدہ یہہ ہے
ہان گھڑی بہر مین کبھی اور گھڑی بہر مین نہین

حسن ناکامی تقدیر کے جلوے دیکھو
حلق پر رکھتی ہی دم یار کے خنجر مین نہین

دل پر داغ یہہ دے ہاتھ کے چھلے کا بھی گل
بعض کیون ای شہ خوبان تری دفتر مین نہین

حشر مین حشر مچاینگے مرے نالہ و آہ
گر کیے وعدے پر اپنے کوی محشر مین نہین

بے ثباتی سے ہو نکسطرح یہہ قاتل آگاہ
کہ حباب ایک بھی آب دم خنجر مین نہین

ہر گھڑی ہی مجھے تصویر ہوا ہی اوسکی
کب وہ آنکھوں مین نہین دل مین نہین سر مین نہین

پھر ہوا نرم مرے نالون سے کیونکر دل بت
موم ہونے کی صفت جب کسی پتھر مین نہین

ہوئی ہے بہار ای شاخ دار گردن
عاشق کا قتل جانان کا صدقہ
ای انجمن مین دو و غلامی

ذرہ ذرہ مین چمکتا ہی اوسی مہر کا نور	ای فلک مہ مین نہین ہے وہ کہ اختر مین نہین
خون دل سے ہے غم ساقی مین ہی آنکھین لبریز	دختر کہہ حسن پری کا مرے ساغر مین نہین

نہ پھرون یار کے دروازے سے پرتو مایوس
غم و حسرت سہی شادی جو مقدر مین نہین

ہمقافیہ بر غزل ذوق دہلوی

صبح بہار ہجر شب غم سے کم نہین	کچہ آفتاب دیدۂ پرنم سے کم نہین
کیفیت نظارہ ماتم سے مست ہے	عاشق کو چشم ترقدح جم سے کم نہین
دیوانہ ایک شرم کے پتلے نے کردیا	دامن ہمارا دامن مریم سے کم نہین
رونے پہ ٹھنڈی سانسون نے آخر لگا دیا	سرما ہی برشگال کے موسم سے کم نہین
فرقت مین ایک مست کے یہ منقلب ہے عیش	پیر مغان ہی خضر رہ غم سے کم نہین
عاشق کی طرح اسکو بھی اچھا نہین ہی چین	درہم کی خو طبیعت درہم سے کم نہین
فرقت مین سیر باغ نے پامال کردیا	ہر سرو مجھکو قامت آدم سے کم نہین
وہ حور جب نہین تو نہین حور سے غرض	جنت بغیر یار جہنم سے کم نہین
آئی ہی اوس ملیح کے چہرے ہون زخم دل	اوس حسن کا نمک مجھے مرہم سے کم نہین
تشبیہ خاک چاہ زنخدان سے دیجیے	خورشید ایک قطرۂ شبنم سے کم نہین

رلواتی ہے جو اک صنم کعبہ رو کی چاہ
پانی ہماری آنکھہ کا زمزم سے کم نہین

روٹی کے لقمہ لقمہ سے کتنے لگا جگر
فرقت مین تیری مجکو غذا سم سے کم نہین

سینہ زنی ہی حاصل ارمان قتل ہے
ذی الحجہ بیکسون کو محرم سے کم نہین

ہون دشمنون کے سینے پر اک سل مین ناتوان
اپنے جو ہاتھہ دوست کے محرم سے کم نہین

میخانہ مین ہے فرقت ساقی سے انقلاب
اے دل ہر ایک مغ ہمہ تن غم سے کم نہین

غم مین ہین ایک سینے کے سینہ خراشیان
عاشق کے ہاتھہ پنجۂ ماتم سے کم نہین

کہتے ہین شعر ذوق سے پرتو ہمارے شعر
ہم تم سے یار کم نہین تم ہم سے کم نہین

ہمقافیہ برغزل داغ دہلوی

امین عشق جو ہوتے ہین یار غم بھی ہوتے ہین
شریک بزم عشرت شامل ماتم بھی ہوتے ہین

ہمین ہی باعث رنج والم اپنی پریشانی
خوشی ہے یہ بھی شبیہ زلف جانان ہم بھی ہوتے ہین

ہون اے جراح مجروح نگاہ شوخ بے پروا
مرے زخم جگر منت کش مرہم بھی ہوتے ہین

نہین جاتی وہ دمبازی مزاج یار سے اب بھی
کیا جب دم نے دیوانہ تو محو دم بھی ہوتے ہین

گلہ کرتے ہین کیون عشاق انکی بیوفائی کا
کہین محجوب طینت شاہد عالم بھی ہوتے ہین

شقایق کہتے ہین اے غیرت شیرین ترے ہاتھون
شہیدو نہین لعل لب کے داغی ہم بھی ہوتے ہین

شب وصل اب نہ گھبرا اے حسین آرا پسینے سے
کہ روئے گل پہ اکثر قطرۂ شبنم بھی ہوتے ہین

[illegible] غم ہے [illegible] زنار سے گردن
[illegible] سراپا [illegible] گردن
[illegible] عضو بدن [illegible] گردن
[illegible] ہون دست جانان
فدای [illegible] ہون گردن مین [illegible] گردن
ہون گردن [illegible] جاے گردن
[illegible] سر [illegible] جیب و [illegible]
وہ [illegible] گردن
یقین ایمان [illegible] جیب [illegible]
[illegible] جان [illegible] گردن
نہین دیکھی ہوا [illegible] نہین
شکوہ [illegible] آسمان [illegible] نہین

177

[illegible] دیکھا تیری خطا نہین
روی صنم کا کون [illegible] مبتلا نہین
زلف [illegible] کوئی رہا نہین
دل [illegible] لب نہین
جرأت معاف [illegible] اسمین خطا نہین
عاشق اگر وفا کرے تو بجا نہین
معشوق وہ نہین [illegible] جو وفا نہین
افسوس ضعف [illegible] کیا کیا نہین
روتے ہین [illegible] نالون مین [illegible] نہین
[illegible] دل کا نام [illegible] نہین
آہ سوال [illegible] کبھی لب آشنا نہین
[illegible] کوئی بت بیوفا نہین
پہلو مین دل ہی [illegible] نہین
طالب ہون [illegible] مجھے ہی [illegible] نہین
جنت مین [illegible] یار جدا نہین

ہوا ای چشمہ خورشید مین کیا ذکر پانی کا
جہتے کسطرح حسن و عشق کا لگا قیامت ہے
تڑپا ئینگے لب فریاد میرا بادون اب حد سے
خبر کا نون نے لی گردت وحشت سے نہ بچایا ہی
کہین ای قبلہ عالم تو طواف کعبہ کے خواہان
جو بخشا آپ نے حسن رخ روشن دیکہکر مجکو
ہون گریان وصل کی گت جیو بیبر بہشتیان مین سے

کہین ساقی شراب طالب زمزم ہی ہوتے ہین
غمش ناصح جدا ایسے کہین توام ہی ہوتے ہین
ستم تڑ تڑ کے اونکے دلبر اپنے کم ہی ہوتے ہین
گریبان عاشقون کے دامن مریم ہی ہوتے ہین
ترے شیدا الطاق ابروی برخم ہی ہوتے ہین
صفائی دیکھیے قرآن کے سورے دم ہی ہوتے ہین
یہی دست تمنا پنجہ ماتم ہی ہوتے ہین

صفائی کیا دکہاتی ہے نتیجہ دیکہین ای پرتو
جمال آئینہ رویان پہ حیران ہم ہی ہوتے ہین

ہمقافیہ بر غزل سید ضامن علی صاحب جلال لکہنوی

کب آفت کا دن روز فرقت نہین
کسیکو کسی سے محبت نہین
غنیمت ہے دید و جو قدر رخ
کیا بخبر ہجر نے آپ کے
نہو کیون تصور مین تیرا ملنگ

مجہے خوف صبح قیامت نہین
کچہہ اس دور مین آدمیت نہین
ہو بندہ مشتاق راحت نہین
خوشی کی ہوس غم کی حسرت نہین
مری وحشت آہو کی وحشت نہین

نہین کب کسی سرو قامت کا دہیان | مرے سر پہ کب اک قیامت نہین
سویدا دل مردم چشم سے | کہان یار تیری محبت نہین
گلے کیون نہ منہ پر کرون یار کے | کوئی شکوہ غیبت شکایت نہین
یہہ بیخود رہے عشق مین بار ہا | کہ مرنے کی اب دل مین حسرت نہین
ہی دور قمر کی یہہ خلقت عجب | دل و چشم مہر و مروت نہین
تبسم تکلم ترنم ہین کیا | جو اوس بت کے لب مین کرامت نہین
نئے ظلم ای ترک ایجاد ہون | مرے حال پر کیون عنایت نہین
مری محفل اور شکوہ دوستان | یہان دشمنون کی شکایت نہین
ہلال انگلیون سے دکہایا گیا | کہ اوس ناخن پا کی صورت نہین
نہین کہہ دیا منہ پہ سائل کے واہ | تری آنکہ مین کچہہ مروت نہین
نفس سوختہ دل جہان سے رہے | کہ یان دم بہی لینے کی فرصت نہین

ہین پر تو یہہ کج طبع معشوق دہر
کبہی راست گوئی کی عادت نہین

ہمقافیہ بہ غزل جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکہنوی

ای شاہ حسن تیری گلی کا گدا ہون مین | گو فخر تاج صورت بال ہما ہون مین

[illegible]

ہے دعوی حباب حقیقت نما ہوں میں
جس سے مری بقا ہی ادسی میں فنا ہوں میں

افتادگی بخت سے گر نقش پا ہوں میں
اس رہ میں رہروؤں کی جبیں دیکھتا ہوں میں

ہرگز نہیں ہے جو کہ جو سچی زبان ہو
بندہ اگر کہے تو بجا ہی خدا ہوں میں

تغیر غم سے روئے ہوا ہی تو فکر کیا
ایدل ہزار بار بگڑ کر بنا ہوں میں

جسم و دل و دماغ میں تو ہی سما گیا
ایجان پردہ کھلنے کیا دوسرا ہوں میں

ہوں ساتھ ساتھ صورت نعلین یار کے
جائیگا مجھ سے بچکے کہاں خاک پا ہوں میں

حیران جو ہوں تو رخ ہوں پریشان جو ہوں تو زلف
دوری میں بھی جدا تری قربت سے کیا ہوں میں

کیوں بت پرست کفر سے ہوتے ہیں متہم
کہتا ہی حسن جلوۂ نور خدا ہوں میں

ڈوبوں نہ کس طرح عرق انفعال میں
مصروف شکوۂ ستم آشنا ہوں میں

حجۃ ناتواں کی خاک سے چھوتے فرس کے پاؤں
ای شہسوار سعد آن رہا ہوں میں

تشبیہ زلف مشک شب و مارا برسے
ایجان تیرے سر کی قسم اک بلا ہوں میں

الزام بیوفائی تغافل کے ہاتھ ہے
ظالم مرا قصور نہیں بیخطا ہوں میں

پروانہ چراغ لحد صاعقہ بنے
منظور برق خندۂ دندان نما ہوں میں

گھر بیٹھے ہی میر کجا وہ لیتے ہیں ناز سے
تیغ ادا سنانی ہی تیر قضا ہوں میں

تسبیح آپ ہی کو مبارک ہو شیخ جی
بندہ بتوں کا دل سے مگر ہو چکا ہوں میں

پرتو نگاہ مہر پری رو کا منتظر
سایہ کی شکل اوسکی گلی مین پڑا ہون

ہمقافیہ بر غزل داغ دہلوی

اک مہروش کے درد کی لذت چشیدہ ہون
اس میکدہ مین صورت جام آبدیدہ ہون

بیگانون کے بھی بار الم سے خمیدہ ہون
یعنی مین درد دل کے لئے آفریدہ ہون

وحشت سہی کہ گوشۂ عزلت مین امن ہے
آہو کیطرح اہل جہان سے رمیدہ ہون

دیوانہ فکر ترک تعلق نے کر دیا
کانٹون سے وحشت کے بھی مین دامن کشیدہ ہون

الجھے کا تیرے جب سے گلو گیر ہے جنون
گردن مین طوق غم ہے گریبان دریدہ ہون

مارا ہی تیری کاکل و شمشیر ناز نے
مین لاش سر بریدہ و افعی گزیدہ ہون

امید وصل سرو قدان سے ہون دور دور
مین نخل خشک یاس کی شاخ بریدہ ہون

عشق کمر مین نام کو اپنا نشان نہین
ہے ہے رخ عدم کا مین رنگ پریدہ ہون

یکسر ہون باز اپنے پرائے کی فکر سے
ایدل گلوی مرغ تعلق بریدہ ہون

کیون مجھکو کوئی پاس مین جگر نہو مدام
مین نادر امید و ہوس نارسیدہ ہون

اسدرجہ ہون ضعیف کہ حرکت محال ہے
گویا مین آشیانہ مرغ پریدہ ہون

از خویش رفتگی ہے محبت کی راہ مین
ہیہات ابقبای تحمل دریدہ ہون

فرقتین اپنے گھر کی زمین آسمان ہے
آ ای جوان تیر کے مانند گود مین

ابر سیہ کبھی کبھی برق طپیدہ ہوں
غم سے ترے کمان کی صورت خمیدہ ہوں

ارمان وصل و حسرت دیدار یار مین
پرتو مین رنج دیدہ مصیبت رسیدہ ہون

ہمقافیہ بر غزل جناب میر تقی میر مغفور دہلوی کے

اگر وہ پاس رہے دیکھنے کی تاب نہین
رہے جو دور تو مقدور اضطراب نہین

نہین ہے عیب جو منھ پر ترے حجاب نہین
عذار مہر کو محتاجی نقاب نہین

نہین نہین او نہین غصہ نہین عتاب نہین
مگر سوال مرا لایق جواب نہین

فرو فساد ہی جب بانی فساد نہو
جو شر شراب سے نکلے تو غیر آب نہین

نہ چاندنی مین کرای آفتاب جلسہ ہی
قمر کا اتنا تری انجمن کے باب نہین

مری وفا ستم آرا ہو کس طرح محبوب
کہ یکقلم تری بیداد کا حساب نہین

ہر ایک رات ہی فرقتین رات ساون کی
ہمارے دیدۂ تر کو خیال خواب نہین

کیا ہی دور قمر دور شمس کو تو نے
ہے شیر عکس سے رخسار کے شراب نہین

نہین ہے رونق میخانہ تو جو ای ساقی
کب آہ درد سے میکش ترے خراب نہین

بیان تلک ہے وہ خاموش لب جواب ہے تنگ
کہ ایک چولی کے گو تہ کو بھی جواب نہین

عکس رخسار سے ہلال ہوئے

ابرو سے کمان کے جو مارے ہین

اس جنونی سے میرا کام کیا

ای جنون [illegible] عشق کے مارے ہین

باعث وصف روی آشنا کی

کسی دہن کی ثنا مین زبان کھولی ہے
اسی یہ زندگی مستعار ہستی ہے
دو چار اپنے پسینے کے قطرے ٹپکا دے
فراق ساقی رعنا کا لطف اور ہی ہے

کب اپنی بیت ہر اک فرد انتخاب نہین
ثبات بحر جہان صورت حباب نہین
مری غشی کے لئے حاجت گلاب نہین
لہو شراب نہین ہے کہ دل کباب نہین

بناؤ خانۂ زنبور کی طرح پرتو
جہان مین کونسے موذی کا گھر خراب نہین

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

حق نے سیماب دیا ہی دل بیتاب نہین
بیقراری ہے بلا کیا جو ہر سیماب نہین
خوب برسات کے امساک نے منہ خشک کیا
آبرو بخش رخ گاوزمین آب نہین
کیون نہ ٹھہرے یہ ترے آتش رخ کے آگے
پارۂ دل ہے مرا پارۂ سیماب نہین
شبنمی سیلہ نہین یہ ہمہ تن شبنم ہے
کارآمد کسی شب چادر مہتاب نہین
طایر خواب ہمارا یہ اوڑتا پھرتا ہے
لوگ سرخاب جسے کہتے ہین سرخاب نہین
عالم یار یہ مردم کو نہی سوجھی ہے
حسن ہے بحر نہین چشم ہی گرداب نہین
کسقدر رواداوسے سر کا جھکانا جرم ہے
اوس سرافراز کے گھر مین کوئی محراب نہین
بے ترے ای چمن آرا ہی مجھے خون بہار
چشم خونبار ہین یہ جام مئی ناب نہین

جان لینا تو تم سے دور نہین
مار ڈالو گے صدمے دے دیکر
اسمین کچھ یار کا قصور نہین

رافدن بند ہین آنکہین پیا ہنجوابی ہے | اوسکی غفلت مین لفکری ہی مجہے خواب نہین

ترک دنیا کو نہ آسان سمجہنا پرتو
بے سبب نام جہان عالم اسباب نہین

کون دل ہے جو ترے بس مین گرفتار نہین | کون غنچہ ہے ترے ہاتہ سے جو خوار نہین
پس دیوار نہین کون ترا دیوانہ | ای پری کسیہ ترا سایۂ دیوار نہین
سرخبادے کی ہے تشخیص طبیبون کو غلط | مرض فرقت ساقی ہی ہے آزار نہین
کسکو وہ جلوہ دکہاتا ہی تماشا دکہین | کون موسی کی طرح طالب دیدار نہین
ترک انصاف ہی دنیا مین جوانمردی ہے | چشم انصاف اگر ہو تو وہ تلوار نہین
درد ہمدردی کوئی نہین ہمدرد مرا | غم ہی غمخوار ہی اپنا کوئی غمخوار نہین
نہ کرے تو جو کرم کون کرم مجہپہ کرے | نہ کرے تو جو مدد کوئی مددگار نہین
کسکو بتلاتا ہی ای زاہد نادان ہر زہد | مغفرت ہے کوئی محروم گنہگار نہین
ہو تری رشک سے اوس چشم سیہ کے آنکہین | اور کوئی مرض نرگس بیمار نہین
کسکو بازار جہان مین نہین تیرا سودا | کون سر بیچکے سودے کا خریدار ہوا
تو وہ مطلوب ہے ای جان کہ ہی ہر دلکو عزیز | کون وہ شخص ہے جو تیرا طلبگار نہین
اوس جفاکار کو لیکن ہے وہی بے خبری | کب مری آہ سے عالم مین دہوان دہار نہین

اوسکی زحمت سے ہمین عذر نہین [illegible]

بار اوسکا ہی نہایت دل نازک پہ مرے	ای وفا کش مجھے محفل مین تری بار نہین
یار کو کان نہین ہین جو سنا عشق کے لئے	مین بہی خامش ہون کہ گویا لب اظہار نہین

خوب ہے مد نظر اسکے زمانے کا چلن
کوئی برق کی طرح اس سے خبردار نہین

ہمقافیہ بر غزل حکیم سید ضامن علیصاحب جلال لکہنوی

ہم بیقرار فرقت آرام جان کے ہین	اُلٹے ستم بہی ای فلک دون کہان کے ہین
سامع کے دل جلے ہوے سوز بیان کے ہین	کیا نالے گرم تر مری سوکہی زبان کے ہین
وہ مہربان کہان کہ نہین ان ہی گود مین	کیا قہر تفرقے ستم آسمان کے ہین
اللہ نے دئے لب نا قوس واہ واہ	ہم آشنا فراق صنم مین فغان کے ہین
ای ہمصفیرو پہولو نہین بہتر و رہون	برباد ہم نسیم ہواے بتان کے ہین
یہہ ہچکیون کا عاشق گریان کی خبر ہے	کہانسی ہے آشنا جو لب او من نوجوان کے ہین
سنکر کہا ہجوم غم بیکسی کا حال	کیا خوب آپ ہاتہ تو اک کاروان کے ہین
شکوہ تو کیا کہ شکر مین بہی نہ کہو لینگے	عاشق ہم ایک فتنہ گر بدگمان کے ہین
مقبول ضبط ہے نہ شکایت لپسند ہے	یہہ سارے رنگ ڈہنگ مرے امتحان کے ہین
ہر صبح زیب خوان جو نان گرم ہے	گردون کو انتظار یہہ کس میہمان کے ہین

اک آفتاب رونق بزم پری نہیں — کیا درد خیز دور غضب آسمان کے ہیں
معدوم کردیا ہے کمر کے فراق نے — کب ہمکو اشتیاق بہی نام و نشان کے ہیں
آنکھون سے اسکی کام زبان کے ادا ہو — نخرے تو ایک حشر سے سر نیجان کے ہین
یہہ ضعف ہے کہ طاقت دیدار طاق ہے — ہیک نظر مین اپنے چلن ناتوان کے ہین
عقبی مین بہی اٹہاٮٔینگے کوہ گنہ کا بوجہ — دنیا مین آشنا ہو کہ خواب گران کے ہین
دل کسکا دیکہتے ہو ذرا منہہ بتاؤ تو — مجہکو بہی امتحان مین غرض امتحان کے ہین
ای سادہ لوح یون جو ہر سے بنجانا — اوراق یہہ دفاتر جور خزان کے ہین
طالب کسکے پھر یہہ جوانمرد دل نہین — ہیچے مرید دل سے جو پیر مغان کے ہین
دیکہا کہ چشم مردم دانا مقام ہے — پہر اور رہنے والے ہم اید کہان کے ہین
کیا شکوہ ای موذن الحملہ ہم بہی ایک — عاشق تمام شان کی خروش اذان کے ہین
واقف بس اپنے نام و نشان سے ہو گیا کوئی — ہم بہی تو اک نشان کسی بی نشان کے ہین
جب جان ہوکے تو سر بہی اور تاد نہین ہے — باندہ ہر طرح سے ہم اپنی زبان کے ہین
ای چاند تیری شیفتگی کا نشان ہے — دو ٹکڑے چاک اپنی قبا مین کتان کے ہین
واعظ کی بس وہ ایسا ہی گین اگلی عجم — بنگلا اس ایک جان کو جہگڑے جہان کے ہین

پہر تو نپٹا اوسکا جو ٹپکا تو چہرہ کس جون

ہم دل سے جان نثار ہیں پیر مغاں کے ہیں

واصفا اس گل رو کا رخ گلستاں ہو چکیں
بے زباں اک جانور جیسے صبح خواں ہو میں نہ ہوں

ہو نہیں صبح وصل ہمراہ موذن نعرہ زن
اک خدا کا بندہ مصروف اذاں ہو میں نہ ہوں

تاب آئے کس طرح میرے دل بیتاب کو
آئینہ منظور چشم دلستاں ہو میں نہ ہوں

میری بیداری کا یار تجھ سے ہے یہی شکوہ
لائق جلوہ گری خواب گراں ہو میں نہ ہوں

لطف ہے دیوانہ پتھر کا تو پتھر نہیں
کیا مزہ خالی جو سنگ آستاں ہو میں نہ ہوں

سخت تر ہیں ہے کیا انکی طرح اپنا دل
اب ہو تو نکا گر خدا ہی قدرداں ہو میں نہ ہوں

اتحاد بلبل و گل قمری و شمشاد ہو
گلستاں میں وہ گل سرو رواں ہو میں نہ ہوں

بے نشانہ تیر کس پر ماریگا اتنا تو پوچھ
لطف کیا تنہا تو ابرو کماں ہو میں نہ ہوں

گو ہوا ہوں پیر لیکن ہے مرے ہے وہ فضول
مثل تیرے کماں وہ نوجواں ہو میں نہ ہوں

میں ابھی تو داخل عالم تجھے خارج نہیں
تیرے جلوے سے مشرف اک جہاں ہو میں نہ ہوں

ای فلک بے گور مرا آغوش ساب صبح تھی
یار ہو قابو ہوا اور خالی مکاں ہو میں نہ ہوں

شکوۂ بیداد حسن و ناز برداری عشق
ہو جو شاکی تو مزاج منصفاں ہو میں نہ ہوں

تھے مری تقدیر وہ انکا مقدر کیا گلہ
یاد اوسکو نام ہو میرا نشاں ہو میں نہ ہوں

شعر میرے صفحۂ دلبر رقم میں نا قبول
بات اچھی ہے سخن تو حرز جاں ہو میں نہ ہوں

١٨٧

[illegible]

ہمیشہ اور حشر کے دن ماجرا قتل مین
ہو اگر گویا تو خنجر کی زبان ہو مین نہون

نقل حال غم زبان غیر سے افسانہ ہے
نیند آئے جب مرا قصہ بیان ہو مین نہون

وہ مری تصویر سے کرتے ہین استفسار حال
وای جب دریافت میری داستان ہو مین نہون

پہولین اس باد بہاری سے یکیون گلہای داغ
ابر ہو گلزار ہو صحن بوستان ہو مین نہون

وصل کے صدمے سے گہبرا کر ہوا مجہہ وہ دور
نیند مین بہی ہول خیز اسکو گمان ہو مین نہون

انقلاب چرخ سے پرتو شکایت ہے یہی
رونق افزا جسجگہہ وہ مہربان ہو مین نہون

ہے آرزو مری کہ بیابان ہو مین ہون
تری گلی مین کوئی جستجو ہو مین ہون

ریاض داغ دل ای نوبہار کہتا ہے
نہال تجہہ سے کوئی گلستان ہو مین ہون

امید قتل مسکن ہے ہجر قاتل مین
یہہ کہہ رہی ہے کہ تو نیمجان ہو مین ہون

ترے ستم کی ہوا تو [illegible] کہتی ہے
زمین مصر پہ کوئی آسمان ہو مین ہون

ہے کوئی آرزو کا جہانی در مقصد
کسی کا [illegible] بیان ہو مین ہون

کسیکہ ہوگی برداشت اسکی بیقراری کی
کسی پہ تیز وہ تیغ زبان ہو مین ہون

مقام عشق مین عاشق بہی کوئی آتا ہے
ترے حضور کوئی نیمجان ہو مین ہون

بے لطف راگ گاو سکو کہ جسکی آگ لگے
تمہاری بزم طرب مین جہان ہو مین ہون

[illegible]

غم اشناؤن سے کہتی ہے یہ روانی اشک — ہوائی خلعت آب روان نہو مین ہون

یہ بار بار سلو تھا کہ وصد ردسے پاس — اگر کسیکا کوئی قدر دان نہو مین ہون

وہ میر بر سے قضا را گیا جو دلکی طرح — اجل پکاری کہ آزردہ جان نہو مین ہون

ہلاک شرم سے اک بندہ خدا ہوگا — رقیب مستحق امتحان نہو مین ہون

ہوائی وصل یہ کہہ کہہ کے پیتہ ٹھوکتی ہے — چل اوسکے گھر مین تو چلنے کو خان نہو مین ہون

ہے زعم ریش خانی زاہد بے زہد — ہسی کویان چمن زعفران نہو مین ہون

یہ کہتا ہے پس دیوانہ تیر اسنگ ستم — کہ کوہ کون کو یہ بار گران نہو مین ہون

ہے بہر سرخی عشرت کلام زردی غم — انیس عشق مین یہ لال خان نہو مین ہون

وہ ہوشیاری مین ترسانے مجھکو سکیا بت — شب اگے خواب مین بولا تپان نہو مین ہون

ضرور خانہ اعدا کی اب خرابی ہے — چل آگے نالۂ دل لیکے خان نہو مین ہون

گلون کو کاٹکے کہتی ہے اسکی خونریزی — کمان ابلق چنگیز خان نہو مین ہون

خیال زلف مین کہتی ہے یاد رخ لڑکر — رئیس خطۂ دل کالے خان نہو مین ہون

ہوا کہو کے اسے دم بدم یہ حرم مین زاہد — کہ جان نثار چلا جان نہو مین ہون

سخن یہ خال سیاہ لب نہ نگن کا — خدیو مصر کوئی گورے خان نہو مین ہون

زمین نقش قدم کا ہے یہ دعوا ہے — فلک ہے اونچا زچاند خان نہو مین ہون

امید یدکمر مین یہ یاس کہتی ہے
تو میرے ہوتے ہراسان میان نہو مین ہون

سنا ہی ہے فلک کی یہ خانہ ویرانی
کہ نا امیو نگاہ زمین پریشان نہو مین ہون

بہت ہی عجز سے کہتا ہی دامن صحرا
جنون مین جیب فقط دہجیان نہو مین ہو

مری جگانے سے وہ ڈر گیا تو مین نے کہا
تو گہبرا مرے آرام جان نہو مین ہون

نظر ادہر ہی کہ چلا رہا ہون دیر سے یار
یہہ تیرا غیس کنار کمان نہو مین ہون

دلا ساز رکا ہی بازار حسن خوبان مین
کوئی تصور سود و زیان نہو مین ہون

امید وصل یہہ کہتی ہے خیر خواہی سے
تباہ پر لہو آشفتہ جان نہو مین ہون

یار اگر آئے تماشای قمر دکہلا دون
چاندنی رات مین ہی نور سحر دکہلا دون

ہر صدف آب مین شکل دہن ماہی ہو
مین اگر اشک کے شاداب گہر دکہلا دون

چاندنی ہی لپیٹے ہوے بہاگے مہتاب
چاندنی یار کے کوٹہے کی اگر دکہلا دون

رشک دندان شکن فک صدف ہو جائے
آج اگر یار کے دانتون کے گہر دکہلا دون

ہو دہوان چاندنی گردونیہ یہہ مہتاب جلے
آتشین روی پر یزادا اگر دکہلا دون

اپنے پہلو میں مجہے کا کلیجہ سمجہے
کسی بیدرد کو کیون داغ جگر دکہلا دون

دست بہزاد سے معدوم ہو بس موقلمی
بہر تصویر جو وہ موی کمر دکہلا دون

غیر ممکن کو جو ممکن بھی کرون کیا حاصل | یار بیدرد ہے کیا درد جگر دکھلادون
شوق دیدار مین ہم آٹھ پہر روتے ہین | نہوا تجہ سے کہ شکل ایک نظر دکھلادون
لب جوہر بھی کہتی ہے صفا آئینہ کی | منہہ پہ ہر ایک کے مین عیب و ہنر دکھلادون
نین سکھہ آب کی کرتی کا ہی راحت چشم | عین زحمت مین بھی انکھون کو اگر دکھلادون
سخت آہن کیطرح ہے جو وہ بت نرم نہین کچھہ | نرم ہو جائے طمع سے جو مین زر دکھلادون
رکھے سر سوتے جو یک شب وہ ہمایون پایہ | اپنے بالش سے ہما کے مین پر دکھلادون
سینۂ یار لب جان سے کہتا ہی پکار | اس چمن مین شجر سرو کے بر دکھلادون
قطرۂ اشک دل غیرت قمری کا سخن | سرو قدون کی جوانی کا ثمر دکھلادون
اختیار اے دل نادان ترا ترک حبیب | میرا حق ہے یہ کہ مین سود و ضرر دکھلادون
کام کستا ہی نفع کا لیکن منہہ پر | کہتی ہے بخت کی شوخی کہ ضرر دکھلادون
گرمی ہجر رخ و لب مین ہوا قبض طبیب | اپنی بیمار و تجھے گلقند شکر دکھلادون
پرتو افگن ہے چمن مین وہ گل آتش رنگ | گل مین ہر قطرۂ شبنم کو شرر دکھلادون
دیکھے زاہد جو مرے دیدہ اک مین سے تو | بت کے گھر مین تجھے اللہ کا گھر دکھلادون
ہند مین زعم یہہ کرتی ہے تپ موسم کی | مجرمو تمکو یہین گرمی سقر دکھلادون
بدہی عزم سفر کوئی پر نزاو اے دل | مان لیتا ہی تو نقصان سفر دکھلادون

یک کرامت ہے گناہون کی ندامت پر تو
خشک ہو ابر کو گر دامن تر دکہلا دون

کیا دور ہی خدا کہ مسلمان فقیر ہین
ہم دلپذیر خلق ہین لیکن حقیر ہین
اوترمتی ہوی خبر ہے یہ پریرو بولدین
فرہاد طینتی ہی جنہین عشق ہین نصیب
بچون کی طرح کہیل کہلاتا ہی لوگ کو
ہی آسمان کو بہی مگر شوق گنجفہ
کیونکر نہ رشک ہو مجہے بخت رقیب پر
ہر ہر گہڑی زمین پہ گرے پڑتے ہین خدا
تیر و کمان ہے صاف یہہ معلوم ہوگیا
ہی سلطنت فدا سر و پای عاشقان
صغرا علامتین ہین قیامت کی آشکار
ہی احتراق یار کے جو دانونکا فراق

اگر یہ بادشاہ ہین ہند و وزیر ہین
دار جہان مین صورت نقش حصیر ہین
عاشق جو ہین تیرے وہ بلا مین اسیر ہین
وہ غرق چشمہ ہوں جوی شیر ہین
کیا نوجوانیان تری ای چرخ پیر ہین
اوراق انجم و مہ و مہر منیر ہین
گو فتنہ ساز ہین مگر انکے مشیر ہین
کمبخت طفل اشک نہایت شریر ہین
بیداد نوجوان کے مددگار پیر ہین
گرچہ یہہ عار افسر فرنگ سریر ہین
کیا حشر خیز غمزۂ دور اخیر ہین
ہم ای طبیب طالب ماء الشعیر ہین

جو لوگ جان دیتے ہین پر تو ہرای نان

وہ ایکدن تنور زمین کے خمیر ہین

دل سرگرم محبت پہ ہی گل دہرتے ہین
گل سے ہاتہون سے جب وہ اپنی چلم بہرتے ہین

طوق منت کا پہنتے نہین رشک شمشاد
اپنے قمری کے گلے پر چہری دہرتے ہین

بخل مین نفع ہی وہ جسکو بتاتے ہین ضرر
زندگی پاتے ہین جو تیرے لئے مرتے ہین

ناک پر غصہ ہی بہہ قہر کے بیٹہے ہین غضب
ہم حسینون کی طبیعت سے بہت ڈرتے ہین

تری فرقت مین ہی سیاتی نہین خالی میکش
خون دل قدح عمر روان بہرتے ہین

کاتتے ہین یونہی خالی کا مہینا عاشق
کبہی روتے ہین کبہی سرد نفس بہرتے ہین

مانگنے والے کو ملتا ہی فقط صاف جواب
ہاتہہ پہیلاتے ہین جو لوگ خطا کرتے ہین

اسی بیرحمی پہ یار وکبہی رحم آئیگا
کرنے دیجے انہین بیداد اگر کرتے ہین

تیری مانند محبت سے نہین ہم خالی
ای پری شیشۂ دل مین ترا دم بہرتے ہین

کیسی خالی کے مہینے مین گذرتی ہی توجہ
زندگانی کے جو باقی ہین وہ دن بہرتے ہین

خشمگین چشم صنم سے کرد وحشت پر تو
بہہ وہ آہو ہین کہ جو دشت ہوس چرتے ہین

چین جبین ہے کو تجہے یہ تیرے ابرو نہین
مژگان قہر دیدہ ہین یہہ گہور کر نہین

بے یار ہی یہہ سینۂ زخمی ابرو نہین
کاٹتے ہین گہور کر کے مجہے گہور کر نہین

١٩٣

وہ کور ہے کہ جسکے نگاہ مین تو نہین
وہ لنگ ہے کہ جسکو تری جستجو نہین

وہ کر ہے جسکے کان مین تیری نہین صدا
وہ گنگ ہے کہ تجھ سے جسے گفتگو نہین

وہ مردہ ہے کہ جسکو نہی ہر دم تری ہوا
وہ بہیز ہی کہ جسکو تری آرزو نہین

بے اونکے ہر نوالہ کھٹکتا ہی حلق مین
ہی کونسا غذا جو خار گلو نہین

طاؤس دیکھنے سے ہی طاؤس سے بن
بزم نشاط مین جو مرا خوش گلو نہین

مارا ہی اضطراب شب انتظار نے
بارے بچا کشتہ ہو نہین بدن مین لہو نہین

دل مین مگر سوای تمنای وصل یار
اللہ کی قسم ہے کوی آرزو نہین

حاسد تری شفقت بیہودہ ہی عبث
پہل کہنے کو ہی کشت حسد مین کدو نہین

اے اشرفی ہی تو سبب خندہ جہان
اک کشت زعفران ہے ترا زرد رو نہین

عاصی کی مغفرت مین جو ایسا کلام ہے
کیا مولوی جی وقف لا تقنطوا نہین

پر تو ہی نا قبول جوانمرد اشرفی
یون اشرف البہ عبث زرد رو نہین

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی مرحوم

دل کی تلاش گو کہ تری جستجو نہین
لیکن وہ دل نہین ہے کہ جس دل مین تو نہین

آخر مآل محفل میخوار ہیچ ہے
اس بزم سے حصول سوای کدو نہین

کیفیت جدائی ساقی سے خود ہون سیر
درکار مجھکو بیعت دست سبو نہین

سو کہی زمین پہ چلتی ہی کشتی شراب کی
دریا کو آج پیش زمین آبرو نہین

مژدہ ہی بیمار ہی مجروح عشق کو
پشواز کی کناری برابر اوسکی اتو نہین

ق

شیرینی بہار ہے تلخی جان کنی
ہمراہ سیر مین جوہری جان تو نہین

ہر فاختہ ہی کوہکن بے ستون سرو
جاری ہے جوی شیر روان آب جو نہین

اوس گل کی بیوفای لڑکپن کی وجہ سے
کہلنے کے پیشتر کسی غنچہ مین بو نہین

گلزار مقصد دل ناکام عشق مین
یارب ابہی شگفتہ گل آرزو نہین

ہی میرے دل کا آئینہ مین عکس شوخ دوست
ورنہ ہر آبگینہ مین تمثال خو نہین

ہی چاندنی کے طرح سے فرش نظر ہی گم
جب سے مرے مکان مین وہ ماہرو نہین

جس دم ہی اضطراب نہین اوس مین تو کہان
پارہ نہین تو آئینہ مین عکس رو نہین

تیرا گناہگار ہون تجھ سے ہون شرمسار
شرمندہ غیر کا مین ترے روبرو نہین

ہر شی معاینہ ہی لطافت یہ دیکھیے
شیشہ بلور کا ہی کسیکا گلو نہین

دیوانہ ہون مگر مجھے منت نہین پسند
دامن سے چاک چاک خیال رفو نہین

پرتو وہ بادہ کش ہون کہ رگ رگ مین ہی شراب
تن مین بط شراب کی صورت لہو نہین

۱۹۵

سحر حیا نہیں بت سجدہ آشنا نہیں
پانی میں کوئی سنگ کبھی تیرتا نہیں

جنکو ہے اشتہا انہیں ملتی غذا نہیں
جنکو غذا ملی ہے انہیں اشتہا نہیں

کیا بات آسمان اونچے ہے نہ خوار رزق
لیکن خدا کی ذات ہے پرانکا نہیں

گرہان رخ نہیں ہو تو گر یا لب تو ہون
شیشو میں ہے گلاب اگر موتیا نہیں

مطلق نہو خیال نکاح عروس دہر
یہ فائدہ ہے کہ سحر آشنا نہیں

ہوتی ہے کیمیا کی خود انکی خبر انہیں
اہل خرد کو آرزوئے کیمیا نہیں

ہر آرزوئے مردہ کے تن میں ہے روح یاس
کیا یاد یاس کو عمل سیمیا نہیں

کیا عیب بدیو انکا اگر ذائقہ کرے
کیا وہ سعید اوج ملاحت ہما نہیں

لائے لگا زمانہ نیا سوانگ ہر گھڑی
اسکے برابر اب کوئی بہروپیا نہیں

ہر آنکھ ہے بعینہ اک چشم صاد حرص
مردم کی آنکھ میں نظر اکتفا نہیں

جو ہین یہ ہاتھ رکھا تو اوس حور نے کہا
کیا میوۂ بہشت کا ہاتھ آگیا نہیں

خورشید ہے بصورت موجودہ مغربی
مشرق ہزار طرح رہے تھیرتا نہیں

ہر تو کیلئے نہیں ایسی خوشامدی
وہ کوئی قیصرہ نہیں وکتوریہ نہیں

ہمقافیہ برغزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

دیدۂ تر شرر سوز نہاں رکھتے ہیں
بجلیاں ابر کے مانند نہاں رکھتے ہیں

وہ جو ہر جا اوڑھے پہرنے محتاج نہیں
ہاتھ میں اپنے جو گھوڑے کی عنان رکھتے ہیں

کیوں نہ کٹ جائے دم تقریر ہوا و پر عاشق
تیز تر تیغ سے وہ اپنی زبان رکھتے ہیں

ہوں قتل میں بھی کیا اثر مقناطیس
جزو تن ہوتی ہے وہ تیغ جہاں رکھتے ہیں

اے پری نقش قدم پر ہیں فدا سایہ کی شکل
جب تلک عاشق شیدا ترے جان رکھتے ہیں

جانتے ہیں اسے ایجان ترے نخل کا سایہ
اسلئے سر پہ ہم آہوں کا دہواں رکھتے ہیں

خاک پا کے تری ناز جو ہو سرمۂ چشم
پتلیاں ایسی ہم اے یار کہاں رکھتے ہیں

حسن سامان شکار دل عاشق ہے انہیں
تیر نظروں کے ہیں ابرو کی کمان رکھتے ہیں

زعفران زار ہے عاشق کا رخ زرد نہیں
چمن عشق کے گل رنگ خزان رکھتے ہیں

ہوش کچھ یاں برابر نہیں بیہوش ہیں وہ
جو کمر پر تری ہستی کا گمان رکھتے ہیں

اہل توقیر فی قبح بیان حاجت
حسن قسمت سے حسینوں کا دہان رکھتے ہیں

جامہ زیبوں کے جو غم میں ہیں رواں اے پرتو
یہہ نہیں اشک رواں آب رواں رکھتے ہیں

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

ہم جو دل میں تپش ہجر بتان رکھتے ہیں
اضطراب آئینہ کی شکل عیان رکھتے ہیں

نی سواری ہی عجب طرفہ تران کہون کی ۔ دست و پا مین نہ رکاب اور نہ عنان رکہتے ہین
گلرخون کی ہی اکبات مین ناکی بہار ۔ بیچ وہ ہین کہ کانٹون کی زبان رکہتے ہین
کس قدر اوسکی سراپا ہی سراپا شوخی ۔ گدگدی ہوتی ہی ہم ہاتہ جہان رکہتے ہین
ہر طرح دم ترا بہرتی ہین گی ایک جان ۔ کہ ہوا تری ہم جسم مین جان رکہتے ہین
لب رنگین کی مستی ہمدردی ہی دلیل ۔ آتش لعل کے شعلے ہی ہوان رکہتے ہین
کرے آزاد کبہی ہاتہ لگا کر صیاد ۔ ایسی تقدیر گرفتار کہان رکہتے ہین
سخن راست موثر نہین بے شرکت کج ۔ تیر محتاجی امداد کمان رکہتے ہین
خاک روبی ہی نہین زینت باغ عالم ۔ گل قالین بہار و نہین خزان رکہتے ہین
دوستانہ ہی کہین ہی جو ہری آہو ورقت ۔ بدگمان لوگ کوئی اور گمان رکہتے ہین
دل میں اب ندیا او نہین تکلیف سخن ۔ بیدہانی مین وہ کہنے کو دہان رکہتے ہین

نظر آتا نہین وہ سرو روان ای پرتو
اشک ہم آنکہون سے دن رات روان رکہتے ہین

وہ کون سا ہی دل جو ترا مبتلا نہین ۔ وہ کونسی ہے جان جو تیری ہوا نہین
پہلو تہی دکہا کے مجہے غم ذرا نہین ۔ غنچہ ہے کہ گود مین وہ دلربا نہین
کس دل مین آرزو نہین تیرے کلام کی ۔ طوطی ترا کس آئینہ مین بولتا نہین

آزار جسکے کھاہی جب تک رہے نہ وہ | ہماری فراق کی دافع دوا نہین

آتا نہ دل کسی پہ تو کون اسکو مارتا | آنکھون کی اس معاملہ مین کچھ خطا نہین

کتنی دوا اثر مین مجرب رہے مگر | عاشق کے شکوے کی وہ مجرب دوا نہین

تیری اداؤن مین نہ کھوؤنگا ادا کہ یار | اپنے خیال کا کوئی مطلب ادا نہین

یاد آگیا وہ کان کریلا جو ہجر مین | ہی تلخ منہ کو غم ہی وہ میٹھا مزا نہین

حد سے بڑھے نہ عاشق دل آشفتہ کی جلن | مرچی لگا کے کان مین مرچی لگا نہین

مرتا ہون جسکے غم مین وہ جو تنگ ہو طبیب | ممکن کسی طبیب سے اپنی دوا نہین

کب گلشن مین نہین ہے کرن ہوا کی بہار | کب گلشن ہوس مین نیا گل کھلا نہین

ایذا نہ ہو تو فی سے ہو زیست سے خفا | منہ سے خفا ہی مجھسے وہ جی خفا نہین

دکھلا رہی ہے روز تماشے تری ہوا | درکار ہر سیر مجھے باد پا نہین

اک سیمتن کا غم سبب شیخ خفا ہے | اکسیر بھی ملے تو ہماری دوا نہین

ای طفل جوش غنچے چہرہ دلین بھرے | کیا تیر کھیلنے کو یہ اک جھنجھنا نہین

پرتو وہ آفتاب مین پرتو اوسکا ہون
ہر چند مجھ سے دور ہی لیکن جدا نہین

غم جان جہان ہے اور مین ہون | یہہ اک آرام جان ہے اور مین ہون

فلک نے تو دہ حسرت بنایا
تو ای ابرو کمان ہے اور مین ہون

رہے کیونکر نہ جوش ضعف پیری
فراق نوجوان ہے اور مین ہون

بحایت ای سپہر حسن ہمشکل
جفای آسمان ہے اور مین ہون

نہین رکہتی ہا مجہے تنہائی تنہا
گمان بدگمان ہے اور مین ہون

مری خلوت سراپا بے صدا ہے
وصال بیدہان ہے اور مین ہون

نشان کچہہ شغل کا میرے نہ پائین
خیال بے نشان ہے اور مین ہون

بتون کی بیدہانی کے تصدق
خدائی کی زبان ہے اور مین ہون

عجب جلسہ ہے میرے گہر مین دن رات
ترا غم ہے فغان ہے اور مین ہون

نہو گردون جسل انداز پرتو
وہ ماہ مہربان ہے اور مین ہون

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکہنوی

کب صبح ہجر غم سے مرا چہرہ فق نہین
کب خون اشتیاق برنگ شفق نہین

چشم سعید منتظران بس کے مل گئین
تیری دوا مین یار ردپیا ورق نہین

تعریف تیر ناز کی اوس سے نہو سکے
جسکی زبان خامہ کے مانند شق نہین

پیشانی اپنی رزق کا اپنے طباق ہے
چودہ طبق مین رزق کا کوئی طبق نہین

تیری ہوا ہی میرے بدن میں نہیں ہی جان
دل میں تیرے جو اپنی محبت رمق نہیں

بیداد بیحساب کے فریاد سے عتاب
جراءت معاف آپکے جانب مین حق نہیں

ہی درس خوان روی کتابی جہان تمام
ای یار اس کتاب مین کسکا سبق نہیں

کیا چہو ٹتی ہین چاند کے منہ پر ہوائیان
گرمی سے تیرے رشک کے قطرہ عرق نہیں

پہر اور ارتباط کا معنی ہے کیا ہو
تمکو تو ہو جو خلق کو میرا قلق نہیں

ارمان باقیماندہ کا میرے یہ خون ہے
دامن مین صبح وصل کے رنگ شفق نہیں

رونا ہی انتظار مین اوس مہر کے لہو
خورشید کا طلوع تو قبل شفق نہیں

روتی ہے صبح و شام لہو میرے حال پر
تیرے برابر اپنا شفیق ای شفق نہیں

تیر نظر کا ہی غلطی سے نشانہ غیر
یہہ میرا حق ہے اسکا کوی مستحق نہیں

غیرت سے چہرہ زرد ہی خجلت سے مہ سفید
منہ کس حسین کا تیری ندامت سے فق نہیں

پر لو کب امن ظلم فلک سے نہین مجھے
کب ورد قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق نہین

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

خدا حلال کرے جسکو وہ حرام نہین
شراب عشق پیو سوچ جسکا مقام نہین

اگر حواس سلامت رہین حرام نہین
شراب خوب پیو خوف کا مقام نہین

مزا چکہا چکی قاتل تری نمکپاشی — ہمارے زخم طلبگار التیام نہین

خدا پہ سونپ دیا اپنے سارے کامون کو — کسی عدو سے مجھے قصد انتقام نہین

عبث امامیہ کہتے ہین آپ کو رافض — کہ جایز انکی عبادت پس امام نہین

بتو نہین تمہین زیبا خدائی کا دعوی — کہ بام پر خبر حال زیر بام نہین

دغا کا مال سمجہتی ہے خلق مال حلال — کوی حرام ہی اس دور مین حرام نہین

مری کہانی زیادہ ہی الف لیلہ سے — ہزار رات ہی بولون تو یہہ تمام نہین

دہان تنگ نزاکت کو سرو قد جہکنا — کبہی جدا تری تسلیم اور سلام نہین

یہہ ایک نقطہ کہ ہر انقلاب دوران مین — خیال جام ہی دلکو خیال جام نہین

ہی ملکیئی جدائی مین خون حسرت کا — ہی ملک شام سراپا ہماری شام نہین

ہر چند ہی تری شمشیر نازہی ہر دم — دگر نہ کونسی شمشیر کو نیام نہین

مٹا دون درد کے مقدر کا ہی لکہا پر تو — سکیگے صفحۂ دل پر جو میرا نام نہین

ہمقافیہ بر غزل آتش لکہنوی

تمیز ہو تو جہان فرق کا مقام نہین — کہ اصل مین کوئی صاحب نہین غلام نہین

فراق ساقی مین کچہہ جام سے بہی کام نہین — کہ نفع بخش پیئے ہول جام جام نہین

فدای حور کو باغ جہان سے کام نہین
کہ غیر باغ جنان حور کا مقام نہین

اسیر زلف کو تیری کسی سے کام نہین
کسی کی زلف دوتا مرغ دلکو دام نہین

نہ عین عجز مین کیون سر اٹہاکے دیکھون تجھے
نماز کونسی ہے وہ جسمے قیام نہین

سپاہ حاکم غالب ہے شاہ ہون پر غائب
حریف شاہ یہ کیا ترپ کا غلام نہین

تو خود ہی یار سراپا ہی پیکر خوبی
ترے کلام کی خوبی مین کچہ کلام نہین

خراب کرتے نہین ظالم اپنے مسکن کو
کہ زخم خوردہ خنجر کوئی نیام نہین

کیا ہی جا بلون نے بیع بالوفا کا خون
گر آیہ خانہ مرہون کا حرام نہین

ہین خاکسار مقصر ہوا ے رفعت سے
زمین پہ بام کا سایہ پڑا تو بام نہین

جدہر کو رخ کیا اوس سمت والے شاد ہو
زمانے کا ہی چلن انکا خرام نہین

خدائی کا تجہے زعم ای بت اس تلون پر
خدا کا کام کوی ایسا بے قیام نہین

خیال کب سے پکاتا ہون وصل دلبر کا
مگر نصیب سے پختہ خیال خام نہین

نہین ہین لایق تکریم نام کے زاہد
کہ مقتدا انکی تسبیح کا امام نہین

رکہون نہ آنکہونمین کسطرح تجہہ سی تیلی کو
سوای آنکہہ کوئی پتلی کا مقام نہین

پناہ بخش ستمگر ازل سے بے مہر تھے
مثال حلق بریدہ محبت نیام نہین

ہمین کو خارج فرد اوسنے کر دیا پرتو

کرتی ہین انقلاب سے کیا کیا کلائیان

۱۰۰ لو خدا کی قسم غضب کی ہی یہ یار تیرا
وہ چہوٹی چہوٹی ہی وہ چہوٹی کلائیان

کنگن کا بوجہ اوٹہا نہین سکتی کبھی
بازو ہلی جو ہاتھون مین ہین گوری کلائیان

بس بزم ناز کی مین ہے ریشم سے بہی
کرتی ہین انقلاب تو کیا کیا کلائیان

بس ایک لایق دفتر ہمارا نام نہین

قلیان کشی ہماری کرامت سے کم نہین	اک دم مین بولے گو کہ ہیپے مین دم نہین
اور بہنے لگے ہواین مری آہ گرم کی	اوراق چرخ کاغذ بادی سے کم نہین
خاکا ہی حور عین گلستان خلد کا	اس صفحہ زمین پہ وہ نقش قدم نہین
ای آسمان سپر تری ہی نظر لگی	مدت سے اک جوان کی نگاہ کرم نہین
کیا دور کی ہے بات کہ تسکین ہے اسقدر	دلدار اپنے پاس نہین ہی تو غم نہین
جب سے اسیر عشق خط و خال یار ہون	جہوتا بلا سے حاجت دام و درم نہین
جہوتا ہی دم اگر نہین ہوتا تو موت تہی	ہی جان میری تن مین کیسا یہ دم نہین
ماضی کا حال مد نظر ہو تو دیکہہ لین	بیت الحرام کیا کبھی بیت الصنم نہین
جب سے ہین ہے کوی گل اندام گود مین	اوسکی طرح سے قوت شم یکقلم نہین

پر لو لکھو یہہ خط مین او نہین لکھتی ہی بس
تم خود یہان بسے ہین وہان جب سے ہم نہین

تری دوری سے بیقرار ہون مین	دل سے بیزار ای نگار ہون مین
جلد آ جلد آ ستم آرا	مردم چشم انتظار ہون مین
دیدہ و دل کے فیض سے ہر دم	بیقرار اور اشکبار ہون مین

۲۰۵

نا قبول پری عذاران ہون — وای قسمت کہ نابکار ہون مین

حسن کہتا ہی زلف سے تیری — خود ہی اس دام کا شکار ہون مین

ہی خزان مین ریاض دلکی بہار — داغداری سے لالہ زار ہون مین

گو کہ کاہیدگی غم سے ہون خار — گلعذارون کو پر بہی بار ہون مین

کوی بوسہ لیا تو کیجے معاف — آج بے اختیار یار ہون مین

رونق خانہ باغ مجھ سے بڑہا — دونون آنکھون سے اشکبار ہون مین

ہر حسین دفن ہو کے کہتا ہے — مردم دیدۂ مزار ہون مین

تو نہین جب تو ہے تری تصویر — تجھ سے ہر حال مین دوچار ہون مین

ترے دل مین ضرور ہون ای بت — وہ جو پتھر ہے تو شرار ہون مین

تا بہار ریاض رنگ مراد — وہ گل اندام ہے ہزار ہون مین

لازم ناز و حسن عشق و نیاز — ترے انداز پر نثار ہون مین

بیغرض لوگ نے جو پایا ہے — جانتے ہین کہ مالدار ہون مین

مجھ سا ناچیز اور فخر کمال — بسکہ ننگ افتخار ہون مین

کہین پرتو مجھے قیام نہین
کیا سراپا کسیکا پیار ہون مین

دلکو تاب فراق یار نہین | مطمئن تن مین جان زار نہین
جب سے آغوش مین وہ یار نہین | دل بیتاب کو قرار نہین
کب مرے دل پہ اسکا بار نہین | کہ تری انجمن مین بار نہین
دلپہ ہم خود ہی ظلم کرلینگے | احتیاج ستم شعار نہین
دل کسی شوخ کا ہوا کیونکر | کہ ہمارا یہہ نابکار نہین
موت سر پر کہڑی ہی ای غافل | زندگانی کا اعتبار نہین
کسطرح یار پر ہو بس میرا | دلپہ جو وقت اختیار نہین
خود ہی ننگ وجود خویش ہون مین | مجہے مطلق کسی سے عار نہین
زندگی مستعار ہو جسکی | کچہ رعایت سے اوسکو عار نہین
عرض مطلب پہ اوسنے چڑ کے کہا | ایک دو تین چار بار نہین
پہر جو بوسہ طلب کیا تو کہا | ابہی اکبار بار بار نہین
میکشون کو سرور نشہ ہے | لیکن اندیشۂ خمار نہین
دور مین صبر و تاب و ضبط و شکیب | تو جو نزدیک ای نگار نہین
خار غم سے ہی دل مرا جنگل | اس چمن مین جو گلعذار نہین
سیر کو آئے کسطرح وہ گل | کہ دل زار لالہ زار نہین

غیر حال مزاج پرتو ہے
تو جو دو دن سے ہمکنار نہین

ترے چہرے کو ماہ کیا بولون
ہان مگر مہر پر ضیا بولون

بیوفا دل کی داستان نہ پوچھ
میری طوطا کہانی کیا بولون

کوئی سنتا نہین مرا دکھڑا
کس سے قسمت کا ماجرا بولون

مرکب یکہ تاز حسن کو مین
برق بولون کہ بادپا بولون

کوئی ناخوش ہو یا کوئی خوش ہو
مین تو حق حق صفا صفا بولون

آشنای غرض ہین اپنے پرائے
یا خدا اسکو باوفا بولون

جتنے بت ہین وہ سخت باطن ہین
سخت و سست اسے اور کیا بولون

مجھے منظور ہے تری تعریف
تو برا ہی کرے بھلا بولون

قتل گہ مین ہر ایک رگڑے پر
حبذا بولون مرحبا بولون

آجکل بندگی شیطان ہے
کسکو مین بندۂ خدا بولون

آبرو بیچتے ہین جو پرتو
ایسے لوگون کو بیحیا بولون

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

ایجان کوئی عیب ترے جسم پر نہین — اوسکو نظر نہین ہے جو بولے کمر نہین

کیفیت متاع مین نشہ اگر نہین — پہر کیون غریب کی امرا کو خبر نہین

کیا حال دار بادہ کشی مین بشر نہین — کیا بات ہے کہ زر مین سر دست زر نہین

اوجھے کسی نظر سے وہ میری نظر نہین — تار نظر کوئی ترا موی کمر نہین

حیوان ہے وہ شخص جو تجکو پری کہے — انسان ہے تمام سراپا مین پر نہین

ظالم یہہ اتفاق ہے ہمجنس کو کہان — آب سپر موافق آب تبر نہین

بیمار سر دہری اصنام ہون طبیب — نسخہ مین کیون دوائین مفرح گرم و تر نہین

بوسے لیے نعذار کے سینہ نہ چھو سکا — گل پانے کا ابھی کوئی اچھا ثمر نہین

ہی سیم رو سفید تو زر زرد روی صاف — یہہ دونو منفعل مین مرے سیم و زر نہین

خواہان نہین مین صندلی رنگون کا دوستو — صندل کی احتیاج نہین درد سر نہین

مین تیرہ بخت ہون شب گیسو کا مبتلا — سورج نکلنے سے مری شب کی سحر نہین

مانند مہر چرخ وہ پہر ہو طلوع — محتاج مہر کچھ شب غم کی سحر نہین

ہے داغ ہجر نقطہ زاید نگاہ مین — اوس حور کے بغیر سقر ہے سفر نہین

ہر سو نگاہ وحشی لب تا یار مین — نی کوئی نیستان مین بجز نیشکر نہین

رگ رگ مین مین ہون کی فقط فتنہ و فساد — یہہ سنگ تازہ تر مین کہ شر ہی شرر نہین

اوس بت کی چھو کے زرد ہوئین جلنے کی عوض	پارس کا سنگ ہے وہ اسے شرر نہین
گرمی عشق آتش طبعی کو ہو نکدے	گو سنگ ہے حجر مگر اوس مین شرر نہین
کیون نکلی ہی صبح شب وصل مین تجھے	ہی گو سحر مگر رمضان کی سحر نہین
تشبیہ چشم وگوش ہے تیرے جو مین نے دی	تا حال چشم وگوش چمن کور و کر نہین
مین تفتہ دل ہون مہر تو وہ سرد مہر ماہ	اپنے جہان مین دورہ مہر وقمر نہین
کو تھے پہ جب ہے وہ مہ بھی ہی طلوع	خورشید روز مین ہی نہین شب مین قمر نہین
کیون مست اسکی دید مین نادیدہ ہو گئے	لبریز خم جام ہی قمر نہین
کیا آبرو دی حسن نے گوہر بنا دیے	خارش کے جھالے یار اگرچہ گہر نہین
کیون جاے دون محبت اصنام ہند کو	دل خانۂ خدا ہے کسی بت کا گھر نہین
زردی بھم سفیدی خجلت سے کیا غرض	اہل خرد کو آرزوی سیم وزر نہین
ہی رنگ زرد چشم سفید انتظار مین	ای سیمبر مین کیا ہمہ تن سیم وزر نہین

پرتو کی زندگی ہے نظارا حضور کا
سررشتۂ حیات سے ہے تار نظر نہین

ہمقافیہ برغزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

عرض مطلب کبھی ای حضور نہین	یہہ مجال آپ کے حضور نہین

جسم میں دم ہی آنکھ میں پتلی | یار نزدیک تر ہے دور نہیں
زاہدو کل کو مر کے پاؤ گے | آج کسکو وصال حور نہیں
زیب انسان نہیں ہی شیطانی | شیوہ آدمی غرور نہیں
ناز کی قدر کو گستاخی سے | کانچ ہمقیمت بلور نہیں
میرا سینہ ہے غیرت سینا | داغ دل کب چراغ طور نہیں
حسرت مردہ جی اوٹھیں دلمین | میری فریاد گو کہ صور نہیں
دیکھنے کی طرح سے دیکھیں تو | کسکی آنکھوں میں تیرا نور نہیں
ہر سحر نان گرم ہے تیار | نہ کہو آسمان تنور نہیں

ستل ناسخ نہ بول پرتو کو
شاعری کا تجھے شعور نہیں

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

دل کو کب درد کی تلاش نہیں | فارغ البال بد معاش نہیں
غم رنج میں ہے اشک کا چھڑکاؤ | کب مرا دل گلاب پاش نہیں
جانتا ہوں میں دل تراش اسکو | یار تیرا کدو تراش نہیں
فقط احباب کی عنایت ہے | ورنہ ارمان شاد باش نہیں

بارِ غم سے ہین ہڈیان مری چور ‏— کونسا جوڑ پاش پاش نہین
بود سے ایسی خوب ہے نابود ‏— دل مین جو تیری بود و باش نہین
عشق کو راز کسطرح بولون ‏— راز اوسکو کہے جو فاش نہین
پھر اسے کیون خبر نہین اپنی ‏— سونے والے کا تن جو لاش نہین
کچھہ تو منہ سے جواب دے وہ بت ‏— ہان نہ بولے تو بولے کاش نہین
جسم روشن پہ ہے لباس ہے تاش ‏— آپکو احتیاج تاش نہین
بیحیا ہے طعام کتا ہے ‏— آبرو ہو تو نعمت آش نہین

خون غم سے غلیظ ہے پرتو
بے سبب جسم مین خراش نہین

ہمقافیہ برغزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

روح پر نفس اگر سوار نہین ‏— دل کے آئینے مین غبار نہین
معتبر کسطرح ہون فعل اوسکے ‏— جسکے قولون کا اعتبار نہین
وصل مین ہجر کا ہے اندیشہ ‏— کب طبیعت مین انتشار نہین
دل مین گلزار یاس بھولا ہے ‏— خلش خار انتظار نہین
گرمیان کیون لب صنم نہ کرین ‏— کہ کوئی لعل بے شرار نہین

ہم تو چکا ہو کر دہ مرے ہی ہین — کون بولا کہ اختیار نہین

کیون نہ حاصل ہو پہر سبکدوشی — کوئی مجہہ سے تو زیر بار نہین

زلف کا ہم خیال باندہینگے — شب فرقت ہو ایسی تار نہین

وہ ستمگر ہی کہتا ہے دو زبان — کیا سراپا وہ ذوالفقار نہین

ہم سے اعضا دیکے رہین تمام — ای طبیبو مجہے بخار نہین

روزمرہ کے کہانے پینے مین — جز الم کوئی چیز خار نہین

تیرے آگے جبین نہین گستاخ — گل کے منہ مین زبان خار نہین

سانپ کو مارتے اگر دیکہا — عاشق زلف بولا مار نہین

دونو زلفین ہین اسکی دو راتین — روز جمعہ ہے روی یار نہین

مجہے تیلیگراف سے کیا کام — تار برقی نظر کے تار نہین

کیون دکہاتا ہے ای فلک ہر صبح — آفتاب آفتاب یار نہین

حرص محتاج کرتی ہے ورنہ — کون الناس مالدار نہین

نہ طبیبون کو امتیاز رہا — کیا یہہ تبخیر ہی بخار نہین

کیا غرض ہے بہار عالم سے — باغ مقصد مین جب بہار نہین

انہین رستون سے دل مین وہ آیا

چشم پرنم بھی رہگذار نہین

ہمقافیہ یہ غزل شیخ امام بخش ناسخ لکہنوی

جو ستم ہجر مین ہلاک نہین — اوسے لطف وصال خاک نہین

کیون دل آئینہ کو ہلاک نہین — کیا عناصر مین رکن خاک نہین

ہی قصور امتیاز کا ورنہ — کوئی ناپاک چیز پاک نہین

ہاتہ دہویا ہی تجہہ سے اہل زار — کیا ابہی تیرا قصہ پاک نہین

شایقون پر جنون سوار ہی کیون — کون گاڑی ہی جسکو چاک نہین

کیون یہہ دست جنون نہین پہنچا — کیون شب غمکا جیب چاک نہین

خاکساری ہے کیمیاے عظیم — کوئی اکسیر غیر خاک نہین

خاک سے احتراز جنکو ہے — شاید اونکے بدن مین خاک نہین

شیفتون درمیان ہے ٹپالی — آجکل کچہہ ضرور ڈاک نہین

بے محابا چہڑاو بادہ عشق — یہہ وہ می ہے کہ جسمین ڈاک نہین

تیرا دیوانہ ہے یہہ گہر کا گہر — کونسے در کا سینہ چاک نہین

وصل کی آرزو ہے مرغ اسیر — چاک دل کیا قفس کا چاک نہین

پہول پہیکے کے سوکہے غیرت سے — تیرے آگے چمن کو باک نہین

تیرے آگے مجال خود بینی	آئینہ صورتون کو ناک نہین
ہیتی آئینے ہین حیرت مین آنکھہ	کون شی ہے جو ہولناک نہین

زلف شبگون ہے خوشنما پرتو
یہہ شب تیرہ ہولناک نہین

مست الفت ہون شوق باک نہین	مگر ایسا کہ تیری تاک نہین
ترے داغی ہین کیا مقابل ہون	لالہ رویون کے منہہ پہ ناک نہین
ایسے بیباک ہین دغا پیشہ	لوگ کا ڈر خدا کا باک نہین
کیون نہ بےخوف اٹھائین وصل کے لطف	تجھے کہیگا تو تجکو دھاک نہین
ایسا اونکا مزاج سادہ ہے	کوئی تاڑا نہین تپاک نہین
وصل ساقی کو ہے جو نا منظور	شیشے کو بہی غرور کاک نہین
غصہ کر کر وہ کینہ رکہتے ہین	قی ہوئے پر بہی سینہ پاک نہین
ایسا پابند وقت ہون لوگو	گہر مین کس جاے پر کلاک نہین

آدمی ہو نہین اسلئے پرتو
غیر گندم کوی خوراک نہین

دیکہے جو مچھلیان تری موتی کی کان مین	مچھلی ہر ایک سیپ ہو موتی کے کان مین

ذرا رحم اوس بت کافر کے دلمین
الٰہی دے دعا مین مانگتا ہون
وہ گل اندام ہے تو فرق کیا ہے
کہ مین بہی بلبل نالان نوا ہون
اگرچہ ناتوان ہون کم سیا ہون
یہان اوس لب نظر کو کہینچتا ہون
نہین ہے لطف جب تک ہو نہ دو نو
وہ گوہر ہے تو پرتو مین جا ہون

یہہ مضمون زلف دوتا باندہتے ہین
کوئی ... مشک ختا باندہتے ہین
کمر کو جو تری بال سے بہی زیادہ
اگر باندہتے ہین تو کیا باندہتے ہین
جو کہتے ہین شیدا ہون جسم زری کا
فقط ... تو کیا باندہتے ہین
نشا اوسکی نکہت کی کہتے نہین ہم

214

... ہوا باندہتے ہین
اوڑال مرغ صبا باندہتے ہین
اس دل مضطرب کی دوا ہی
... کیمیا باندہتے ہین
وہ جو ہین نگاہون بند ...
سر سبز ... باندہتے ہین
... وہ دست ... حنا باندہتے ہین
... پرتو ... باندہتے ہین
اور ... والا باندہتے ہین
... نقش ... ہین
... ہین ... سبز ہین
... فقط خوف خدا ... ہین
[illegible]

غصہ مین بہر گیا وہ پری تو بلا ہوا	ہیبت کے مارے جان نہین میری جان مین
تشریف لاؤ شوق سے میرے مکان کو	قابو اگر نہین ہے تمہارے مکان مین
تم ذہر ہو تو حشر تلک بام پر نہ آؤ	ہو جائیگی وگرنہ قیامت جہان مین
کس ذہن مین مجہ سے پوچہتے ہین یہ کلام دوست	رہتے ہو ایسا دہند تم اب کسکے دہیان مین
کیا بات ہے کہ ہین لب رنگین سفید تر	کیا آئینہ نہین ہے کوئی پاندان مین
پتہر پہ دانت گس نہ کہو کسے دو بتو	ہوتے ہین کند آلے بہت تیز سان مین
کس شی کو لوگ بانی بتائینگے اگر پہر	کہتے ہین گر سپنو لیا ہے اوسکی رائین
جب اوسنے التفات سے جہپر نگاہ کی	لوگون مین اپنی آن تہی اک آن مین

لوگ اوسکے ہونگے یون مری جانب سے بدگمان
پرتو نہ تہی یہ بات بہی اپنے گمان مین

مجہے معلوم ہے لقا دیکہون	پہوڑ کر آنکہہ پہون سے کیا دیکہون
چاہتا ہون کہ دل لگا دیکہون	زندگانی کا ذایقہ دیکہون
جیسے آتا ہے متقی کو ذرا	زرد کہا کر تو اتقا دیکہون
ای پری رود کہا رخ زیبا	کب تلک صورت بلا دیکہون
آرزو ہے کہ صورت دل زار	مجہے پہلو مین دلربا دیکہون

حق تو کچھ بھی نہین بتون کے طرف
بھلا محشر کا فیصلا دیکھون

اوس قمروش کو لانے تنتے ہین
مہربانون کا حوصلا دیکھون

انکہہ وہ پاون ذرّے ذرّے ہین
جلوہ قدرت خدا دیکھون

دل کے آئینے ہین صفا کے سبب
منہہ ترا جان من سدا دیکھون

آج جی چاہتا ہے ای پرتو
اپنے بے مہر کو ذرا دیکھون

نور ای گردون کہان اوس مہ رو کا چاند مین
روبرو سورج کے چمکے ہی نہیہ جلوا چاند مین

بیوقوفون نے نہین سمجہا کوی بالانشین
جا ہون کے منہہ کی چیرہ بیٹھی ہے بدیبا چاند مین

چاند سورج ہین ترے اک جا مگر ہین بے ضیا
مہر کی قربت مین ہے یان نور کیسا چاند مین

رفتہ رفتہ فرقت جانان مین چمکا داغ دل
مہر سے دوری ہوی تو نور آیا چاند مین

کیا بتاون سب یہ روشن ہی زمانکا اتفاق
ہر مہینے مین رہا کرتا ہی جہگڑا چاند مین

سوچ ہی مجھکو بہت تشبیہ دینے کیلئے
گال تیرے صاف ہین ثابت ہے دہبا چاند مین

دیکھکر بولے نجومی خال پر نور عذار
آگیا کیا چال چل چل کر ستارا چاند مین

اوس ہلال ابرو کو بے دیکھے نمانون دید کی
شرط ای ہمچشم رویت ہے سراپا چاند مین

دو تو آنکھین ہین گواہ رویت ابروی یار
دو گواہون کی ضرورت ہے پر اک جا چاند مین

چاندنی اپنی بچھا رکھتا ہے رستون پر تمام
صاف اک فراش کا پرتو ہی جلوا چاندنی

ہای وہ گل جو گیا چھوڑ کے تنہا مجھکو
ہو گیا دل مرے آغوش مین کانٹا مجھکو

تہا جو طفلی سے کسی شوخ کا سودا مجھکو
دائی کا گود ہوا دامن صحرا مجھکو

عشق کے ہاتھ ہین کیا کچھ نہ کہا تا ای دل
سامنا اب جو بلا کا ہی تجھے یا مجھکو

شاخ گل ہجر مین اوسکے نہین جاتی ہے کم
ہو گیا غنچہ ہر اک تیغ تمنا مجھکو

قتل کرتا ہی کسی مست کی رفتار کی شکل
ساقیا ہجر مین یہ دوری و مینا مجھکو

چل نہین سکتے نزاکت سے وہ او ضعف سے مین
ناتوانی نے مقابل کیا اوسکا مجھکو

کیا نہ مرجاتا خوشی سے مین شب وصل صنم
موت سے دہشت ہجران نے بچایا مجھکو

عشق اوس رشک کا جنون ہو گیا رفتہ رفتہ
خواہش گل نے کیا عازم صحرا مجھکو

دوستی ہے یہی کہتے ہین رفاقت اسکو
ایک لحظہ نہ رکھا درد نے تنہا مجھکو

لاغر ایسا ہون کہ آتا نہین سایہ بہی نظر
دیکھیے ہای کیا ضعف نے تنہا مجھکو

مرگیا مین جو گیا یار مرے پہلو سے
ہو گیا شمع لحد صبح کا تارا مجھکو

اے جنون ہو گئی زنجیر طلائی اپنی
ہی بجا کہیے جو اکسیر کا پتلا مجھکو

یاد دلوا کے شب وصل کی بادہ نوشی
خون رولاتا ہی رہا ساغر صہبا مجھکو

۲۱۷

شنگ لگتی ہی مرے جسم پر انگور ہوے
دیدۂ مست صنم کا جو ہی سودا مجھکو

ضعف ہے اگنہ مین کانٹے ہوے مژگان جہان گر
چشم گریان ہے ہر اک آبلہ پا مجھکو

آج بوسے لئے دیدۂ شیرین لب کے
یا میسر ہوا بادام کا حلوا مجھکو

ہی تصور مین کسیکا لب نگین ہر دم
لامکان کا نظر آتا ہے تماشا مجھکو

آج مہمان ہون اک مہر لقا کا پرتو
عید کا چاند ہے روتی کا کنارا مجھکو

ہجر مین دشت سمجھتا ہون مین جانیکو
زہر وا اثر ورنہ کہون بادہ کو پیمانیکو

عہد طفلی سے بیابان مین رہا کرتا ہے
دشت ہے دامن مادر ترے دیوانیکو

یہہ نہین ہوتا کسی سے کہ دہان تنگ سمجھا دے
آشنا یون تو بہت ملتے ہین سمجھانیکو

دیکھکر مجھکو رکہا آئینہ حایل اوسنے
حیلہ کیا خوب نکالا مرے ترسانیکو

بیدہڑک جاتا ہون اوس شمع تجلی کے قریب
خوف جلجانیکا ہوتا نہین پروانیکو

یہہ یقین ہے کہ اوسے رحم تو آیگا ضرور
ہمدمو سنلے اگر وہ مرے افسانیکو

اوس ستمگر سے کبھی بوسے کی امید نہین
بخل کرتا ہی جو خود چہرے کے دکہلانیکو

لیکے دل یاس بسالی مرے پہلو مین غضب
خوب آباد کیا آپ نے ویرانیکو

نہ کیا زلف کے سودے نے سر مو زنجیر
دشت دکھلاتی ہی وحشت ترے دیوانیکو

219

بیان ہر اک کام مین ہشیار ہی اپنے پرتو
اک سمجھتا ہون مین دیوانیکو فرزانیکو

لطف بادہ کشی مقرر ہو
ہاتھہ مین جام بر مین دلبر ہو

کوی ماہ تمہارا کیونکر ہو
غیرت ماہ و حور پیکر ہو

تیرے عارض کے کب برابر ہو
گل ہو سورج ہو ماہ انور ہو

کوچۂ یار مین تو پہنچا دو
حضرت عشق تم ہی رہبر ہو

مین ہی وہ سخت جان ہون ای قاتل
موم گردن پہ تیرا خنجر ہو

تری قامت سے کچھ نہین نسبت
سرو شمشاد یا صنوبر ہو

لب جانان سے گر لگے ساقی
ابھی یاقوت کا یہ ساغر ہو

کب سے ہے آرزوی پابوسی
نقش پا ہو ترا مرا سر ہو

دور بین سے نہین تصور کم
دور ہو گرچہ پاس دلبر ہو

جان تن سے جدا ابھی ہو جاے
پر نہ دم بھر جدا وہ دلبر ہو

کون پھر جاے گھر کو ای پرتو
اوسکی چوکھٹ ہو گر مرا سر ہو

تھا نہ یا خدا یہ دل بیقرار ہو
گر یار وہ نہو تو غم ہجر یار ہو

[illegible]

گر ای صدف مقابل دندان یار ہو | کافور دم مین آب در شاہوار ہو

وہ گلعذار سی نہین کیا کام اس سے ہم | گلشن ہو دشت ہو کہ خزان ہو بہار ہو

یارا او رہیگا گرمی برق جمال سے | آئینہ گر مقابل رخسار یار ہو

گر دیکھہ پائے جوشش گریہ مری کبھی | خجلت سے خشک دامن ابر بہار ہو

یہہ بھی تو اک نزاکت ساقی کی ہے دلیل | شیشہ تو درکنار جو ساغر بھی بار ہو

کشتہ ہون ایک سیم بدن کے فراق کا | اکسیر کسطرح نہ یہہ مشت غبار ہو

پھر شکوہ طپش نہ رہیگا ذرا اگر | قابو مین اپنے اپنا دل بیقرار ہو

بگڑے ہون حاسدون کے جگر بات بات پر | وصف نگاہ یار کا مضمون کٹار ہو

لکھتا ہون وصف ابرو و مژگان یار کا | کسطرح پھر نہ طایر مضمون شکار ہو

دکھلائے اوسکو صفحۂ نامہ بہار باغ | قاصد رقم جو حال دل داغدار ہو

پرتو اگر سنے غزل گرم آپ کی
حاسد کو خود بخار ہے دل کا بخار ہو

بت ہرجائی کا اپدل تو خریدار نہو | یہہ مرا راز نہان تا سر بازار نہو

جھلکیان یون جو دکھاتا ہے چمک کر ہر روز | پھر ای ماہ ترا روزن دیوار نہو

کیا کرین دیدہ بیدار کو لیکر یارب | اپنی قسمت مین اگر طالع بیدار نہو

[illegible]

۲۲۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجھکو ای چرخ شب وعدہ گمان ہوتا ہے
ہر ستارے پہ مرا دیدۂ بیدار ہنو

اسقدر مست ہین ہم لبسکہ گمان ہوتا ہے
در مسجد پہ در خانۂ خمار ہنو

کیجیے عرض تمنا یہ سمجھکر ایدل
اوسکی خاطر پہ تری بات اگر بار ہنو

غیر ممکن ہے مگر گرمی ہجر انکا علاج
مشتمل نسخہ مین گر شربت دیدار ہنو

پھر ہے کیون رشتۂ زنار گلے مین ہوتا
ہمدمو گر مجھے عشق بت عیار ہنو

گل اسے دیکھکے کہتا ہی گلستان جنان
تیرے عارض کے مقابل کوی گلزار ہنو

خانہ آبادی ہے اوسکے ہی قدم سے ہر طرح
خانۂ دل مرا ویران ہی اگر یار ہنو

روندے جاتا ہی ہر اک رنج رسان دنیا مین
غیر ممکن ہے کہ پامال سر خار ہنو

عوض آب جو آتے ہو شراب ای پرلطف
یون بلانوش کوی دہر مین میخوار ہنو

ہر قدم فتنۂ خوابیدہ جگاتے نکلو
طرز رفتار قیامت کی اوڑاتے نکلو

دل عشاق کو بیتاب بناتے نکلو
اپنے پازیب کی آواز سناتے نکلو

منہ کو تم انجل سے چھپاتے نکلو
آتش شوق سے عاشق کو جلاتے نکلو

شوخی اچھی نہین یہ پاون بڑہاتے نکلو
غیر بدذال کے دشنام سناتے نکلو

پنجۂ مہر کو بیکار بناتے نکلو
آسمان کو کف پر نور دکہاتے نکلو

[illegible]

باغمین سرو کو مالا یهه دکهاتے چلو | طوق قمری کیطرح اسکو پهناتے چلو
زخم تازه دل شیدا په لگاتے چلو | یون کمان ابروی پرخم کی چڑهاتے چلو
دیکهنا مستی مین کهلجائیگی ساری قلعی | ای پری جام په جام آج چڑهاتے چلو
قتل کرتی هی مجهے تیغ تغافل هیهات | او بت بهر خدا آنکهه چراتے چلو
هی غضب طرز تبسم دم رفتار ایجان | عاشق خسته په یون تیغ چلاتے چلو
دیکهنا هان کهین لگجاے نه سورج کی نظر | ای قمر سوی فلک آنکهه اوٹهاتے چلو
گل هوجاے کهین چرخ په شمع خورشید | دامن ناز کو ٹهوکر سے اڑاتے چلو
مردے جی اوٹهینگے قبرون سے قیامت هوگی | لب اعجاز مسیحا کو هلاتے چلو
دیکهنا ان نه کهین موی کمر مین بل پڑجاے | ٹهوکرین ناز سے رفتار مین کهاتے چلو
خون عاشق کا کهین مفت نه ثابت هوجاے | آج یون دست حنائی کو دکهاتے چلو
صورت روزن در رشک سے بے نور هون | مه لقا آنکهه ستارون سے ملاتے چلو
زرد هوجائیگا ای مهر لقا رنگ شفق | یون سرشام کبهی پان چباتے چلو
هنسکے تم برق کے مانند رقیبون کے ساتهه | ابر باران کی طرح مجهکو رولاتے چلو
بهول جاے نه کهین زمزمے اپنے بلبل | باغمین آج مرے شعر سناتے چلو
طلب بوسه په جهنجهلاکے کها ظالم نے | بس جی بس دور هو تو نخره نه اٹهاتے چلو

کر دیا حسرت پابوس نے مجھکو برباد یون مری خاک سے پانون کو بچاتے چلو

رنج پر رنج اوٹہاؤ کے سنو ای پرتو
بیوفایون سے بہت ربط بڑہاتے چلو

یہہ اوسکو دیکھکے بارہ دری مین ششدر ہو تمہی روزن دیوار کے برابر ہو
کہو تو کیون مرے جانب سے یون مکدر ہو شریر ہو ستم ایجاد ہو ستمگر ہو
نہ بار منت قاصد ہمارے سر پہ ہو فراہی اور جو مرغ نگہ کبوتر ہو
ہنو جو کچہہ ہی بس اتنا تو ای ستمگر ہو ہمارا حلق ہو اور تیز تیز خنجر ہو
جو دیکہے برش ابروی یار خنجر مین تڑپ کے طایر بسمل ہر ایک جوہر ہو
اوڑا کے کوچۂ جانان مین گر مجھے پہنچا دے ہماری خاک پر احسان باد صرصر ہو
فلک پر اوسکا جو تیر نگہ پہنچ جاوے برنگ روزن دیوار چشم اختر ہو
مرا نوشتۂ قسمت ہے نقش پای پری جہان رکھے وہ قدم اپنا بس وہان سر ہو
نگاہ گرم ہی اوسکی کہ نسخۂ اکسیر طپش ہو خاک جو دل رو بروے دلبر ہو
ہوا ہے جوش جنون پہر ہی سلسلہ جنبان کہین مجھ سے وہ آئینہ رو مکدر ہو
فساد و فتنہ کی ہر بات مین نمایش ہے کبہی نہ مجھ سے یہہ ممکن نہین کہ بے شر ہو
غدار یار کی منظور ہی تمنا مجھکو قلم کے واسطے اب عندلیب کا پر ہو

۲۲۳

وفور رشک سے خون چشم تر بہا تینگی
تمہارے ہاتھ سے لبریز جو ساغر ہو

تمہارے دیدہ و دندان کی دہن مین گر دون
تو شیر ہی ہالے کا کومل ہو اور تیور ہو

بجای چاک گریبان کرونمین سر ٹکڑے
مزا ہی دشت مین کانٹے کے بدلے پتھر ہو

یہہ بدگمان ہی وہ اللہ کی پناہ پر تو
ہزار بار مرین بہی اوسے نہ باور ہو

کہا سورج نے اوسکو دیکھہ صورت ہو تو ایسی ہو
زبانی ماہ کی ہی یہہ کہ طلعت ہو تو ایسی ہو

دئے جاتے ہین بوسے سیکڑون وہ اپنے سایل کو
مروت ہو تو ایسی ہو سخاوت ہو تو ایسی ہو

دعا منہ سے نہ نکلی تہی کہ بر آئی مراد اپنی
مدد پر آ دل مضطر اجابت ہو تو ایسی ہو

نہ چہوڑا مجہکو بعد مرگ ہی ربط تمنا نے
محبت ہو تو ایسی ہو رفاقت ہو تو ایسی ہو

یہہ اوسکو دیکہکر کہتا ہی عالم فرط حیرت سے
صباحت ہو تو ایسی ہو ملاحت ہو تو ایسی ہو

اوٹھا سکتے نہین وہ بار گل اور بانون اپنے ہم
نقاہت ہو تو ایسی ہو نزاکت ہو تو ایسی ہو

نہ آیا یار مرقد پر پس مردن ہی بہولے سے
عداوت ہو تو ایسی ہو کدورت ہو تو ایسی ہو

ہی گنجایش ہزارون درد و حسرت کی مرے دل مین
جہانمین منعمو کوئی عمارت ہو تو ایسی ہو

فلوس داغ دیکر مجہکو مستغنی کیا اوسنے
فراغت ہو تو ایسی ہو غنایت ہو تو ایسی ہو

خیال اوسکا مجہے سوتے مین بہی رہتا ہی ہمدم
تصور ہو تو بس ایسا ہو الفت ہو تو ایسی ہو

اک طفل حسین کا مبتلا ہون
میں جان پہ اپنی کھیلتا ہون
اک زہرہ جبین سے میں جدا ہون

نہ اپنوں سے نہ غیروں سے تو ملتا ہی سر محفل	جزاک اللہ میری جان عادت ہو تو ایسی ہو

مرے اشعار سنکر سب یہی کہتے ہین ای **پرتو**
فصاحت ہو تو ایسی ہو بلاغت ہو تو ایسی ہو

لیگئی تا بعدم اونکی عنایت مجھکو	حضرت عشق نے رکہا نہ سلامت مجھکو
یاد آتی ہی مرے شوخ کی دہرپد مطرب	آج تو ہی کوئی دہرپد کی سنا گت مجھکو
وہ پریزاد کہان اور کہان مین خاکی	فقط ای زریعہ ملا تیری بدولت مجھکو
کچھ صباحت سے سروکار نہین ای جانی	خوب بہاتی ہی تری سانولی صورت مجھکو
جب نہ تنہا آہ و فغان کرکے دل نادان نے	کیا رسوا ای جہان تا بنہایت مجھکو
جیہین آتا ہی کہ نامہ کوئی اوسکو لکھون	درد دل سے جو کوئی دم ملے فرصت مجھکو
کیا ہی بیپا کیا صدمات غم دوری نے	نہ رہی پانون اٹہانے کی بہی طاقت مجھکو
ہی عجب نعمت غیر مترقب سے کرواہ	آج قسمت سے ملا کان ملاحت مجھکو
نازکی سے تو نہین بار اوٹہا نا ممکن	قتل کیون کرتی ہی پہر اوسکی نزاکت مجھکو
موم سے نرم ہی اوس غیرت شیرین کے ہونٹھ	آج بوسے مین ملی شہد کی لذت مجھکو
زندہ درگور کیا فکر ہم آغوشی نے	اپنی ہستی مین ملا گوشۂ عزلت مجھکو
بیقرار اک بت کافر کے تصور نے کیا	چین آجائے الٰہی کسی صورت مجھکو

[illegible]

قبر تک ساتھ جنازے کے رہیگی پرتو
زندہ واللہ نہیں چھوڑیگی حسرت مجھکو

زلف کا مجھکو بوسا دو
سیر ختن کی دکھلا دو

آنے ہو کیا سمجھانے کو
ناصح یہہ تو سمجھا دو

زیست ہو تادم پر ایجان
جھوٹا تو کوئی وعدا دو

بارہ ہو دوہری چھریوں پر
انکھہ میں دونوں سرما دو

پھر کفن اس شیدا کو
اپنا دوپٹہ میلا دو

زلف کا عاشق مرتا ہے
سولی پر اوسکو لٹکا دو

سادگی کب تک سادہ رو
مسی لگاؤ سرما دو

افشان ہو منہہ پر ای چاند
مہ کو دوچندان چمکا دو

ہجر میں ہے اندھیر بڑا
چاند سا چہرا دکھلا دو

خواہش پرتو پھر کیا ہے
شعر یہہ سن لو بوسا دو

بوسۂ لب دو سیبا دو
سیب کے ہمرہ پستا دو

زلف ہے اولجھی سلجھا دو
دام بناؤ صیادو

[illegible]

جان نہ لو ترسا ترسا
مار ہی ڈالو جلا دو

بحث خریداروں سے کیوں
نقد دل لو بوسا دو

پاؤں پڑا تا ہے دل زار
تیغ زبان کا چرکا دو

ٹیس کو رو کو بخیہ گر
زخم کو پھر تم ٹانکا دو

وہ خوش قامت آتا ہے
ہوش سنبھالو تمشا دو

بوسہ پلک کا یا رخ کا
پھول نہیں تو کانٹا دو

بجلی سا وہ جو ہنستا ہے
پر تو تم مینھ برسا دو

زلفیں منہہ پر بکھرا دو
بال کے پھندے پھیلا دو

وصل کا صاحب وعدا دو
رنج کو رستا بتلا دو

برقع منہہ سے الٹا دو
جلوۂ عارض دکھلا دو

ناصح کو اس تک پہنچا دو
مغزہ نہ کہاؤ ناشادو

خال سیہ کا بوسا دو
گرمی ہے بہدانہ دو

بوسہ لب شیریں کا دو
پیارے مجھکو چلوا دو

خنجر رک کر چلتا ہے
یہ بیدادی جلا دو

۲۲۷

چارہ گرو احسان اتنا — یار کے در تک پہنچا دو
حضرت دل ہمکو کیا غم — جتنا چاہو تڑپا دو
بہر خدا اے چشم الطاف — جان چلی او جلا دو
سیر ہے گنگا جمنا کی — آنکھین ہین دونون دریا دو
زیر و زبر ہو جاے ہلال — کان کا بالا دکھلا دو
آنکھہ کے فتنے ٹھوکر کو — رفتہ رفتہ سکھلا دو
دیوانہ ہون ظلم کرو — خاطر خواہ پر بزا دو

روتے دندان کی دہن مین
پرتو موتی برسا دو

اوس مہ جو دیکھے تیرے رخ بے حجاب کو — سکتہ ہو صاف آئینہ آفتاب کو
اوس شہسوار حسن کی پابوس اور بھی — گستاخیان سکھائی ہین کسنے رکاب کو
شیشے مین اوسکو کسنے اوتار لیا نہین — ساقی پری نہ کہیے بھلا کیون شراب کو
صحرا مین تیر کشتہ الفت نے جا دی — بوجہ چاک جیب نہین ہے سیراب کو
صہبائے نیند ہو گئی شب بہر مجھے حرام — دیکھا ہے جب سے اوس نگہ نیم خواب کو
شوریدگی خندہ شوخ ملیح بس — حاجت نہین نمک کی جگر کے کباب کو

اس سے بڑھیگا تو یہہ سیماب کا جگر	ہی فوق بجلیون پہ مرے اضطراب کو

پرتو جواب اہل زبان سے محال ہو
بھیجون اگر مرے سخن لاجواب کو

ای دل ہوس وصال اور تو	ہان ہان یہہ سر محال اور تو
اوس سورج کا جمال اور تو	ای چشم یہہ دیکھہ بال اور تو
قدرت ہے خدا کی چشم بددور	یہہ دن یہہ ماہ و سال اور تو
چہوٹے منہ سے بڑے نوالے	ای مہر اوسکا جمال اور تو
سنبل تیرا یہہ حوصلہ واہ	اوسکے گیسو کے بال اور تو
ای انجم اس ذرّی سی چمک پر	اوسکے عارض کا خال اور تو
ای ماہ حضور عارض یار	پھر دعوای کمال اور تو
تیری حیوانیت ہے ورنہ	ای کبک وہ پیاری چال اور تو
ای سرو چلینگے سر پر آرے	تو یہہ وہ نونہال اور تو

بوسے کی طلب ہے اوس پرتو
یہہ جراوت یہہ سوال اور تو

بام پر دیکھا جو وقت صبح اوس مہتاب کو	بس چھپایا آسمان نے غرب مین مہتاب کو

تمنا کے ہاتھوں گنہگار مین ہون

سراپا سراسیمہ آوارہ مین ہون

کسقدر ای مہر پامال حسد کرنے لگا	فرش پا انداز تیرا چادر مہتاب کو
کسطرح تجھکو نہ کہیے آفتاب چرخ حسن	کردیا بے نور جلوے نے ترے مہتاب کو
اوس عذار رضا سے دیتے ہین کیچ شاعر نظیر	کیا نظر بھر کر نہین دیکھا رخ مہتاب کو
رو برو جب ہوگیا وہ چاندنی کی سیر مین	رشک نے تارا بنایا چرخ پر مہتاب کو
خوبرویوں کو ہی جو رخ ہم نے چھوڑا ہے مین	سوز دل خور کو دیا داغ جگر مہتاب کو
کسلیئے وہ ماہرو آغوش مین آتا نہین	ہمنے ہالے سے جدا دیکھا نہین مہتاب کے
عید شعبان باعث سیر بلند دیت ہے	ہر طرف دیکھو ہوائی پھلجھڑی مہتاب کو
چرخ بھی اک نہر وتمکے رقص کا مشتری	چاندنی کی جا بچھایا چادر مہتاب کو

اوس مہ کامل کے عشق ابروی خمدار نے

ماہ نو پرتو گھٹا کر کردیا مہتاب کو

ہمقافیہ بر غزل امانت لکھنوی

جلوہ آئینہ مین اوس بت نے دکھایا مجھکو	بادۂ عشق صفائی سے پلایا مجھکو
خنجر گلکا کاٹ کے مرنا ہی بتایا مجھکو	پر نہ خنجر کبھی قاتل نے لگایا مجھکو
لطف ساون کا سراسر نظر آیا مجھکو	جب چمک کر تری بجلی نے رلایا مجھکو
یاد ابرو نے سحر تک نہ سلایا مجھکو	نیمچون پر تری دوری نے لٹایا مجھکو

ایسا کہو یا مگر یار کی دوری نے غضب
مثل عنقا کسی رہبر نے نہ پایا مجھکو

آنکھ باہن جو بہر کی تہی نہایت کل سے
آج فرقت کا سیہ روز دکہایا مجھکو

بخت خوابیدہ نے فرقت مین سلایا ایسا
فتنۂ حشر کے غل نے نہ جگایا مجھکو

کیا غضب ہے تیرا وتہنے نے بغل سے دلبر
اپنے سینے سے کبھی بار اٹہایا مجھکو

سر قبر آکے جگانا کبہی یا زیب صنم
ترے سونے کی تمنا نے سلایا مجھکو

روند کر دبدبۂ مہتاب نے پامال کیا
آسمانون نے زمین سے سر اٹہایا مجھکو

زلف خمدار مین پابند ہوا ناتہوان سے
بخت برگشتہ عجب پیچ مین لایا مجھکو

لطف سیر سہ و لالہ کا اٹہایا دل نے
ہمنشین اوس مہ کامل سے چہپایا مجھکو

سوز ہجر لب رنگین نے سراپا پہونکا
آتش لعل کے شعلے نے جلایا مجھکو

کس لئے زندہ شب ہجر پر یرو نے رکہا
ہای کیون دیو سیہ نے بہی نہ کہایا مجھکو

ہای رے ضعف کہ صیاد اگر آیا ہبی
سایۂ کاہ نے دامن مین چہپایا مجھکو

ہوی اوقات بسر اپنی بغلگیری مین
وہ جو روٹہا تو گلے غم نے لگایا مجھکو

اسقدر محو تماشا ہون کہ ہر ذرے مین
نور اوس مہر کا پرتو نظر آیا مجھکو

ہمقافیہ بر غزل جناب ظفر فرمانروای دہلی

۲۳۱

۲۳۲

قریب ابروی دلدار دیکھا ہمنے گیسو کو
دکھاتا ہی مہ نو آسمان کب ہر مہینے مین

ہوا محراب کعبہ تنگ الٰہی بار ہندو کو
لئے پہرتا ہی گردن پر تری شمشیر ابرو کو

ہین زلف و ابروی خمدار جانان ایجاد دو نون
کیا ہی حسن نے کیا متفق سانپ اور بچھو کو

نہو گا نکہت مشک ختن سے آشنا یکدم
کہ تکتا ہی دماغ اپنا تری کاکل کی خوشبو کو

خمیدہ ہوں غم تیر نگاہ یار مین اے
سب آغوش کمان پاتے ہین بالکل اپنے پہلو کو

یکیون دو چشم تر مین قامت جانان نظر آئے
ہی زیبا تر دو نی رعنائی سر و لب جو کو

عدم آرا ترے عشق کمر مین ہو گا میدان سے
گذر ہے سینہ بیدل مین ہر دم نعرہ ہو کو

گریزان ہین اگر خوش چشم مجھ سے غم نہین ہرگز
کہ وحشت صحبت انسان سے ہوتی ہر آہو کو

نمود خط نہین اب تک عذار صاف پر ایجان
نہین ہے حاجت تفسیر تیرے مصحف رو کو

غم دندان ہی اک پردہ نشین کا باعث گریہ
گہر کہتے ہین اہل آبرو یہ لؤلؤ کے آنسو کو

آنکہین ملاؤ یون کہ نظر کو خبر نہو
پہلو مین آؤ یون کہ جگر کو خبر نہو

بے اختیار سینے کے باہر یہ ہو نجائے
دلکو چراؤ یون کہ جگر کو خبر نہو

گرمانع نظارہ عاشق ہین اہل شر
رویا ین آؤ بانی شر کو خبر نہو

ای باد صبحدم چمن حسن سے ادہر
یون لا تو بو کہ اوس گل تر کو خبر نہو

۲۳۳

یہ اور سخت جانی عاشق کا سامنا
یوں کاٹ سر کہ تیغ دو سر کو خبر نہو

بیہوش کر کے دل کو قدم رنجہ کیجیے
اسطرح گھر میں آؤ کہ گھر کو خبر نہو

کیفیت شراب تمنا دکھائیے
ظاہر ہو یوں کہ دیدۂ تر کو خبر نہو

دیدار یوں دکھاؤ کمر کا کہ مطلقاً
اس پرتو فداے کمر کو خبر نہو

غافل سمجھ کے کھیل گناہ عظیم کو
غفار بولتے ہیں غفور الرحیم کو

کیا داخل ثواب نہیں ہیں بخیل بھی
شفقت سے پالتے ہیں جو در یتیم کو

میوے حرام تدن نہیں توبہ کا در کھلا
منظور بخشش ہے غفور الرحیم کو

سرگرم قصد جرم ہو نا حیات میں
گرمی جرم دیتی ہے آتش جحیم کو

ہے دولت جمال کا اقبال دیدنی
ہوتی نہیں ہے جنگ میں نصرت غنیم کو

ہر روز دوستی کی نئی اک بہار ہے
کب پوچھتا ہے کوئی انیس قدیم کو

یہ تیرہ بخت انجمن بخل کا ہے صدر
کہنا بجا ہے میر بخیلاں لئیم کو

سن لیتے ہیں سوال لب حال سائلاں
کب احتیاج گوش ہے سمع کریم کو

مرجائیں گے نہو گا اگر فہم اکتفا
محتاج جانتے ہیں دولت کلیم کو

پرتو خیال صحبت سفلہ سے دور رہ

حاصل فقط ہی اس سے ندامت ندیم کو

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ مرحوم لکھنوی

کسی ابرو کی جنون نے کیا عریان مجھکو
صورت تیغ نہین حاجت دامان مجھکو

بے گل اندام کے گل داغ جگر سے نہین کم
آجکل لالہ ستان ہے چمنستان مجھکو

روز ترسا کے عذابو نین رکہا کرتا ہے
جانتا ہی بت کافر جو مسلمان مجھکو

رخ مسعود دکہادے کہ نحوست جاے
نظر آتا ہی چراغ مہ تابان مجھکو

ای جنون یاد جو آتی ہی کسیکی قامت
آج میدان قیامت ہے بیابان مجھکو

کاٹے کہاتی ہی سر زلف مین گلزار کی سیر
ہوی سنبل کی جتا افعی پیچان مجھکو

ہی بہان پیش نظر صورت عشق رخ دوست
صاف آئینہ ہی اپنا دل حیران مجھکو

طاق طاقت ہوی ہر عضو کی غم کی مارے
صبح پیری ہوی صبح شب ہجران مجھکو

خون ہوتے ہین ہزار ایک خزانے کیلئے
گنج آتا ہی نظر گنج شہیدان مجھکو

بے سبب سر سے سمجھتا نہین مین آہو کو
دور سے آنکہین دکہاتی ہین وہ مژگان مجھکو

نہین محفل مین یہ جو وہ شمع شبستان مراد
آج خوش آتے نہین سرو چراغان مجھکو

ترا ایڑلو ہون مجھے چاند سے کیا مطلب ہے
منھہ ترا چاند سے وہ چند ہی جانان مجھکو

نظر آئے کہین اوس ابروی خمدار کا منہہ
دیکھا ماہ رمضان دیکھکے تلوار کا منہہ

سن لیے نغمون کو مرے دیکھے گر اوس یار کا منہہ
ہوش بلبل کا اوڑہی زرد ہو گلزار کا منہہ

ہو رسائی مری اوس یار کے گھر مین کیونکر
جبکہ دیکھا ہی نہین سایۂ دیوار کا منہہ

تیرے رخسار کی توصیف رقم کرتا ہون
ہے مرے خامہ کے مقابل ہو یہہ گلزار کا منہہ

ہین خیال رخ پر نور سے اوسکے روشن
دل کے داغون سے بڑہے مہر پر انوار کا منہہ

روشنی میرے سینہ کے داغ مین ہو گی کیونکر
آگے چمکیگا یہان مہر پر انوار کا منہہ

عارض و کاکل جانان سے تقابل تو بہ
جو صبح روز کا یہہ اور یہہ شب تار کا منہہ

سخت جانی نے کئے سیکڑون خنجر تیرے
کام کر جاے مرے حلق پہ تلوار کا منہہ

دل مین اوس ظالم بیرحم کے کرتی ہی اثر
دیدنی ہی مری ہر آہ شرربار کا منہہ

گالیان لاکہون دیے جاتے ہین بوسہ کیلئے
رفتہ رفتہ ابہی کہل جاویگا سرکار کا منہہ

یہ صفائی ترے ہاتہون کی بدولت ہے اوسے
آئینہ دیکہکے کستا ہی جو تلوار کا منہہ

وصف اوس عمر بت شیرین کا جو ہو جاے رقم
بہر دون شکر سے ابہی کلک گہربار کا منہہ

وصل چشم غزالان کا کرے ہمچشمی
روبرو تیرے چلے کبک کی رفتار کا منہہ

مردم آزار کے لب بند نہین ہوتے ہین
جب تب دیکھیے وا رہتا ہی سوفار کا منہہ

بلبلم پر گروہ کسی روز ہو رونق افزا
پھر نہ آئیگا نظر مہر پر انوار کا منہہ

دہن رخ سے کشوف ہی حال زار دل
سجدے کرتا ہی ہر اک طاق خم ابرو مین
کیا برا تجھکو کہون ای شب رنگ فراق
سرخرو ہین درم داغ سے عشاق مین ہم

صاف گویا ہی اگرچہ نہین گفتار کا منہہ
کعبۃ اللہ ہی خلیل اوس بت طرار کا منہہ
آگے آجاتا ہی اوسکا کل خمدار کا منہہ
شکل گل کیون نہ شگفتہ رہی زردار کا منہہ

عشق نے اوس بت مہر و کے بنہائی پرتو
دب گئی کاہکشان دیکہہ کے زنار کا منہہ

غصے سے ہوگیا ہی رخ جنگ جو سیاہ
خانہ خراب زلف پریشان کا ای صبا
جسم لطیف جسکو عطا ہو وہ پاک ہے
میخانہ اوسکے غم مین سیہ خانہ ہوگیا
رہ کی تلاش ہے شب تار فراق مین
ای شاہ حسن بوسون مین امساک عیب ہے
وحشت نہ جاہئے شب تار فراق مین

ہوجائے منہہ ترا خلش آرزو سیاہ
اسنے کیا ہی مار کا روی نکو سیاہ
ہوتی نہین ہی رنگ کے مانند بو سیاہ
ساغر سیہ ہے جام سیہ اور سبو سیاہ
روشن ہے منزل اور رہ جستجو سیاہ
مجل عطا امیر کو کرتا ہے رو سیاہ
دون ہمتی بنائیگی ہمت کو رو سیاہ

مظہر اگر سیہ رہے پرتو نہین زوال
ہوتا نہین ہے پرتو خورشید رو سیاہ

اوسکی محفل کا تصور ہے اگر دل
ضبط کا ہی خیال ہے گر نہین
عیب حرف سوال ہے گر نہین
فکر اپنی ہی حال سے گر نہین
معجزہ عشق بیان سے گر نہین

ہی عشق دلکو ایک بیوفا کے ساتھ
کمبخت آشنا ہوا نا آشنا کے ساتھ

یارب شب وصال ہی پہلو کو چیر کر
دل ہی نکل آئے کہین مدعا کے ساتھ

اوس گلبدن کو دیکھونگا صدقے مین ضعف کے
جاؤنگا آج اوڑ کے چمن مین صبا کے ساتھ

کھینچی جو مین نے آہ تو آنسو روان ہوے
چلنے لگا یہہ قافلہ بانگ درا کے ساتھ

جوش جنون مین دیدۂ بدبین کا ہو برا
اونکی قبا بہی چاک ہے میری قبا کے ساتھ

ممکن ہی اتفاق زمرد کا سانپ سے
ہی ربط خط سبز کو زلف دوتا کے ساتھ

دکھلائے یار گر کف رنگین کو باغ مین
مل جاے رنگ پہولونکا اوز حنا کے ساتھ

ای جذب شوق دست تمنا کا ہو برا
لگیا ہی اونکی پر رہی میری قبا کے ساتھ

ابتک نہین یہہ دور کہ جوش جنون مین ربط
داماں آسمان کو ہو دست دعا کے ساتھ

مجھہ سخت جان کو انس ہو تیر یار سے
آہن کو رابطہ ہو آہن ربا کے ساتھ

قامت مین اوس پری کی قیامت کا طور ہی
سائے کیطرح رہتے ہین فتنے بلا کے ساتھ

اہل سخن مین شیر نیستان ہون واقعی
حاسد کے ہوش اوڑ رہتے ہین میری صدا کے ساتھ

جہک جہک گیا ہون ضعف سے تشبیہ دیجئے
مجہکو بہی یار کی نگہ شرم زا کے ساتھ

باقی رہی نہ اوسکی قدمبوس کی ہوس
جبین ہی خاک ہو رہو نقش پا کے ساتھ

اونکی ہنسی نے عاشق بیدل کی جان لی
غمزہ ستم تھا خندۂ دندان نما کے ساتھ

برگشتگی سے بعد فنا بھی بری ہین ہم	الجھا کبھی غبار نہ اپنا ہوا کے ساتھ
کہتے ہین جسکو نسخہ تسخیر خلق ہے	کیونکر نہ انس ہو مجھے اہل وفا کے ساتھ

اوس بت کا ہے خیال رکوع و سجود مین
پیرتو غضب کی بات ہے چوری خدا کے ساتھ

اللہ نے دیے ہین ہوا کو ہوا کے ہاتھ	جھونکے ہوے ہین قاصد باد صبا کے ہاتھ
ہون صرف ماتم آج کسیکے فراق مین	سینہ ہی اہل غم کا تو اہل عزا کے ہاتھ
اوس تک ہے دست رس جسے ہی بند رہا	دیکھے نہین بندہی ہوے دزد حنا کے ہاتھ
آ جلد سیمتن کہ دم نزع ہے یہان	دے نقد جان ذرا اجل کو لگا کے ہاتھ
خواہان حق کو فکر سراپا ہے کیا غرض	دیکھے کسی نے پاون نہ قبلہ نما کے ہاتھ
کہتے ہین اب دیکھے عشاق کی شبیہ	بیکار ہین مرقع حیرت فزا کے ہاتھ
موقوف دست و پا یہ کہان خونبہای عشق	سمجھے ہی بحر کشتہ نہین آہن ربا کے ہاتھ
پہر کیون نہ اونکو شوق ہے کہنے زبان ہے	ہان اونہین سنا ہین تیر زبان ہلا کے ہاتھ

پیرتو ہے غرق بحر محبت مگر خموش
ہلتے ہین ورنہ یار ہر اک آشنا کے ہاتھ

ظالم ہے مجھے خدا نے دیے کس بلا کے ہاتھ	یہہ کہہ رہا ہون زلف صنم کو لگا کے ہاتھ

٢٣٩

قابو سے اپنے لعل پر پرو نکل گئے
جاتا رہا دیار بدن خشان اب آکے ہاتھ

مرجان کا پنجہ پنجۂ خورشید ہو گیا
مہندی لگے ہوے کبہا اوسنے دکہا کے ہاتھ

دوری نے تیری مایل پرواز کر دیا
ایجان مرغ روح اڑا یاد لگا کے ہاتھ

پینے جو منہہ چہوا تو سزا گرم پا گیا
اوس شمع رو نے دل کیا ٹھنڈا جلا کے ہاتھ

لی جان اژدر شب تار فراق نے
مخطی ہوا مین لف سیہ کو لگا کے ہاتھ

کہتا ہون لامکان سے مشابہ ہی وہ دہن
تشبیہ آئی دور کی طبع رسا کے ہاتھ

ہین کشتی وجود کے دو بادبان مگر
بیکار کب یہہ چلتے ہین رہرو بلا کے ہاتھ

پرتو رولائین دیدۂ شمس قمر سے خون
دکہلائین گردہ چرخ کو مہندی لگا کے ہاتھ

آئین نظر کہین صنم بیوفا کے ہاتھ
کرتا ہون یہہ دعا سوی کعبہ اٹہا کے ہاتھ

کرتا ہی کیون یہہ عاشق خستہ جگر کا خون
خنجر ہی اور نہ تیغ ہی رنگ حنا کے ہاتھ

دہو کا ہی مجہکو خون شہیدان کے رنگ کا
اوسنے کئے ہین لال جو مہندی لگا کے ہاتھ

ہر چند ہاتہا پائی رہی بوسے کیلئے
لے ہی لیا یہ مین نے بغل مین دبا کے ہاتھ

ہین روشنی مین پنجۂ خورشید سے فزون
یہہ گورے گورے اوس صنم مہ لقا کے ہاتھ

پڑ پڑ کے پاون منتین کرتا ہون اوسکی یون
لللہ جانہ ہاتھ سے میرے چہوڑا کے ہاتھ

واللہ جان [illegible] جان [illegible] مین
[illegible]

پرتو [illegible] ایسا [illegible] جو کی ناں مین
[illegible] دن ہی تمام جہان مین
[illegible] ہی [illegible] ان مین
[illegible] دو چیز [illegible] زبان مین
والیل سورہ صفت روی یار [illegible] کان مین
[illegible] کان مین

دیکھو کہ لعل [illegible] کان مین
خورشید و ماہ [illegible] روشن [illegible]
ہین داغ [illegible] سے دل آسمان مین
[illegible] اس کی زبان وہ فصیح و ملیح ہے
[illegible] ہندوستان مین
اہل زبان کی یہہ زبان [illegible] ہین
کیا بات [illegible] کیا امتحان مین

کہتا ہی وہ نشان مٹا ہون بی سبب
پھر تلخ جب ہوی تو ہوی تلخ زندگی

انسان کی مرگ و زیست ہی لوگو خدا کے ہاتھ
ہی زیست میری اوس نگہ فتنہ زا کے ہاتھ

حق نیاز زاہدکم فہم نے غضب
پر تو تمام بیچ دیا ہے ریا کے ہاتھ

کوہ و دشت آئے ترے عاشق ناشاد کے ہاتھ
ہوتے ہین ابروی خمدار سے عاشق بسمل
مرگئے اسمین جو کوتاہی ہوی او ظالم
دیکھکر زلف مین کہتے ہین ترے شانے کو
کہان حجام اور اصلاح خط یار کہان
داغ دیتی ہی فلک کو ترے ناخون کی بہار
لال کیونکر نہ حنا سے رہے پنجہ تیرا

پانون مجنون کے لگے اور مجھے فرہاد کے ہاتھ
گرچہ خنجر نہین او حسن خداداد کے ہاتھ
زیست عشاق کی ہی کیا تری بیداد کے ہاتھ
پانون اب حد سے بڑہانے لگے شمشاد کے ہاتھ
کتنے ہین محکمہ حسن مین حداد کے ہاتھ
کیا سوا رشک کے آیا ستم ایجاد کے ہاتھ
رات دن خون مین بہر رہتے ہین جلاد کے ہاتھ

مول لی مفت مین آزردگی اوسکی پرتو
اور آیا ہے بہلا کیا لب فرہاد کے ہاتھ

مانی معشوق رہے عاشق دلگیر کے ساتھ
قبر مین جبین ملیگا کوی ہمدم ای ہمدم

کھینچ تصویر کسیکی مری تصویر کے ساتھ
کیجیے دفن مجھے یار کی تصویر کے ساتھ

دیکھہ کر عارض پر خط کو سمجھتا ہوں ترے
ہاتھہ آیا مرے قرآن یہہ تفسیر کے ساتھہ

خط روانہ ہی زبانی بہی ہے پیغام نیاز
ہمنے بہیجی ہی یہہ تحریر اوسے تقریر کے ساتھہ

بندے اللہ کے بیباک ہیں اوسے دولت جانیں
مال ملتا ہی جو اس دور میں توقیر کے ساتھہ

صرف تدبیر بدلنے سے نہیں کچھہ حاصل
اہل تدبیر بدلدیں کہیں تقدیر کے ساتھہ

لطف کیا خاک جو تصویر ہی کہینچی اسکی
مانی اوس ماہ کی تصویر ہو تنویر کے ساتھہ

دل مشتاق شہادت کی تمنا نکلے
قاتل آیا مرے سر پر کبہی شمشیر کے ساتھہ

گر جوان رہے تو ہیچ ہی رہے پیران
کار آمد وہی ہو جو کمان تیر کے ساتھہ

کچھہ اثر جب نہو اوس بت کو تو بیہچ ہی زور
منہہ سے ای آہ نکلنا کبہی تاثیر کے ساتھہ

تہا تصور میں ہی ہمراہ دل **برق** زار
آج دیکھا مرے صیاد کو نخچیر کے ساتھہ

اوسکی طرح کب اوسکی زبان کو قیام ہے
گو ہمسے عہد نامۂ لطف دوام ہے

صیاد جسکو کہتے ہیں اوسکا خرام ہے
ہر ہر ادای ناز میں انداز دام ہے

ساقی کا دور یہہ سبب فیض عام ہے
حصے میں روز ہر کس و ناکس کے جام ہے

ہاتھہ آئے عشق شاہ حسینان میں کوہ و دشت
مجنون مرا خطاب ہے فرہاد نام ہے

رہتا ہی وہ نظارۂ رخسار و چشم میں
گہ محو آئینہ ہی گہے مست جام ہے

[illegible]

فلک حسن انقلاب یہہ کیون
[illegible]
ای کمبخت اضطراب یہہ کیون
گر تقاضا [illegible] فصل شباب نہین
شیخ ہم نفرت شراب یہہ کیون
سوز فرقت سے [illegible]
ظلم [illegible] ای رشک آفتاب یہہ کیون
برق [illegible]

آج کیون نامہ بر میں [illegible] نہین
فلک حسن کا ہلال کہان
یار کو شعر کا مذاق نہین
[illegible] کی [illegible] نہین
تنگ در [illegible] اسماق نہین
دیکہے یا رب [illegible]
کیا وہ ظالم ستم میں طاق نہین
کیا ہمین شکوۂ فراق نہین

جائیگا چھوڑ کر مجھے وہ فتنہ گر کہان	ہر ہر قدم پہ لطف ہم آغوشی دام ہے
اوسکے چلن کو گردش ایام ہو لئے	زلف و عذار مین اثر صبح و شام ہے
فرقت مین ترک راحت و آرام ہو گیا	عاشق کو سال بھر ترے ماہ صیام ہے
ہرگز نہین ہے اپنے پرائے پہ منحصر	واللہ اہل فیض کا سب فیض عام ہے

دو ایک سو ستم ہین تو دہ سو پانچ لطف ہین
پرتو ہمارے یار کا چنگیز نام ہے

اوس رشک مہ کا آج جو گھر مین مقام ہے	کہتے ہین جسکو برج قمر اپنا بام ہے
کبک دری سے دیکھئے چلتی ہے کس روش	کہتے ہین اب چمن مین وہ گرم خرام ہے
اچھا نہین یہ حد سے تجاوز رقیب کا	چیونٹی کو پر جو نکلین اجل کا پیام ہے
آوارگی سے عشق بت رشک ماہ مین	کب مجکو آسمان کی طرح سے قیام ہے
سچ ہی زمین شعر ہی یہہ وقف کی زمین	کب کہہ سکیگا کوئی کہ اپنا مقام ہے
کہتے ہین فاقہ کی نہین ہوتی دراز عمر	دو تین دن کے بعد ہی عید صیام ہے

بے ہجر وصل مذہب عشاق مین مدام
مکروہ کون کہتا ہے **پرتو** حرام ہے

روشن ہے نور مہر حجاب سحاب سے	پنہان ہو حسن یار کا کیونکر نقاب سے

پیری میں تو زیادہ ہی حسرت شباب ہے
کسطرح ہو نہ بوڑھوں کو الفت خضاب سے

ممکن نہیں ہے اہل تعلق سے ترک ربط
ہوتا نہیں جدا کبھی نشہ شراب سے

تقدیر کو بدلتی ہے تدبیر بھی کہیں
موی سپید کالے ہوں کیونکر خضاب سے

پرنور عکس یار سے جام شراب ہے
روشن ہی آفتاب یہاں ماہتاب سے

لاکھوں بہائے چشم نے چشمے فراق میں
حیرت کی جا ہے نکلے ہیں دریا حباب سے

آنکھیں ہیں انتظار میں دل یاد میں طپاں
آفت میں جان ہی خلش اضطراب میں

ہو ترک ربط غیر کا اوس گل سے کسطرح
ممکن نہیں ہے دور ہوں کانٹے گلاب سے

تاثیر ہی غیرت گل کی یہہ دیکھنا
بوی گلاب آتی ہے دونوں رکاب سے

دیکھے جو اوسکے روی پر انوار کو قمر
پھر نور مستعار نہ لے آفتاب سے

یہہ چوچلے ہی ابر کا دیکھوں تو منہ ذرا
بڑہ جائے امتحان میں چشم پر آب سے

سرسبز شاخ دل کو کرے کیوں نہ زندگی ہی
بالیدہ ہی ہر ایک شجر آفتاب سے

یہہ تو نہیں ہی خاک دغابازوں سے حصول
پایا جہاں میں کسنے نتیجہ سراب سے

نسبت نہیں ہی چاند کو اوسکے نقاب سے
چہرے میں روشنی ہی فزوں آفتاب سے

روتا ہوں ایک طفل برہمن کی یاد میں
آنسو کا پانی کم نہیں گنگا کے آب سے

اوس گلعذار کے یہہ تصور کا ہے اثر
بوباس آنسوؤں میں ہے بڑہکر گلاب سے

٢٤٣

وہ بت نہا رہا ہی رقیبوں کے ساتھ آج
کیونکر کرون نہ غسل مین انسو کے آب سے

کچھہ حوصلہ نہ دید کا کچھہ ہجر کی نہ تاب
مستی خراب ہے دل خانہ خراب سے

غم کہا رہے ہین ہجر مین پیتے ہین اشک ہم
ساقی نہین ہے کام شراب و کباب سے

موسم بہار کا ہی خوشا دور چشم بد
ابھرا ہوا ہی یار کا سینہ شباب سے

انزوزون ہے جو اک بت بیدرد کا فراق
پانی ہی مجھکو کم نہین خنجر کی آب سے

چہرے کا رنگ فکر نے تبدیل کردیا
تاثیر ہی فراق مین بڑہکر خضاب سے

دیکھو تو نازکی مرے نازک مزاج کی
رخسار نیلگون ہوا بوسے کی تاب سے

فرقت مین اوسکی یاد سے تسکین ہی مجھے
ہوتی ہی جسطرح سے تشفی سراب سے

گر بازی غلام ہی اول تو کیا ہوا
کرتے ہین گنجفہ کو شروع آفتاب سے

دل خون ہوگیا تو جگر بہن گیا مرا
ساقی ترے بغیر شراب و کباب سے

آجاتا ہی جو یار کا سوتے مین بہی خیال
اٹھتا ہون انکھہ پوچھتا ملتا مین خواب سے

نازک کہان تلنگ گل رخسار یار سے
بوسہ تو درکنار نگہ تک بہی بار ہے

کیا سرخ میرے خون کف پا نے کردیا
مرجان کی شاخ دشت کا ہر ایک خار ہے

جیتا ہون مین جان ہی جائیگی ایکدن
سرمایۂ قرار دل بیقرار سے

٢٤٤

خواہان نہین ہے حسن کا تکلیف مین کوئی
بس منتظر غروب کا ہر روزہ دار ہے

سایہ جو اوسکے دانت کا ہنسنے مین گر گیا
خود روشنی مین عقد ثریا ستارہ ہے

ہم لاکھہ رو مین سر کو پٹک کر ہزار بار
اوس نازنین کے لب پہ تبسم ہی بار ہے

طلعت سے حسن عارض روشن کی ای قمر
ہمسلک کہکشان ترا یہہ لونکا ہار ہے

ایدل مین اپنا آپ گلا کاٹ لون نکیون
شمشیر اوسکے بخیۂ نازک مین بار ہے

ثابت ہوا یہہ سکۂ انجم سے ای فلک
قارون کیطرح تو بھی بڑا مالدار ہے

تارے نہین ہین دامن گردون مین ای صدف
گویا طبق مین صدقۂ دندان یار ہے

مہتاب و آفتاب سے ثابت ہی صبح و شام
غم مین کسی حسین کے فلک داغدار ہے

روشن ہے روز ہجر و شب وصل سے یہی
یکرنگ پر نہ گردش لیل و نہار ہے

ممکن نہین ہے ہجر مین عاشق کی زندگی
ہر شاخ گل ہی بوندی کی گویا کٹار ہے

گر داغ ہجر مجھکو دیا خود کہان بچا
روشن ہے مہر و مہ سے فلک داغدار ہے

نہو کر یہی سحر چال ہی افسون چلین طلسم
ناصح ہر ایک شیفتۂ رقص یار ہے

کر ڈالون چاک جوش جنون مین اسے نکیون
مجھہ ناتوان کو پیرہن تن بھی بار ہے

روتی ہے خون ہجر مین پرتو کی چشم تر
نیسان مگر یہہ ابر تر لعل بار ہے

۲۴۵

باعث گریہ جو دانتون کی ہمارے یاد ہے
موتیون سے پر ہمارا دامن فریاد ہے

صبح وصل گلبدن مین دل ہمارا شاد ہے
نغمۂ بلبل نہین شور مبارکباد ہے

بیڑیون کا غل ہے وہ آہ ہے فریاد ہے
خانۂ زندان بہی مجہسے خانہ آباد ہے

آزمایش ہو چکی وعدہ وہ اوسکا یاد ہے
شاد کیون او سیر ہمارا پہر دل ناشاد ہے

ملکے جوتی مین تری تعویذ تسخیر نہین
اتصال مہر و مہ شب مین فسون ایجاد ہے

حلقۂ گیسوی جانان کی جو لکہتے ہین صفت
طایر مضمون کو بندش خانۂ صیاد ہے

آنکہین ہین نرگس تو عارض گل ہے او غنچہ دہن
قد ترا ای رشک گلشن غیرت شمشاد ہے

مہر سے وہ فیضیاب او ریہ خدا کے نور سے
چاند سے وہ چند رخسار ستم ایجاد ہے

ڈہنگ میر قتل کے اوسنے نکالے سیکڑون
فن جلادی مین وہ ظالم بہی اک استاد ہے

خال و عارض سے یہی ثابت ہین گل و بلبل ہے
وای قسمت مجہپہ ہی اک سحر کی بیداد ہے

وصف لکہتے ہین ہمارے ابروی خمدار کے
ہر الف اپنی غزل مین خنجر فولاد ہے

جا کے تیر روزن دزنگ الشتا ہے محال
یہ بہی کیا مرغ نظر کو خانۂ صیاد ہے

یاد آتا ہے وہ جلسہ وصل کی شب کا اگر
ہجران کا پیچ بہی اک خنجر فولاد ہے

ہنستے ہنستے دل دکہا دیتا ہے وہ ظالم مرا
صدقے اس شوخی کے کیا اندازۂ بیداد ہے

نازکی سے آگے اسمین جو تنا ممکن نہین
آئینہ عکس پری کو قلعۂ فولاد ہے

بیکم و بیش اُنکا خاکا اوتارا لیتی ہی یہہ
ہی بجا کہئے جو میری آنکہہ کو بہزاد ہے

جا کرے اوس سخت دل کے دل مین ممکن نہین ہی
یہہ بہی اک ای آہ بے در گنبد فولاد ہے

بات کم فہمون کی کیا انصاف سے گر دیکہیے
غیرت اہل سخن بیشک مرا استاد ہے

لکھتے ہین مضمون شب مہتاب ہجر یار کا
اپنے خامے پر یقین تیشۂ فرہاد ہے

کھینچتے ہین شعر مین اپنے تری تصویر ہم
ای پری خامہ ہمارا غیرت بہزاد ہے

قتل پر میرے اوسے آئیگا کیونکر رحم ہائے
دل نہین اوس سخت دل کا بیضۂ فولاد ہے

ہی ہجوم حسرت و درد و غم و حرمان و یاس
خانۂ دل اپنا فیض ہجر سے آباد ہے

جو کہ میری روشنی طبع کا قایل نہین ہی
صاف وہ کم فہم گویا کور مادر زاد ہے

جان کئی ہین کیا مجھے پروا ہی طفل اشک ہو
آب مرتے باپ کے یہہ مثل جب یاد ہے

یار کی تیغ تبسم نے کیا پرتو کو قتل
منت گریہ سے عاشق کی قضا آزاد ہے

ہوا کرتی ہی ایسی پہلوان عشق کی دہمکی
نکل جاتی ہی تن سے جان رستم پیر ادہم کی

ہمارے دل مین اب وسے زنخدا انکا تصور ہے
بجا ہی عین کعبہ مین جگہہ ہی چاہ زمزم کی

ستارون کی اوتر جاتی ہی رونق حسن حیرت سے
یہہ کچھ تابان ہی ای مہرو تری پاپوش کی چمکی

سخاوت ایسی داغون کی ہی سرکار محبت مین
کہ سب داغ و درخشن کو بہول ہی جاتے ہین حاتم کی

ہے سرکشی کی تواضع فیض کا باعث بس اے ساقی
بہر ساغر اگر شیشے نے گردن بزم میں خم کی

بغیر یار بوی گل صبا لاتی ہے جب ہمدم
حلاوت زہر کی ملتی ہے لذت ملتی ہے سم کی

سواری درد کی آتی ہے دل میں کس تکلف سے
یہاں تسلیمیں کیا کرتے ہیں بس آواز تم تم کی

بجاے گرہ پرستان بام کو کہتے ہیں سب میرے
کہ روز و شب رہا کرتی ہے یاں آواز چھم چھم کی

ترے چاہ زنخداں کی جو دھن میں ہو گئے جاری
مرے آنسو یہ بہتی ہے مقرر آب زمزم کی

رہے گر شوق یوں ہی سیر دریا کا کسی صورت
دکھاؤں ایکدن اوسکو بہار چشم پرنم کی

دل عشاق اکہی شکل پر یہ بہانس لیتے ہیں
شباہت کاکل جاناں میں ہے اطفال توام کی

الہی حاسد کم فہم سے ربط اور میں توبہ
بجاے یہ نہیں بنتی کبہی حیوان و آدم کی

مرے ہر ایک مصرع کی صفائی ایک ہوتی ہے
کہ کیفیت ہے اپنے شعر میں اطفال توام کی

ہمارے نالوں میں ہے درد کی ضرب ایسی اے برقو
علامت جسطرح ہوتی ہے ظاہر راگ میں سم کی

عمر بھر عاشق قد ستم ایجاد رہے
مگر اس باغ میں ہم سایہ شمشاد رہے

یوں ہی سرگرم فغاں گر دل ناشاد رہے
جس جگہ ہم رہیں پہر کیوں وہ آباد رہے

زیست بھر یوں ہی ترے عشق میں ہم شاد رہے
طالب بخ رہے مایل فریاد رہے

نہ رہی دہشت صیاد کچھہ اس گلشن میں
قمریو صورت شمشاد ہم آزاد رہے

کون کہتا ہے نہین جذبۂ الفت مین اثر | وہ دل عشق رہے اور وہ فریاد رہے

نگہ ناز یہ ثابت ہو قاتل مرا خون | ہاتھ مین نام کو تو خنجر فولاد رہے

کیا عجب سوز غم ہجر نے ہو نکا جو مجھے | موم کر دیتی ہے بس آگ جو فولاد رہے

عمر ساری تو طلسمات کے پیچ مین کٹی | یعنے ہم شیفتۂ زلف پریزاد رہے

چاہئے بال کی زنجیر تجھے موم کا طوق | پاس کچھ ضعف کا اپنے تجھے صیاد رہے

مرگ آجاتی ہے جو رنج مین ہوتا ہے | کسطرح زیست ہو اپنی وہ اگر یاد رہے

زیست بھر شام و سحر اوسکے گلی مین گذری | خاک بھی اپنی الٰہی وہین برباد رہے

جب ترے عارض روشن کی صفائی دیکھے | صورت آئینہ حیرت زدہ بہزاد رہے

گر دکھاؤن اثر آتش ہجران پر تو
موم ہو جائے وہین سنگ کہ فولاد رہے

چشم پر آب رشک ہے ابر بہار کی | طلعت ہے آنسوؤن مین در شاہوار کی

گل ہے اگر شبیہ تمہارے عذار کی | کانٹا ہے یہ نظیر مرے جسم زار کی

چلتی دلی کو ہاتھ مین رکھتا ہون اسلئے | تشبیہ اسمین ہے سر پستان یار کی

اے دل علاج گرمی ہجر انکا سہل ہے | پستان یار مین ہے شباہت انار کی

مژگان کا عکس دیکھ لو آئینہ خانہ مین | منظور ہو جو دید مرے جسم زار کی

[illegible] سوون اشک سے [illegible] آنکھون مین [illegible] نہین
[illegible] ہمارا نہین [illegible] نہین [illegible]
[illegible] یادل کی طرح [illegible] بہلاتا نہین
[illegible] وقت [illegible] نہین
[illegible] نہین
[illegible] ہے نہین
[illegible] نہین
[illegible] دل مین [illegible]
اگر وہ زلف کی [illegible] در بہ نہین
[illegible] سینہ [illegible]
کون کہتا ہے [illegible] نہین
[illegible] نہین
[illegible] وقت [illegible] نہین
[illegible] ہے نہین وہ بھی نہین
[illegible] ہے نہین وہ بھی نہین
[illegible] ہے نہین وہ بھی نہین
[illegible] ہے نہین وہ بھی نہین
جفا ہی درست دعا بھی ہے نہین وہ بھی نہین
[illegible]

اسطرح فصل گل مین شگفتہ ہین داغ دل / گویا خزان جو اس اثنا دون بہار کی

اوس گلبدن کے ہونٹھ سے لگتی ہی ای صبا / منقار بن گئی ہے کلیان ہزار کی

ہی پیچوان یہ مجھکو یقین ہیچ مار کا / اور یہ گمان کلی یہ کہ بانبی ہے مار کی

تجھ بین لال زلف کے ہلنے سے ای صبا / کیا بات ہے نزاکت رخسار یار کی

ثابت ہوا ہے یار کے جوبن سے مجھکو صاف / قامت پہ پھبتی ہے شجر میوہ دار کی

پھنے لکھے ہین اسقدر اوس گلبدن کے صف / منقار ہے زبان قلم بہی ہزار کی

زلف سیاہ یا کوی مار سیاہ ہے / ہی کان اوسکا یا کوی بانبی ہے مار کی

اسدرجہ جوش عشق کی گرمی بدن مین ہے / سوزش مرے پسینے مین ہی شرار کی

کس خوش گلو کے ساتہ رہی اسکو بول چال / آواز خوشنما جو ہی مطرب ستار کی

ہر شمع پر ہی مجھکو گمان چشم غول کا / وحشت یہ دیدنی ہے شب انتظار کی

موتی نہین ہی نت کا مگر من ہی سانپ کا / افعی ہی نت تو ناک ہی بانبی ہے مار کی

زیبا نہین ہے پیری مین شوق خضاب شیخ / کسطرح ہو خزان مین پہر آمد بہار کی

دیکھہ اوسکی سرد مہری کی تاثیر ای طبیب / کافور ہو گئی ہے حرارت بخار کی

لوشن کا ہر گمان کبوتر پہ واقعی / حالت لکھون جو خط مین دل بیقرار کی

ہی نو بہار حسن کی ہر بات مین بہا / گت ہی ستار مین جو بجائی بہار کی

سیماب و برق و طائر قبلہ نما غضب — کس کس نے طرز لی تڑپنا دلِ بیقرار کی

پرتو مرے دماغ پہ بابی کا ہو گمان
دن رات ہے خیال جب زلف یار کی

لپٹے کے ہاتھ کیوں کے جگنو بھی پیار سے — بیطرح ہو گیا ہی گلوگیر یار سے

بااَبرو ہیں مدحت دندان یار سے — مضمون ہیں اپنے تر ہکے دُرِ شاہوار سے

نسبت ہی خار کو جو مرے جسم زار سے — دو چار دن ہوے ہیں تپ ہوں بخار سے

یہہ ناتوان ہو ہیں غم دندان یار سے — نکلو نگا روزن گہر آبدار سے

ظالم نے مجھکو قتل کیا ہی بنا کے زلف — ہر ایک بال کم نہیں خنجر کی دہار سے

دکھلا رہا ہی صدمہ یہ صدمہ فراق ہیں — اللہ کی پناہ دل بیقرار سے

بجلی گری ہی دیدۂ گریان پہ میرے ہاے — آنکھیں لڑائیں اوسنے جو ابر بہار سے

تھا راز ہست و نیست کا زیر و زبر مگر — مکشوف ہو گیا کمر و روی یار سے

غش سے اٹھا ہیں سونگھ کے بو اسکی بارہا — نسبت گلاب کو عرق روی یار سے

جتنے غلام تہے حبشی سب پرے ہوے — اس منہہ پر آفتاب کو تشبیہ یار سے

یارب یہہ خود ہو کوچۂ دلدار کو روان — باد صبا کو بغض ہے میرے غبار سے

الجھا شب سیاہ ہیں اس جسم زار کو — تشبیہ دی جو یار کے گیسو کے تار سے

۲۵۱

دیکھو اثر جنون تغافل شعار کا — آئی نہین صدا ہی مجھے کوہسار سے
کہتا ہی جسکو صبح قیامت جہان تمام — ہی کیا وہ بڑھکے میری شب انتظار سے
پھر کسطرح لگے نہ رگ جان کو میری آگ — دیکھا بندھا ہوا ترا گلدستہ نار سے

یخ کی طرح جو آئینہ بہ جائے آب ہو
پرتو سے دور گرمی رخسار یار سے

ہم اپنی جا پہ شاہ ہین گو ہین فقیر سے — مطلب ہمین نہین ہے امیر و وزیر سے
ظالم کا کہین بھی ستم ای چرخ پیر ہے — بچنا محال ہے کوئی طفل شریر سے
نقش قدم نے یار کے منہہ چڑھکے کہدیا — بڑھکر مراد مانگ ہی بدر منیر سے
دکھہ ہے نصیب روز تولد سے آجتک — غم میرے حصے کم نہین مادر کے شیر سے
ہوتے نہین ہین جمع شب و روز ایک جا — کیونکر رہے نہ بغض جوانون کو پیر سے
افتادون کو جگہہ سے اٹھاتا نہین کوئی — ثابت ہوا ہے جادہ کی ہر اک لکیر سے
ایسا رولایا عشق نے اک بحر حسن کے — طوفان اٹھا جہان مین موج حصیر سے
منظور ایک غیرت شیرین کا وصف ہے — بہر کرد وات لائینگے ہم جوی شیر سے
کیا کر سکیگا خاک نشینونکا زور و شور — ہوتا ہی کیا تلاطم موج حصیر سے
زخمی ہون شوخ چشمون کی نظرون سے اسقدر — بیجا ہے مجھے گریز ہی مضمون تیر سے

باز آ خیال وصل شکر لب سے بے شعور
پرتو ملا ہے کسکو مزا تیری کہیر سے

تجہکو مثال کسنے دی مہر منیر سے
شرمندہ ہو کے پہیر لیا منہہ نظیر سے

وہ بحر حسن جب ہوا آمادہ رقص پر
پیدا ہوی طپش مری موج حصیر سے

ای جان تو ایک ہی دیجے یونہی سہی
عاشق کو کیا غرض ہے قلیل و کثیر سے

کیا خون آب آب کیا کوہ کن نے مفت
آواز آ رہی ہے لب جوی شیر سے

پرتو جناب عشق بڑے خوش مزاج ہین
حضرت کو دوستی ہے جوانوں پیر سے

اہل سخن کو یار کلام اس سخن مین ہے
موتی یہہ سیب مین ہی کہ دندان مین ہے

پامال ہو کے مردم قالین بہی جی اوٹہے
سرمایہ حیات تری انجمن مین ہے

کل کوئی رونے والا نہوگا سوای خاک
خندان جو آج پہولونکی صورت چمن مین ہے

کینہ کسی سے ہو کہ نہو ظلم سے ہی کام
خوی ستم طبیعت چرخ کہن مین ہے

کرتے رہینگے وصف لب لعل یار کا
گویا زبان جب تلگ اپنے دہن مین ہے

پابند ہین امیر و فقیر اس جہان مین
یہہ فکر نان خشک مین وہ خط من مین ہے

ٹیڑہی ہی موذیونکی مراکبات ہمہ مو
دیکہو کہ پیچ مار سیہ کے چلن مین ہے

۲۵۳

دل ہمنوای بلبل شیدا نہین اگر — کیون تنگ زیست فرقت غنچہ دہن سے ہے

تعریف کیسی ہے اون لب شیرین کی اسقدر

لذت زیادہ شہد سے یرقو سخن مین ہے

زلف رخسار پری کو سنبھان درکار ہے — ہو خزانہ جس جگہہ ہر مار وان درکار ہے

سینہ بے دل مین اپنے رہگیا سوز فراق — گھر تو ویران ہے ولیکن پاسبان درکار ہے

غافلو کچھہ ہوش مین آو شباب و شیب ہے — ہر بہار باغ عالم کو خزان درکار ہے

بی سبب ہرگز نہین ہی آمد و رفت نفس — کشتی عمر روان کو بادبان درکار ہے

زلف در رخسار پری سے ہوگیا روشن مجھے — آتش گل کو ہی ای بلبل دہوان درکار ہے

ای صبا اوس غیرت گل کی ستایش کیلئے — بلبل تصویر کو گویا زبان درکار ہے

یا ہے پیش نظر قد خمیدہ ہو مرا — دیکھنا ہر تیر کو ظالم کمان درکار ہے

ہاتہہ کنگن کو نہین ہے آرسی کی احتیاج — حال جسم ناتوان کو کب بیان درکار ہے

ہی رقم دیوان میں وصف اوس غیرت خورشید کا — ہر زمین شعر کو اک آسمان درکار ہے

ہوگیا ثابت وجود قد جانان سے مجھے — باغ دنیا کو ہی سرو روان درکار ہے

جلوۂ رخسار جانان دیکھہ پایا ہی مگر — اب گل خورشید کو فصل خزان درکار ہے

ماجرای سوز پروانہ کی پرسش کیلئے — شمع کو بہی اب کوئی گویا زبان درکار ہے

٢٥٤

رات دن منظور ہی اوس مہ کے ابرو کا خیال		شیر وانی مین مری چاک کتان درکار ہے

شوق ہمنا ہی ہے اوس سے ہمکلامی کا مجھے
ہر بن مو کی جگہہ پر تو زبان درکار ہے

غم فرقت کی کیفیت عیان ہے | ہمارا جسم لاغر خود زبان ہے
شب وصل ایک بت کیا بے زبان ہے | الٰہی شرم ہی قفل دہان ہے
نہین ہی یار کے رخسار پر زلف | چراغ حسن کا لیکن دھوان ہے
دل پر داغ کا مضمون ہی تحریر | زمین شعر صحن بوستان ہے
فلک کو اپنی ہر اک آہ ہی تیر | ہمارا قد خم گشتہ کمان ہے
مجھے ہی تیر پلک سخت فقرہ | لب معشوق بھی گویا کمان ہے
نگاہ یار کو مین تیر سمجھا | گمان ابرو پہ ہوتا ہی کمان ہے
نہین ہے تل رخ رشک چمن پر | مگر گلشن مین بلبل باغبان ہے
تصور سے بھٹا اوس ماہرو کے | مرا سینہ ہے یارب یا کتان ہے
کیا اوسنے مسخر بات ہی مین | کوئی تعویذ دب نقش دہان ہے
اوڑھایا نبض کیا عاشق کے دل سے | عجب طرز خرام جان جان ہے
مقابل مجھ سے میدان سخن مین | عدو مین حوصلہ اتنا کہان ہے

ہون زخمی خندۂ دندان نما کا
دہان زخم بہی گوہرفشان ہے

ہوا رفتار سے آوس مہ کی ثابت
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

رقم سے وصف دندان پریرو
ہراک مصرع مرا گوہرفشان ہے

دل عشاق ہین گھنگرو مین پنہان
کوئی افسون خرام جان جان ہے

سیاہی سے قلم بہی ہی سیہ پوش
رقم اپنے جو غم کی داستان ہے

مہ و خورشید پرتو نقش پا ہین
زمین کو بھی جانان آسمان ہے

چھٹ گیا جب چمن کوچۂ جانان مجھہ سے
لاکہون آباد ہوے دشت و بیابان مجھہ سے

برسون رکھتا ہی مرجھائے کو پنہان مجھہ سے
چال چلتا ہی عجب گنبد گردان مجھہ سے

لاغر ایسا ہون گلے سے اتر آیا ہی جنون
ہوگیا خود ہی جدا اپنا گریبان مجھہ سے

نا قبول ایسا سیہ کار ہون نہین چھپتا
ہوگئی صبح وطن شام غریبان مجھہ سے

ہی ترے تل کا تصور کہ خیال افیون
ایکدم بہی نہین چھٹتی نئے قلیان مجھہ سے

ربط پیدا کرے گلزار جہان بین یار
صورت رنگ حنا دست حسینان مجھہ سے

اپنے دامن کی طرح اوسکے بہی پڑ گردن
بچکے جائیگا کہان دشت کا دامان مجھہ سے

کسطرح اس دل بیتاب کا تسکین ہوتی
نیند کب تہی شب فرقت مین گریزان مجھہ سے

خاک اس رہگذر مین ہوا ہون
نقش پا ہون

[illegible]

روش نکہت گل ضعف سے اوڑتا ہون صبا | اب کہان ہے رکھے رہا تخت سلیمان مجھہ سے

عشق جھکو اتا ہی کیا کیا نہ کنوین او ظالم | دور جب سے ترا چاہ زنخدان مجھہ سے

ہین مرے سبحہ و زنار نگر نسخۂ سحر | راست رہتا ہی ہر اک گبر و مسلمان مجھہ سے

آدمی زاد سے مالوف پریزاد نہین | ربط رکھتا سہی ہوتا جو وہ انسان مجھہ سے

پھیکہ باران کا یہان دیدۂ گریان نے لیا | کیون نہو وادی سرسبز بیابان مجھہ سے

گر جنون ہو تو اوسیکی مجھے زنجیر ملے | نہ چھٹے یار سے اللہ در جانان مجھہ سے

حسرت و یاس مرے ساتہ ہوین قتل تمام | خوب آباد ہوا گنج شہیدان مجھہ سے

ہر قدم پانون سے الجھے رہے صحرا مین جنون | ربط رکھتے ہین بہت خار مغیلان مجھہ سے

کر دیا حاکم ملک سخن ای طبع رسا | کیا ادا ہو مرے استاد کا احسان مجھہ سے

تو جو چلتا ہے مین پیچہ ہوا جاتا ہون | صبر لیتی ہے تری جنبش دامان مجھہ سے

گر نہوتا ترے دروازے کا سودا ای جان | ہر گز آباد نہوتا کوئی زندان مجھہ سے

مین وہ ہون شیر نیستان سخن ای پرقو
شکل روباہ ہین حاسد گریزان مجھہ سے

اب جو دفتر اشعار نظر آتا ہے | کلک بھی ابر گہربار نظر آتا ہے

آسمان پر بھہ نہین عقد ثریا لیکن | رشتۂ سبحہ و زنار نظر آتا ہے

[illegible]

اوسکی مژگان کو نہ کیونکر کہون قاتل ایدل | موہر اک خنجر خونخوار نظر آتا ہے
ہجر کو کسکے ہی آنے کی تمنا ذرات | مُبتلا دیدۂ بیدار نظر آتا ہے
رنج سے دور نہین فرحت جاوید کبہی | ہجر مین جلوۂ دلدار نظر آتا ہے
ظلمت و نور مین کچہہ فرق نہین ہی باقی | روز مین دخل شب تار نظر آتا ہے
آمد و رفت کے جہگڑے ہین فقط دنیا مین | یان فرازیست کا بیکار نظر آتا ہے
داغ سودا ہین پیالے غم فرقت ساقی | دل مرا خانۂ خمار نظر آتا ہے
ہین نہ بہار خزان فصل بہاری سے جدا | دیکہیے پہول مین بہی خار نظر آتا ہے
دیکہتا ہون مین اگر گنبد گردان کیطرف | شیخ کا گنبد دستار نظر آتا ہے

جا کے جب سائیں کو گلزار مین دیکہا پرتو
یار کا گیسوی خمدار نظر آتا ہے

ایدل نہ بہی خیال ہین پائے وصال کے | آسان ہمنے معنی کئے ہین محال کے
جلوے ہین ابرو و رخ یوسف جمال کے | مشتاق ہم ہین اسلیے بدر و ہلال کے
ہمنے سنی ہین جو عوض بوسہ گالیان | معنے ہین یعنے سارے یہہ حرف سوال کے
نامحرمون کی آنکہہ سے پردہ ضرور ہے | کوٹہے پر انیا اوڑہنیہ سنبال کے
تارون سے بڑہکے دامن کاغذ مین پر ضیا | نقطے ہے ہو ہین وصف یہہ پرو کے خال کے

[illegible]

آئے شب فراق اگر خواب کا خیال
تارے ڈرائے رات بہر انکھین نکال کے

قارون کیطرح ہو نہ گرفتار حرص زر
پاتے ہین کیا نہ رنج طلبگار مال کے

کیا کیا نہ چرخ تفرقہ پیرا کے ہاتہہ سے
دنیا مین رنج پاتے ہین طالب وصال کے

پیچون مین جب سے یار کی زلفون کے ہون اسیر
دشمن ہین سارے دوست مرے بال بال کے

پرتو ہزارون اسکی کمر کے ہین جان نثار
پہندے مین ساری خلق ہے اس ایک بال کے

ہم جو یاد رخ دلدار مین نالان ہونگے
شمع آہ چراغ شب ہجران ہونگے

تیری محفل مین حسینان جہان کو ہو فروغ
گہر ہو تو ستارے کہین تابان ہونگے

خوش گلو ایسا ہی تو بزم جہان مین ایجان
ساز سارے تری آواز پہ قربان ہونگے

یکقلم حرف وہین صورت کاغذ ہون سپید
گر رقم وصف بیاض رخ جانان ہونگے

صورت شانہ جگر چاک نہو گا کیونکر
ہم اگر شیفتہ کاکل جانان ہونگے

جبل طور کا اوس تربہ دہوکا ہوگا
دفن جس قبر مین ہم سوختہ سامان ہونگے

شعلۂ شمع لحد پر ہو گمان تجلی کا
دفن جب شیفتۂ خندۂ جانان ہونگے

آستان کا ترے سودا مجھے پھر ہوتا ہے
وہی سنگ اور وہی دامن طفلان ہونگے

وجہ وحشت تری سونے کی پہنچی ای بت
جسم پر لگکے مرے سنگ زرافشان ہونگے

چاند سورج کا اوجالا ہی تمہارے ہی فقط
ورنہ روشن مہ و خورشید درخشان ہونگے

منت مہر اوٹھائینگے ترے شیدائی
صبح ہو جائے جو ہم چاک گریبان ہونگے

روبرو تیرے اوتر جائیگا پانی اونکا
بزم گلزار مین تقدان گل خندان ہونگے

بلبلے آب مین بیجا صدف ای نیسان
عکس افگن اگر اونکے در دندان ہونگے

شاخ سوسن کی بنیگی وہین پرتو جو کبھی
آشنای سنئے قلیان لب جانان ہونگے

میکشی ثابت ہوئی اس سے ہر اک میخوار کی
نشہ کے دور مین کیفیت ہے برقی تار کی

شربت تاریخ نسخے مین ہو اپنے ای طبیب
جوش پر گرمی ہے عشق سینۂ دلدار کی

تار آنسو کا مری گردن مین یاد زنار ہے
عشق بت مین شیخ جی حاجت نہین زنار کی

تیرے گہنگرو کی صدا سے مست ہے ہر ایک دل
ہے صدا اوسکی صدا منقار موسیقار کی

کفر اور اسلام کا دل سے تعلق ہے مگر
ایک ہی صورت ہے گو ہر کافر و دیندار کی

ہان لگیگا آج اعجاز مسیحائی کو داغ
جان ہو نٹون پر ہے تیرے طالب دیدار کی

فتنۂ خوابیدہ جاگ اوٹھے ہوا محشر بپا
مرحبا کیا بات ہی ای جان تری رفتار کی

خون مجھ مظلوم کا ہر دم نہ یون اسکو چبا
لال ہو جائیگی ای قاتل زبان تلوار کی

میری حالت ہی عیان پرتو زبان حال سے

[illegible]

بات رنگ رخ مین اپنے ہی اب اظہار کی

نقاہت مانع شور و فغان ہے | مرے اللہ کس آفت مین جان ہے

خدا جانے کرین کیا اوسکو عیسیٰ | جو اوس بت کی ادا کا نیم جان ہے

بگاڑا آبرو کو رنگ رخ نے | عیان چہرہ سے اب راز نہان ہے

لکھی ہے مین نے مدحت اوس قمر کی | زمین شعر اول آسمان ہے

جلاتی ہے یہہ اوسکے عشق کی آگ | معاذ اللہ تپ محرق کہان ہے

ہی صبح حشر یا صبح شب وصل | ہزارون فتنے اوٹھنے کا سمان ہے

زرا آ کر ادہر دیکھیے تو فرمائیے | کہ کس درجہ مری شیرین زبان ہے

نقاب اولٹی ہی اوسنے آج رخ سے | کہان دیکھو تو مہر آسمان ہے

ہوا ہے جلوہ گر جب سے وہ خورشید | زمین رشک چہارم آسمان ہے

تواضع سے ہی رتبہ کو بلندی | جھکے رہنے سے اونچا آسمان ہے

نہین جنت سے کم دلبر کا کوچہ
کہ رضوان اوسکا برقؔ پاسبان ہے

گر فلک تک میرے رونے کی خبر اوڑ جائیگی | آبروی ابر باران چشم تر اوڑ جائیگی

کالا تدورا باندہا اکثر نظر کا توڑ ہے | سرمہ دے انکھوں مین تاثیر نظر اوڑ جائیگی

محفل مین تری صنم دور ہون مین
پروانہ ہین اور شمع ہے تو
سب تیرے حضور مین ہین ای وا
لیکن اک بے حضور ہون مین
سوز فرقت سے طور ہون مین
اک رشک پری سے دور ہون مین
[illegible] برقؔ نہیہ وہ مہ لقا تو نہین
روشنی طبع کا ہم [illegible] اور کار ہے
ورنہ ذرّہ ہو [illegible] دنیا مین کیا [illegible]
کی تلاش اوسکی بہت لیکن نہین پایا ہنوز

جل نجائیگی تمہارے ہاتھ مین او شعلہ رو
صورت طوطی حنا بے بال و پر اوڑ جائیگی

رفتہ رفتہ حشر برپا ہونیکی اوڑ ہی خبر
فتنہ رفتار ظالم دیکھ کر اوڑ جائیگی

وہ اجازت چاہتا ہی کسطرح چھوڑون اوسے
جان میری سنکے جانیکی خبر اوڑ جائیگی

مثل مجنون ریگ بہی ان کی روا ہوگی نکون
میری وحشت کی جو صحرا مین خبر اوڑ جائیگی

اپنی آہ گرم ہو گلشن مین جب جلوہ فزا
جل کے جیون کافور خود باد سحر اوڑ جائیگی

رات کو اوسکے مقابل ہو اگر وقت خرام
آسمان پر رونق روی قمر اوڑ جائیگی

نوچ ڈالے تو نے پر پھر خوف ہی کس بات کا
کیا قفس سے بلبل بے بال و پر اوڑ جائیگی

رخ سے بوی گل ہوی کافور تو کیا دور ہے
زلف سے اونکی اگر بوی اگر اوڑ جائیگی

ساما ہوگا جو زلف صندلی رخسار کا
بوی مشک و عنبر و عود و اگر اوڑ جائیگی

جلوہ زلف و رخ دلبر اگر دیکھے کبھی
صاف برقؔ طلعت شام و سحر اوڑ جائیگی

آج بیدل ہین جو مجھہ سے سبب اسکا کیا ہے
کہیئے ای حضرت دل اپکا منشا کیا ہے

جان دیتا ہی کسی بت پہ یہہ شیوا کیا ہے
یا الٰہی دل ناداں کا منشا کیا ہے

عشق کو کیسا سمجھتا ہے ارادہ کیا ہے
امر دل دشمن آرام کا قصا کیا ہے

بعد مدت کے لکھا آج کا وعدہ اونسنے
انسپہ دیکھینگے کہ تقدیر کا لکھا کیا ہے

شاید کہ وہان سے وہ ہی بیکل
بیطرح جو نا صبور ہون مین
سمجھاتے ہین سب تجھی کو برقؔ
سمجھے ہین کہ بے شعور ہون مین
[illegible] مستی کا [illegible] ہون مین

[illegible]

[illegible]

ناصحا بس کہیں سودا ہنو رفتہ رفتہ
توبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
جلگیا ہوں جبل طور کی صورت ہمہ تن
ہاتھ چھاتی پہ مری رکھ کے وہ بولا تب وصل
یہی روشن ہی کہ ہر اوج کو لازم ہی زوال
جو مقدر کا لکھا ہی وہی پیش آتا ہے

ایکدو بات نصیحت کے ہیں قصا کیا ہے
جانے دو دور کرو وصل میں جھگڑا کیا ہے
ابھی او حسن دل افروز ارادہ کیا ہے
مرے بیدل ترے سینے میں اچھلتا کیا ہے
اور انگشت مہ نو کا اشارا کیا ہے
کیا گلا یار او رغیر سے جھگڑا کیا ہے

جب بناتا ہے وہ خاوند حقیقی پرتو
کسی بندے کے بگاڑے سے بگڑتا کیا ہے

آنکھ تر رہتی ہی ہردم سبب اسکا کیا ہے
مجھ سے آزردہ ہو جو سبب اسکا کیا ہے
اس حیا نے تو چھپایا ہی کفن میں مرا منھ
بندۂ عشق بتاں ہوں مجھے کیا اسکی خبر
کیا آوارہ ہر دیر تری غفلت نے
مار ڈالیگی مجھے تیری وفا کی حسرت

ای مرے دل مجھ دوست کا منشا کیا ہے
نہ کہلا آپ کی بیداد کا منشا کیا ہے
ابھی او شرم کے پتلے تجھے پردا کیا ہے
کعبہ کیا چیز ہے ای شیخ کلیسا کیا ہے
رحم للہ ابھی قصد ای بت ترسا کیا ہے
اور اس ترک تعلق کا نتیجا کیا ہے

روز آزردگی یار فزوں ہے پرتو

[illegible]

رنگ بیدل سے خدا جانے ارادا کیا ہے

خط میں تحریر جو حال دل شیدا ہو جاے
نامہ برگشتہ شمشیر تمنا ہو جاے

آنکھ کا گر تری محفل میں اشارا ہو جاے
طرفۃ العین میں عالم تہ و بالا ہو جاے

غم سے جب جسم مرا سوکھ کے کانٹا ہو جاے
ہے یقین ربط گل اندامون سے پیدا ہو جاے

گر نہ بولون نہ سہی راز غم افشا ہو جاے
دہن زخم زبان دل شیدا ہو جاے

گر ترے دانت کو دیکھے کبھی او بحر کمال
کیا عجب ہے جو گہر سیپ مین آدھا ہو جاے

ترے رخسار کا گر خال نظر آئے اوسے
بدر بھی گھٹ کے وہین صبح کا تارا ہو جاے

تیرے ابرون کے شرارے جو چمک جائین کبھی
شب تاریک بھی اک نور کا تڑکا ہو جاے

جیسے بیکار ہوے کہتی ہین ادائین اوسکی
آئے اس بزم مین زہرہ بھی تو سکتا ہو جاے

جاے کس طرح وہ کعبہ کو کبھی ہو بیٹھے سے
او بتو بس کوئی بندہ جو تمہارا ہو جاے

جان عالم کو بچانا نہین ہوگا دشوار
آج گر یار مرا انجمن آرا ہو جاے

آمد و رفت نظر وجہ کدورت ہے کہین
عارض صاف نہ اوس یار کا میلا ہو جاے

حاسد کور دروں اور مرے ہوتے پہ فروغ
شپرہ سا مخ خورشید کے بینا ہو جاے

کوئی فرقت مین نہین اپنا رہا ہمراہی
کیا عجب دور جو سایہ بھی ہمارا ہو جاے

اک نظر میری طرف وصل کی شب سے ای شرم
دست نازک نہ رخ یار پہ پردا ہو جاے

[illegible]

شوق اوس شوخ کو جو سر کا ہی پرتو دزرات
کاش کوئی دل بیتاب ہمارا ہو جاے

مجروح کیا کس نے تمسخر کی نظر سے
پیدا ہی تبسم دہن زخم جگر سے

کیا خاک سے پہولا ہے شہیدونکی گلستان
بو خون کی آتی ہے مجھے ہر گل تر سے

خالی نہین چوری ہی نزاکت سے تمہاری
پہلو سے لیا دل بہی تو دزدیدہ نظر سے

ہی اسکو وجود اوسکو عدم بال کو کیونکر
تشبیہ بہلا دیجیے پہر اوسکی کمر سے

ہی ابرو و مژگان پہ ترے خون مرا ثابت
محضر کا ہی مضمون عیان زیر و زبر سے

اک آنکھہ سے کوٹھے پر اور اک روزن در سے
دیکھین کہ ستمگر نظر آتا ہی کدہر سے

ممکن نہین اعلی سے عنایات کی امید
بجتی نہین دیکھی کبہی مینا مین آب گہر سے

رہتی ہی ان آنکھون مین دکہائی نہین دیتی
کچہہ کم نہین ظالم کی کمر تار نظر سے

آتے ہی خیال اوسکا نظر آگیا کوچہ
کرتے ہین سفر دور کا ہم عزم سفر سے

کس کان نمک کی ہنسی کا ہون مین زخمی
جہڑتا ہی نمک ہر دہن زخم جگر سے

بوسے لب شیرین کے لئے اور زبان کے
پایا ہی مزہ ہمنے بہت بڑہکے شکر سے

بوسے کے عوض بات سنی تلخ کسی کی
حنظل کا مزا پایا لب تنگ شکر سے

جاتا ہے غضب کوچہ سفاک مین پرتو

[illegible]

[illegible]

آگہ دل نادان نہین انجام سفر سے

رہ بہول کے ظالم وہ کبہی ادہر آئے
ای گردش گردون مری امید بر آئے

ساتہہ اشک کے آنکہون سے نہین جو لخت جگر آئے
ہمسلک گہر لعل کے ٹکڑے نظر آئے

مشتاق شہادت کی تمنا یہ ہے بر آئے
اوس ابروی خمدار کا خنجر نظر آئے

پہلو سے گیا اوٹہ کے جو تو صبح شب وصل
ہم آپ مین ایجان نہین عمر بہر آئے

کوٹہے پہ چڑہے چاند وہ اپنا جو کسیدن
گردون سے زمین پر وہین سورج اوتر آئے

محفل مین تری ولولہ رشک کے باعث
ممکن نہو اضبط یہان اشک بہر آئے

بیتابی دل حد سے بڑہی جاتی ہے یارب
کسطرح شب ہجر کی مدت بسر آئے

بیہ مانگ ہے پہر کیون تری خورشید کے ہوتے
ممکن ہی نہین کاہکشان گر نظر آئے

فرقت مین قرار اس دل مضطر کو ہو یارب
گر یار نہ آئے نہ سہی نامہ بر آئے

گر دیکہے اوس حور کو دیکہے کوئی اوسکو
خورشید پر انوار بہی ذرہ نظر آئے

خودرفتگی عشق کے ہاتہون سے الہی
وان اپنی پہنچ ہو نہ جہان سے خبر آئے

کیا کیا نہ مزے لطف کے ملتے ہین ستم مین
اپنی شب ہجران کی نہ ہرگز سحر آئے

بزم طرب آرزوی وصل و گلستان
پیچہے ہین سبہی نالون مین پہلے اثر آئے

پہنچی نہین پاپنچی کبہی پہنچے تلک اوسکے
کیون اوسکی کلائی مرے پنجہ مین در آئے

اسواسطے روتا ہون شب وصل مین پرتو
اوس تک نہ کہین نالۂ مرغ سحر آئے

یارب ملے کہین وہ مرا سیمبر مجھے
دولت کی آرزو نہ تمنای زر مجھے

ملتی نہین ہی ہای کچھ اپنی خبر مجھے
کرتا رہیگا گم یوہین عشق کمر مجھے

گردش نے چشم یار کی آوارہ کر دیا
تقلید مہر و ماہ ہے شام و سحر مجھے

مرتا ہون جیسے اور نکلتا ہی جیسے دم
اوس بیوفا نے پوچھا نہین بہولکر مجھے

اب ہے یقین کنج لحد مین ملیگی جا
ہوتا نہین ہے دخل ترے گھر مین گر مجھے

لائی ہے بوی یار پھر آئینگے زخم دل
بھاتا ہوی ہے آج نسیم سحر مجھے

کرنے دے عرض حال شب وصل اوس سے کچھ
بیتاب کر نہ ای غم ہجر اسقدر مجھے

ہنگام نزع سمجھا مین اور دم نکل گیا
وصل صنم مین جب نظر آئی سحر مجھے

کرتا ہون اوسکی سیر تصور مین رات دن
آتا ہے دور سے ترا کوچہ نظر مجھے

چلتا نہین مین دھوپ مین زنہار یکقدم
سایہ ہے وہ دو آہ کا بالای سر مجھے

بندے کا کیا جواب مین انگیا ہیش رب
ترسا کے یون ہی ماریگا اوبت اگر مجھے

پرتو یہ ہجر یار مین رنگ مزاج ہے
صندل کے دیکھنے سے ہوا درد سر مجھے

٢٦٧

[illegible]

کچھہ گلا تجھہ سے نہیں ای ستم ایجاد مجھے
رنج دیتا ہے مرا ہی دل ناشاد مجھے

ناتوان فرقت شیرین نے کیا ہی ایسا
سایۂ کاہ ہوا تیشۂ فرہاد مجھے

چاند کو تیرے رخ صاف سے کیا نسبت ہے
داغ آتا ہی نظر باعث ایراد مجھے

طایر حسن کے بس شہپر پرواز ہین یہہ
بولتا ہی خط سبز ستم ایجاد مجھے

ناتوان کرکے اوڑاتا ہی ہوا پر ہردم
صورت ہوش غم ہجر پریزاد مجھے

سنگ در سے ترے ٹکراؤنگا سر او شیرین
توڑون تیشے سے نہین طینت فرہاد مجھے

دیکھتا ہون جو قمر کو شب فرقت او حور
یاد آتا ہی ترا حسن خداداد مجھے

دیکھتا ہر کس و ناکس سے کہان دبتا ہے
اک پسند آئی یہان سختی فولاد مجھے

فیض استاد کی دولت سے کیا کرتی ہے
سبکا محسود مری طبع خداداد مجھے

بال کہتے ہین کمر کو تری معدوم ہے وہ
اسمین ایجان ہے گنجایش ایراد مجھے

جسم سے اوس رشک سلیمان کے ہوا غیرت ہول
بلبلا ہو گیا اک قلعۂ فولاد مجھے

بہہ گیا خون مری آنکھہ سے آنسو ہو کر
نیشتر خاک لگائے کوئی فصاد مجھے

شحنۂ ضعف کو مقبول نہین ہے یہ گواہ
ورنہ کر دالیگی مخطی مری فریاد مجھے

حاجت منت جلاد نہین ہے پرتو
ہر نفس ہجر مین ہے خنجر فولاد مجھے

[illegible]

[illegible]

بس ہو چکی نماز مصلا اوٹھائیے
ای شیخ وہ شراب کا شیشہ اوٹھائیے

آخر کچھ انتہا بھی بھلا ابتدا کی ہے
کب تک کسی کا غمزۂ بیجا اوٹھائیے

عاشق تمہارا منت خورشید کیون اوٹھائے
اور شکل ماہ چہرے سے پردہ اوٹھائیے

مدت ہوی کہ راگ کی محفل جمی نہین
مطرب ستار لیجیے طبلہ اوٹھائیے

چلتے ہو کس خیال مین ٹھوکر کا خوف ہے
پاؤن مین آرہی ہے دوپٹہ اوٹھائیے

جی چاہتا ہے آج چڑھائینگے بھیاب
ساقی بڑھا کے ہاتھ پیالا اوٹھائیے

یہہ ضعف ہے کہ ہل نہین سکتے ہین جا سے ہم
ای شوق دیدیار قدم کیا اوٹھائیے

اللہ کا ہے شکر کہ مہمان یار ہو
پرتو درود پڑھ کے نوالا اوٹھائیے

اک ہم ہین کہ اپنی یہہ بھلائی نہین جاتی
اک تم ہو کہ تم سے وہ برائی نہین جاتی

گھٹ گھٹ کے ہوا بدر ہلال اور بہی صحبت
کیا ظلم ہے انگشت نمائی نہین جاتی

یہہ تفرقہ ہے دیدنی جو کوہ شکن تہے
ابرو سے کمان تک بہی چڑھائی نہین جاتی

اسدرجہ مین آ عالم اسباب سے ہون تنگ
آنکھون مین نظر تک بہی سمائی نہین جاتی

اللہ ری نزاکت بت سفاک کی اپنے
بکھرے بہی اگر زلف بنائی نہین جاتی

کیا سخت کیا اوس بت بیدرد نے دل کو
للہ بہی اب شکل دکھائی نہین جاتی

یہہ ضعف بڑہا جاتا ہے اپنا کہ سر مو
منت بہی کوئی سر پہ اوٹہائی نہین جاتی

وہ دن گئے جو توڑتے تہے دانت سے ہڈی
اب دیکہئے روٹی بہی چبائی نہین جاتی

ثابت یہہ ہوا آئینہ بینی سے مقرر
جو صاف ہین بس اون سے صفائی نہین جاتی

پہنچایا ہے قسمت نے دریار پہ او سوقت
جب ضعف سے زنجیر ہلائی نہین جاتی

پرتو یہہ پشیمان ہین وہ اپنے کئے سے
جہوٹی بہی کوئی بات بنائی نہین جاتی

ہمقافیہ بر غزل نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

تلاش یار کو ہو جہ ہی سزا کیلئے
مزاج ناز مین حیلہ کہان جفا کیلئے

غرض کے باب ہی مین کہولتے ہین اہل غرض
مگر زبان ہے اظہار مدعا کیلئے

نہین دلیل جنون چاک دامن عاشق
کہ چاک زیب ہے اے جیب قبا کیلئے

اوسے یہہ ضد ہے کہ محروم ہی وصال رہے
نہین ہے حکم ادہر آنکہا قضا کیلئے

وہ بت وصال مین بہتا ہے کہنے لگا
غش آرہے ہین مجہے چہوڑ دو خدا کیلئے

ہی شوق وصل و تمنای دید زلف مجہے
یہہ دل ستم کیلئے ہے نظر بلا کیلئے

حجاب عرض غرض مہر ہوگیا ہے قفل دہان
زبان کہلتی نہین میری مدعا کیلئے

ہوا ہے وصل بتان نے کیا مجہے مجبور
خدا سے شرم جو آئی ہی کچہہ دعا کیلئے

کہا شکایت ناسور دل یہ جانان نے
دریچے گہر مین بنانے گئے ہوا کیلیے

کہین زبان سے کیا دیکہہ لے یہہ حال تباہ
ستمگر آئینہ ہی صورت جفا کیلیے

ہی سرنگون تو بجا ہی وہ شرم کا پتلا
ضرور چاہئے نیچی نظر حیا کیلیے

وہ عاشقون کی تغافل سے جان لیتے ہین
وفا خراب گئی مفت مین وفا کیلیے

وہ آئے میری عیادت کو ہای غش ہو کر
زبان ضعف ملی عرض مدعا کیلیے

خدا سے لطف صنم کا ہون ملتجی ہر دم
میری زبان ہے اس ایک التجا کیلیے

کرون نہ یار سے شکوہ کبہی کہ شاکی ہون
گلہ روا نہین بیداد ناروا کیلیے

نہوگی شکوہ قاتل سے آشنا ہرگز
زبان خدا نے مجہے دی ہی مرحبا کیلیے

بیان درد جگر سے ہوا ہے دل بگڑے
خموش برق آشفتہ جان خدا کیلیے

پہرتی ہی آنکہہ مین صورت دم رقت تیری
اپنے ہر اشک مین ہی شکل و شباہت تیری

جان لیتی ہی ستمگر شب فرقت تیری
ملک الموت نہ ٹہہرے کہین الفت تیری

بڑہ گئی مہر درخشان سے بہی طلعت تیری
چاند کے منہہ پہ جہلکتی ہے صباحت تیری

ناصحا جانتا ہون کیا ہی ضرورت تیری
ضد دلاتی ہی مجہے اور نصیحت تیری

کیسی اولٹی دل ناداں ہی قسمت تیری
نہو دشمن کے بہی حصہ مین مصیبت تیری

بھا گئی جب سے مری جان محبت تیری	بسنے لگی مری آنکھوں میں ہی صورت تیری
لذت شکر کا دکھاتی ہے محبت تیری	زہر قاتل ہے مری جان عداوت تیری
کیوں نہ آتش کو جلا دیگی فصاحت تیری	فخر ناسخ ہوی پرتو یہہ بلاغت تیری
ہووے زخم جگر کے مرے ممنون نمک	شور کرتی ہی بیان یاد ملاحت تیری
یا مجھے ہی نظاروں نے دیئے لاکھوں گل	گل کھلاتی ہے نئے یار صباحت تیری
جیسے بدنام کیا تیرے تغافل نے غضب	کرتی ہی شہرہ آفاق عنایت تیری
بیجا بے سکو زر داغ دیا جاتا جیسے	فخر حاتم ہوی ای عشق سخاوت تیری
درد ٹھنڈا رہے آباد رہے ایدل زار	کیا شب ہجر میں دیتا ہی رفاقت تیری
تیرے قد سے قد طوبی کو لگا کر دیکھا	یہہ ہی تشبیہ نہیں ای سہی قامت تیری
لطف دیدار کا ہی مشق تصور سے حصول	رہتی ہے مدنظر شکل و شباہت تیری

کچھہ تکلف نہیں کہتا ہوں میں سچ پرتو
ایک مدراس میں ہے ذات غنیمت تیری

بے پردہ وقت شام جو وہ مہ نکل پڑے	غش کیا کے آفتاب فلک سر کے بل پڑے
کام آئے زہد خشک نہ زاہد بیان ترا	او منت کی طبع با تو پہ لاکھوں پہل پڑے
بیہوشی میں ہی ہمکو خیال سجود ہے	غش کیا کے گر پڑے ہی اگر سر کے بل پڑے

کم مایہ جو اچھلنے لگے باغ دہر مین
فوارے کیطرح سے وہ سب سر کے بل پڑے

وہ تیز سوز عشق ہے رستم کی بہی میان
مانند شمع موم کے چربی پگہل پڑے

اوسکو اکیلا پا کے تمنا کے فقرے آج
بی اختیار میری زبان سے نکل پڑے

رکہنو نہ ہاتہہ رقص مین زہرہ جبین کبہی
مانو تو بات موی کمر مین نہ بل پڑے

کس کس کے باندہے گانہ پیٹکے کو اومیان
مانند زلف موی کمر مین نہ بل پڑے

دشمن کو بہی نہ بار غم ہجر ہو نصیب
آئی سمان سر پہ بلا سے جبل پڑے

ربر کی گولیون سے یہہ پرتو ہوا ثبوت
کمظرف بات بات مین ہاتہون اوچہل پڑے

اسوجہ اوسکا شیفتہ سارا زمانہ ہے
انداز دلفریب چلن ساحرانہ ہے

چرچے ہین میرے عشق کے ہر جاے رات دن
اک یہہ بہی سرگذشت عجایب فسانہ ہے

دست فلک سے طایر سیمین نہ چہٹ سکا
نالہ ہے سنگ دام تو ہر نجم دانہ ہے

رونے پہ میرے باغ مین بلبل ہین مست آج
نالہ ہے اپنا یا کوئی رنگین ترانہ ہے

ساقی کے غم مین صورت مینا تمام رات
آنکہون سے پہوٹ پہوٹ کے آنسو روانہ ہے

اہل جہان کو اس سے نتیجہ نہین اگر
قارون کا زمین کے نیچے خزانہ ہے

فصل خزان نے باغ کو ویران کر دیا
بلبل ہے پہول ہے نہ کہین آشیانہ ہے

بدلا کے قافیہ غزل اک اور بہی لکہین

۲۷۳

تاخیر کیون ہی آپکو ایجان بناؤ مین
حاضر جو آئینہ ہی تو موجود شانہ ہے

مین سر پٹک رہا ہون تو کہتی ہے خلق سب
دن بھر یہہ کیون نماز بھی تو پنجگانہ ہے

اظہار درد ہجر سے آزردگی نہو
میرا گلہ یہہ تمسے فقط دوستانہ ہے

ہمکو کسی سے دہر مین کینہ ذرا نہین
بیگانہ ہی ہر ایک ہمارا یگانہ ہے

دن رات محو ہون مین کسیکے خیال مین
فکر غزل کا کہنے کو **پرتو** بہانہ ہے

ای سپہر حسن کیسی طلعت امید ہے
اشرفی ہر ایک انگیہ کی تری خورشید ہے

ہو گئی دونی خوشی دیکھا جو اسکو جلوہ گر
مجھکو تیرا ابروی خمدار ماہ عید ہے

رقص پر آمادہ ہی جب سے تو ای زہرہ منش
ہی ترے گھر کی زمین چرخ اور تو ناہید ہے

یہہ پریشان دل آنے پائی گھر مین بھول کر
عاشقون کے باب مین دربان کو تاکید ہے

آنکھہ گو دو ہین مگر شئی دو نظر آتی نہین
خود نظر مین عاشقون کی جلوۂ توحید ہے

ہی یہہ کیہہ تکرار شوق دید وقت فکر شعر
جس جگہہ پر لفظ نظارہ ہی بالتشدید ہے

ای مہ بی مہر اک شب جلوہ گر ہو بام پر
کب سے **پرتو** مبتلای اشتیاق دید ہے

بادرد و یاس باغ مین ہمنے جو آہ کی
آواز چار سمت سے آئی پناہ کی

پلکوں کیطرح دامن تقوی بھی چاک ہے
اللہ ری تیز زبان تری تیغ نگاہ کی

ای شوق دید روزن دیوار بند ہین
ہیہات کوی راہ نہین رسم و راہ کی

کب وہ بی یار مین بھی رخنہ الہی بے سبب
حاجت ہی ایسے باغ کو ایسی ہی چاہ کی

فرہاد مین نے کی تو کئے اوسنے قطع ہونٹھ
کیا خوب آج داد ملی دادخواہ کی

فرقت کی شب تلاش جو اوس حور کی کرون
مشعل ضرور چاہیے گردون کے ماہ کی

کہتے ہین دل کو خانہ رب قدیر ہے
اللہ ری منزلت بھی تری جلوہ گاہ کی

خال سیاہ یار کے نظارہ سے غضب
جاتی رہی تمیز سپید و سیاہ کی

بوسہ جو لے لیا تو کرو قطع دو نو ہونٹھ
تعزیر ایسی چاہیے ایسے گناہ کی

ساغر تو در کنار کہ بوی شراب بھی
قسمت مین ہی ہمارے نہ بخت سیاہ کی

کب دل کے آس پاس ہے ریتو ہجوم غم
گہیری ہوی ہے قلعہ کو پلٹن سیاہ کی

۲۷۵

آیا جو یار بام پہ گیسو سنوار کے
مرغ قرار ہمنے اوڑا یا اوتار کے

اقرار مین خلل ہو جو اوس گلعذار کے
پرزے اوڑا دو دامن ابر بہار کے

وہ بت ہمین کہین نظر آجای یا خدا
کرتے ہین بس دعا یہی دامن پسار کے

اب ہتکڑی مین ہاتھ ہین ای انقلاب ہم
ہم بھی تھے چھونے والے کبھی لعل یار کے

وحشت کے ہاتھوں پھرتے ہیں صحرا نشین ہم آج — کل تک توڑنے والے تھے ہم کوی یار کے
برگشتگی سے دور نہیں گرد باد ہو — پھیکون اگر گلے سے گریبان اتار کے
سہرا بندھا ہے فرق پہ نیر کیونکاوا — صدقے ہین عندلیب عروس بہار کے
اللہ رے جوش اشک کہ تھمتے نہین کبھی — انکھوں نے میری سیکھے ہین طور آبشار کے
اوس گل کی بات ہے ہین شگفتہ گل امید — ہین رنگ بول چال مین باد بہار کے
کانٹے نکالتے نہین صحرا مین ہم جنون — جھک جھک کے پاون پڑتے ہین ہرگام خار کے
کیونکر فراق یار مین آرام ہو مجھے — سوتا ہے پاون لنگ بھی اپنے پار کے

بے مہ تو لطف بادہ کشی کا ذرا نہین
پرتو ہیون نہ جام مین کیون سا یہ یار کے

ہون دور مین جو ایک بدر شک ماہ سے — صبح شب فراق ہوی مہر آہ سے
ظالم ہو پردہ دار یہ ممکن نہین کبھی — جلون ہی جلنی ہو گئی تیر نگاہ سے
یان تار تار جیب ہے بکھری ہے زلف وان — ظالم کو رشتہ ہے مرے حال تباہ سے
روتی ہے انکھ اوسکے ذقن کے خیال مین — دریا کو فیض ہونے لگا آب چاہ سے
یہ چاند سورج آپکے ای آسمان حسن — طلعت مین کم نہین ہین ذرا مہر و ماہ سے
ہے چاندنی طلائی دوپٹہ ترا اگر — چہرہ ہے صاف تر ہین دہ چند ماہ سے

یہہ جو صلہ ہی طور کا مجھہ سے مقابلہ
آئی ہے اب صدا یہہ تری جلوہ گاہ سے

اوسکو ہنسا کے مجکو رولاتا ہی اب رقیب
یہہ روسیاہ کم نہین ابر سیاہ سے

اوسکی گلی مین حسرت پابوس بیٹھہ کر
نقش قدم کیطرح اوٹھے ہم نہ راہ سے

نعرہ بہی اپنا نعرۂ یاہو سے کم نہین
ہلنے لگا ہے عرش مری آہ آہ سے

کیونکر پیون شراب نہ عہد شباب مین
موی سیہ شبیہ ہین ابر سیاہ سے

جو عارضی ہے وہ کسی صورت نہ رہ سکے
اکدن جدا ہی نور مہینے مین ماہ سے

پرتو نے باندہی دہن نظر آیا نہین جو وہ
رشن خیال تیز ہے مرغ نگاہ سے

جو کچھہ مجھپہ گذرا وہ کیا جانتا ہے
یہہ دل چاہتا ہی خدا جانتا ہے

بدن پر جو ہے خاک تیری گلی کی
ہر اعاشق اوسکو قبا جانتا ہے

نصیحت ہوی جب فضیحت ہوا خوب
یہہ دل حسن کو اب بلا جانتا ہے

مری ٹہنڈی سانسون کو سمکر الٰہی
وہ بیدرد ہے صبا جانتا ہے

خدا کی پنہ ایسے بیدرد بت سے
جو عاشق کے خون کو حنا جانتا ہے

شب وصل بہی منہہ چہپاتا ہے ہمسے
ستانے کو ظالم حیا جانتا ہے

خدا نے سمجھہ دی ہی اولٹی بتون کو
ستمگر برے کو بھلا جانتا ہے

بین اوسکو مرا آشنا جانتا ہون | خدا جانے وہ مجھکو کیا جانتا ہے
بڑے خاک ایسی سمجھ پر ہین دشمن | جنہین دل مرا آشنا جانتا ہے
غضب شیخ صاحب بڑے رند نکلے | ہنوز اک جہان پارسا جانتا ہے
ابہی عشق سے باز آتا نہین یہ | غم و درد کو دل غذا جانتا ہے

غضب اوس سے ہو سجو برق تو نے چاہا
سوال اسکو اوسکو گدا جانتا ہے

اے جنون حسن خیال یار کی تاثیر ہے | حلقۂ زلف مسلسل پاؤن کی زنجیر ہے
مر گیا مانگ اوس بت شیرین ادا کی دیکھکر | کہکشان افسوس میرے حصے جوی شیر ہے
دیکھہ کر اوس شعلہ رو کو دیکھتا ہون جب اوسے | شعلۂ شمع فروزان چشم تر مین تیر ہے
بینی و ابرو نہین اوسکے ہے وہ مجھکو سپید | ہو لکر اوسنے ڈسا جسکو وہ بس اکسیر ہے
دوستون کی دوستی کا کچھہ نہین ہے اعتبار | خود بخود پروانہ ہے اب شمع کو گلگیر ہے
ہر در و دیوار سے آنے لگی سر کی صدا | رقص پر آمادہ جو اپنا بت بے پیر ہے
رہتے ہین ہمرہ دل عشاق سایہ کیطرح | اوپری پیکر تمہاری چال مین تسخیر ہے
جب پڑی آنکھین ہماری تو حسینون پر پڑی | پاک ہے نیت سراسر اور خوش تقدیر ہے
یہ تعلی اور ہر اک طفل نادان واہ واہ | ہر زمین شعر گویا باپ کی جاگیر ہے

کیا گلہ اغیار سے ضعف اپنا خود ہی ہے رقیب
تاب گویائی نہ مجھکو طاقت تحریر ہے

یہہ اشارا روی خسمدا رکے اغیار سے
یہہ گلا ہی اب ہمارا یا تری شمشیر ہے

تلخ ہے جینا خیال بوسۂ شیرین مین ہائے
عاشقون کے واسطے پرتو یہہ تیرہی کہیر ہے

بیٹھے بیٹھے مجھے ہوا کیا ہے
مشد نی بات کی دوا کیا ہے

بت بیدرد پر جو دل آیا
مرے اللہ ماجرا کیا ہے

تجھہ سے کیا خاک ای حسین تشبیہ
تری تصویر مین ادا کیا ہے

کیا کرون مین اگرچہ تم ناصح
سب بہلا کہتے ہو برا کیا ہے

کسلئے بیقرار ہے یارب
دل نادان کا مدعا کیا ہے

اوس گلی سے جو بدحواس آئی
جلد بتلادے ای صبا کیا ہے

تم ہین عیسی کا گر نہین اعجاز
کہو گہنگرو مین پہر صدا کیا ہے

آئینہ ہے مری طپش او بت
دیکھہ لے صورت وفا کیا ہے

جان لیسنگی سیاہ پلکون کی
مقصد چشم سرمہ سا کیا ہے

خلش غم مین لطف ہے پرتو
وصل کمبخت مین مزا کیا ہے

سبب جور ہو فا کیا ہے | مین جو عاشق ہوا خطا کیا ہے

روٹھے روٹھے ہمارے سے رہنا | جانتا ہون یہہ دلربا کیا ہے

کہا اوسنے ٹٹول کر دل کو | تیرے آغوش مین بتا کیا ہے

دست قاتل کہین نہ رک جائے | لب فریاد مرحبا کیا ہے

رہا دل مین امنگ ہو ہو کر | مرے قاتل کو ہو گیا کیا ہے

مین نے بوسہ طلب کیا تو کہا | چل یہان سے تجھے ہوا کیا ہے

رات دن آہ کر رہا ہی جو یون | مفت مین دل کو ہو گیا کیا ہے

مجھہ سے بگڑا وہ بت جو بن بن کر | حسن تقدیر کے سوا کیا ہے

مین جو لپٹا کہا وہ جھنجلا کر | ہٹو صاحب یہہ ماجرا کیا ہے

مرے خون کے تو آپ منکر ہین | سر دامن لگا ہوا کیا ہے

جبہہ سائی نہ کی جو ای پرتو
یہہ جبین پر لگا ہوا کیا ہے

او بت بخدا دیکھیے انجام کہ کیا ہے | دن رات جو عاشق ہمہ تن دست دعا ہے

دل تہا سو تری کاکل مشکین مین بہنا ہے | ایمان مرا سینۂ صد چاک مین کیا ہے

پرتو مرے استاد کو وہ رتبہ عطا ہے | شاگرد ہر اک آپ کا فخر شعرا ہے

[illegible]

وہ مرہی گیا صاف جسے اوسنے چہوا ہے — اوس زلف کو پہر کیون نکہون کالی بلا ہے
عاشق کے دل زار کو یہہ کہینچ رہا ہے — ایجان ترا انداز نہین کاہ ربا ہے
دل جب سے تری زلف پریشان مین پہنسا ہے — اس زار کے سر روز نئی ایک بلا ہے
ملتا ہی سبک ضعون کو یان رتبۂ عالی — روشن ہے نظر کہ ہر اک آنکہہ مین جا ہے
یا دل جو گرجتا ہی برستا نہین ہرگز — ڈر کیا جو وہ بت غصہ سے کچہہ بول رہا ہے
او گل ترے آنے کی ہوس ہے یہہ چمن کو — ہر برگ شجر ایک کف دست دعا ہے
بیدل جو ہوا دل مرا ایسے بت کافر — افسوس صد افسوس یہی شرط وفا ہے
زنہار نہین بوالہوسی عشق مین زیبا — عشاق کو اظہار وفا ترک وفا ہے
اللہ نگہبان ہے ترا ای فلک دون — نالہ مرا اب تیر کے مانند ہوا ہے
روتا ہی ہر اک دیکہہ کے صورت مری افسوس — بیدرد ترے درد نے یہہ حال کیا ہے
سایہ ہی مین گذر جاتے ہین دن رات ہمارے — سایہ تری دیوار کا کیا ظل ہما ہے
جادو ہے فسون ہے نہ کوئی سحر ہے لیکن — ظالم فقط انداز ترا ایک بلا ہے
آزردگی یار کے غصے مین سراپا — دل تنگ ہے آغوش سے جان تن سے خفا ہے
شیدا ترا ملتا نہین اور دون پری رو سے — انداز نیا رنگ نیا ڈہنگ نیا ہے
وہ حسن پہ نازان ہین تو ہم عشق پہ نازان — معشوق سے عاشق کا کب انداز جدا ہے

[illegible] جو نجانے تو نجانے دو
تیغ کا وقت ہے آجاؤ [illegible]
دم نکلتا ہے [illegible] زرا
حضرت جذب کرے حسرت بیدل جانے دو
دل سے ارمان شہادت کا نکل جانے دو
یاس و امید [illegible] پاؤن بڑھاتا ہے
[illegible] دل ناداں کو سنبھل جانے دو

پرتو شوق نے شام کیا نور سحر کو
[illegible] ماہ لقا ہے
[illegible] کوئی طلب جا گیا ہو
[illegible] وقت کی [illegible]
اس زندگی مین کیسا کوئی [illegible]
جب تو نہین ملتی تو اژدر کا دہن در

پرتو کسی جادے سے یہہ جادہ نہین ملتا
انداز جدا ہی ترا اور ڈھنگ جدا ہے

ہر انجمن عیش مجھے بزم عزا ہے
بیدرد ترا ہجر یہہ کچھہ درد فزا ہے

غم بڑھنے لگا ہجر مین ساقی کہے جو دیکھی
افسوس مئی عیش فزا رنج فزا ہے

یہہ حسن کا ہی حکم کہ سولی پہ چڑھا دو
کاکل کے گرفتارون کی کیا خوب سزا ہے

فرقت مین تری ہوگئے دونو جہان سے
جینے مین مزا ہے نہ تو مرنے مین مزا ہے

گر ایک بھلائی ہے برائی مین ہزارون
مئی عیش فزا ہے مگر ایمان گزا ہے

دنیا مین جو مل جائیگی تعزیر برون کو
ایدل یہہ بتا کس لئے پھر روز جزا ہے

بزدل کبھی عاشق نہین ہوتا ہی کسیکا
دون ہمتی کہتے ہین جسے عشق گزا ہے

حاجت نہین شایق کو ترے راہبری کی
خود شوق رہ عشق مین بس حوصلہ زا ہے

ہوتا ہے یہان حسرت وارمان کا خون روز
دل ہجر مین پرتو مرا میدان غزا ہے

ہم پند کو ناصح ترے مانا نہین کرتے
سمجھاتے ہین وہ لوگ جو سمجھا نہین کرتے

شیرین دہنون کو کبھی چاہا نہین کرتے
فرہاد سا سر تیشے سے توڑا نہین کرتے

ہم چاند نہین کہتے ہین اچھا نہین کرتے
تم کو ہمین کہتے ہو بیجا نہین کرتے

[illegible]

ای پردہ نشین طالب دیدار بتا دے
کب روزن در سے تجھے جہانکا نہین کرتے

ہی دولت بیدار ہمین عالم غفلت
کب خواب مین اوس چاند کو دیکھا نہین کرتے

عشاق ترے ابروی خمدار کے اوبت
کعبہ کے بھی محراب مین سجدہ نہین کرتے

اوس یوسف ثانی کی جدائی مین غم و درد
کس روز ہمین چاہ جہکایا نہین کرتے

مینای مئی ناب دکہاتا ہی یہہ ساقی
جو صاف ہین وہ راز چہپایا نہین کرتے

کیون سر پہ چڑہاتے ہو غضب زلف سیہ کو
کالون کو بشر ہوں کے پالا نہین کرتے

کب گالیان کہاتے نہین اوس شوخ کی پرتو
کب وصل مین ہم شوق سے چہیڑا نہین کرتے

شیدائی رخ زلف کا سودا نہین کرتے
پابندی قانون اہالا نہین کرتے

کب ہم صفت قامت بالا نہین کرتے
پڑہتے ہین نماز ایسی کہ سجدہ نہین کرتے

ہی مد نظر جودت ہم کس و ناکس
ہر ایک کو ہم شعر سنایا نہین کرتے

دل کہونے مین پاتے ہین مزے عاشق جانباز
کہوتے نہین جو لوگ وہ پایا نہین کرتے

ہوتے ہین زبردست بہی اک روز یہان زیر
کب شاہون کو مٹی مین ملایا نہین کرتے

ہی ضعف یہہ کجہہ بیٹھے ہم کوی صنم مین
جنبش صفت نقش کف پا نہین کرتے

لکہتے ہین تری خط کی جو تعریف مین مضمون
ہم شعر مین اصلاح دوبارا نہین کرتے

ٹھوکر جو لگائی ہوئے زندہ وہیں مردے | تم وہ ہو کہ تقلید مسیحا نہیں کرتے

سچ ہے کہ بناوٹ میں نہیں راستی پرتو
جو نام کے زاہد ہیں وہ تقوی نہیں کرتے

ہمقافیہ غزل جناب شریف الشعرای مدراسی استاد حضور دام اقبالہ مصنف

نفرت ہے کیا تنگ نہیں بوسہ طلبوں سے
سیکھا ہے لگانا نہیں ساغر کو لبوں سے

تنگ آہ شہ ربار ہر اکرم ہی لبوں سے
تکلیف میں ایذا ہی ہم ایذا طلبوں سے

ناصح تجھے اسباب خموشی سے غرض کیا
خاموش ہیں ہم شام و سحر سو سببوں سے

رو دیتے ہیں اگر وہ تو نہیں ذکر کا موقع
ہم لو کو منا لینگے ابھی لاکھ ڈھبوں سے

ارمان سینہ تجھوں کے ہو سو نکا برآئے
یونہی رہے مستی کو جو ربط اسکے لبوں سے

اوس حسن کی اور میر ذکیہ بختی کے جلوے
روشن ہیں فلک روز و روشن ظاہر ہیں شبوں سے

تاریخ بندے دلکو نیا گردش دوران
ہم ربط بڑھاتے نہیں راحت طلبوں سے

فریاد صدا رعد کی برق آہ بکا مینہ
کم ہجر کی راتیں نہیں ساون کی شبوں سے

وہ ہما ہیں خسار کہ آئینے میں کیا خیر
دبتا ہی چلا آپکے ان دو جلبوں سے

حد سے نہیں بڑھتے کبھی ان بزم میں پرتو
سیکھے ہیں ہم انداز ادب بے ادبوں سے

۲۸۴

۲۸۵

سراپا عاشق بیدل ترا ہر قول ہے
پر سرخاب ہے فریاد شکوہ بال عنقا ہے

بتوں کے عشق نے کیا رفتہ رفتہ رنگ لایا ہے
کبھی دل تھا ہمارا کعبہ اب رشک کلیسا ہے

ہوکیا ابروی جلاد سپہر حسن کے آگے
ہلال گنبد دوار ماہ نو سپر کا ہے

دماغ تصور نازکی فکر سراپا ہے
نہ غم رہتا ہے بازو کا نہ اسکو پنج پر کا ہے

کبھی دہوکے سے بھی پڑتی نہیں ہے مہ جبینوں پر
نہیں روشن مری آنکھوں نے کس سورج کو دیکھا ہے

شب تاریک غم ہوتی ہے روشن یاد آتے ہی
برنگ مہ تصور اوس بھبوکے کا بھبوکا ہے

سنا ہے جب سے وقت قتل وہ ہوتا ہے بے پردہ
ہوس ہے موت کی اور ذبح ہونیکی تمنا ہے

کچھ ایسی بات ہے تیرے سراپا اور سراپا کی
گمان صبح صادق ہے اوسپہ خورشید ہو کا ہے

عدم جسکو ہے ہستی میں نظر آتیں وہ پہر کیونکر
اگر با و نہیں کہنے دہن وہ کسنے دیکھا ہے

کیا پیلو تہی دل نے جو دیکھا دست رنگین کو
اسی کے واسطے کیا ہمنے اس ظالم کو پالا ہے

ہمارے خون میں گرمی تھی کچھ کچھ جوش سودا کی
کہ ہر اک خار صحرا کی زبان میں ایک چھالا ہے

مرے رشک پری کے آگے پہرے ماہ در ہے ہیں
یہ تارا شام کا وہ صبح کا ای چرخ تارا ہے

پس مردن خیال آتا ہے جب میرا وہ کہتے ہیں
یہ پہر کیوں یاد آتا ہے تغافل کا جو مارا ہے

نظر کی شکل آنکھوں میں کبھی بستا ہے وہ جسکر
کبھی ہیں نہاں عاشق کے ہمرنگ سویدا ہے

کیا دیوانہ مجھکو اوس پری کے عشق نے جب سے
خیال کاکل پیچان نہیں گردن میں گنڈا ہے

تپ غم سے سراپا جل گیا ہوں اسقدر ہے ہے
مرے آغوش میں یہہ دل نہیں پرتو ہیولا ہے

اوس لب پہ گمان ہے کہ عقیق یمنی ہے
برداشت پہ دہوکا ہی کہ ہیرے کی کنی ہے

گنجینہ زر داغ جدائی کا ہے سینہ
ای سیم بدن تیرا گرفتار غنی ہے

جیتیں ہی ملینگے کبھی اب خواب میں تجہہ سے
کیا خوب بیان وصل کی تدبیر بنی ہے

اندام پہ ہے نقش دوپٹہ کا چکن کے
ایجان کہانتک تری نازک بدنی ہے

ہوتا ہی اوسے دیکھتے ہی نرم دل اپنا
کہنا تو بہت کچھ ہی پہ بینہ دہنی ہے

آسان محبت نہیں شیرین دہنوں کی
یہہ سخت مصیبت ہی بڑی کوہ کنی ہے

فریاد سے ایدل کہین ظالم نہ خفا ہو
کیا راہ محبت مین تری راہزنی ہے

رشک گل تر عارض رنگین ہی کسیکا
اور زلف کی بو غیرت مشک ختنی ہے

آتے ہین نظر روشنی طور کے جلوے
موسی کیطرح میری زبان پر ارنی ہے

پہلی سے جو فریاد کیا کرتے ہین عاشق
بیدرد کو ہمدرد سے پرچہ ہی سخنی ہے

اقرار پہ ہرگز نہین لازم ہی بہروسا
طینت مین حسینون کے تو وعدہ شکنی ہے

ظالم نے کیا تیغ تغافل سے مجھے قتل
ہوتی ہے وہی بات جو پیش آمدنی ہے

اوگل شبستان مین جو جا جا کے نالان
عاشق پہ گمان ہی کہ یہ مرغ چمنی ہے

کچھہ ہی ہو میں لے لوں ست بیدرد کا بوسہ
پرتو مرے جبین تو یہی بات ٹہنی ہے

ہمقافیہ بر غزل جناب اسد اللہ خان غالب دہلوی

منہہ میں اوسکی کب دل پر اضطراب ہے
گویا قران صاعقہ و آفتاب ہے

سچ ہی کہ دوستی میں نہایت ثواب ہے
لیکن زیادہ ربط بڑہانا عذاب ہے

نام خدا ہے چہرہ وہ آفتاب ہے
پرتو سے جسکے ذرہ ہر اک ماہتاب ہے

ہم مست ہیں نظارۂ خورشید حسن میں
دیکھو بہار دید میں کیف شراب ہے

لی آبرو گہر کی نکلتے ہی آنکہہ سے
آنسو کے قطرہ قطرہ میں یہہ آب و تاب ہے

کیا آرزوی حور ہے توبہ مآل زہد
زاہد خیالی بات یہ مٹی خراب ہے

اوس روی پر ضیا ہے کہاں ماہ کو مثال
کیا ماہ بلکہ مہر سے روشن نقاب ہے

ہوجاتا ہے وصال ہی امید وصل میں
ناکام بھی ہر ایک یہاں کامیاب ہے

تیری نگاہ اور کمر کے خیال میں
کچھہ دل کو اضطراب ہے کچھہ پیچ و تاب ہے

ایام ہجر میں ہے یہاں مبتلا اسیر
واں موسم بہار ہے عہد شباب ہے

وہ شعلہ ہے کسیکا رخ آتشین کہ واہ
جسکی ضیا سے بزم جہاں فیضیاب ہے

پرتو حیات اپنی تہی قاصد کے دم گیا
یہہ موت کا پیام جو خط کا جواب ہے

کیا خواہشوں نے اس دل حسرت مآب کی / اللہ کی قسم مری مٹی خراب کی
رنگت ہے صبح شیب میں شام شباب کی / ای چرخ دیدنی ہے کرامت خضاب کی
تلخی دکھاتے ہیں مرے آنسو شراب کی / آتی ہے بو جلے ہوئے دل سے کباب کی
اپنا بدن ہے دفتر اعمال نیک و بد / ہے بند بند فرد ہمارے حساب کی
زاہد جو ترش رو ہوا ذکر شراب سے / شاید کہ دیکھی ہے کبھی تلخی شراب کی
اہل عدم تکلف دنیا سے ہیں بری / حاجت نہیں ہے موی کمر کو خضاب کی
مجنون مرا لقب ہے بیابان مقام ہے / جاگیر کی ہوس ہے نہ خواہش خطاب کی
بولا وہ بحر حسن مری چشم تر کو دیکھ / دریا بہا سکینگے یہ صورت حباب کی
لب چوم کر ہوں مست کسی مست ناز کے / کیفیت آب خضر میں دیکھی شراب کی
خون دل اور لخت جگر بس ہیں ہجر میں / کسکو ہے احتیاج شراب و کباب کی
ہونٹوں پہ دم ہے بہر خدا رحم او بتو / کچھ انتہا بھی ہے ستم بحجاب کی
درد و الم ستاتے ہیں بطرح رات دن / آفت ہے ہای ہای جدائی جناب کی
کیونکر نہ رشک آئے مجھے اوسے دیکھنے / رخسار یار تک ہے رسائی نقاب کی
یارب ہوں زار زار یہ کس گل کی یاد میں / ہے بو ہر قطرہ قطرہ سے پیدا گلاب کی
رکھتا ہے وصل کا بت بیمہر سے خیال / خواہش تو دیکھیے دل خانہ خراب کی

[redacted]

دبتا ہے دیکھہ دیکھہ کے چہرہ کو اونکے مہر	ای آسمان ہے دیدنی قسمت نقاب کی

پرتو جو روز ہجر سے دو شب کے ساتھہ ہے
عاشق ہون جب سے مانگ پر اوس آفتاب کی

ہمقافیہ بر غزل امانت لکھنوی

منظور دل ہے یار کا وصف دہان مجھے	عنقا کا بال چاہئے جای زبان مجھے
شان کمر مین ہے یہی ورد زبان مجھے	ملتا نہین ہے نام کو مطلق نشان مجھے
ہجر لب خموش نے یہہ بخشی توان مجھے	فریاد کا خیال ہے بار گران مجھے
چکر سے بخت کے ہو خصومت کہان مجھے	رکہتی ہے دوست گردش ہفت آسمان مجھے
پاس مزاج شیفتہ زلف چاہئے	حداو اسکے بال کی ہون بیڑیان مجھے
جو ہی کا آج سیج بچھاوے سنبال کر	دلہن بنا کے اوسکو دکہا باغبان مجھے
ناگن کہا تو پہول کی چوٹی کو جان مین	کوڑون سے مار مار پہنہا بدھیان مجھے
ہی ہے چمن مین مجھہ سے خفا ہو گیا وہ گل	ایکہی ہے اج رنگ بہار و خزان مجھے
وہ چاند آج بام پر آئیگا ای جنون	لازم ہے بہر جیب گریبان کتان مجھے
اوس ماہ کے فراق مین بڑہتا چلا ہی ضعف	فرش زمین کرنے لگا آسمان مجھے
اک بوسہ مانگتے ہی ملین لاکہہ گالیان	پھر اور کیا دلائیگی میری زبان مجھے

٢٨٩

گلگشت آسمان کی خبر خاک لیجے / سیر زمین تعر سے فرصت کہان مجھے
زلف سیاہ و عارض رنگین یار نے / دکھلا دیا ہی آتش گل کا دھوان مجھے
تلخی ہی بوسہ لب شیرین کی واہ واہ / شکر کھلا رہی ہین تری گالیان مجھے
تیر نگاہ یار ترحم کی اک نظر / کب تک بنا مینگی تری دوری کمان مجھے
ہیہ ناتوان ہو غم مین ترے ای غزال چشم / منظور ہے پلنگ تلک نردبان مجھے
اوس مہر دوش کے ہجر مین کیا انقلاب ہے / ہی شام اپنی آہ سحر کا دھوان مجھے
بی اختیار وہ گل تر یاد آگیا / رخصت ہو سیر باغ کی ای باغبان مجھے
ہون محو روی دوست نہ لاؤن خیال مین / بلبل ہزار گل کی کہے داستان مجھے
شعلہ رخون کے غم نے بھبوکا بنا دیا / دل کی جگہہ ہی شمع کی حاصل زبان مجھے
بتون کے ہاتھ ہے دل نادان کی آبرو / آتا ہے گوش گل نظر اندھا کنوان مجھے
صد ادعشق سیم بدن ہے جنون کی وجہ / چاندی کی منتون سے پہنا بیڑیان مجھے
صحرا مین شادی ایک پری کے جنون کی ہے / ریگ روان دکھاتی ہی تخت روان مجھے
اک وار ہی مین کام یہہ قاتل تمام ہو / قربان جاؤن چھوڑ نہ دے نیم جان مجھے
مونٹون پر اوسکے رنگ جو مسی کا چھگیا / آتش مین لعل کی نظر آیا دھوان مجھے
آنکھون کے آگے قدرت خالق کا کھیل ہے / کیا کیا دکھا رہی ہین مری پتلیان مجھے

پر تو لکھی غزل پہ امانت کی یہ غزل

آنسو کے تار تار میں پنہاں ہے جسم زار
بخشا ہے غم نے خلعت آب رواں مجھے

دل ہم بہار غنچۂ لالا نہ کیوں بنے
گنتا ہے باغیوں میں اگر باغبان مجھے

ای قمر بودہ سرو خرامان ہیں جو آج
صحرا کی راہ ہے روش بوستان مجھے

ہی اتصال حقہ کو اوس گل کے ہونٹھ سے
ہوئیگا آج آتش گل کا دھوان مجھے

ای باغبان بہار کا موسم ہی باغ میں
دو چار دن اجازت یک آشیان مجھے

کر ڈالون مضطرب بت محمل نشین کو آج
ملجائے کاش وام جرس کی زبان مجھے

افشان لگاؤ گال پہ بالائے خط سبز
دکھلاؤ آج گرد قمر کہکشان مجھے

منت کا طوق آج ہے زیب گلوی یار
آہنگرو پنہاؤ نئی بیڑیان مجھے

زخمی ہیں شعر شعر سے حساد کے جگر
اللہ نے دی کٹار کی گویا زبان مجھے

تو بہ یہ منہہ ہلال کا ہمسے مقابلہ
کہتی ہیں کان میں یہ تری بالیان مجھے

گھر گھر پھرا تلاش میں مانند نرد کے
چوسر کی تیرے پہ نہ ملی کوڑیان مجھے

دیتا ہوں اس زمانے میں داد سخن کچھ
اہل زبان کہتے ہیں نوشیروان مجھے

رہنا ترا کھینچے ہوے ای کاکل صنم
کھینچیگا دار تک بخدا موکشان مجھے

آتش لگی ہوی ہے کسی گل کی ہجر کی
رہنے کو ہو چمن کے ہوا کا مکان مجھے

دیکار طبع کا جو ہوا امتحان مجھے

پہولے ہین اسیہ پہول کا زیور پنہائینگے
ای نونہال ہم تجھے دلہن بنائینگے

رہ پہولکر ادہر وہ کسیدن جو آئینگے
ہم داغ دل مین سیر گلستان دکہائینگے

سوسن مین وہ نظارہ لالا دکہائینگے
مہندی لگا کے آج جو مسی لگائینگے

مشاطہ دیکہین آئینہ بخت کیا دکہائے
وہ تو صفر کی چوتھی کو جلوہ دکہائینگے

گوشے مین دور جائیگا چلا کے مثل تیر
ابرو کی تم کمان جو عدو پر چڑہائینگے

بے کہٹکے وصل اوس گل خندان کا ہی نصیب
رو رو کے باغی رشک سے اب خار کہائینگے

مر مر کے خاک مزرع تمنا کو ہو گیا
اس چاٹ مین کہ وہ مجھے منہہ سے لگائینگے

دم لب پر آئے بہی نہ کہینگے تجھے برا
شکوہ ترے ستم کا زبان پر نہ لائینگے

فکر معاش کیا ہین مربی جناب عشق
جی بہر کے غم کہلائینگے اور خون پلائینگے

اگے ہمارے نالون کے ارض و سما ہین کاہ
اسکو اوڑائینگے اوسے اوڑہکر گرائینگے

آزردگی ہے زینت آئین دلبری
شاید بگڑ کے وہ مری جان پر بنائینگے

مے سے وہ اپنے طالب دیدار کو یونہین
یہ لن ترانیان ابہی کب تک سنائینگے

ایذا کا ذائقہ نہ فراد نکو درد کا
پہر عاشقون کے دلکو نہ کیونکر دکہائینگے

ایدل نچہوڑ دست تحمل کو ہاتھ سے
وہ یون ستائینگے ہی تو کب تک ستائینگے

اوس مہ کو پہر آئیگا بخت سیاہ پر
کوڑ دن کی بدہوں سے وہ دولہا بنائی ہی

دل مین ہے چلکے داغ جگر کے دکہائینگے
ہمتو پہنا کے ہار اوسے دلہن بنائینگے

دیکہو تو صاف داغ غلامی جبین پہ ہے
پر تو ہم اوسکے منہ سے قمر کو ملائینگے

رشک چمن بہار جو ہی دل کے داغ کی
پہبتی ہے میرے سینے پہ دیوار باغ کی

کر مجکو خاک فرح تمنا کو ای فلک
خواہش ہے ایکماہ کو روشن دماغ کی

میری زبان کہان یہہ عدو کی زبان کہان
منقار عندلیب ہو منقار زاغ کی

گالون کے عکس سے ہے منور جہان تمام
پہیلی ہے روشنی ترے دونو چراغ کی

ساقی کے غم نے خوب پلایا ہی خون دل
حسرت نہین ہے دل مین ہمارے ایاغ کی

ہو جاتا ہون مین آپ ہی اپنے سے بیخبر
رہتی ہے دہن جو اوسکی کمر کے سراغ کی

اک گل نے بہر دیا مرے سینے کو داغ سے
جاتی رہی ہوا یہ تمنا فراغ کی

دن مین بہی ہے دہوپ بہی شب مین چاندنی
رعنا ہے روشنی ترے رخ کے چراغ کی

دل ہے اک آفتاب کے غم سے بہرا ہوا
ای چرخ ہوس نہین ترے خالی ایاغ کی

اوس گل کے ہجر مین نہین پرتو چمن کا دہیان
ہی اپنے لالہ زار مین گلگشت باغ کی

کیوں بخیر نکالا نہ گیا کوی صنم سے
ابلیس جو باہر ہے گلستان ارم سے

کوچہ بہی ہے کچھ بڑھکے گلستان ارم سے
بو پہول کی آتی ہے ترے نقش قدم سے

دیکھی تری آنکھیں جو تہ ابروی پرخم
رم کرنے لگا ہوش غزالان حرم سے

ہوں غم میں کسیکے مجھے مطرب نہ ستانا
برپا ہے قیامت مرے سر پر ترے بم سے

دن پیر کا گذرا یونہی رہتے ہو مجھکو
دوری جو رہی ایک جوان سال صنم سے

خنجر تو رہا طاق پہ حلقوم تمنا
کاٹا مرے قاتل نے سر دست قلم سے

رہرو کبھی رہتا نہیں پابند مکان کا
کہلتا ہے یہی عقدہ ہر اک نقش قدم سے

زایل ہوا حسن رخ صاف اسکے سبب سے
کم تیرا خط سبز نہیں سبز قدم سے

ای عشق مجھے اور کوئی داغ تمنا
امساک بہت دور ہے ارباب کرم سے

منظور ہیں خوش چشموں کی آنکھوں کے مضامین
لکھتا ہوں غزل آج میں سرمے کے قلم سے

شاعر کی طرح خاک میں ملجاتا ہے پہ لطف
زندہ ہی فقط جادۂ ناسخ مرے دم سے

ہمقافیہ بر غزل رند لکھنوی

بے سبب پہر ہی وہ بیزار خدا خیر کرے
پہر ستانے لگا مجھے یار خدا خیر کرے

پہر گلوگیر ہوی زلف صنم کی الفت
پہر گلے ملتے ہیں زنار خدا خیر کرے

[illegible]

یاد ابرو ہے پھر اس زخم کہ دل مین مرے
پھر چلیگی وہی تلوار خدا خیر کرے

پھر ہوا نرگس دلدار کی دوری کا مرض
پھر ہون بیمار کا بیمار خدا خیر کرے

پھر دکہائیگا مقدر وہی نظارۂ یاس
پھر ہے دل طالب دیدار خدا خیر کرے

پھر بنانے لگا بیمار مجھے شوق وصال
پھر ہوا ہجر کا آزار خدا خیر کرے

بدگمان پھر مرے جانب سے ہین دربان اوسکے
پھر نگہبان ہین ہشیار خدا خیر کرے

پھر وہی طور وہی جور ہین اونکے ہیہات
پھر وہی غم کے ہین آثار خدا خیر کرے

پھر وہی منتظری اور شب وعدہ وہی
پھر ہین دم کے وہی آثار خدا خیر کرے

دیکہتا آج لگاتے ہین حنا بھی ہون بہر
کیا سیہ تاب ہے تلوار خدا خیر کرے

خواب مین اپنا خیال آتے ہی وہ جہنجلائے
بیگنہ ہو نہین گنہگار خدا خیر کرے

مرغ دل بال کے پہندے مین پہنساتا ہون مین
ہوا زلفون مین گرفتار خدا خیر کرے

یہی کہلنا ہی چلیگا کوئی تازہ فتنہ
بند ہین دیدۂ بیدار خدا خیر کرے

ہمدم دست حنائی نگار آج ہوی
رنگ کچہہ لائیگی تلوار خدا خیر کرے

یار بہی بیخبری کیونکہ خبر لیتی ہے موت
جان بلب ہے ترا بیمار خدا خیر کرے

سایل تو ہون ہے یہ نہین اک صاف جواب
قصہ کیون کیسلئے تکرار خدا خیر کرے

خاک کردے نہ کہین جوش کدورت مجھکو
صاف ہوتا ہی نہین یار خدا خیر کرے

۲۹۵

[illegible]

طالب دیدار ہے تصویر بہشت آئینہ [illegible]
کیون ہوا اس شکل سے تو محو بہشت آئینہ
موسیٰ کی طرح طالب دیدار ہے حیرت
اک روز اٹھا منہہ سے نقاب [illegible]
[illegible] قدرت ہے زبان [illegible]
انکار ہے نقش لب اظہار حیرت
عاشق کی طلب [illegible]

بند جب روزن دیوار کو پایا او سکے	ہو گیا سایۂ دیوار خدا خیر کرے
وصل کے دم پہ مری زیست رہیگی کب تک	جان لینے لگا دلدار خدا خیر کرے
غم مین اک شاہد رعنا کے سراپا جو سے	پھر گئے کافر و دیندار خدا خیر کرے

زلف وہ پہانس ہی ہے دل عاشق پر تو
ہین سر دار گنہ گار خدا خیر کرے

ہمقافیہ بر غزل خواجہ وزیر مرحوم لکہنوی

ڈالی نقاب کینہ رخ صاف یار نے	دکہلایا ہاے سد سکندر غبار نے
برسایا خون جب مژہ اشکبار نے	منہہ کر لیا سیہ وہین ابر بہار نے
بسمل کیا ہی یاد سیہ خال یار نے	آفت مین مجہکو ڈالدیا کو کنار نے
روندا نہ کیسن کیسن ہی مجہکو یار نے	ٹہوکر لگائی ایک اوس نی سوار نے
دکہلایا رنگ جب چمن حسن یار نے	دی جان حلب نے چین نے ختن نے تتار نے
ہی وجہ مرگ فرقت مژگان گلعذار	کام اپنا بس تمام کیا ہای خار نے
بے آب ہر کنارہے ابرو کے روبرو	بوندی کی آبرو کو لیا اس کتار نے
روشن ہوا کہ شمع سر قبر ہید مو	مارا ہی تیرگی شب ہجر یار نے
ای گل نہین ہی کیا دل صد چاک بہرا	شانہ اگر ضرور ہے گیسو سنوارنے

[illegible]

پرتو حصار یاس و تمنا میں بہہ گیا
ڈالا ہے کس بلا میں شب انتظار نے

ہمقافیہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ مرحوم لکھنوی

نہ گیا مر کے سر کوچۂ جانان ہم سے
خوب سرسبز ہوا روضۂ رضوان ہم سے

عشق خوش چشم دکھاتا ہی تماشے کیا کیا
رم غزالوں کی طرح کرتے ہیں انسان ہم سے

کافر عشق صنم ہیں یہ سخن زیبا ہے
اہل اسلام ہوے فائز ایمان ہم سے

ہر برس لیتے ہیں پہیلا دامن اپنا
فیض پاتے ہیں جون کوہ و بیابان ہم سے

استخوانوں کو نہ سونگہا کبھی اپنے سگ نے
کیوں مکدر ہوا اتنا سگ جانان ہم سے

ہوا دعوائے خدائی جو بتوں کو یارب
نظر آتے نہیں رہنے لگے پنہان ہم سے

بزم میں آئنے سے یوں گرم نہ ہو شمع جو
کام نکلے روش سرو چراغان ہم سے

انکے غم میں ہیں مدام آنکھ سے آنسو جاری
آب پاتے ہیں ترے گوہر دندان ہم سے

ہو قیامت میں کوئی اور قیامت برپا
وام لے صبح قیامت جو گریبان ہم سے

خواب میں خوابگہ یار سے منزل پرتو
دور ہے خوف نگہبانی دربان ہم سے

ہمقافیہ بر غزل جناب ذوق مرحوم دہلوی

۲۹۷

فغان و آه مین پیدا مری زبان کیلیے
دل حزین کی ہی خلقت غم نہان کیلیے

طواف خاک ہی خواہان عزوشان کیلیے
کہ ہی زمین کی قدمبوس آسمان کیلیے

او افتاب دل و ماہتاب جان کیلیے
مرے جفای ستمگار آسمان کیلیے

ہی نور داغ تمنا سے ضو بیان کیلیے
یہی ہے مہر مرے دل کے خاکدان کیلیے

ہوی ہی خار تباہی گلستان کیلیے
نہین ہی غم کوی بلبل کو آشیان کیلیے

ہی درد مین تپ فرقت دل تپان کیلیے
توان عذاب مین ہی جان ناتوان کیلیے

ہی تو تیای گرفتار چشم خاک قدم
بنا ہی طور کا پتھر اوس آستان کیلیے

ہوا یہ حال کہ افیون ہے شیر بچپن کو
عصای پیری اور تیر ہے جوان کیلیے

سدا فلک لیے پھرتا ہی چاند اور سورج
صباح و شام مرے ماہ مہربان کیلیے

یہہ بات ٹھیک ہے حصہ بقدر جثہ ہے
کہ کاہ کوہ ہی فرہاد ناتوان کیلیے

گداز و سوز مین عشق بتان کی لذت ہے
خمیر شمع ہو ترکیب استخوان کیلیے

یہہ منہہ ہی شمس و قمر کا کہ تجہہ سے ہوون دوچار
دو خال ہین یہہ دو رخسار ضو فشان کیلیے

حریم خانہ جانان ہے دور ہین عاشق
موذن ایک نہین کعبہ مین اذان کیلیے

خیال گوشہ نشینی ہی عشق ابرو مین
ضرور چلہ کشی ہے مجھے کمان کیلیے

ترے فراق مین زیبا ہے آج نیسان کا
خطاب ہے مری چشم گہر فشان کیلیے

بناؤ گھر دل عالم مین بس مروت سے
تلاش ہے جو تمہین نامور نشان کیلئے

ہے جوش غم مین ہوای مکان غیرت حور
کہ ہے بہشت محل عیش جاودان کیلئے

خدا کیواسطے خاموش ای لب فریاد
وہ تجربہ کرتے ہین بیداد امتحان کیلئے

ہوی ہے بلبل کا پھندا ہوای موی کمر
ستم شعار مگر طایر توان کیلئے

ہے جوش پر اثر سوز ہجر شعلہ فغان
زبان شمع ہے لازم تجھے فغان کیلئے

سپہر حسن ہو تم سر پہ چاند سورج ہون
ہے دور شمس و قمر زیور آسمان کیلئے

نہین ہے حاجت شمع فروغ شمس و قمر
بس ایک پیر مغان محفل مغان کیلئے

نگاہ ناز سے اک دم تو دیکھ ادھر قاتل
ہے منتظر دل بسمل تری سنان کیلئے

وہ آج میری عیادت کو آئینگے یارب
عطا ہو تاب بیان بندہ کی زبان کیلئے

غم فراق نگاہ مسیح کا ہون مریض
ہے درد مجھکو طبیب مزاجدان کیلئے

نہ پھیر عشق سے منھ ای دل حزین ہرگز
ہے خلق بندہ فقط سوزش نہان کیلئے

زبان پہ پیر مغان ہی کا نام آتا ہے
جو زاہد آتے ہین میخانہ مین اذان کیلئے

دو پسلیان مری پرتو دو کشتیان ہین مجھے
سیاحت یم نیرنگی جہان کیلئے

ہمقافیہ بر غزل جناب حکیم مومن خان صاحب مومن دہلوی

بیوفا دل آزمانا چھوڑ دے | چھوڑ دے مجھکو ستانا چھوڑ دے
دل مین آتا ہے تو پہلو مین بہی آ | ورنہ یون درپردہ آنا چھوڑ دے
ہے اگر خوی حجاب ای سخت دل | آئینہ کو منھ دکہانا چھوڑ دے
حشر سے پہلے نہ برپا حشر ہو | نالۂ دل غل مچانا چھوڑ دے
ہو گئی یکدم مین ہوا ای شمع تو | دل پتنگون کا جلانا چھوڑ دے
ہی غلاف کعبہ اسود کیون وہ بت | زلف مین ابرو چھپانا چھوڑ دے
ولیہ لطف جور جانان ہو اگر | اس چمن مین مر مرا آنا چھوڑ دے
ہم کہینگے شاہد مست حجاب | ہر قدح کو منھ لگانا چھوڑ دے
یار اوٹھتے ہین ہزارون اقربے | مجھکو پاس اپنے بٹھانا چھوڑ دے
گریۂ مینا اگر ہو گوشزد | غنچہ ہر اک مسکرانا چھوڑ دے
بعد مردن بہی ہون زیر کوہ غم | اٹھ ہوا یہ بار اوٹھانا چھوڑ دے
ای فلک تو جم رہیگا تابکی | مجھ سے اوس مہ کو چھڑانا چھوڑ دے
کامل الفن تجھکو قاتل کیا کہین | نیم بسمل چھوڑ جانا چھوڑ دے
وہ امیر شام گیسو کس طرح | بیکسو کا دل دکہانا چھوڑ دے

ہے جنون پیر تو کو زلف یار کا

مار کیون پتھر کی کہانا چھوڑ دے

ہمقافیہ بر غزل جناب شیخ قادر علی صاحب موجد مرحوم لکھنوی

میسر ہو اگر دیدابروی خمدار قاتل کی
شب سلخ مہ شعبان ہوگی عید بسمل کی

پہنچتی ہی شمیم روح افزا لفافۂ قاتل کی
ہوای قتل سے بس ناکہین جان آئی بسمل کی

قدم رنجہ وہ فرماتے ہین گہر مرے عنایت سے
الٰہی بعد مدت کے نکلتی ہی ہوس دل کی

تصور اوسکے بالے کا ہی دلکو راہ غربت مین
مسافر کو رہا کرتی اکثر فکر منزل کی

ہی کیون حال دل مجنون سے غفلت اسقدر تجھکو
سراسر لازم لیلیٰ خبر گیری ہے محمل کی

ملایا سوز ہجران صنم نے مجھکو مٹی مین
عناصر مین نہین بیکار شرکت آتش و گل کی

کنارہ کش جو اک بحر ملامت ہو گیا مجھ سے
ہی بہتی گوشہ رومال پر دامان ساحل کی

یہان جسوقت تیری شمع عارض کا خیال آیا
زیادہ ہوگئی رونق ہمارے غم کی محفل کی

سویدا روشنی دل سے زیان ہو نہین سکتا
سیاہی کب رہی ہے صاف داغ ماہ کامل کی

ہوا ہے ایک معشوق نزاکت کیش پر عاشق
زرا نازک مزاجی دیکھیے پرتو مرے دل کی

ہمقافیہ بر غزل مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی

دل اک غمخوار تہا پہلو مین اب ہو تا ہی خون وہ بہی
جو قسمت سے ملا ہی شاکی بخت نگون وہ بہی

دل وحشی سے بہلاؤن طبیعت خاک فرقت مین
ملا اک دوست قسمت سے گرفتار جنون وہ بہی

جو ملتا ہی رفیق یکسر شاد ہوتا ہون
زبون ہوتا ہی لیکن صورت بخت زبون وہ بہی

ہجر یہ وہ نشتر ہی کی مرحبا کیا بات ہی ای دل
محبت سے ہوا حاصل سوا اک درد دردون وہ بہی

فراق ساقی گلفام مین ہی تلخ ہی عشرت
شراب ناب ساغر مین جو ہی تہی موج خون وہ بہی

سراپا دیتی ہی انقلاب فرقت ساقی
دہر ہی مین جام اک وہ طاق مین سو واژگون وہ بہی

تصور مین لگی تصویر جانان ہاتھ عاشق کے
پس مدت نظر آیا یہ بیچون و چگون وہ بہی

مین وہ غمدوست ہون ہنگام تقسیم غم ای پرتو
جو اک ملجایگا بار دگر بڑہکر کہون وہ بہی

ہمقافیہ بر غزل جناب شیخ قادر علی موجد مرحوم لکہنوی

وصل راحت ہے ہجر اذیت ہے
عشق رعنا کوئی مصیبت ہے

بت خدائی جو کرتے پہرتے ہین
مرے خالق کی ساری قدرت ہے

کیون نہ اوس دلربا کو پیار کرون
پیاری سیرت ہے بہولی صورت ہے

مجہے دل سے زیادہ غم ہی عزیز
کہ ترے ہجر کی عنایت ہے

قدر کیون اوسکی چشم فتان کی
فتنہ انگیزیان جو ذلت ہے

ہے تہیدست حارص آخر کار
حرص خود رہبر قناعت ہے

لاؤ اوس گلبدن کو پہولون مین
چارہ سازو یہی وصیت ہے

انکہہ بیدار ہے تو کیا غافل
دل ہوا خواہ خواب غفلت ہے

دن مین ای مہروش قمر کو نہ گہور
حسن باطل کی کیا حقیقت ہے

ہے کار خورد و کلان ہین حور نژاد
شہر مدراس باغ جنت ہے

حسن اعمال ہے ثواب و عذاب
یعنی نیت جحیم و جنت ہے

ہی میسر وصال رونے سے
چشم پر آب ابر رحمت ہے

کیون نہ ڈوبے سفینۂ عصیان
متلاطم جو بحر رحمت ہے

کون اس چارسو مین ہے آزاد
خلق مرہون نقد حاجت ہے

جب لڑائی ہوی مزے لوٹے
اوسکی گالی ہہین غنیمت ہے

خون و لخت جگر ہین آب و طعام
آہ جانسوز شکر نعمت ہے

کیا شفا دایم المرض جو ہو شاہ
ایک صحت ہزار نعمت ہے

منہہ نہین پہیرتا جو خوبون سے
یہ مرے دل کی فقط مروت ہے

زاہدون کو پسند جلوۂ حور
حسن انسان سے جسکو رغبت ہے

بستر غم مرا تنور ہوا
کسقدر جسم مین حرارت ہے

دل ہے دولت سرای عشق بتان
کسکا گہر کسکی یان اقامت ہے

پھر کر مہر تیرے پرتو کی
جوش غم سے تباہ حالت ہے

ہمقافیہ بر غزل جناب اسد اللہ خان غالب دہلوی

تجھسے پردہ مجھے وحشت ہی سہی
تری اس پردے مین شہرت ہی سہی

تیری محفل مین چلے ذکر مرا
مجھ سے اعدا کو عداوت ہی سہی

دل مین ارمان نہین آتا ہے جو تو
ترے ارمان کی خلوت ہی سہی

جان ہم دیتے ہین تم بوسہ نہ دین
یہہ عداوت وہ محبت ہی سہی

خواب مین ہو جو سیر دیدار
ایسی ہشیاری سے غفلت ہی سہی

تھم گیا درد اگر وصل کی شب
ہے غنیمت کہ یہہ فرصت ہی سہی

عشق چھوڑینگے نہین ہم ناصح
ہمین آرام مصیبت ہی سہی

بہنکری ہی سہی گر بہول نہین
مان فقط بوسون کی رخصت ہی سہی

ظلم کرنا ہی جو تیری خو ہے
صدمے سہنا ہماری عادت ہی سہی

درد دل اور نہین کچھہ نہین غم
مدعا کہنے کی فرصت ہی سہی

دل کے بہلانے کو پرتو شب ہجر
اپنے آغوش مین حسرت ہی سہی .

ہمقافیہ بر غزل جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

بیابان الم میں یاد جب میخانہ آتا ہے
زبان تک نالہ سینے سے مرے مستانہ آتا ہے

دل ویران عاشق ہے وہ صاحب خانہ آتا ہے
پئے صید غزال غم سوی ویرانہ آتا ہے

دل اپنا شمع رو پر یہہ بیتابانہ آتا ہے
سر محفل اُسی صورت پروانہ آتا ہے

بچے دو رخم سنگین دلان کیون دل عاشق
لب جانا ہے جب چلکے منہہ مین دانہ آتا ہے

نگاہون مین گئے جاتے نہین ہم بعد مردن بھی
وہ گل پھولون مین لیکر سبزہ بیگانہ آتا ہے

لحاظ پاسبانان مانع صحبت نہین ہرگز
ہمارے شوق کو بھی کام کچھہ مردانہ آتا ہے

پریخانہ ترے میخانے کو ساقی نکیون بولون
ہر اک میکش خیال جام مین دیوانہ آتا ہے

فراموشی نے اوسکی کردیا برباد یا قسمت
زبان خلق پہ کیونکر مرا افسانہ آتا ہے

ہجوم عاشقان سے بزم گردون کی نہین رونق
چراغ مہر و مہ پر کب کوئی پروانہ آتا ہے

محبت چھا گئی ساقی کی ہفتہ رفتہ گر تو یہہ
در میخانہ پر ابر سیہ مستانہ آتا ہے

لب جانان ہوئے لیلا و چشم گویا دونون آنکھین
نقاہت کو ہماری ناز معشوقانہ آتا ہے

ترے کوچے مین ای رشک پری شیدا کیون آئے
کوئی دیوانہ آتا ہے کوئی مستانہ آتا ہے

فلک کے دور مین ہر دم ہے دلبر اک نیا پیدا
ترے عاشق کے ہاتھ اپنی ست پیمانہ آتا ہے

گہر ہو جاتا ہے ہر دم حق دندان جانان مین
ہماری چشم مین تسبیح کا جب دانہ آتا ہے

زبان پر ماجرا ہی راتدن طبع پریشان کا
یہی اک سنئے ای پرتو ہمین فسانہ آتا ہے

ہمقافیہ بر غزل جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

یار کی آرزو کئے نہ بنی — ہر طرح جستجو کئے نہ بنی
باتوں باتوں وہ ہے کیا ٹال — بات بے گفتگو کئے نہ بنی
ویسا بگڑا وہ میرے نالون سے — کہ بجز شر فرو کئے نہ بنی
ہے وہی چاک جیب دست جنون — ناصحو کچھ رفو کئے نہ بنی
عشق چاہ ذقن سے تیرے بغیر — گہ آبرو کئے نہ بنی
اور دونی ہوئی طپش دلکی — ذکر حسن نکو کئے نہ بنی
دم منت عرق عرق ہون مین — عاجزی بے وضو کئے نہ بنی
نہوا مین شریک عیش حنا — جگر و دل لہو کئے نہ بنی
شوخ یکتا کے عشق مین ہرگز — دل کو بے ایک سو کئے نہ بنی

نہ ملا کچھ جواب ای پرتو
اوس سے کچھ گفتگو کئے نہ بنی

ہمقافیہ بر غزل جناب اسد اللہ خان غالب دہلوی

[illegible]

چارہ سازو مجھے ہوا کیا ہے
ہجر میں درد کی دوا کیا ہے

ظلم کب تک خدا سے ڈر ہاں ہاں
بت بے پیر ماجرا کیا ہے

رات دن ہے دعای وصل صنم
اور عاشق کا مدعا کیا ہے

بندہ اپنا کیا بتون نے مجھے
کیا خبر طاعت خدا کیا ہے

ق

ہم حسینوں پہ مر رہے ہیں مدام
اب قضا کیا ہے اور ادا کیا ہے

خلش میرہ گر نہیں ہے اور
غمزۂ چشم سرمہ سا کیا ہے

ہجر میں لطف زندگی ہو خاک
می گلگوں ہی کیا ہوا کیا ہے

سب غرض ہی کا ساتھ دیتے ہیں
آجکل اور مہر و وفا کیا ہے

خبر رفتن اس سے ہے ظاہر
پھر جرس کی یہاں صدا کیا ہے

کر دیا ہجر نے مجھے تصویر
میں تو واقف نہیں دعا کیا ہے

اپنے خط کا جواب تو آیا
دیکھیں تقدیر کا لکھا کیا ہے

یہ تجاہل تو دیکھو کہتے ہیں
ظلم کیا چیز ہے جفا کیا ہے

اوس سے تشبیہ چاند کو کیا ہو
اسمیں ای آسمان کیا ہے

کرو تدبیر وصل اے پرتو
گر بھلا ہی نہیں برا کیا ہے

[illegible]

ہمقافیہ بر غزل جناب شیخ امام بخش ناسخ مرحوم لکھنوی

ہر مہینے میں گود خالی ہے
چال افلاک کی نرالی ہے

کیوں نہ دیکھوں میں اسکو چاند کیطرح
طوق اوس ماہ کا ہلالی ہے

نہ پھنسے کسطرح دل پرخوار
جبکہ دستارخوان پہ جالی ہے

انکا پایہ بلند کیوں نہ رہے
شاعروں کا مزاج عالی ہے

روند ڈالا تری تلاش میں یار
باغ مجھکو ریاض خالی ہے

نہوں بیزار کالی صورت سے
دونوں آنکھوں میں پتلی کالی ہے

نظر آتا ہے زلف سے رخ سرخ
رات میں بھی شفق کی لالی ہے

شب فرقت میں جان کیوں نہ گئی
آخر اک روز جانے والی ہے

دست مرشد سے کیوں نہ پائیں ثمر
شجر صدرہ کی یہہ ڈالی ہے

مجھے اوسنے بٹھایا صوفے پر
نخل مقصود کی نہالی ہے

جس عمل سے ہو دید یار حصول
مرکز دیک وہ جمالی ہے

لاابالی مزاج ہے پر تو
کہ سر شوخ لاابالی ہے

وعدے کے وقت شام زباں سے نکل گئی
جھونکے کی رہ میں آنکھ جھپکے تو بچل گئی

تجھکو دیا نہ وصل میں بھی نیند بہر خدا
اٹھ بیٹھکر کہا کہ اٹھو تو بچل گئی

[illegible]

تعریف میری چرب زبانی کی کرکے یار
بولا ادا سے آج زبان کیا پہسل گئی

قابو نگاہ پیا بون کی غفلت سے بنتی ہے
فوراً نظر ہماری کسی پر بدل گئی

آپس مین کٹ مرے ہین کئی عاشق حرام
اک دو قدم وہ چلتے ہی تلوار چل گئی

اوس لیلی وش کے آنے پہ کیون زعم استعدر
مجنون کیطرح آج تو دلدار چل گئی

دو روز کے اشک پہ اتنا غرور تہا
اب کیا گہمنڈ ہی کہ جوانی تو ڈہل گئی

گہبرا کے یار نے کہا صبح شب وصال
چہپ جگئے جی صبح ہوی تو بے چل گئی

یہ تو یہان جو زمرہ خوبان نظر پڑا
اوس مہر پہ نظر مری پہلے پہل گئی

ہمقافیہ بر غزل جناب شریف الشعرای مراسی اوستاد حضور مصنف دام اقبالہ

میکش ہون مجہکو کوی خرابات چاہیے
ساقی سا شیخ قبلہ حاجات چاہیے

کاکل ہٹا نہ عارض روشن سے ماہرو
دن ہوگیا تمام بس اب رات چاہیے

جانباز نہ چال چل ای شہسوار حسن
گہوڑے سے روند ڈال مجہے مات چاہیے

میرا غبار ہے سر دامان یار پر
آخر تو کچھ تلافی مافات چاہیے

خندان تہا وصل میں تو ہون گریان فراق مین
اس گردش فلک مین مکافات چاہیے

محفل تلک اوسکی پہنچے بہانہ رقیب مین
حیلہ ضرور بہر ملاقات چاہیے

اوسکے دہن کو چشمہ حیوان کا کلام
کہنے کو کہتے ہین مگر اثبات چاہیے

۳۰۹

[illegible]

وصل صنم کی آج الٰہی کرون دعا | ہر موزبان سہر مناجات چاہیئے
ای شیخ تو بہی شیخ رہو یا شہر اجوار | دنیا مین جب ملا ہی کوئی بات چاہیئے

پرتو کو کیا غرض ہے کسی مہر صفات سے
ای آفتاب حسن تری ذات چاہیئے

ہمقافیہ بر غزل جناب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

کیا مکان دیدہ مردم مین سمانے پائے
مرغ دل میرا نہ کسطرح بہنسانے پائے
حکم ہی باب مین عاشق کے تری فرقت کا
زہد خشک آہی گیا ہی وجہ توکل جب سے
کاکل شب سے تری یار پریشان ہوگی
مشک نافہ ہے نسیم سحری کا جہونکا
جگر و دل مین ہی زر داغ کے گنجینہ ہائی
کس برشتہ ہی ہم جو نکلا دینے خواب سے آئے
جان مجروح کا نکہیان نظر کوئی بہ حکم
دل مین دایم کوئی بت تصور ان کا نہ

خوب آوارہ غربت نے بہٹکانے پائے
دام کے حلقے تری زلف دوتا نے پائے
دل میں صبر آنکہہ میں کچہہ نیند نہ آنے پائے
شیخ نے تہوڑے سے تسبیح کے دانے پائے
شانہ زلفون کو اگر ہاتھ لگانے پائے
نکہت زلف کے لطف اہل سبا نے پائے
ہاتھ سے سیم کنارون کے خزانے پائے
زلف کو ہاتھ نہ غفلت میں لگانے پائے
دل مین جز درد کوئی اور نہ آنے پائے
یا الٰہی مری پہلو سے نہ جانے پائے

یاس و امید ہوئے عشق سے بر ہمین حصول | اگہر شین تو مہماں دو آنے پائے
آئے جب روندنے وہ تربت محروم وصال | تجھے چھو ہوئے لاالہ کے سر آنے پائے
کٹ گیا وہ جو ہوا مدّ مقابل قاتل | خوب جوہر تری شمشیر ادا نے پائے
ہوگئی آرزوی وصل تمنای فراق | اسقدر جلوۂ تاثیر دعا نے پائے

کٹ گئے سر تو ملے ہین دل زندہ پرتو
کیا مزے آب بقا کے شہدا نے پائے

ہمقافیہ بر غزل جناب میر تقی صاحب میر مرحوم دہلوی

بھری ہوی ہے جو آشوب حسن قامت سے | ہر ایک آہ مری لرگئی قیامت سے
پس فنا بھی نہ آیا وہ باز کلفت سے | غبار دل مین بھرا ہے ہماری تربت سے
بڑا ہی جلیے قیود سے ہان لے کہنا | خراب ہوگئے اچھے خراب صحبت سے
بری ہین تہمت نجیب اور صین عشق بھی | جو لوگ کہ نہین سکتے ہین بات الکنت سے
زبان آتی ہی کھلتی ہے بسکہ خصت و | کبھی تو آئے اہی لفو اہر حرف سے
اسی جواب نہ دیجئے دلبہ داغ وفے | ہوا ہوں ہین بہی تو مگر تمہاری نسبت سے
شریک قل شہ جگر تہا تہ دل شریک جگر | لوٹھانے کو وہ الم لے اپنی طاقت سے
نہین ہے کفر محبت یہ عین ایمان ہے | طلا ہے حسن بتون کو خدا کی قدرت سے

[illegible]

خدانخواستہ اولٹا مآل کار نہو بشر تو کیا کہ یہہ ملائک ہیں وہ نگر	ہمین امید مروت ہی بے مروت سے نکال لائینگے جیکی ہین حور جنت سے

نہاں ہی حجرہ دل میں وہ میرے پرتو
تہا جسکے دیکھنے کا اشتیاق مدت سے

ہمقافیہ غزل جناب شریف الشعرای مدراس اوستاد حضور مصنف اقبالہم

تیری گلی میں کیا تہ و بالا جہان ہے	ای مہرو یہاں کی زمین آسمان ہے
تیرے سوای قالب عاشق میں کچھ نہیں	اڑن تیرا دل ہے ہوا تیری جان ہے
کسطرح اوسکو شاہد رعنا نہ بولیے	سورج کا دن کو چاند کا شبکو گمان ہے
دنیا میں ہمکو گھر جو نہیں عیب کچھ نہیں	دیکھا مسافروں کا کسی جا مکان ہے
زیر و زبر جہان کو کر دیگا اک آن میں	بادل کی اگھنہ رعد کی گویا زبان ہے
زاہد سنبھال امن تقوی کو اپنے یاں	ہشیار ہو یہہ خطہ ہندوستان ہے
کی جبہہ سائی در پہ ترے ای بت اسقدر	مسجد کے شیخ جی کی جبین پر نشان ہے

پرتو وہ لوگ کور ہیں اللہ کی قسم
کہتے ہیں اوس قمر کو جو نامہربان ہے

گرمی قیامت ہی کہ اس سال کی گری	عصیان کی مصیبت ہی کہ اس سال کی گری

[illegible]

اعمال کی ندامت ہی کہ اس سال کی گرمی
انسان پریشان ہین حیوان تبہ ہین
بند ہوئے جاتے ہین ہلاک آہ الٰہی
رونے کو بھی پانی نہ بدن مین رہا باقی
ہر ایک نفس بنگیا لو شمع کی جیسے
یہ گرم ہی پر جب کہ ہے آگ کی جیسی
آتی ہی ہوا گرم غضب لون سے زیادہ
پانی کے عوض آگ برستی ہی فلک سے
ہوتے ہین کباب اک تن شینکے سراسر
کچھ آہ کی حاجت نہین ہر دم ہی ہی خود آہ
سینے سے ہی جلتا ہون کہ آتی ہی ہوا گرم
تپ ہو عفو گنہ فضل ہو فضال حقیقی
لب خشک ہوئے جاتے ہین منہ پر نہین پانی
کشتون کو ہر اک بہانے کے ہوتا ہی برہنہ
سر پھوٹ کے مرتے ہین چرندے ہین پرندے
دن دہوپ سے ہی گرم تو شبنم سے ہی شب سرد
جلتے ہین دل چشم و کف دست و کف پا
ہی قحط کہین حشر کا پانی کا کہین قحط
سنتے ہین کہ اندہے ہوئے قصبوں کے کنوین سب

دوزخ کی حرارت ہی کہ اس سال کی گرمی
یہہ قہر کی صورت ہے کہ اس سال کی گرمی
اسباب ہلاکت ہی کہ اس سال کی گرمی
جسمانی مصیبت ہی کہ اس سال کی گرمی
یہہ سوزش قسمت ہی کہ اس سال کی گرمی
یہہ کفر کی نکبت ہی کہ اس سال کی گرمی
یہہ دم یہ حرارت ہی کہ اس سال کی گرمی
تن بند و یہ عقوبت ہی کہ اس سال کی گرمی
گرم آتش عبرت ہی کہ اس سال کی گرمی
سامان مصیبت ہی کہ اس سال کی گرمی
طوفان تمازت ہی کہ اس سال کی گرمی
ویرانی خلقت ہی کہ اس سال کی گرمی
جرمون کی ندامت ہی کہ اس سال کی گرمی
سر جوشی وحشت ہی کہ اس سال کی گرمی
جانون پہ حرارت ہی کہ اس سال کی گرمی
اعراف کی حالت ہی کہ اس سال کی گرمی
تیجیر کی شدت ہے کہ اس سال کی گرمی
رعنا کو بھی آفت ہی کہ اس سال کی گرمی
بینائی کی خصمت ہی کہ اس سال کی گرمی

ہیں تو ہی قیامت ہی آسمان ہو جاتا [illegible]
مری بات تم ہیں اور کسی [illegible]
اقسم آں صفت تو جان جاں پر [illegible]
امید ہو فا سے جو شکوہ وفا کی ہے
ہوا تو چھان تمام سے کہی ناز آئے
دن رات میں بچہ مری زلف دوتا کی ہے
ہوم ہے ہیں ہیں پر تیشہ ہنسان ای
کہیں چھپ کہیں پہ زلف حنائی ہے
غالب نہ خون کی لالی اور سرخی دونوں ہاتھ

گرمی ہے اک چشمہ ہوا چشمۂ خورشید
سورج کی کرامت ہے کہ اس سال گرمی

لب سوکہہ گئے خشک ہیں دریا ہو کہ بالا
ان دونوں کی قیمت ہے کہ اس سال کی گرمی

شیر کی طرح بغض ہی انسان تپ ہوتی ہیں مسے
سورج کی مدد آور ہی کہ اس سال کی گرمی

مشغلہ خشک بنا دیتی ہے پیالہ پر کار میں
سرمایۂ خجالت ہے کہ اس سال کی گرمی

پھٹے نہ زمین سوکہہ کے نقارۂ گردون
یہہ حشر کی نوبت ہے کہ اس سال کی گرمی

کہیتون کی تری شکوۂ خشکی میں ہے پامال
بدخواہ زراعت ہے کہ اس سال کی گرمی

ہیں مرگہ غاجات بخار آ زمین کے
مرجانے کی حالت ہے کہ اس سال کی گرمی

کافور غضب حسن ہے اس شہر کا پر لو
بدر اس کی ہمت ہے کہ اس سال کی گرمی

ہمقافیہ بر غزل جناب شیخ امام بخش صاحب ناسخ مرحوم لکھنوی

ہر کوہ کن و قیس کا قد مونیہ جھکا ہے
شیدا ترا الجہان بہ تن ظن ہما ہے

جلد آ مجھے کیا ساقی کا کام ہوا ہے
جلتی ہے ہوا ہر دستہ ابر اٹھا ہے

مستی شب وصل صنم عیش فزا ہے
شیشے کا گلا جام کے ہونٹوں نہیں دبا ہے

دل حلقۂ ماتم ہے ہجوم غم دل میں بھرا ہے
آتی ہے صدا سینے سے یہہ بزم عزا ہے

اٹھتے ہیں مری آہ سے بس فتنے ہزاروں
انداز تری چال کا کیا خوب اٹھا ہے

اندھیری آنکھوں میں مری روشنی ماہ
فرقت میں شب چاردہ بھی کالی بلا ہے

تصویر بتاں کیوں نہ رہے دل میں ہمارے
اس عکس کے جلوہ کو یہہ آئینہ بنا ہے

خون پینے میں حاصل ہے ہمیں عمر خضر کی
دل غم میں کے قدح آب بقا ہے

ہر ایک کو آتا ہے مصیبت میں خدا یاد
ساقی کی جدائی میں سبو دست دعا ہے

۳۱۴

اچھا مجھے جی بھر کے تو خوب ستالو
ہر ظالم و مظلوم کا مختار خدا ہے

کیوں اوڑ ہی گیا دیکھ وہ گوری ہتیلی
کیا ہوش اڑا ہمسفر رنگ حنا ہے

محبوب سے دوست ہیں ہم رقیبوں کی خطا کیا
میرے دل ناداں کو دشمن سے گلا ہے

کیا تفرقہ انداز ہے ظالم کی جدائی
دل بر سے جدا ہے نظر آنکھوں سے جدا ہے

ساماں اجل ہے ہوس آنکے ہاتھوں
کیا خوب کہ پرہیز ہی کو کہتے ہیں دوا ہے

نحم کہاں سے اں بار نہ رکہا مجھے ناصح
پرہیز مریضاں محبت کو برا ہے

لاحول و لا کان میں شیطان کے ہیلن
سنتے ہیں کہ ہمیشہ پریزاد خفا ہے

خورشید و قمر کل نظر آنے لگے پر تو
اوسکے رخ روشن کا تصور یہ بندھا ہے

ہمقافیہ بر غزل جناب میرزا نوشاہ اسد اللہ خاں غالب مرحوم دہلوی

خواہش وصل پہ نہیں آتی
زندگی کی نظر نہیں آتی

یاد آتی ہے وہ کلائی اگر
کل مجھے رات بھر نہیں آتی

کسی مصرف کا ضعف نے نہ رکہا
آہ بھی ہونٹ پر نہیں آتی

ہجر میں تنگ ہوں نہیں جینے سے
ای اجل کیوں ادہر نہیں آتی

اپنے خواہاں کا ہے اک خواہاں
بات تا گوش کر نہیں آتی

کہیگا جفا بھی عاشق پر
ہاں وفا ہمکو گر نہیں آتی

فاتحہ خیر پڑھ ستم آرا
یاد بھی میری گر نہیں آتی

بخیہ کیوں نہ ہم رہنا ہے
کہو ہاں کی خبر نہیں آتی

نہیں لاتی ہے میرے گل کی خبر
کیا صبا راہ پر نہیں آتی

[illegible]

سب کچھہ آتا ہے اوسکو ای ریو
اک وفا ہی مگر نہین آتی

مصاقیہ بر غزل جناب شریف الشعرای مدراسی استاد حضور مصنف

سر مین سودا ہے تمنا ہے د ل مین ہے — چاہئے پتھر ہی گر خنجر کف قاتل مین ہے
عاشق موی کمر کو ہے تصور مانگ کا — یہہ عدم کا جانیوالا پہلی ہی منزل مین ہے
واہ وا کیا بات ہی اوس شمع رو کی بزم کی — ہر حسین ہمصورت پروانہ اس محفل مین ہے
رنج ملتا ہی سراسر عیش کے بدلے یہان — کچھہ نہ کچھہ حاصل کسی کے عشق لاحاصل مین ہے
آئینے مین عکس اپنا دیکھہ کرتے ہین وہ — چاند سورج مین کہان طلعت جو آب و گل مین ہے
جلوہ گاہ یار کیا ماتم سرا ہے ہجر مین — روز تازی حسرت مردہ ہمارے دل مین ہے

وصل ہوتا ہے بت کافر نہوتا ہے وصال
رحم کچھہ پھر خدا پر نو بڑی مشکل مین ہے

بخت چشم طالب دیدار اگر محمود ہے — روزن دیوار بند اور روزن ہی کو مید ود ہے
کہتے ہین خورد و کلان شیطان کو مانو تمام — مادر گیتی کا شاید بہائی یہہ مردود ہے
باغ کو بو شید گی ہے کیسے سوز عشق کی — شاخ مین جو پھول ہے اک آتش بے دود ہے
آبرو بڑھ جائیگی رونے سے اپنی عشق مین — اشک کا ہر ایک قطرہ گوہر مقصود ہے
زیست کا ہرگز نہین اتنی فلک کچھہ اعتبار — دم کے دم مین ایکعالم بود ہے نابود ہے
دم نکلتے ہی نمی مین ہاتھہ خالی فتح خان — زندگی ہی تک خیال حسن بخل و جود ہے
جیتے جی ہاتھہ آئے رخصت پر کمر تمن الدون — کیا کرون صحبت وہ بعد دم یہہ موجود ہے
کیون کیا کرتے ہو منعم زر پرستی رات دن — کون اللہ کے سوا پھر دوسرا معبود ہے

ظاہر رسم وفا کا نام سنتے ہیں فقط
چاند سورج کو تمہارے چاند سورج مانتے ہیں

اس زمانے میں یہہ عنقا کیطرح مفقود ہے
وہ قران منحوس ہے اور یہہ قران سعد ہے

اہل دنیا کا ہے برعکس الناس حال
نفع میں انکے ضرر ہے اور ضرر میں سود ہے

فراق ساقی میں میخانے کی خرابی ہے
اگرچہ قاتل میکش بے حسابی ہے
ہی سقدر وہ گل نوبہار آتش رنگ
سبق ہے عشق کی مکتب میں اپنا پوشیدہ
کسیکا پرتو رخ ہے کہ مایۂ طلعت
ہیولی ہے کیف خرابات دہر سے وحشت
بہرا ہے جوشش گریہ سے آنکھہ میں پانی
ہیں مسیح خوان پرید دل و جگر اپنے
رکابیہ ہے بہرحال مذہب پر خوار
تری سوار ہیں رہتا نہیں کسیکا عروج
سنادیا جو براحساب صدمۂ ہجر
بہار جلوۂ ساقی اگر نہیں گلفام
ہماری آبلہ پائی کا صبر کام آیا
نہو نہو کہیں پوشیدہ راز بے پردہ
ہے چاندنی مرے کوٹھے کی چاندنی پرتو

ہر ایک شیشۂ خالی دل شرابی ہے
جو رت پوچھیے تو محتسب شرابی ہے
گلابی دامنی ہے آستی گلابی ہے
رفیق دست تصور رخ کبابی ہے
کہ آفتاب میں اک جلوہ آفتابی ہے
کہ ہوشیار رہو ہی اوسکی خرابی ہے
ہماری آنکھہ یہ عینک جیسی سوآبی ہے
سراسر ایک سوالی ہے اک جوابی ہے
کہ اسکی شام وسحر پیشوا رکابی ہے
ہر اک سوار جلو میں ترے رکابی ہے
وہ بولا ناز سے تو بھی بڑا حسابی ہے
یہہ کیوں شراب گلگون قدح گلابی ہے
کسیکا سینہ بھی ویسا ہوا حبابی ہے
کشایش لب مطلب میں بے حجابی ہے
جو آج یار کی پوشاک ماہتابی ہے

۳۱۷

بیابان وادیٔ وحشت فنا ہے
نہیں ہوش کسی کی حاجت جنون میں
ہی تجہہ سے گدا کی التجا ہے
[illegible]

یا کمال غم دل مایوس ہے
مجھکو بھی گلزار ہے ماتم سرا
نہ ہی جز حسرت پابوس ہے
دل اپنا آ ... شکر خدا ہے
ہمیشہ عرخیال زلف پرتو
ہمارا ہر نفس باد صبا ہے
ہوائی گلرخان ہردم ہے دلکو
تقاضا اسقدر اپنا رسا ہے
لگا ہے روی روشن کہ یہی حاصل

ہردم مجھے نظارۂ تنویر یار ہے
پتلی ہر ایک آنکھ مین تصویر یار ہے

صحبت کا یہ اثر ہے تلون نہ جائیگا
گویا مرے مزاج مین تاثیر یار ہے

بوسے لب و زبان کے لئے اسقدر کہ بس
تقریر میری لطف مین تقریر یار ہے

لکھی جو بات بس وہی پیش آئی ہے ضرور
پیشانی کا لکھا مجھے تحریر یار ہے

اوس سیمتن کو دیکھ کے ردیے اپنا کر لیا
یہ گرد نامہ نسخۂ تسخیر یار ہے

از خویش رفتہ ہون اوسیکے خیال مین
توقیر جو مری ہے وہ توقیر یار ہے

اک آن مین رقیب کی ہین آن بان ردو
لیکن حقارت اوسکی بھی تحقیر یار ہے

دل کیون نہ دے فریب مجھے بابات مین
پروردۂ نوازش تزویر یار ہے

سر کاٹ ڈالے اپنون کے کیا غیرون کو سرفراز
کیا کور چشم جوہر شمشیر یار ہے

پرتو ہے مجھکو داد خدا ساک داد ہی
فریاد دل اصدای پر تیر یار ہے

ای مہ تری وہ سراسری ہے
سورج سے جیسے برابری ہے

ہر داغ ہے فرد جو مرصع
ہر لالہ چمن کا دفتری ہے

در پر ترے شوق اوڑا کے لایا
مین بھی ہون پرا جو تو پری ہے

صورت مین ہوا جگل ہے مظلوم
سیرت مین فقط ستمگری ہے

بے یار شراب غم لبالب
نرگس کے پیالے مین بھری ہے

رشتے سے حسین نگار مین
پریون سے مجھے برادری ہے

خالق تو عقیدے کو بچانا
یہہ دور تمام نیچری ہے

اوس ابر بہار کے قدم سے
دل کی کھیتی ہری بھری ہے

[illegible]

۳۱۹

سبزہ ای سبز خط ہمیشہ — پامال خیال ہمسری ہے
سرمایہ حسن ہے ترا سر — تعریف ابھی یہہ سرسری ہے
کوٹھے پہ کبھی کے آج پہنچا — میری قسمت کی یاوری ہے
مجھ سا ناچیز ہے سرافراز — یارب تری بندہ پروری ہے
سونے کی طرح سے بات میری — سوتے مین جو کہی ہی تو کھری ہے
اکثر صد عافیت عزیزو — ہان یہ بھی نہین مین بہتری ہے
نادان تر اعتراض بیجا — ہشیار کہ صاف یہہ خری ہے
ہیتر تمثال ظلم تیری — ق صورت تصویر دلبری ہے
بوٹی بوٹی ہرا ہے گو یہ آگ — رگ رگ مین فقط ستمگری ہے
پہیریگی صدا گلے پہ خنجر — اب ہاتھ مین اوسکے خنجری ہے

پر تو بھیجو گے کسکو تحفہ
مطلوب جو ماس بندری ہے

آنکھ ظالم رلائے جاتا ہے — روز فتنے جگائے جاتا ہے
او سے دشمن سکھائے جاتا ہے — ڈھنگ اپنا جتائے جاتا ہے
صدقے مین اونکے حسن عارض کے — طائر ہوش اڑائے جاتا ہے
ہوش کیون ہوگئے ہرن قاصد — کیا وہان باگ کہائے جاتا ہے
دل نادان تڑپ نہین اچھی — اس سے کیا ہاتھ آئے جاتا ہے
برق و باران سے ہوگیا روشن — رونیوال ہنسائے جاتا ہے
کبہی تقدیر بہی پلٹتی ہے — یہہ نوشتہ مٹائے جاتا ہے

ہمقافیہ غزل جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی

اسیر [illegible] آرزو کی
[illegible] جستجو کی

تصویر میں ہے [illegible] تمہاری
جب ہو بہو کیا ہو خو تمہاری
ہمہ [illegible] دل میں صورت رنگ
ہو گیا [illegible] آرزو تمہاری
صحبت کے اثر سے بس گئی ہے
میرے گردن میں بو تمہاری
[illegible] جو صدا کسی کی

طالب دید کو وہ ہنس ہنس کر — لن ترانی سنائے جاتا ہے
عاشقوں کی بنیگی جان بلب — آج وان خط بنائے جاتا ہے
آگے آتا ہے ظالم اپنا کیا — یان ستمگر ستائے جاتا ہے

روبرو ہو کے کچھہ سے وہ پرتو
دیکھنا منہہ چھپائے جاتا ہے

بھون چڑھائے وہ ابرو کمان ہے — دل نشانے پہ میرا اتیان ہے
ہے وہ خنجر بکف زیب میدان — مژدہ اے دل دم امتحان ہے
ہاے شوق شہادت ہے قاتل — چشم ناسور سے خون روان ہے
اوسنے غمزے سے مردے جلائے — چشم فتان ہی گویا زبان ہے
لاکھوں کشتے ہیں جنبش میں اوسکی — تیغ ابرو کی گو بے فسان ہے
نالہ لب تک بھی آتا ہے مشکل — یان مگر ضعف ہی پاسبان ہے
چین آیا نہ سایہ میں اوسکے — تیری دیوار بھی آسمان ہے
وصل اوسکا میسر ہے ہردم — ہمپہ کیا آسمان مہربان ہے
ہوش بلبل کا اوس گل کے آگے — نکہت گل کی صورت اڑان ہے
سارا صدقہ ہے اوس گل کے لب کا — ورنہ قلیان میں یہہ بو کہان ہے
دل میں پرتو ہے اوسکا تصور — وہ عیان ہے اگرچہ نہان ہے

ہمقافیہ غزل مرزا نوشاہ اسد اللہ خان غالب مرحوم دہلوی

چڑھ چڑھ کے اوسکی تیغ گلے پر اتر گئی — دل کی کشش ہماری نہ کچھ کام کر گئی
صورت شعاع آفتاب کی آئی چاند اوتر گئی — طلعت ترے عذار کی کیا کام کر گئی

[illegible] تمہاری
[illegible]

[illegible]

مرکر چہپا ہین عشق ملیحان دہر سے
فکر نمک فشانی زخم جگر گئی

دیکہے ہین جلوے گیسو و رخسار یار کے
انکہون سے اپنی وقعت شام و سحر گئی

اوس گلبدن کی زلف مین الجہا دل حزین
تادام اوڑہ کے بلبل بے بال و پر گئی

زاہد سے کچہہ نہ دامن تقوی کی پو چہئے
مقراض زلف ماہ جبینان کتر گئی

یہہ ضعف ہے کہ بار ہے خود دیکہنا مجہے
بیتابیون مین ہجر کی تاب نظر گئی

دہوکا خسوف مہ کا ہوا اہل بزم کو
کاکل جو اوسکے منہہ پہ ہوا سے بکہر گئی

کیا پوچہتے ہو ہمنفسو عشق زلف کی
جو کچہہ گذرتی تہی وہ مرے سر گذر گئی

کس بات کا ابہی دل نازک پہ بار ہے
بولو تو آج کسلئے صورت اوتر گئی

بہر لقو مین بت پہ ہے شیخ زمن آجکل فدا
ہے ہے وہ پارسائی سابق کدہر گئی

ہمقافیہ بر غزل جناب میر وزیر صاحب نور لکہنوی

شب وصل ایسی بسر ہو گئی
پلک مارتے مین سحر ہو گئی

ملاقات کی رات کوتاہ تہی
سر شام ہی سے سحر ہو گئی

شب وصل اونکو جو آیا عتاب
غضب غصہ کرتے سحر ہو گئی

ستم امتحان سے برای کرم
اجی دل کو دل کی خبر ہو گئی

[illegible]

اکہون کیا کہ اک طرفۃ العین مین | جوانی کی مدت بسر ہو گئی
کوئی تیسرا تو نہ تہا بد معاش | تمہین آئینہ کی نظر ہو گئی
وہ گہبرا کے بولے شب وصل مین | سحر ہو گئی جی سحر ہو گئی
بکہرتی ہی زلف اوسنے منہہ پہ ہٹائی | ابہی شام تہی پہر سحر ہو گئی
شب ہجر مین کالے کوسون ہے دور | شب وصل دم مین سحر ہو گئی
خروس و موذن کا مطلب یہی | اٹہو سوتے کیا ہو سحر ہو گئی
یہہ لپٹی کسی کی کمر سے نظر | کہ پتلا میان کمر ہو گئی
جماہی کے ہین ساتہہ انگڑائیان | تمہین آج کسکی نظر ہو گئی
نہ آیا جو وہ دوسرے بار پہر | طبیعت کی حالت دگر ہو گئی
مین گہبرا تو اوسنے ادا سے کہا | مجہے کس موے کی نظر ہو گئی

شب غم سپہر تصور پہ جب
وہ مہر آیا پرتو سحر ہو گئی

واسوخت پرتو المسمی باسم تاریخی تسخیر دل

٦١٣ · ١٢ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا خدا بت زدہ عشق کوئی زار نہو
زندگی آفت جان زیست گران بار نہو

کسی بیکس کو کبھی عشق کا آزار نہو
مبتلا اس مرض موت مین زنہار نہو

۲
نہ پری کی کوئی حسرت نہ غم حور رہے
جان کر دل کے لگانے سے بہت دور رہے

الامان عشق بتان کا کوئی خواہان نہ رہے
گل کے مانند کوئی چاک گریبان نہ رہے

سر کوئی زلف کے سودے مین پریشان نہ رہے
مثل شبنم ہمہ تن دیدۂ گریان نہ رہے

۳
زیست کا لطف جوانی کا مزہ فوت نہو
عشق عاشق کے لئے خود ملک الموت نہو

عشق کہتے ہین جسے وہ عجب آفت ہے لوگو
بے نشانی ہے نشان اسکا جہان ہے لوگو

کام عشاق کا فریاد و فغان ہے لوگو
ہر جوان پیر ہے پیر اس سے جوان ہے لوگو

بے ستون پر سر فرہاد کو توڑا اسنے

قیس نالان کو بیابان مین چھوڑا اسنے

اسی ظالم نے کیا لالہ کو داغی ہے ہے | انکھین نرگس سے لڑا کر کیا اندھی ہے ہے
خوب کی اسنے گلستان کی خرابی ہے ہے | حشر سے پہلے قیامت ہی دکہائی ہے ہے

طوق قمری کو دیا سوز درون بلبل کو
صحن گلشن مین کیا چاک گریبان گل کو

برگ آلودۂ شبنم ہی ہر اک دیدۂ تر | دل صد چاک ہی ہے پھول چمن مین بیہر
جنبش شاخ سے پیدا طپش دل و جگر | صحن گلزار ہی ہے سینۂ پر داغ گر

پتے پتے مین نشان اسکا نظر آتا ہے
جلوہ گر باغ جہان اسکا نظر آتا ہے

اسنے بلبل کو فدای گل گلزار کیا | سرو آزاد کا قمری کو گرفتار کیا
شمع محفل کا پتنگے کو طلبگار کیا | الغرض گرم بہت حسن کا بازار کیا

یہہ وہ پھندا ہے کہ پابند نہ چھوٹا اسکا
یہہ وہ ہی دام کہ اک تار نہ ٹوٹا اسکا

یہہ شرر وہ کہ دل سنگ کا جی جوالا | یہہ وہ گلزار کہ ہی گوشہ نشین جسمین خزان
یہہ وہ صحرا کہ درندوں کو نہیں جس سے امان | اس بیابان کا آہو ہے ہر اک شیر ژیان

۳۲۵

۸

یہہ وہ ہی گاہ کہ ہر کوہ ہی پانی اس سے
یہہ وہ قصہ ہے کہ عالم کی کہانی اس سے

چشم انجم کو مگر دیدۂ بیخواب کیا
ابر کو گریۂ عشاق سے بے آب کیا

آسمان پر ہمہ تن برق کو بیتاب کیا
کہین قطرہ کہین چشمہ کہین تالاب کیا

۹

روز سورج کو تپ غم سے جلایا اسنے
مہ روشن کو کم و بیش بنایا اسنے

عہد مین اسکے میسر نہین ہوتا ہی کمال
دوپہر ہی مین ہے خورشید کو گردون پہ زوال

کر دیا اسنے گھٹا کر مہ کامل کو ہلال
دیکھیئے دیکھیئے اش شفق کا ہی کیا اقبال

۱۰

کیا کہون راحت جان ہی یہہ جگر سوز بہی ہے
مہر ہے ماہ بہی ہے رات ہی اور روز بہی ہے

دلکو عاشق کے کہین معدن سیماب کیا
قطرۂ اشک کو رشک دُر شاداب کیا

جوش گریے سے کسی آنکہہ کو تالاب کیا
سینے کے داغ کو خورشید جہانتاب کیا

۱۱

سیر دکہلائی زمین اور فلک کی اسنے
آبرو لی بشر و جن و ملک کی اسنے

سب مین محکوم اسیکے یہہ ہی سب کا حاکم
حلقۂ درد کا ارباب طرب کا حاکم

حکمران روم کاہی دریہ سبکا حاکم	زیر و بالا عجم اور عرب کا حاکم

ه ١٢ دیکھتے دیکھتے اک حشر دکھا دیتا ہے
ناموں کے بہی نشانوں کو مٹا دیتا ہے

اسنے موسی کو بہی بیہوش بنایا کہ نہین	اور کنوین اسنے زلیخا کو جہکایا کہ نہین
اسنے منصور کو سولی پہ چڑہایا کہ نہین	دام مین اپنے فرشتوں کو بہی لایا کہ نہین

ه ١٣ آسمان اور زمین پر ہے اجارا اسکا
ذرے ذرے مین چمکتا ہے ستارا اسکا

اسکے آگے ہین فلاطون سے دانا نادان	اسکی حکمت کے مقابل ہے بیابان یونان
اسکی مرغوب ہی سبب صدمہ جان	اسکے پرہیز مین عشرت کے مقدم ہر آن

ه ١٤ فہم و عقل و خرد و ہوش بہلا دیتا ہے
یہہ مرض وہ ہے کہ رستے پہ لگا دیتا ہے

اسکی گرمی سے ہوا گرم دماغ آتش کا	خوب اسنے کیا پانی کا کلیجا ٹہنڈا
اسی بیدرد نے برخاک کو برباد کیا	بند گئی ہے اسی ظالم کی ہوا کو بہی ہوا

ه ١٥ آتش و آب و گل و باد مین یہہ شامل ہے
یعنے ہر ایک کی بنیاد مین یہہ شامل ہے

۳۲۷

یہہ وہ ہی آگ کہ کافور ہی پانی اس سے یہہ وہ آزار کہ دیتی ہی جوانی اس سے	یہہ وہ پانی کہ سمندر کو روانی اس سے یہہ وہ تصویر کہ تہراتا ہی پانی اس سے

۱۶ عشق کے جلوے سے خالی نہ زمانا دیکھا
اسکے پردے مین خدائی کا تماشا دیکھا

بادہ خوار و نکو رہا بادہ پرستی ہی سے کام گبر کو ورد زبان آٹھہ پہر بت کا نام	ہو گئے شیخ زمن سبحہ بکف صبح و شام کہین سبحہ ہی کہین بت ہی کہین گلگون جام

۱۷ نظر آتا ہے ہر اک رنگ مین جلوا اسکا
میکدہ اسکا حرم اسکا کلیسا اسکا

یہہ ادب وہ کہ تکلف نہین اصلا جسمین یہہ وہ انداز کہ ہر رنگ ہے پیدا جسمین	یہہ وہ آئین کہ نہ تکلیف گوارا جسمین یہہ وہ محفل کہ دوئی کا نہین پردا جسمین

۱۸ اسکے پابند کو آزاد لقب ملتا ہے
خود خدا ملتا ہے واللہ یہہ جب ملتا ہے

یہہ وہ ہی خال کہ ہی مردمک دیدۂ حور یہہ وہ نشہ ہے کہ بیقدر ہی آب انگور	یہہ وہ ہی نور کہ تاریک ہے یان شعلۂ طور یہہ وہ ہے جام کہ لاکھون ہی قدح جسکے ہین چور

اسکی مستی بخدا عالم ہشیاری ہے

کبہی انجمن رقص مین آفت ہوئی ہی
کبہی نظارون مین تیری قیامت ہوئی ہی
[illegible] سو فتنہ خوابیدہ جگائے
کبہی [illegible] کی قیامت ہوئی ہی
کبہی زلف تری عارض روشن پہ [illegible]
کبہی اور [illegible] ظلمت ہوئی ہی
[illegible]

۱۹ ہر قدم فتنۂ خوابیدہ کی بیداری ہے

یہہ وہ ہے درد کہ درمان کی نہیں جسکو طلب	یہہ وہ ہی ریح کہ عشرت کا یہی ہے مطلب
یہہ زبان وہ نکرے بات کوئی جز یارب	یہہ وہ طب ہے کہ نہیں جسکا فلاطون کو مطلب

۲۰ یہہ وہ آسیب پری کو بہی ہے سایا جسکا
یہہ بلا وہ کہ بلا پر بہی ہے سکتا جسکا

یہہ نگاہ وہ کہ نہیں جسپ خانہ شادان	یہہ وہ محفل ہے کہ حضار ہین اسکے نالان
یہہ وہ ہے خواب کہ مطلق نہین التفات شان	یہہ وہ بازار کہ سودے ہے جہان سود زیان

۲۱ کوئی فریاد کوئی شور و بکا کرتا ہے
عشق ہر ایک کو جینے سے خفا کرتا ہے

یہہ نہوتا تو نکلتی نہیں لبنگرو صدا	یہہ نہوتا تو کسی ساز مین سر کب ہوتا
یہہ نہوتا تو ستاری کی نہ بلبل روتا	کیا صبا ہے گلزار طرب اسکی ہوا

۲۲ یہی مطرب ہے یہی نغمہ ہے اور ساز بہی ہے
یہی رقاص یہی رقص یہی ناز بہی ہے

یہہ وہ خنجر ہے کہ سو ٹکڑے سپر کرتا ہے	یہہ وہ تیشہ ہے قلم لاکہون کے سر کرتا ہے
یہہ وہ نشتر ہے کہ غربال جگر کرتا ہے	یہہ وہ ہے تیر کہ جس سے حذر کرتا ہے

[illegible]

۳۲۸

[illegible]
عاشق ناز و ادا ہوتا ہے
دل سر زوار تصور ہی ہی
[illegible]

[illegible]

٣٢٩

۲۳
یھہ وہ ظالم ہے کہ مظلوم کا جی کھوتا ہے
یھہ وہ خود سر ہے کہ پامال ہر اک روتا ہے

عشق تو عشق ہی اک قہر خدا حسن بتان — وہ اگر آفت دل ہے تو یھہ ہی دشمن جان
نسخۂ عشق کا ہی حسن ہی زیب عنوان — عشق کی حسن کے صدقین بڑہی عزت و شان

۲۴
یھہ نہین گر تو بہلا عشق کی بنیاد کہان
یھہ مصیبت یھہ بلا اور یھہ آفت دل کہان

یھہ پری وہ کہ نہ فرمان سلیمان مین رہے — یھہ وہ حور ہے کہ نہ پابندی رضوان مین رہے
یھہ وہ گل ہے کہ نہ آغوش گلستان مین رہے — یھہ وہ بجلی کہ نہ افلاک کے دامان مین رہے

۲۵
مبتلا اسکے گرفتار ہین آزاد ہے یھہ
اس گلستان مین وہ قمری ہین تو شمشاد ہے یھہ

یھہ وہ مہ پارہ ہے کہ ہر آئینہ کو ہی اس سے ضیا — اسکا دیوانہ شب و روز ہی دل مردم کا
اسکا دیدار ہی عاشق کیلیے عین بقا — اسکا ہر ایک اشارہ ہی قیامت کی ادا

۲۶
یہی سوتے ہوے فتنون کو جگا دیتا ہے
حشر سے پہلے یہی حشر مچا دیتا ہے

اس خط سبز پہ کہتا ہی زمرد ہیرا — اس لب لعل سے بیرنگ ہر اک لعل ہوا

یہہ وہ دندان ہیکہ لی آبروی دُر نجدا		یہہ وہ ہی انکہہ کہ پیکر ہوے سرمہ دانا
۲۷	یہہ ذقن وہ ہی کہ چہوٹا نہ کوئی دل اس سے نہین جہانکیگا کنوین کیا چہ بابل اس سے	
اگر اس ہونٹھ کے مہنہ غنچہ کا مطلق کہلا یہہ وہ ہی پان کی رنگت کہ شفق سے بہی سوا		یہہ زبان وہ ہے کہ سوسن کو حسد ہی جسکا یہہ وہ معشوق کہ معشوق جہان جسپہ فدا
۲۸	یہہ وہ عارض ہے کہ فق رنگ ہے روی گل کا یہہ وہ ہی زلف کہ اڑتا ہی دیوان سنبل کا	
اس کمر کی ہی تجسس مین عدم کو بہی عدم یہہ وہ ہے انکہہ کہ ہی جس سے غزالوںمین بہی رم		چشمۂ خضر مین اس لب کے تصور سے ہی دم خجل اس ناف سے ہر ناف ہی کعبہ کی قسم
۲۹	یہہ وہ ابرو ہے کہ کشتا ہے گلا خنجر کا یہہ وہ مژگان ہے کہ دم بند ہے ہر نشتر کا	
یہہ وہ کاجل ہی کہ ہی جس سے بصارت بینا یہہ وہ مسی ہی جسے کہئے سویدا دل کا		یہہ وہ سرمہ ہی کہ ہی انکہہ ہر اک طور نما یہہ وہ غازہ ہی کہ ہی آبروی اہل صفا
۳۰	یہہ وہ ہی پان کہ عاشق کا لہو کرتا ہے یہہ وہ بیڑا ہے حذر جس سے عدو کرتا ہے	

یہہ وہ بالا کہ ہے غش عالم بالا اسپر یہہ وہ لچہ کہ گلے کٹتے ہین صد ہا اسپر	یہہ وہ نت ہی کہ بڑا چاند کا حلقہ اسپر یہہ وہ کنگن کہ فدا دست تمنا اسپر

۳۱ یہہ وہ پازیب کہ ہر سر مین ہی سودا اسکا
غدر اسکا ہی فساد اسکا ہے فتنہ اسکا

اس خرابات مین مدہوش ہی ہر اک ہشیار یہہ وہ مستی ہے کہ ہی درد فراق اسکا خمار	یہہ وہ ہی جام کہ جمشید ہی اسکا سرشار یہہ وہ شیشہ ہی کہ ہر بوند کا ہین اسمین شمار

۳۲ یہہ وہ ساقی ہے کہ میخوار ہی بدحال اسکا
یہہ وہ بادہ ہے کہ ہے جوش مہ و سال اسکا

یہہ وہ سورج ہی کہ حرباہی ہر اک غیرت حور یہہ وہ تارا ہے کہ عالم کو دیا جسنے نور	یہہ وہ ہی چاند کہ انسان ہی جو ج جسکے چکور یہہ وہ بجلی ہی کہ بس جس سے جلا خرمن طور

۳۳ یہہ وہ افسون ہے کہ انسان کو بہی ناچار کیا
یہہ وہ منتر کہ فرشتون کو گرفتار کیا

یہہ وہ غمخوار کہ غم تازہ دیا کرتا ہے یہہ وہ مونس ہے کہ مصروف بکا کرتا ہے	یہہ وہ ہمدم کہ عزیزون سے جدا کرتا ہے یہہ وہ مشفق ہے کہ خواہان قضا کرتا ہے

کیا ہی دلچسپ ہین واللہ ادائین اسکی

شعر ۳۴	جی مین آتا ہے کہ لون خوب بلائین اسکی
یہہ وہ گل ہی کہ فدا جسپہ بشر ہوتے ہین ہای شبنم کیطرح آنکھ بھر روتے ہین	جان شیرین صفت مرغ چمن کھوتے ہین خفتہ بختی کا یہہ عالم کہ نہین سوتے ہین
شعر ۳۵	کف افسوس کو ملتے ہین فغان کرتے ہین صدقے اس باغ پہ بس طایر جان کرتے ہین
یہہ وہ ہی شمع کہ پروانہ ہین انسان جسپر یہہ وہ ہی نور کہ اک ذرہ ہی ماہ انور	یہہ وہ شعلہ ہی کہ جلتے ہین فرشتون کے بھی پر یہہ وہ ہی روز کہ سورج کا نہین جسمین اثر
شعر ۳۶	یہہ وہ عارض کہ سکندر بھی ہی حیران جس سے یہہ وہ کاکل کہ پریشانی پریشان جس سے
یہہ وہ چاندی کہ ہر اک سیم بدن آہ بھرے یہہ پری وہ کہ فدا اسپہ فرشتون کے پرے	یہہ وہ سونا کہ زر گل کو صبا صدقے کرے یہہ وہ منزل کہ جو ہشیار قدم ہین دہرے
شعر ۳۷	دشمن عقل ہے دیوانہ بنا دیتی ہے طایر ہوش کو پر دیکے اڑا دیتی ہے
یہہ وہ تعویذ کہ عامل تہ و بالا ہوجاے اس فتیلے کا جلا خاک کا تودا ہوجاے	یہہ وہ ہی نقش کہ اک حشر کا نقشا ہوجاے یہہ وہ ہی حکم کہ عالم بیان بندا ہوجاے

۳۸

بس کیسیکا کبھی اسیر نہین چلتے دیکھا
جسے دیکھا کف افسوس ہی ملتے دیکھا

یہہ وہ ہی تیر کہ دبتے ہین موکل اسسے	یہہ وہ ہی جن کہ فرشتو نہین بچل اسسے
یہہ وہ ہی عون کیسیکا نہ بڑا بابل اسسے	یہہ موکل وہ کہ جلتی ہی براک کل اسسے

۳۹

کیا دلاویز بنی جان ہے لٹکا اسکا
لایق دید ہے واللہ تماشا اسکا

یہہ وہ جادو ہی کہ جادو یہ بھی جادو اسکا	یہہ وہ افسون ہی کہ افسون یہ بنی ہوا قابو اسکا
یہہ وہ منتر ہی کہ منتر نہ کرے رد اسکا	یہہ وہ ٹونا ہی کہ ٹونا ہی امان جو اسکا

۴۰

یہہ وہ رشتہ ہی کہ ہر پاؤن کی زنجیر رہے
یہہ وہ گنڈا ہے پریخوان کا گلوگیر رہے

یہہ وہ طالب ہے کہ مطلوب کرے طالب کو	یہہ وہ قالب ہے کہ مقلوب کرے قالب کو
یہہ وہ سالب ہے کہ مسلوب کرے سالب کو	یہہ وہ غالب ہے کہ مغلوب کرے غالب کو

۴۱

یہہ وہ رستم ہی کہ رستم کا جگر پانی ہو
یہہ وہ ہی گرز کہ گرز ونکا اثر پانی ہو

یہہ وہ گردون ہے کہ چکر مین رہے گردون کو	یہہ وہ بیل ہے کہ جنون سکا ہی ہر امون کو

یہہ وہ بیچون ہی کہ کرے جلوہ نما ہر چون کو	یہہ وہ دریا ہی کہ بے آب کرے جیحون کو

٤٢
کون اس جنس کا عالم مین خریدار نہین
اسکا بازار ہی کیا مصر کا بازار نہین

یہہ وہ ظالم ہی کہ بیجرم سزا دیتا ہے	یہہ وہ دشمن ہے کہ سولی پہ چڑہا دیتا ہے
یہہ وہ عیسی ہے کہ مردون کو جلا دیتا ہے	یہہ وہ قاتل ہے کہ خون لاکہون بہا دیتا ہے

٤٣
باعث زیست ہی ہے اور سبب مرگ ہی ہے
یہہ بہار اور خزان ہی ہی گل و برگ ہی ہے

جسے کہتے ہین محبت ہی حقیقت مین وبال	دوست تو دوست کہ دشمن کو نہو اسکا خیال
ہای اس آفت جان کا ہے قیامت جنجال	ہر گہڑی اسکی مہینا ہی ہر اک روز ہی سال

٤٤
اسکا طالب ہے وہی جسکی قضا آئی ہے
اسکا عالم ہی عجب عالم تنہائی ہے

خوبرویون کو کوی بہول کے چاہا نکرے	نقد جان دے مگر اس جنس کا سودا نکرے
سامنے حور بہی آجاے تو پروا نکرے	ہای اللہ کسیکا کبہی شیدا نکرے

٤٥
دل لگانا جسے کہتے ہین بڑی آفت ہے
درد ہے رنج ہے ایذا ہے غم و زحمت ہے

کوئی دل خواہش گلپوشی عشرت نکرے
ڈال لے طوق گلے مین یہ یہ حسرت نکرے

پا بزنجیر رہے زلف کی الفت نکرے
دار چڑھ جائے یہ گیسو سے محبت نکرے

۴۶ شعر
غم نہین حلق پہ گر خنجر فولاد رہے
پر نہ دل عاشق ابروی پریزاد رہے

جان دینے کی کوئی حسن پہ عادت نکرے
دل آزاد کو پابند مصیبت نکرے

گر پری آئے نظر میل طبیعت نکرے
جیتے جی موت گوارا کرے الفت نکرے

۴۷ شعر
کسی دل کو ہوس شربت دیدار نہو
خون پی لے مگر اس بادہ سے سرشار نہو

دیکھ لے گل کو خیال رخ رعنا نکرے
آہ و نالہ صفت بلبل شیدا نکرے

جائے سنبل کی طرف زلف کا سودا نکرے
دیکھے نرگس ہی کو خوش چشموں کو دیکھا نکرے

۴۸ شعر
کوئی اس رنج و مصیبت مین گرفتار نہو
مرض موت ہے بہتر یہ یہ آزار نہو

کوئی شیرین دہنوں کے لئے نہو غم مین برباد
توڑ لے تیشہ سے سر اپنا بر رنگ فرہاد

مثل مجنون نکرے دشت بلا مین فریاد
آئے زنہار کسی غیرت لیلیٰ کی نہ یاد

دم کسی دشمن جان کا کوئی مارا نکرے

۴۹ جان دے دل کے پر دینے کو گوارا نکرے

شمع رویونکا کوئی پھول کے پروانہ نہو	گلعذاروںکا کوئی بلبل دیوانہ نہو
فی دیدار کے ارمان میں مستانہ نہو	خون سے لبریز کسی آنکھہ کا پیمانہ نہو

۵۰ ساغر وصل کو منہہ سے نہ لگائے کوئی
آتش ہجر سے دل کو نہ جلائے کوئی

نکرے پھول کے کوئی کسی محبوب کو پیار	نکرے آنکھہ کسی نرگس جادو سے دوچار
نہ خزاں لائے کہیں سینے میں داغوں کی بہار	گرمی ہجر سے آئے نہ تپ دق زنہار

۵۱ زخم سے بے نہ کسی سینے کے آلے ہوجائیں
پردہ پوش خلش خار نہ چھالے ہوجائیں

مرض عشق کہاں اور کہاں رہی الطبیب	ہای عاشق کے سرہانے کوئی کیا آئے طبیب
موت کہتی ہے کہ خالی نہیں یاں جای طبیب	بھلے آپ نے کو خود آکے سمجھ جای طبیب

۵۲ اسکے بیمار کو ہوتی نہیں صحت ہے ہے
جان لیتی ہے بس اکدن شب فرقت ہے ہے

امن بلا سے رکھے محفوظ خدا بندوں کو	صدمۂ عشق بتاں ہو نہ عطا بندوں کو
نہ کٹے گل کی روش چاک قبا بندوں کو	سنبل زلف نہو دام بلا بندوں کو

۵۳	کوی قمری کی طرح غم سے نہ ناشاد رہے چمن دہر مین بس غیرت شمشاد رہے	

غرض اس حسن نے فتنے نہ جگائے کیا کیا رنج عشاق کو ظالم نے دکہائے کیا کیا	اسنے کیا کیا نہ بگاڑے نہ بنائے کیا کیا ہای بیچارون نے صدمے نہ اٹہائے کیا کیا

۵۴	ایک مین بہی انہین تازہ گرفتارون مین سینہ چاکون مین جگر ریشون مین دل افگارون مین	

مجہے یون ولولۂ عشق جنون خیز نہ تہا گرم آہین نہ تہین نالہ مرا گلریز نہ تہا	موبمو سوز درون یون شرر انگیز نہ تہا خواب راحت سے حذر عیش سے پرہیز نہ تہا

۵۵	اک پریزاد نے مٹی مین ملایا مجہکو برق نظارہ نے بیطرح جلایا مجہکو	

یعنی اک روز گیا مین جو پئے سیر چمن ہوگیا شوق تماشائے گل و سرو و سمن	بند ہگئی سر مین مرے خوب ہوائے گلشن روش باد سحر رک نہ سکا مین پرفن

۵۶	باغ مین جاکے عجب حسن کا جلوا دیکہا صحن گلزار مین اک شاہد رعنا دیکہا	

ہو وہین دو چار جو آنکہین شش و پنج مین پہنسا	غش جو آیا تو زمین پر صفت سایہ گرا

اسطرح بیٹھ گیا جی کہ نہ زنہار اوٹھا
بہاگئی اوس گل رعنا کی مجھے جوبت ہوا

۵۷
چھپنی ہوگیا بس عشق کے بیرانے مین
آگئی نیند مجھے سرو کے ہمسانے مین

بعد کچھ دیر کے جب ہوش میں آئے لگا
پیشتر وصل یار کے مجمع تھا ہو لگوا ہونکا
کہل گئی آنکھ تو گھبرا کے اوٹھا اور سنبھلا
سمجھ تو یہی بیکہ کبھی گل نہین کا ہوں جدا

۵۸
خوف سے چپ کے درختون مین یہ طرفا دیکھا
سیر کی سیر تماشے کا تماشا دیکھا

جو سیر اک گل کیا نظر آیا مجھکو
باغ رضوان کا نظارا نظر آیا مجھکو
کیا ہی عجب تماشا نظر آیا مجھکو
گل پر اک شرم سے کا نسا نظر آیا مجھکو

۵۹
پاک ہر عیب سے اوس غنچہ دہن کو دیکھا
چمنستان مین اک تازہ چمن کو دیکھا

سر کو سرمایۂ لطف گل و سنبل کہیے
جعد کو طرۂ شمشاد ہی بالکل کہیے
ظلمت و نور مین یا حسن تو سل کہیے
مانگ کو کوئی چمن شہیر کامل سے کہیے

۶۰
مشترک جادہ یہ سنبل مین ہی اور گل مین
بڑھ گیا ربط اسی راہ گل و سنبل مین

[illegible]

گل نظر آنے لگے عارض رنگین سے خجل
بستگی کا دہن تنگ سے غنچہ سایل

خار کہاتا رہا گلزار سے بلبل کا دل
نور گل کو در دندان سے ندامت حاصل

٩١ ہر چمن کو نہین حاصل تہی بہار اوس رخ کی
دل سے جنت تہی مگر عاشق زار اوس رخ کی

زلف پیچون الجہی رہی جان سنبل
بستہ ہر شکن زلف تہی نشان سنبل

ہمہ تن وصف مین مصروف زبان سنبل
بال بال اوسکا شانا تہا نشان سنبل

٩٢ مستی ایسی تہی کہ سوسن کا دہوان اڑتا تہا
پان سے آتش گلشن کا دہوان اوڑتا تہا

چشم و ابرو سے خجل نرگس و شاخ نرگس
حسن قابو سے خجل نرگس و شاخ نرگس

اوسکے جادو سے خجل نرگس و شاخ نرگس
دیکہی ہر سو سے خجل نرگس و شاخ نرگس

٩٣ آنکہین دکہلاتی تہی کیا ابروی خمدار کی شاخ
پہول تہے نرگس سہلاکے تو تلوار کی شاخ

کان بصورت گل ناک تہی چنبے کی کلی
گل تہے بے عیب تہے یہہ ناک تہی چنبے کی کلی

پہول یہہ خوش ہے فرہناک تہی جیسے کلی
آگے اوس مینہ کے بن خاک تہی چنپے کی کلی

کان کو کان نزاکت جو مقدم بولون

٣٣٩

[illegible]

ف ٦٤ | ناک کو وجہ طرہ بنا کئی عالم بولون

اوس فوق کی رہی گلزار کے ہر جاہ کو چاہ
شاخ گل ہاتھ پہ کرتی رہی حسرت سے نگاہ

سبزے کا حسن خط سبز سے تہا رنگ سیاہ
قد موزون کی تمنا مین ہوے سرو تباہ

ف ٦٥

جب دم اوس سینہ گلرنگ کا عنوان دیکھا
غنچہ و گل کو بہم دست و گریبان دیکھا

پنجہ وہ رنگ بنفشہ ہوا جس سے تغیر
اور ہر اک پود سے غنچہ کی ہوی کم توقیر

انگلیون کی نہین کم اوسکی رگ گل سے لکیر
برگ گل ناخن رنگین کا نہ تہا اوسکے نظیر

ف ٦٦

خط پیشانی گلزار خط دست ہوا
باغ بہی اوس ہمہ تن باغ سے خود پست ہوا

وہ کلائی کہ چمن کو نہ کل آئی اوس سے
منہہ چہپائی ہوگئی ہتی رسائی اوس سے

اور وہ پہنچا کہ پہنچے کو جدائی اوس سے
تہی عیان سیر مین اعجوبہ نمائی اوس سے

ف ٦٧

باغ مین اوسکے جو منہہ آنے کو تیار ہوا
ناف سے نافہ آہو بہی خطا وار ہوا

اوس کمر پر تہی ہر اک شاخ گل تر صدقے
ہوی غنچون کی چٹک اوسکی ہنسی پر صدقے

ہوگئی گال پہ ہر بلبل مضطر صدقے
تہا چمن اوس چمن حسن پہ یکسر صدقے

[illegible]

۶۸

جب کمر فرط نزاکت سے لچک جاتی تھی
سیر رنگینی قدرت کی نظر آتی تھی

اوسکے زانو کی صفا کیا کہوں کیا کرتی تھی
ساق با سرو کو بڑھکر تہ پا کرتی تھی

باغمین غنچہ گل کی جلا کرتی تھی
چوتی سنبل تہا دامن اٹھکی فدا کرتی تھی

۶۹

رخ گل پر قدم اپنا کف پا نے رکھا
بڑہ کے آنکھوں کو پئے فرش حنا نے رکھا

روش نکہت گل باغ سے جبدم وہ چلا
صورت بلبل نالان مین تڑپتا نکلا

خلش خار جدائی نے مرا کام کیا
ہوگئی سیر چمن ایک ہوا کا جھونکا

۷۰

باغ سے گہر کو جو مین با دل نالان آیا
سنبل زلف کے مانند پریشان آیا

دن گذرتا تہا خیال رخ روشن مین تمام
ہجر مین ہوگیا رخصت سبدل آرام

ہوگئی کالی بلا زلف کی دہن مین ہر شام
ابتدا ہی مین ہوا ہائی یہ قصہ مرا انجام

۷۱

ایکدم کل نہ پڑی نیند نہ آئی مجھکو
باغ کی سیر نے کیا سیر دکہائی مجھکو

وہ ہنسی یاد جو آئی مجھے رونا آیا
ضبط کو چال کے انداز نے پامال کیا

[illegible]

خون رولاتا ہی رنا آنکھہ پہر رنگ حنا	یاد گیسو مین ملا لطف پریشانی کا

۵۲
سو بسو صرف فغان مین ہمہ تن درد ہوا
دھیان مین صبح بناگوش کی دم سرد ہوا

آنکھین وہ یاد جو آئین تو ہوا مین گریان	ذہن مین اوس لب کی آئی آنکھہ پہر لب پہ فغان
اوس سیہ مست کا تصور مین بسا آنکھون مین دہوان	یاد مین پان کی لاکہہ ہوا خون روان

۵۳
آبرو ریز ہوا شوق زنخدان اوسکا
چشمہ پڑہنے لگا نوح کا طوفان اوسکا

دھیان اسقدر جو کمر کا مجھے گم کرتا تہا	کہ مرے لینے کو بہیجا عدم ڈرتا تہا
سینکے عنقا بہی مری گم شدگی ڈرتا تہا	عالم نیستی خود سر و نغش پہرتا تہا

۵۴
اسقدر بیخبری تہی کہ خبر اپنی نہ تہی
بند آنکھین تہین نظر ربی نظر اپنی نہ تہی

دل جو گہبرایا تو پہر عازم گلزار ہوا	گلشون مین یہ پہنچا ہمہ تن خار ہوا
پہر نہ جب اوس گل خوبی سے مین دوچار ہوا	سرو کا سایہ بہی سینے پہ مرے بار ہوا

۵۵
باتین کچھ منھہ پہ بہی سوسن کے لئے آنے لگی
بدلی جب آنکھہ تو نرگس بہی ہوا کہانے لگی

بیقراری تو تپش اور بہی دہ چند ہوئی | گہر کے آنے سے بہی خاطر نہ خرسند ہوئی
غم ڈہایا یہ نہ طبیعت کبہی خرسند ہوئی | آنکہہ جب در سے لگی پہر نہ کبہی بند ہوئی

دل مرا پند و نصیحت سے جو گہبراتا تہا
بیٹہتے سر اوسی گلشن کی طرف جاتا تہا

بسکہ جب تپش ہجر سے مین تنگ آیا | جانب گلشن مقصود بہر رنگ آیا
اس روش مین نہ مرا قیس بہی ہمسنگ آیا | نام آیا مرے ہمراہ نہ دیوان ننگ آیا

دیکہا اوس پہول کو پہر داخل گلشن ہوکر
مجہے دہکی دی ہوا خواہون نے بدظن ہوکر

باغ وصل پری اوسکو جو پایا مین نے | کرکے سو منتین دیدون کو منایا مین نے
سامنے کی شکل اوسین سر جہکایا مین نے | باتون باتون مین مرا باغ دکہایا مین نے

رنگ ہاک سے پہر رنگ جمایا اپنا
آنے جانے کو وہان ربط بڑہایا اپنا

بہجے اوسکے ہوا خواہ بہی ہان ہوکر | رام ہر دشمن جان کو کیا بیدل ہوکر
پڑ گئین پاؤن مین زلفین وہ سلاسل ہوکر | پہر نہ نکلا کبہی اس چمن داخل ہوکر

آمد و رفت چمن مین سحر و شام رہی

۷۹	دل لگی سرو سمن مین سحر و شام رہی

اوسکا مین شیفتہ وہ میرا ہوا خواہ ہوا کبھی با جذبہ الفت سے وہ مین گاہ ہوا	مین چکور اوسکا ہوا اور وہ مرا ماہ ہوا وہ جدہر چلنے لگا اوسکے مین ہمراہ ہوا

۸۰	بلبل اوسکا مین رہا اور وہ رہا گل ہوکر سیر کرتے تھے چمن مین گل و بلبل ہوکر

وہ پری ہو گیا اوسکا مین سایا نکلا اوسکا مجنون مین ہوا وہ مرا لیلا نکلا	وہ مرا مہر مین اوس مہر کا ذرا نکلا یعنی ہر بھیس مین مجھہ سے نہ وہ تنہا نکلا

۸۱	پاس مین اوسکے رہا اور وہ مرے پاس رہا پاس اوسکا مجھے اور اوسکو مرا پاس رہا

انہین رنگون مین سرے ناہتہ وہ گل دیا ایکدن پھر لقا وہ جو لب جو آیا	بعد مدت کے کہین پر سر قابو آیا پیچھے پیچھے ہی مین ہم رنگ شب مو آیا

۸۲	ہاتھ گستاخ ہوئے بوسے کی لب کے لئے پاؤن بڑھنے لگا پھر حاصل مطلب کے لئے

خلل انداز ہوئے دشمن بدخو ہی ہے خار کہانے لگا بلبل وہ گل رو ہی ہے	نہ وہ موقع رہا باقی نہ وہ قابو ہی ہے خون رولایا مجھے ہر سر و لب جو ہی ہے

[illegible]

۸۳	جان گھبرا گئی خلوت کا مزہ فوت ہوا باغیون کا ادہر آنا ملک الموت ہوا	

آ گئی سر پہ جدائی کی گھڑی ہای غضب خون رولانے لگی ستی کی دہڑی ہای غضب	کس مصیبت مین پڑی جان ہماری ہای غضب پھر وہ مہ سے نہ کبھی آنکھ لڑی ہای غضب

۸۴	کیا خبر چین کسے کہتے ہین آرام کسے لوگ سب صبح کسے کہتے ہین اور شام کسے	

وہ ادہر مجہ سے جدا اور مین ادہر اوس سے جدا تھا مری نظرون مین کہنے کو مگر اوس سے جدا	ایکدم رہنے لگا آٹھ پہر مجہ سے جدا نہ تو دل اوس سے جدا اور نہ جگر اوس سے جدا

۸۵	منقلب حاشیہ گردون کو جو پایا مین نے کام بگڑا ہوا سازش سے بنایا مین نے	

جب نقیبون نے بہرا دامن مطلب پایا جلوہ خوبی طالع سے فلک شرمایا	رفتہ رفتہ کسی تقریب سے اوس کو گہر لایا شب اندوہ گئی روز سعادت آیا

۸۶	مہر وہ آ جو گیا برج حمل کہتے تھے دوست سب گھر کو مرے شادی محل کہتے تھے	

وصل کی شب کا عجب رنگ جمایا مین نے	فرش پہولون کا لب بام بچھایا مین نے

[illegible]

[illegible]

باتوں باتوں میں مزا زیست کا پایا میں نے
دلہن اوس غیرت عیسی کو بنایا میں نے

شعر
پیروی کرنے لگے جام و صراحی خم کی
قلقل شیشے سے پیدا ہی صدا قم کی

انکہہ سے انکہہ لڑانے کا مزا ہاتہہ آیا
پاؤں سے پاؤں لگانے کا مزا ہاتہہ آیا
ہونٹھ سے ہونٹھ ملانیکا مزا ہاتہہ آیا
سینے سے سینہ دبانیکا مزا ہاتہہ آیا

شعر ۸۸
کام کرتے ہیں وہ عاشق کہ دکہانے کا نہیں
لب اظہار میں کچھہ لطف چھپانے کا نہیں

میں ادہر لطف سے بیہوش ادہر غش میں وہ حور
سحر عید نظر آنے لگی وہ شب نور
پانی پانی مرے ہاتھوں وہ ہوا غیرت حور
ہوگیا اتنے میں بس صبح جدائی کا ظہور

شعر ۸۹
دکہہ دیا آکے دہن اوسکے ہوا خواہوں نے
گہر چھوڑا مرے اکروز ہی گمراہوں نے

دیکہکر اوسکو میں رویا تو وہ گہبرانے لگا
ہاتہہ تر کرکے میں نعش گریہ کو پیلانے لگا
انکہیں بہر آئیں اشاروں ہی میں سمجہانے لگا
وہ گلے ملکے زبان پر یہہ سخن لانے لگا

شعر ۹۰
غم نہ کہا صورت یعقوب مری جان کی قسم
تو عزیز دل و جان ہے مہ کنعان کی قسم

دور مجھ سے جو ہوا وہ بت خورشید صفات
ہاتھ مل مل کے کہا کرتا تھا ہر دم ہیہات

الغرض سہہ بہ جدائی کی وہی کالی رات
کی جو تقدیم اجل نے تو ملی مجھ کو حیات

۹۱
دمبدم ہجر میں بس خون جگر پیتا تھا
ہائے مر مر کے گرفتار الم جیتا تھا

یوں ہی چند جو رہی سہہ بہ بلائے ہجران
پھر تو میں نے یہ کیا وصل کا اوسکے ساماں

کر دیا آہ سحر نے مری دل اوسکا تپاں
کسی تقریب سے دلالہ کو بھجوایا واں

۹۲
راضی آنے پہ ہوا مطلب دل بر آیا
اس کشش و پیچ میں ہر صفت مرے گھر آیا

پھر وہی گھر میں سرانجام طرب ہونے لگا
دفع ظلمت کا رخ یار سبب ہونے لگا

گھر عیش سے پر دامن شب ہونے لگا
ماہ خجلت سے گرفتار تعب ہونے لگا

۹۳
ہو گیا وہ جو ہم آغوش فرخمند رہا
لطف سیر شب مہ کا مجھے وہ چند ہوا

چاند نے چاند کو جب میرے عمل میں پایا
اوس گل اندام کو جس وقت بغل میں پایا

اپنی طلعت کو ندامت کے خلل میں پایا
سب نے گلشن کو نہاں میرے محل میں پایا

گھر میں ہر سمت عیاں روشنی بدر ہوئی

۹۴ بڑھ گئی قدر یہہ شب کی کہ شب قدر ہوئی

وہ مرے حال پہ گریاں مجھے شادی وصال غیر تھا رشک سے اوس جسکے ہجر کا حال	مہر کرنے لگا مجھہ زار پہ وہ ماہ جمال آسمان سے بھی مرا ہوگیا دونا اقبال

۹۵ بدر خود داغ بدل رہگیا لالا ہوکر
مین جو لبستا رہا اوس چاند سے ہالا ہوکر

ہمکناری مین شب ماہ بسر ہونے لگی کس سیہ مستی مین ای واہ سحر ہونے لگی	ناتھا پائی کہون کیا دو دو پہر ہونے لگی مجھے اوسکی اوسے میری نہ خبر ہونے لگی

۹۶ لذت وصل نے بیخود یہہ بنایا مجھکو
ہوگئی صبح بھی تو ہوش نہ آیا مجھکو

فتنہ پرداز وہین جمع پس و پیش ہوے بانی تفرقہ ناعاقبت اندیش ہوے	مانع خیریت وصل وہ بدکیش ہوے ہمہ تن نوش سے وہ منتق نیش ہوے

۹۷ دیکھکر مجھکو وہ آئینہ لقا سکتا تھا
سبب پاس حیا کچہہ نہین کہہ سکتا تھا

مستعد ہوگئے اغیار جو لیجانے پر رکھہ کے رونے لگا وہ ہاتھہ مرے شانے پر	رحم آیا اوسے بیحد مرے غم کھانے پر رہا مایل مین پریزاد کے سمجھانے پر

ف

[illegible]

۹۸
وعدہ آنے کا کیا کہا کہ ترے سر کی قسم
دی اوسے مین نے سلیمان پیمبر کی قسم

وہ روانہ جو اودہر آئینہ رخسار ہوا	مین نے رو رو اودہر آئینہ پہ پانی پھیر کا
اشک خونی سے بنا لال رخ زرد مرا	غم مین اوس رشک سکندر کے عجب رنگ بنا

۹۹
دل مین ہونے لگا کھٹکا خلش فرقت کا
آیا اودین گل کی زبان پر جو سخن رخصت کا

ہوش کیطرح غضب وہ بت طرار گیا	نیند کی شکل مرا طالع بیدار گیا
اوسکے جاتے ہی سب آرام دل زار گیا	چھٹتے جی دشمن جان ہای مجہے مار گیا

۱۰۰
غش اودہر آگیا مجہکو جو وہ بر مین زہا
مین ہی آپ اپنے مین ہرگز کبہی گہر مین نہ رہا

بیخودی مین وہ جو آراہوا اوس سے جدا	بلبل زار ہوا ہای گل تر سے جدا
بدگمانون نے کیا عاشق مضطر سے جدا	زیست قمری کی ہو کسطرح صنوبر سے جدا

۱۰۱
پھر وہی روز مصیبت وہی بیتابی تہی
وہی نالہ وہی گریہ وہی بیخوابی تہی

پہر ہوا مجہپر پریزاد کا سایا مجہکو	عشق کے دیو نے مبہوت بنایا مجہکو

۳۴۹

[illegible]

[illegible]

پھر مرا بخت زبون پیچھے لگا مجھکو
کیا مقدر نے سیہ روز دکھایا مجھکو

سنہ ۱۰۲
پھر مرے حالپر احباب ترس کھانے لگے
مژدۂ وصل سنا کر مجھے بہلانے لگے

چارہ سازی کی بنی بات تو دل شاد ہوا
دایمی بندہ نوازی کا جو ارشاد ہوا
مجھسے راضی ہوا شوخ ستم ایجاد ہوا
دل ہی میرا مرے گھر کسطرح آباد ہوا

سنہ ۱۰۳
آمد و رفت جو اوس شوخ کی یان جاری تھی
دور دل سے مرے سب ہجر کی دشواری تھی

دن ہوا عید کا ہر دن تو ہوی شب شب عیش
مری ہر شب کو بتانے لگے بس شب عیش
خوب اوس سے رہی فایز مطلب شب عیش
روز نوروز سے ہوتی تھی مخاطب شب عیش

سنہ ۱۰۴
عشرت تازہ کے باعث غم دیرین نہ رہا
پردۂ ربط مین اندیشۂ بد بین نہ رہا

دونو جانب سے لگی ہونے صفائی دل کی
پھر نہ دل سے ہوی منظور جدائی دل کی
راحت جان نے مرے بات بنائی دل کی
بعد مدت کے پھر امید بر آئی دل کی

سنہ ۱۰۵
خوف غماز کا اندیشۂ اغیار نہ تھا
پھول ہی پھول کی صحبت تھی کوئی خار نہ تھا

ٹل گیا سر سے مرے کوہ گران آفت کا گرم ہنگامہ شب و روز رہا صحبت کا		نہ وہ گنگار رہا زینہار غم فرقت کا رنگ جمنے کو لگا اٹھ پہر عشرت کا
	پھر نہ پہلو سے کسی دم وہ جدا ماہ رہا گھر مرا جلوۂ مہتاب سے دلخواہ رہا	شعر ۱۰۶
کر دیا رشک چمن پھر سیہ خانے کو کام جز شمع کسی سے نہ تہا پروانے کو		کیا اوس ماہ نے روشن مرے ویرانے کو کبھی محفل میں ہوا دخل نہ بیگانے کو
	ساتھ اوسکے میں رہا اور وہ مرے ساتھ رہا ہاتھ میں اوسکے شب و روز مرا ہاتھ رہا	شعر ۱۰۷
رشک جنت مرا گھر ہونے لگا اٹھ پہر گل کھلانے لگی پھر باد صبا اٹھ پہر		نہ ہوا مجھ سے جدا حور لقا اٹھ پہر چلتی تہی روضۂ رضوان کی ہوا اٹھ پہر
	پھر خزان کو ہوا دخل گلستان میں مرے دن بسر ہوتے تہے سیر گل و ریحان میں مرے	شعر ۱۰۸
حسن رخسار پہ بصورت بلبل قربان گھر میں ہونے لگے سب جز و کل قربان		اوسکے پوشاک پہ تھا میں روش گل قربان پای گیسو پہ رہا سنبل قربان
	ہر طرح نہ گیا مرہون مقدر ہو کر	

۳۵۱

حکایت شب وصل ... [illegible]

پھر نہ پہلو سے جدا ... [illegible]

جنت میں ... رخ روشن ... [illegible]

١٠٩	اوسکے پہلو مین رہا جامے سے باہر ہوکر	

مرا شیرین وہ ہوا اسکا مین فرہاد ہوا	میر الیلی وہ تو مین قیس کا ہمزاد ہوا
سرو وہ ہوگیا قمری ون ناشاد ہوا	وہ مری شمع مین پروانہ کا استاد ہوا

١١٠	یعنی ہر بہیس مین اوس سے مرا رشتہ ہی رہا صحبت ایسی تہی کہ وہ مجہہ سے نہ تنہا ہی رہا	

رات دن عیش و مستی سے بس کام رہا	لطف زلف و رخ جانان سحر و شام رہا
مجہہ سے چین اوسکو تو اوس سے مجہے آرام رہا	ورد اوس بت کا ہر اک دم بخدا نام رہا

١١١	شیخ سے کام رہا اور نہ حرم سے مجہکو تہا غرض آٹہہ پہر اک صنم سے مجہکو	

پہر نہ یہہ دور فلک تفرقہ انداز ہوا	اوسکا ہمراز مین اور وہ مرا ہمراز ہوا
مین نیاز اور وہ سر و ہمہ تن ناز ہوا	اوسکا دلسوز مین اور وہ مرا دمساز ہوا

١١٢	دل لگی اوس سے مری آٹہہ پہر ہونے لگی اس خریداری سے اوقات بسر ہونے لگی	

گہر مرا نور سے اوس مہر کے پرنور ہوا	سنگ در رشک وہ روشنی طور ہوا
حجرہ حجرہ اثر حسن سے معمور ہوا	شب تاریک مصیبت کا خلل دور ہوا

۱۳

آسمان گہر کو مرے اہل نظر کہنے لگے
چارپائی کو مرا اک برج قمر کہنے لگے

گہر کو اوس غیرت گلشن سے بسایا مین نے	ہار پہولونکا سمن بر کو پہنایا مین نے
جامے مین شوق سے پہولا نہ سمایا مین نے	چوم کر لب اوسے گودی مین بٹہایا مین نے

۱۴

ہمبغل یار سے بس صبح و مسا ہونے لگا
مجہپہ قربان وہ مین اوسپہ فدا ہونے لگا

اوسکا غمخوار مین اور وہ مرا غمخوار رہا	مرا مطلوب وہ مین اوسکا طلبگار رہا
اوسکا مختار مین اور وہ مرا مختار رہا	اوسکا مین یار رہا اور وہ مرا یار رہا

۱۵

ایکدم مجہہ سے جدا آئینہ طلعت نہوا
دخل غم بزم طرب مین کسی صورت نہوا

صبح مین یار کو خورشید درخشان سمجہا	شام مین رشک فزای مہ تابان سمجہا
بر مین دل اور تن بیجان مین اوسے جان سمجہا	اوس مسیحا کو مری زیست کا سامان سمجہا

۱۶

راتدن رہنے لگا سنگل تمنا دل مین
جمگہٹا رہتا تہا ہر وقت اوسیکا دل مین

دوست کہتے تہے مبارک ہو یہ عشرت پر لو	رہی قائم یہہ دلا اور یہ صحبت پر لو

صداے رعد آواز جرس مین

تم سے مہجور ہو دائم شب فرقت پرتو	سحر وصل کرے یون ہی رفاقت پرتو

عشق زیبا ہو تمھین اوس بت لاثانی کا
عاشقون مین رہے آوازہ سخندانی کا

واسوخت ہذا حسب خواہش حافظ محمد حسین صاحب عرف اندہی شاہ صاحب نوشتہ شد

تمت

فراق نامہ پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای حمد نوازش زبان کر
ای نعت طرازش دہان کر

ای خضر تو راستہ بتادے
ای شوق تو یار سے ملادے

ای بخت رسا رسائی کرنا
ای جذب تو رہنمائی کرنا

ای دست دعا اثر دکھادے
عاشق معشوق کو ملادے

٣٥٥

آوارہ باغ باغ ہون مین | لالہ کے جگر کا داغ ہون مین

نرگس کی طرح سے منتظر ہون | حیران ہون کہ کسطرف کو دیکھون

سینہ ہی چاک صورت گل | نالان ہے دل بشکل بلبل

رنجور و جگر فگار ہون مین | گل ہو کے چمن مین خار ہون مین

مین راہ طلب مین بادپا ہون | بھٹکے ہی صبا سے بس ہوا ہون

ای گریہ مین ندیان بہادون | ای آہ مین آسمان ہلادون

پہلو سے دل حزین نکالون | آفت یہ سر سے اپنے ٹالون

پیچون مین زلف کے پھنسا ہون | شانے کیطرح الجھ رہا ہون

اک قلزم حسن سے جدا ہون | مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہون

بس حضرت عشق بد بلا ہین | کیا اور کہون جناب کیا ہین

شب خواب مین ہی دولا کسیکا | بھٹکے پایا پتا کسیکا

جب صبح ہوئی تو خاک چھانی | آیا نہ نظر وہ یار جانی

آنکھون مین ہے مردمک کے مانند | یا دل مین ہے وہ تسک کے مانند

پنہان ہے وہ یا عیان ہی یارب | کیا جانون مین کہان ہی یا رب

گلزار مین ہی کہا کسیکے | کہسار مین ہی کہا کسیکے

کیا غنچہ مین ہی بہ رنگ نکہت — یا پہول مین ہی وہ بنکے رنگت
کہتا کوئی یان ہی کوئی وان ہے — کیا بولون مین کہ وہ کہان ہے
خبرون سے یہہ مختلف ہون حیران — ہوتا ہی دل حزین پریشان
پھر ڈہونڈون کہان مین کیا کرون ہائے — کب تک گہر گہر پہرا کرون ہائے
گو کرتے ہین ہم ہزار تدبیر — دیکہین کہ دکہاتی کیا ہے تقدیر
پھر کس سے التجا کرین ہم — جا جا کے کہان دعا کرین ہم
بیداد کی داد کس سے چاہین — آنکہون مین نم اور لب پہ آہین
کس سے دل نامراد کی ہم — امید رہینگی داد کی ہم
بگڑے کو بنا دے یا الٰہی — رستے پہ لگا دے یا الٰہی
بہکایا جسنے فتنہ گر کو — یارب ویران کر اوسکے گہر کو
حالت مری اوسکو یہہ جتاوے — اوس گل کو صبا خبر سناوے
نفرت آرام کے ہی منہہ سے — اور وحشت کام کے ہے منہہ سے
مین یان ہون مرا خیال وان ہے — بیٹہے ہین وہان ہون وہ جہان ہے
ہی وہ در خوشی دل حزین سے — سر لگ گیا فکر مین زمین سے
پہلو مین دل مرا طپان ہے — آجلد تو فتنہ گر کہان ہے

پڑتی نہین آنکھہ بھی کسی پر | چہرہ ہے نظر مین تیرا دلبر
جب سے تو گیا ہے یار ہی ہے | روتا ہون زار زار ہی ہے
بس ربط حسینون سے نہوتا | ورنہ ہاتھ آبرو سے دہوتا
جاتا ہی نہین خیال تیرا | آنکھون مین ہے جمال تیرا
کہانا پانی چھٹا ہے ہمسے | مطلق راحت جدا ہے ہمسے
للہ دکھا دے اپنی صورت | ہوتی ہے تباہ میری حالت
حالت اپنی کسے سناؤن | کسکو مین داغ دل دکھاؤن
کیا گردش چرخ نے کیا کام | کمبختی کے آگئے بس ایام
اغیارون نے یار کو سکہایا | ناکارون نے کچھ اوسے پڑہایا
بگڑی ہیہات بنکے تقدیر | کام آئی نہ کوی ایک تدبیر
اوسکی طرح آپ سے گیا مین | ہر باغ مین ڈہونڈہنے لگا مین
کہنے لگا ای ستانیوالے | بے بولے بغل سے جانیوالے
کس ظالم نے تجھے سکہایا | کس ملعون نے تجھے پڑہایا
لازم نہین بیوفائی کرنا | ای جان کچھ جان فزائی کرنا
کیا دل کو داغ دے گیا تو | اس گہر کو چراغ دے گیا تو

کیا شاخ نہال غم بھلی ہے
کیا دل کو ہمارے بیکلی ہے

گردش مین ستارہ کیا مرا ہے
ای چرخ جدا جو مہ لقا ہے

یاد آتے ہین وہ میٹھی باتین
تلخی سے ہین گذرتی راتین

جو اوسکو سکھا کے لیگیا ہو
آفت مین غم مین مبتلا ہو

گونگا ہو لنگ ہو الٰہی
جینے سے تنگ ہو الٰہی

آگاہ نہ تہا مین مکر و فن سے
گل بو ہو کے اوڑ گیا چمن سے

مین خواب مین اوس سے مل رہا ہون
بیدار جو ہون تو پھر جدا ہون

اللہ نہ دے کسیکو یہ داغ
قسمت سے ملا مجھی کو یہ داغ

غزل

بے پردگی مین حجاب کیا ہے
ای چرخ یہ انقلاب کیا ہے

ساقی ہو نہین وہ رند ناکام
دیکھی ہی نہین شراب کیا ہے

دیوانہ ہون طفل برہمن کا
کیا جانون گنہ ثواب کیا ہے

گردون شب ہجر کی سحر کر
بالاین پیری خضاب کیا ہے

گر عشق نہین کسی سے تمکو
پھر یہ تو اضطراب کیا ہے

نامہ

سرگردان فکر مین ہی خامہ | لکھتا ہی یہ اوس پری کو نامہ

ای رونق بزم تو کہان ہے | پروانے کی شکل دل تپان ہے

ہو دولت حسن پر نہ مغرور | کیا شان خدا سے ہی یہ کچھ دور

یکدم مین فقیر امیر ہو جاے | اک آن مین شہ فقیر ہو جاے

سینے پہ تو چڑہ کے آرہا ہے | نظرون مین تو ہی سما رہا ہے

آنکھون مین پہرین ہین تیری دلبر | پہرتا ہے گلے پہ میرے خنجر

عاشق جس سمت دیکھتا ہے | دہوکے دیکر تو آرہا ہے

گہ شوق ہے گاہ آرزو ہے | آنکھون مین دلین تو ہی تو ہے

بیداری مین تو ہی خواب مین تو | بے پردہ تو ہے حجاب مین تو

بے چین ہون دن کو ای ستمگر | آتی نہین نیند ای شب بہر

ہی مجھکو خیال دل لگی کا | یہ جوش ہے دل کی بیکلی کا

رونیکا راگ پر گمان ہے | خنجر سارنگی کی کمان ہے

تقریر غذا ی غم عیان ہے | حالت مری پوست استخوان ہے

غزل

[illegible]

آجلد ای بیخبر خبر لے	جینا ہوا تلخ تر خبر لے
دعوا ہوا ابر کو تری کا	کیوں چپ ہے تو چشم تر خبر لے
سو بار تڑپ کے لب پر آیا	کچھ دل کی ہے جگر خبر لے
اتنا ہی نہ چاہئے تغافل	بھولے سے تو فتنہ گر خبر لے
جاتا ہی وہ چھپائے ہم سے	ای جذبۂ دل مگر خبر لے
ہنستا ہی وہ رونے پر ہمارے	ای نالۂ بے اثر خبر لے
ای دست دعا در اثر کی	بڑھ کر کچھ چرخ پر خبر لے

ہوتا ہے تباہ مفت پرتو
اک روز تو بھول کر خبر لے

دل نے لی ہے جگر سے رخصت	اور ہوش نے اپنے سر سے رخصت
پوشاک کی سدھ نہ کھانے کی سدھ	آنے کی سدھ نہ جانے کی سدھ
یہ جوش و خروش درد کا ہے	دم بند جگر سے درد کا ہے
تصویر کیطرح ہوں میں خاموش	رہتا ہوں تمام رات روپوش
دل تنگ وطن سے اور گھر سے	الجھا ہی یہ دشت کے سفر سے
تصدیع ندے تو رنج دیگر	بس حلق پہ پھیر میرے خنجر

[illegible]

[illegible]

کٹتا ہے دن آفتون سے جہات	محشر برپا ہے سر پہ ہر رات
گونگے ہون تجھے سکھانیوالے	اندھے ہون مجھے ستانیوالے
کیا حال لکھون مین تجھکو پھر اور	اتنا ہی ہے بس جو کیجیے غور

تاخیر جو تیرے آنے مین ہے
شک بھی مجھے زندہ پانے مین ہے

تمت

قطعہ تاریخ از جناب شاہ محمد صادق الحسینی چشتی شرف الشعرائے مدراسی استاد حضور مصنف

فخر دوران جناب پرتو ما	چہ قدر مین کہ در معنی سفت
دید چون این فراق نامہ شریف	سال او نظم دُر مینڈی گفت ۱۳۰۲

فراق نامہ پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے مایل حمد و نعت خامہ	دونا ہو کیون فروغ نامہ

[illegible]

ای ثابت منزل نکوئی — سیار بروج خود نمائی
ای غازهٔ روی صبح امید — گلگونهٔ شام عیش جاوید
ای حسن فزای عارض روز — ای زنگ زدای شام دلسوز
ای نثر نثر وصف گیسو — وی شعر شعر مدحت رو
ای غیرت ماه و رشک خورشید — مجلس بہہ دعای طالب دید
تا دور فلک رہے سلامت — یہ حسن و فروغ و نور و طلعت
تا چرخ پہ خط استوا ہو — جلوہ تری مانگ کا سوا ہو
جب تک رہے آفتاب رخشان — روشن رہے حسن رخ کا ایمان
جلوے سے ترے یہ غدر ہو جاے — گھٹ گھٹ کے ہلال بدر ہو جاے
تا مشرق مہر دلنشین ہو — بس مطلع حسن یہ جبین ہو
جب تک ہو ہلال زیب گردون — ابرو کا ترے ہو حسن افزون
ابرو کی ترے جو دیکھے ضو کو — کاجل ہو کنار ماہ نو کو
سورج کی کرن ہو تا فلک پہ — ہو نور تری پلک پلک پر
تا ہو زحل اور زہرہ تابان — انکھین ہون تری چراغ دوران
ہر سمت یہ جوش نور ہو جاے — سرمہ انکھون کا طور ہو جاے

خورشید و قمر پھرین ترا دم — حسن بینی ہو ذرا کم

تا چرخ یہ دور کار دان ہو — آئین جہان ترا دان ہو

تا کاہکشان مین روشنی ہو — دانتون مین ترے چمک بہری ہو

گردون پہ شفق ہو تا نمایان — ہو تیرا سر خرو بدخشان

دیکھے ترے لب جو یار جانی — ہو چشمہ خضر پانی پانی

سب لعل ہون لال لال باہم — بہرتے رہین تیرے ہونٹونکا دم

گرد لب لعل خط ترا ہو — نالہ نہ ہلالون سے جدا ہو

جب تنگ یہہ چرخ نیلگون ہو — مستی سے تری شفق کا خون ہو

گشتہ ہو آسمان تمہارا — مریخ ہو رنگ پان تمہارا

ہو چشمہ مہر تا درخشان — قایم ہو ترا چہ زنخدان

خورشید و قمر ہون تا پر انوار — دزرات فزون ہو حسن رخسار

جب لگ رہین نجم چرخ تابان — ای چاند ہو تل ترا درخشان

جوبن ہو زلف پر شکن پر — جب تنگ چہانے گہٹا چمن پر

عارض ہون حسن حاصل روز — زلفین ہون تری حمایل روز

مریخ اور مشتری ہون جبتگ — ہون کان یہہ کان حسن بیشک

جب تلگ زیب قمر ہو ہالا | خط کا ترے حسن ہو دوبالا
جب تلگ ہو طلوع صبح صادق | برقع کی ترے رہے وہ شایق
ہو چاند مین جب تلگ صفائی | پر نور رہے تری کلائی
ہو خط شعاع جب تلگ یار | تیری رہین انگلیان پر انوار
عاشق کو دلستان ہو ہر پور | غارتگر جان ہو مہیندی کا چور
مرجان کرے دل سے جبہ سائی | دیکھے جو یہہ پنجۂ حنائی
تا رہن عدم نہ یہہ جہان ہو | تیری کمر اور ترا دہان ہو
جب تگ ہو فروغ شمع گردون | ہو نور و ضیای ساق افزون
طوبی کو ہو جبتگ ارجمندی | ہو پایۂ قد کو سربلندی
پر نور یہہ تیرا نقش پا ہو | منہہ شرم سے زرد مہر کا ہو
جبتگ یہہ پیر آسمان ہو | ای مہ ترا بخت نوجوان ہو
ہو فضل اله شامل حال | دونا ترے حسن کا ہو اقبال
بعد اظہار حسرت دید | ہے طالب وصل کی یہہ امید

غزل

چہرے سے ذرا نقاب اٹھادے | کچھ جلوہ تو ماہرو دکھادے

مطرب یہ بہار کا ہی موسم	گت کوئی بہار کی سنا دے
بچھڑے ہوئے چاند کو تو مجھ سے	ای گردش چرخ دون ملا دے
ہی عید الفطر اس گدا کو	فطرہ کوئی بوسہ سہ لقا دے

ہو لے سے ہی کبھی نہ پوچھا
پہر پر تو تجہہ جان کیا دے

اغوش مین تو مرے سدا ہو	جوش حسن الفت ازما ہو
ہون تیرے گلے مین ہاتہہ میرے	دن رات رہے تو ساتہہ میرے
قبضے مین مین ہو اور طلب ہو	عارض عارض پہ لب پہ لب ہو
قابو مین وہ زلف پرشکن ہو	غصے مرے بحظ اظن ہو
ابرو تری میری انکہہ پر ہون	اور مژگان شہپر نظر ہون
ہو پیش نظر کہون کا اقبال	ہو جائے کچہہ کا کچہہ مرا حال
ہو جائے دلون سے دور کینہ	سینے سے لگا ہوا ہو سینہ
ہون تیرے ساق زیب زانو	اور انکہہ پہ ہاتہہ مثل ابرو
شیشے کا گلا ہو جام کا لب	مدہوش کرے شراب مطلب
نصرت ہو شوق کو حیا پر	پہر کون مین حصول مدعا پر

مقصد ہوا اہر اک ادا مین	پردہ ہو شوخی و حیا مین
صدقے ہو کر گلے لگاؤن	بیاختہ یہہ غزل سناؤن

غزل

اس رشک پری کا مبتلا ہون	سائے کیطرح لگا ہوا ہون
شیدائی چشم سرمہ سا ہون	اس بزم مین ساز بے صدا ہون
تیری حرکت نے مار ڈالا	مین کشتۂ خنجر ادا ہون
سرمہ کو تمہاری آنکھہ کے مین	پسکر حسرت سے دیکھتا ہون
کیا زلف سیہ ہوئین سیہ بخت	منہہ چہرہ کے جو بوسے لے رہا ہون
ہی میرے سبب سے تیری شہرت	تو گل ہے اگر تو مین صبا ہون
ایجان تری چشم کی طرح سے	مین بہی کوئی شعبدہ نما ہون

چہٹکی ہوئی چاندنی سے پرتو
اس مہ کا دوپٹہ دیکھتا ہون

ہو تجہہ سی پری جو زیر فرمان	کہتے رہین سب مجھے سلیمان
ہون مہر سپہر شعر خوانی	روشن مرے دم سے ہی معانی
ذرے مرے سب ہین ہون خورشید	مصرع ہی مرا ہر اک مہ عید

میں رہبر منزل سخن ہوں	میں حل کن مشکل سخن ہوں
میں شیر بیشۂ سخن ہوں	میں رونق بیشۂ سخن ہوں
روساختہ مجھ سے سب ہیں داغی	کانٹے کھاتے ہیں گل یہ باغی
کشتے ہیں عدو قلم سے میرے	ہے معرکہ گرم دم سے میرے

غزل

فخر شعرائے لکھنؤ ہوں	گر ہند ہے گل میں رنگ و بو ہوں
مدراس ہا ہے میرے دم سے گلشن	گویا میں چمن کی آبرو ہوں
صدقے سے جناب عشق کے بس	سر تا پا میں آرزو ہوں
ٹھنڈی ہی سانسیں بھروں نہ کیونکر	آشفتۂ شوخ گرم خو ہوں

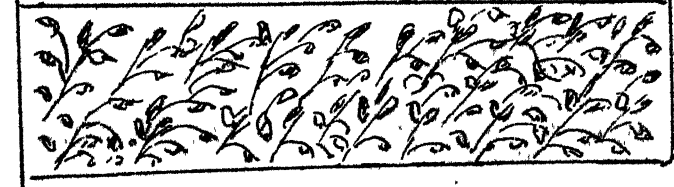
آہوں کے شرر میں رشک انجم
پرتوؔ جو فدای ماہرو ہوں

یارب مری بس یہی دعا ہے	درگاہ میں تیری التجا ہے
اب حسن و عشق میں بڑھے ربط	ہم صورت جسم و جان رہے ربط
پابند وفا وہ بیوفا ہو	انجام آغاز سے بھلا ہو
ہو وصل کی شب کا بول بالا	منہ صبح فراق کا ہو کالا

ابرو کی نصیب ہو مجھے دید	ہر شب عاشق کی ہو شب عید
دل بند ہو زلف کے لٹوں مین	لطف تازہ ہو کروٹون مین
اوس گل سے گہر ہرا چمن ہو	خاشاک مین نکہت سمن ہو
نخل مطلب ہرا بہرا ہو	دل بر مین بوستان سرا ہو
گل ہو لین باغ آرزو کے	چہوٹون کانٹون سے جستجو کے
سبز نہال آرزو ہو	قربان چمن کی آبرو ہو
ہنگام مفارقت گذر جاے	دامن گل مدعا سے بہر جاے
ہو بر مین مرے وہ ماہ لالا	منہہ غیر کا شکل شب ہو کالا
ہون بادہ وصل سے مین سرشار	پیتے رہین خون دل سب اغیار
ہو پیش نظر وہ یار ہردم	ہو بزم عیش حلقہ غم

ہو میرے بغل کی تجہہ سے تزئین
آمین آمین ثم آمین

تمت



… نامہ پرتو

عشق نامہ پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای نسیم ریاضِ حسنِ مراد — رونقِ باغِ آرزو بنیاد

ای گلِ بوستانِ ظلم بہار — جلوہ آرای گلشنِ دلِ زار

غیرت افزای رنگ و بوی چمن — آفت جان آبروی چمن

رہے سرسبز باغِ حسن ترا — تا نمودِ بہار صبح و مسا

پس ارمانِ وصل واضح ہو — حال آشفتہ یہہ مرا تجھکو

جب سے تجھہ سے جدا ہوا ہون مین — آفتون مین پہنسا ہوا ہون مین

خلشِ خارِ غم سے ای گل تر — تنگ ہے جان زار آہون بہر

آنکھہ نرگس کیطرح حیران ہے — شکل سنبل نظر پریشان ہے

سینۂ گل کہا کے لالہ زار ہوا — ایک گلزار پر بہار ہوا

[illegible]

بنگیا ہی یہہ غیرت گلشن | خوب ہولا تیرے غم کا حسین
غم سے مرجہا چکا ہی غنچۂ دل | نہوی کچہہ شگفتگی حاصل
گلبدن تیری دہن مین خوار ہوئی | مثل شبنم کے زار زار ہون مین
تری دمبازیون سے آخرکار | دم خفا ہو گیا بت طرار
منہہ عزیزون نے مجہہ سے موڑا ہے | ساتہہ ہمراہیون نے چہوڑا ہے
کنج تنہائی ہے ترا غم سے | سینہ کوبی ہی اور ماتم ہے
آپ اپنے مین رو رہا ہون مین | منہہ کو آنسو سے دہو رہا ہون مین
نہ کنارا کرو کہ مرتا ہون | آشنائی کے چہ مین ڈوبا ہون
ہای الفت سے یہہ ہوا حاصل | کہ اسیکے تہا مبتلا قابل
چشم تر خشک لب ہی آہ سرد | دل پراگندہ دم خفا منہہ زرد
غم کی شدت سے نیند اوچٹتی ہے | بیقراری مین رات کٹتی ہے
خواب شب کو خیال رہتا ہے | دن کو بیتاب حال رہتا ہے
جان بیکل جو بیطرح سے ہوی | مین نے سوچا کہ بیکلی ہے بری
کسی صورت سے اسکو بہلاؤن | اب ہرا باغ کوی دکہلاؤن
بندہ گئی سیر بوستان کی ہوا | ہوا گلگشت باغ کا سودا

عزم میں نے کیا سوی گلزار ای گل تر چلا سوی گلزار

جاتے ہی بس خدا نظر آیا طرفہ تر ماجرا نظر آیا

خاک باد صبا اڑاتی ہے خار بلبل گلون سے کہاتی ہے

دیکہتے ہی یہہ اور گہبرا آیا گل و غنچہ سے دل تنگ آیا

سامنا گو کہ اس بلا سے تہا کام لیکن بس اس دعا سے تہا

گلشن حسن میں ہو تیرے بہار تا قیامت ہو خزان کو بار

کہائیں گل خار تیرے گالون سے رشک سنبل کو آئے بالون سے

چشم نرگس ہو آنکہہ پر قربان ناک پر ہو نثار چمپے کی جان

کان کاٹے یہہ کان پہولون کے رشک غنچہ ہون پیارے لب تیرے

اور ہی کچہہ کچون کا جوبن ہو ترا ہر غنچہ رشک گلشن ہو

شاخ گل کی لچک گل رعنا ہو کمر پر ہزار جان سے فدا

یاسمن زار دل سے ای گلرو ہو فدای صباحت زانو

ساق سیمین ہو غیرت شبو چلے گلزار پر ترا جادو

یہہ گلزار نے بہنال کیا داغ پر داغ ایک اور دیا

آفتیں مول لیکے گہر آیا رو کے اپنے نصیب پر آیا

حاشیہ صاحبزادہ حضور مصنف ۱۲

[illegible]

چمن حسن مین صبای وصل	پہر چلے کب تلک یہ موسم فصل
غنچہ لطف پہر شگفتہ ہو	در سفتہ دوبارہ سفتہ ہو
جب سے آغوش مین نہین ہی تو	چین دل کو نہین کسی پہلو

راقم شوق وصل ای گل تر
بلبل زار پرتو مضطر

سوزنامۂ پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راحت دل سرور جان من	دافع سوز غم نہان من
دلبر و دلربا و یار من	وجہ تسکین بیقرار من
پُر و خالی کو جب تلک ہو قیام	شاد خالی ہو تجھکو یاد مدام
حق سلامت رکھے تجھے دایم	عشق تجھ سے رہے مجھے دایم
بس اظہار اشتیاق وصال	آشکارا ہو میرا خفیہ حال
سوز پنہان غم جلاتا ہے	شمع صورت مجھے گلاتا ہے

[illegible]

جلکے عاشق کہین نہو ٹھنڈا | نہین غفلت کی جای بے پروا
مجہے ہر دم وظیفہ اُف اُف ہے | زندگانی یہ میری بس تف ہے
شمعرو کب تلک ستایگا | مجہے جل جل کے یون جلایگا
وجہ ازردگی ہے کون خطا | ہای مجہپر عتاب کیون بیجا
خیر تقدیر کا لکہا ہے یہی | ترے حق مین مگر دعا ہے یہی
جب تلک چرخ کو قیام رہے | تری ذات و صفت مدام رہے
توسلامت ہو تیرا ظلم آباد | تجہسے ہوتے رہین ستم ایجاد
تا مہ نو ہو زینت گردون | ہو ہوؤن کو معاف یارا خون
ایکون کی یہ واردات سنو | سنو کچہ درد دل کی بات سنو
شہاشہ غمکا ہوا جو جہ ملال | ہوا حیرانیونکا جوش کمال
ہوگئی دل کو میرے اور ہی دُہن | کہا بی اختیار گا نا سُن
دل کا کہنا پسند حال آیا | مین نے بس مطربون کو بلوایا
سازوسامان جب درست ہوا | اس غزل کو شروع انہون نے کیا

غزل

مجہسے ازردگی جناب یہ کیون | بیخطا بیگنہ عتاب یہ کیون

ترا عاشق ہے زیر بار محن — فلک حسن انقلاب یہہ کیون
صبر کر صبر ای دل ناداں — ہای کمبخت اضطراب یہہ کیون
گر تقاضای فصل شیب نہین — شیخ پہر نفرت شراب یہہ کیون

سوز فرقت سے جل گیا پرتو
ظلم ای رشک آفتاب یہہ کیون

آہ ہر شعر پر تہی واہ کی جا — ہوا بیت الحزن دہن میرا
اس ہوا سے زیادہ بہڑکی آگ — ہای دیپک ہوا یہہ ظالم راگ
کام غم نے خلش کو فرمایا — راگ کمبخت دل خراش ہوا
جب کسیکو کسی کے ساتہہ ہو لاگ — لطف دیتا ہی اوسکو اور ہی راگ
درد پہلے سے چارچند ہوا — دیکہہ یہہ دل کا حال پیش آیا
کی تہی تدبیر دفع سوز و گداز — ہو چکا ہی مزاج اور ناساز
جان من اک نشہ دو شد ہیہات — عجب آفت تہی مجہپہ ساری رات
ای مسیحا درین خطائے کیست — درد خود کردہ را علاجے نیست
کسی دشمن کو ہو نہ دوست کا غم — بد بلا ہی فراق کا عالم
مخلص ماضی وعدہ وی حال — غم بجائے اجل کو استقبال

کثرت غم مضارع دل ہے	یہی دل امید لی سے حاصل ہے
سوز فرقت منازع دل ہے	کشت امید سوختہ گل ہے
تراواصل ہے واصل حسرت	شرم آتی نہین تجھے ای جان
کب تلگ یون مری خرابی پر	کس کے باندھیگا ای نگار کمر
ہوس سوختہ جگر برلا	پھر بجے جنگ حسن یار ندرا

راقم امیدوار بوس و کنار
عاشق تفتہ جان پر آزار

طلب نامۂ پرزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاتم عالم سخا و کرم	رستم رزمگاہ ظلم و ستم
عقل و ہوش و حواس و جان منا	وجہ آرام جاودان من
غیرت آفتاب و رشک قمر	رونق افروز بزم شام و سحر
ہو درخشندہ کوکب اقبال	تا قیام فلک فزون ہو جلال

بس از طلب دید ذوق وصال
چین آتا نہین ہی کوئی دم
دل دہڑکتا ہے جان بیکل ہے
درد لیتا ہے چٹکیان دل مین
فکر میرا کلیجا کہاتی ہے
یاد تیری مدام رہتی ہے
دل ہمیشہ اوداس رہتا ہے
تپ فرقت سے پہنک رہا ہی جگر
سرد مہری سے تیری گرم ہی دل
اشکباری ہی بیقراری ہے
روتے روتے ہوی ہین آنکہین سفید
جان جاتی ہی جان جاتی ہے
ہنین غمخوار و ہمنفس کوئی
مفت مرتا ہون جان کہوتا ہون
ترے عاشق کے منہ کا رنگ ہی خراب

صاف لکہتا ہون یار اپنا حال
بیکلی کا کچہہ اور ہے عالم
ہجر مین اک بلا ہر اک پل ہے
نخیر وارد ہے تیری منزل مین
موت سینے پہ چڑہ کے آتی ہے
اک خلش صبح و شام رہتی ہے
غم تنہائی پاس رہتا ہے
اک نگاہ کرم مرے دلبر
کار آتش ہوا ہے ہی حاصل
زندگی مبتلا کو بہاری ہے
جلوہ دکہلا چکی ہے حسرت دید
تری دوری گلا دباتی ہے
نہین ہوتا ہی داد رس کوئی
رات دن بیکسی پہ روتا ہون
جان بیداریون سے ہی بیتاب

صبر کافور ہے شکیب ہوا
ضبط عنقا ہوا ستم آرا

آپ اپنے سے بیخبر ہوں میں
محو دیدار اسقدر ہوں مین

کوئی ہمراز و چارہ گر نرہا
دل تنگ ای شوخ بیجگر نرہا

کس سے بہلے مزاج فرقت مین
پہنس گیا ہون بڑی مصیبت مین

خنجر ظلم حلق کاٹیگا
خون مجہہ سگینہ کا جائیگا

تری گردن پہ یہہ رہیگا بوجہ
کسی صورت سے کر تو ہلکا بوجہ

ای بت بیوفا خدا کے لئے
رحم کچہہ جان مبتلا کے لئے

مہربان ہوکے مجہپر ای مہ رو
ستم ایجاد کیون ہوا ہی تو

پہر ہے مشتاق وصل ای ظالم
غرق گرداب بحر شور غم

نہ کنارا کر آشنائی غضب
جلد دکہلاوے ساحل مطلب

جان جاتی ہی جان فزائی کر
دل ہے بے راہ رہنمائی کر

لطف سے تیرے زیست دور نہین
دل کے جان پانے مین قصور نہین

چشمۂ فیض مین ہی آبحیات
مردہ ہوتا ہی کامیاب حیات

اب تحمل کی مجہہ مین تاب نہین
چین دن کو تو شبکو خواب نہین

کون ہمراز ہی کہ راز کہون
ہی مناسب یہی کہ بس چپ ہون

راز الفت کہین یہہ فاش نہو — کوی آگاہ بدمعاش نہو

تجہہ کسی سے مین کہہ نہین سکتا — اور نہ کہکر بہی رہ نہین سکتا

ضبط کرنا خراب ہوتا ہے — جان و دل پر عذاب ہوتا ہے

اس سبب سے سنا دیا تجہکو — حال اپنا جتا دیا تجہکو

وجہ آزردگی نہو اے حور — مری جرات ہے یکقلم معذور

تری بیدردیان ہین باعث درد — ستم ایجادیون مین اک ہی تو فرد

مجہہ پہ جو کچھ بلا بلا سے ہے — لیکن اے بت دعا خدا سے ہے

غیرت مہر و مہ ہو صبح و مسا — حسن خوب و جمال خوب ترا

جب تلک ایجان سینہ پیدا ہو — چشم بد دور حسن دونا ہو

خوب صورت ہے خوب سیرت ہے — مجہے اک تو ہزار نعمت ہے

مین نہ چاہون بہلا تجہے کیونکر — کون خوبون مین ہے ترا ہمسر

جان کارہ ہے اب حسینون سے — چشم پوشی ہے مہ جبینون سے

مری آنکہون مین جلوہ گر ہے تو — حسن آئینہ نظر ہے تو

جسطرف دیکہتا ہون اے مہ رو — نظر آتا ہے صاف تو ہی تو

جلد آ جلد آ نکر تاخیر — لا نہ آفت نہ جان پر تاخیر

ای ستمگار دم پہ بنکر ہے — دم نہ دینا کہ دم لبون پر ہے

راقم حرف دعا پرتو
بیگنہ مورد جفا پرتو

معذرت نامۂ پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرے مہر وش مہ اجلال — شہ شاہدان دام اقبال
مرے مہربان وانیس و رفیق — مرے غمگسار و جلیس و شفیق
پس شوق دیدار و ارمان وصل — گلہ ہاے بیداد ایام فصل
تمنای عاشق یہی ہے یہی — عنایت مین تیری نہو کچہ کمی
ذرا مبتلا پر کرم کر کرم — خدا تجہہ کو مہربان ای صنم
زیادہ ہو انداز حسن و جمال — ترا لطف ہو مونس خستہ حال
نہ تجہسے پرون مین تو کسے پرون — کہان تجہسا معشوق پیدا کرون
سراپا مین تیرے سراپا ہے حسن — عجب طرحکا تونے پایا ہے حسن

[illegible]

تراسر ہے سرمایۂ آرزو — وہاں اسکی دوری ہے مشتاق کو
سناتی ہے سر چڑھ کے آیت یہہ مانگ — یہہ عشق کی رہ مین اللہ مانگ
جبین تیری لوح مقدر ہے صاف — سر مو نہین اسمین کچھہ اختلاف
ہر اک چین مین اوسکی یہہ تحریر ہے — کہ یہہ مطلب خط تقدیر ہے
ہی وہ مطلع حسن تیری بہوین — کہ بندش مین وابستہ شاعر رہین
قرہ ہین صف لشکر مہر و قہر — نگہ مین بہم لذت قند و زہر
ہی کیفیت چشم مخمور اور — سلامت رہے ان پیالونکا دور
ادا سے جو گردش کرے مردمک — رہے چرخ مین انقلاب فلک
اگر دیکہین آئینہ رو بینی کو — کرین ترک حیرت سے خود بینی کو
صفائی مین بیمثل ہین تیرے کان — سراسر ہین الماس خوبی کے کان
نثار بنا گوش شام و سحر — فلک پر دل و جان شمس و قمر
مہ و مہر کا گالون مین طور ہو — انہین کا قیامت تلک دور ہو
یہہ زیبا ہی خط کی ترے شان مین — کہ تفسیر ہے خط ریحان مین
ستارہ سا روشن ہے ہر ایک خال — ہی نور خدا داد تیرا جمال
پریشان ہے گالونپہ زلف دوتا — کہ ایجان پریون پہ سایا ہوا

[illegible]

ہی چوٹی سے ناگن یہ گیسوؤن کی مار | ہی پیٹھہ اور کولے کا اس سے سنگار

بہت سوچ ہی مجھکو طبع رسا | تفکّر نے دم بند میرا کیا

دہن کی ثنا مین جو منہہ کہو لنا | تو کیا بات تشبیہ مین بولنا

خموشی و گویائی مین جنگ ہے | سخندان کا یان قافیہ تنگ ہے

مگر غور سے اتنا کہلتا ہے یار | ہی گنجینۂ قدرت کردگار

لب بستہ ہے غنچۂ آرزو | ہی بندا سمین امید کی رنگ و بو

سخن ہین ترے نطق سے آبدار | ہر اک فقرہ بے عیب موتی کا ہار

چمک دانت کی اخترون مین نہین | ترے جوڑ کا دلبرون مین نہین

زبان کی صفت مین زبان لال ہے | یہہ مضمون وہ جسمین بیان لال ہے

ہی چاہ ذقن چشمۂ آفتاب | عجب طرح کی اسمین ہی آب و تاب

گلے سے حسینونکا ہی یہہ گلا | گلا گہونٹتا ہی ہمارا سدا

خوش الحان جو سنتے ہین میٹہی صدا | پٹکتے ہین حسرت سے سر کو سدا

ہین شانو نپہ صدقے سیانون ہوش | کہ عاشق کو کرتے ہین خانہ بدوش

ترے ساعدون مین یہہ کچہہ نور ہے | خجل جس سے بس شعلۂ طور ہے

نہین انگلی مدحت یہہ حد سے زیاد | کہ ہین ہاتہہ شاخ نہال مراد

کلائی کے قبضے مین ہر کل ہے یار | کئے اسنے لاکھون کے دل بیقرار
وہ پہنچا کہ بس جسپہ دست مراد | نہ پہنچا پہنچے کی دیدے کے داد
ترا پنجہ وہ ہے کہ پنجہ کرے | بدل جانے گر پنجۂ مہر سے
کفدست مین نقش تزویر ہے | ہو تریہہ تعویذ تسخیر ہے
خط دست مین تیرے مضمون ہے یہ | گرفتاری دل کا افسون ہے یہہ
تری انگلیون کی کرن مبتلا | مہ نو ترے ناخون پر فدا
صفا عیب سے اسقدر سینہ ہے | کہ ہمشکل آئینہ بے کینہ ہے
کچون مین ہے کچہ فرحت زندگی | کہ ہین غنچۂ لذت زندگی
شکم صاف ہے رشک نور سحر | صباحت یہہ دیتی ہے مجکو خبر
کمر مین یہہ دو بھید ہین یکقلم | گمان وجود و یقین عدم
گرہ ناف کی عقدۂ راز ہے | کوئی اس مین صانع کا انداز ہے
اور آگے کوئی نقطۂ فیض ہے | کہ اس دفتر حسن پر بیض ہے
وہ زانو کہ دو بالش نور ہین | پٹکتا ہون مین سر کہ وہ دور ہین
ضیا ریز ساقین تری دلفریب | ہین شمع شب تار تیرہ نصیب
ترے پاؤن وہ پاؤن ہین خوش قدم | کہ آتے ہین عاشق کے ہاتھ سم

سراپا چمکتے ہین انگشت پا ہی الماس بے جرم بر پشت پا
کف پا و نقش کف پا کا نور زمین پر کرے مہر و مہ کا ظہور
مین دون تیری قامت کو کس سے مثال کہ ہی جلوۂ قدرت ذو الجلال
قیامت نہ محشر نہ فتنہ ہی یہہ نہ سرو چمن اور نہ طوبیٰ ہی یہہ
چمک کر دکہاتا ہی اسکا ظہور ڈہلا ہی یہہ بے عیب سانچے مین نور
فلک کا چلن ہی مگر تیری چال دل دوست دشمن ہوے پایمال
ادائون مین تیری عجب ناز ہے کرشمون مین غمزون مین انداز ہے
تبسم کی تیرے ہوا گر چلے ہر اک غنچۂ دل کرے قہقہے
ہنسی ہے تری چارۂ پیچ و تاب غضب ہے ترا قہر خانہ خراب
ترے حسن کا فیض ہی تازہ تر پسینے کے قطرے ہین رشک گہر
ملاحت صباحت لطافت مین یار کہ شوخی شرارت نزاکت مین یار
کوئی جوڑ تیرا نہین شہر مین کہان شہر بلکہ نہین دہر مین
حکیمون کو تیرا حسد ہے ضرور ہین تجہین یہہ کچہہ ہوش و عقل و شعور
پلک ہی یہہ پتلیون کے نقاب تری شرم سے شرمگین ہی حجاب
سلیقہ نہایت ہر اک کام کا ہی آغاز ممنون انجام کا

ہر اک علم مین اور ہنر مین کمال — بیان و معانی مین نازک خیال

نہیں ہی سوالون کے حاضر جواب — طبیعت ہی تیری بہت حاضر جواب

نہ سمجہا کیون ہی کی باتین ہین یاد — بہت دلربائی کی گہاتین ہین یاد

ہی تو صاحب لطف و مہر و کرم — خلیق و سخی اور عالی ہمم

مروت مین بے مثل اور بے مثال — بہت خوش مزاج اور بہت خوشخصال

جوان طرحدار بانکا حسین — پری پیکر اور مہروش مہ جبین

لئیق و فہیم و نجیب و شریف — خوش آئین مہذب غنی اور ظریف

سلیم اور طرار منصف مزاج — بہت دوربینی سے واقف مزاج

وفادار و بیباک و مغرور ہے — تو خوش سیرتیون سے مشہور ہے

کسیکو تو پروا جو کرتا نہین — بہت شاد ہون اس سے اے نازنین

مری طرح پہنچے کہان کوئی اور — مجہے مطمئن کر چکا ہی یہہ طور

مزا ہی تری سادگی مین عجیب — بناوٹ مین یہہ لطف ملتا ہی کب

جو اسیر ہو آرائشون کا خیال — ہر اک جوہر و بے جہری ہو جلال

مری خوش نصیبی ملا تجہ سا یار — نہو کیون یہہ پہر باعث افتخار

یہہ دعوا مرا سچ ہی جہوٹا نہین — تصور خوشامد کا زیبا نہین

٣٨٥

مگر یاد رکھنا مرے دلنشین
تجھے فخر مجھسے تو تجھ سے مجھے
حسینون مین یکتا تو لاریب ہے
جو غصہ مین پھر ہو تو آئے کہون
کہ غصہ سے تیرے ہی وحشت بڑی
بھروسا مگر ہی کہ ہو ذیشعور
برائی سے اگر جو ہو جاؤگے
بتاتا ہون نہین عیب جرات معاف
یہہ غصہ نہین جرم ہے ٹالئے
خدا کا کرم دیکھ ای بت زرا
مگر عذر خواہی نہین ہوتی رد
جو ہو رحم عفو خطا مین زرا
فراموش ہے یاد مطلق نہین
کسینے سکھایا ہی تجھکو یقین
ہی اتین مین بس کہنے سننے سے رنج

تجھی سے فقط فخر مجھکو نہین
سلامت رکھے حق تجھے اور تجھے
مگر ایک اس حسن مین عیب ہے
نہاین تو مناسب یہی چپ رہون
ہی از زدگی تیری آفت بڑی
کروگے زرا غور اسمین ضرور
یقین ہے کہ پھر اس سے باز آؤگے
نہین اس مین ای بہہ بیکر خلاف
برا داغ ہے اسکو دہو ڈالئے
کہ دن بھر مین ہوتی ہین لاکھون خطا
نہین بخشدینے مین کچھ اوسکو کد
تو دیگا خدا اسکا ثمرہ بہلا
ہی ارشاد قرآن مین والکاظمین
نہین بے سبب مجھسے غصہ نہین
نہ دے کان ای شوخ انصاف سنج

نہو آشنا بحر غفلت مین غرق — زرا کچھ تو کر دوست دشمن مین فرق

اگرچہ ہی منہہ دوست دشمن کا ایک — یہ دراصل بد ہے اور نیک نیک

غضب مین ہے ترے ہجر سے ہون اے حسین — غم و زحمت و درد ہین دلنشین

پس وصل فرقت جو ہوتی ہے یار — قیامت کا عاشق پہ ہوتا ہے بار

ہوا ہے خور و خواب اور نوش و پوش — پریدہ ہی رنگ رخ و عقل و ہوش

طپش ہے انیس دل بیقرار — خلش ہے رفیق جگر ای نگار

مصیبت ہی غمخوار جان حزین — الم مونس دیدۂ درد بین

طبیعت نہین ہے کسی کام پر — تصور ہے اک تیرا آٹھون پہر

جدائی مین تیری مرے گلعذار — ہزارون بلائین ہین اک جان زار

نہین کوی ہمراز کس سے کہون — کہانتک مین آپ اپنے مین چپ رہون

رکاوٹ کا کچھ اور ساماں ہے — کہ اس ضبط مین صدمۂ جان ہے

بھرا ہے جو کچھ شیشۂ دل مین غم — اوسے اس ذریعہ سے کرتا ہون کم

دل زار سے سنتا کہتا ہون مین — اس کہنے سننے مین رہتا ہون مین

ہون تنہائی مین ایک اس سے جلیس — یہی ہے شفیق و رفیق و انیس

کرون کون تدبیر دفع تعب — مری عقل کرتی نہین کام اب

پریشان زلفون کے مانند ہون | بلاؤن کے پیچون مین پابند ہون

مجھے کب تلگ یون کریگا خراب | کہانتگ مریگان قہر و عتاب

سنا ہی کہ ہوتا ہی غصہ حرام | نہ کہنا مرے مہربان اس سے کام

اگر بوسہ لیکر گنہگار ہون | تو پیاری سزا کا سزاوار ہون

تجھے سوچنا گر سزا کا ہے بار | سزا ہی مین ہی بتاتا ہون یار

مزا داغ کا میرے لب کو چکھا | اگر اس خطا کو یہہ کم ہے سزا

پیے اب خنجر لب بوسہ گیر | کہ بیحد ہین گستاخ و شوخ و شریر

نہین تجھکو منظور گر یہہ سزا | کوئی اور تعزیر تو ہی بتا

نہین مجھکو انصاف مین کچھہ کلام | جو لینا ہو اسکا تو لے انتقام

اگر ہاتھ سینے کے محرم ہوے | تو کچھہ اور نیت سے ہمدم ہوے

یہہ جرأت سزاوار تعزیر ہے | نہایت ہی فاحش یہہ تقصیر ہے

جو یہہ تجھے بھیجے ہین سینے تلگ | رہین دور بھیجون سے جینے تلگ

سزا اس نہین یہہ جو ای بیجگر | جلا کر اوسے دل کو ٹھنڈا تو کر

وگرنہ ترے جیسین ظالم جو آئے | وہ تعزیر تیرا گنہگار پائے

ہوا نقطہ گردم چشم صاد | اگر دیکھنے کو ہے جرأت زیاد

تو پیس آسیای ستم مین مجھے
مرا ماجرا رشک گندم رہے

مجھے اولٹا لٹکا تھے چاہ مین
نہین مطلق انکار اس راہ مین

تشفی اگر اس سزا سے نہین
قصا دور تیری ادا سے نہین

مگر ای پریرو نہو نا خفا
غضب غصہ تیرا ہے دیو بلا

یہہ سنکر بگڑنا ستم ہی ستم
ہون امیدوار نگاہ کرم

ہر اک حال مین ہی رعایت تری
کہ نازک بہت ہی طبیعت تری

مجھے جبر کرنا گوارا نہین
کہ اس بار کا تجھکو یارا نہین

لکہا مثنوی سے تمام اپنا حال
سنایا جدائی کا مین نے ملال

خدارا ذرا مہربانی کرو
تبہ مفت ہوتا ہون پیارے سنو

وہان چین مین اپنے تم شاد کام
یہان بیقراری مجھے صبح و شام

ہر اک پل ہے فرقت مین گویا برس
بلا تیری بے اعتنائی سے بس

مناسب نہین یون ستانا مجھے
فراوصل کا پھر چکھانا مجھے

طبیعت کا ممکن نہین تھامنا
کہ سطرح سے اسکو جیکا پڑا

ہوا تای از خویش رفتہ مزاج
نہین ہے کوئی اس مرض کا علاج

بناوٹ نہین اسمین ہرگز نہین
یہہ جھوٹا تصور نہ آئے کہین

اگر تجھکو بدنامی کا ہے خیال | تو صد شکر کچھہ ہم نہین بدخصال
روابط تو در پردہ رکھہ ای نگار | اسی مین ہے بس نیک انجام کار
سلامت رہی یہہ ای خوشخرام | رہینگے ہم بے ملامت مدام
بڑہی اور میرے منانے سے شان | یہہ انصاف کی جای ہے جان جان
نہایت تو سفاک و ذیہوش ہے | کنارہ کش دام آغوش ہے
ہوا ہرج اس دام سے کچھہ مگر | نہ گبھرا کہ اس سے نہین کچھہ ضرر
یہی مشکل آسان ہوجائیگی | جو عادت مری جان ہوجائیگی
نہین عاشقی مین حکومت بجا | ولیکن ہے مجبوریون مین روا
طبیعت کی تیری رعایت تو ہے | اگر جان پر میری آفت تو ہے
رعایات سے در گذرتا ہے وہ | جو مرتا ہے کیا کیا نہ کرتا ہے وہ
ہین معذور میری یہہ بیباکیان | غضب ہین غضب تیری سفاکیان
عنایت عنایت عنایت ذرا | نہین تو نہایت تو پچھتائیگا
اگر زندگی میری باقی رہے | کسیطرح تابو مین لاؤن تجھے
نہ چھوڑونگا زنہار پیچھا ترا | اگر تو پری ہے مین سایا ترا
شیاطین دعاؤن سے ہوتے ہین رد | مگر بد بلا ہے یہہ انسان کی کد

اگر خیر چاہو تو ہو جاؤ رام	نہین تو خدا ہے صنم والسلام

اسیر بلا راقم مدعا
ترا مبتلا پرتو باوفا

تمت

طلسم پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا پردہ

شمس شاہزادہ اسدآباد کا کوٹھے پر چاندنی مین آرام پانا دو پہر سکو پریونکا
اوڑا لیجا کر سنبلہ پور کی قمر شاہزادی سے ملانا

زبانی ثریا پری کی

دیکھو دیکھو تو ہین شمس کو قربان گئی	اسدآباد کا شاہزادہ ہے یہ جان گئی
سکے رخسار سے خود مہر بھی شرماتا ہے	شہرہ ہیچ اسد کا ہی مین پہچان گئی

زبانی شتری پری کی

آؤ اس شمس کے نزدیک تو چلکر دیکھیں	لطف نظارہ ہو حاصل جو سنبھلکر دیکھیں
دوسرا کون ہے یہان اور حیا کس سے کرین	چاندنی رات ہے پردے سے نکلکر دیکھیں

زبانی شعری پری کی

شب مہتاب مین اس شمس کا چہرا دیکھو	دیکھو دیکھو کہ یہہ کیا کہتی ہے شعری دیکھو
قدرت خالق بیچون مین ہین کیسے مخلوق	خاک کو نین ہے پریزاد ہین کیا کیا دیکھو

زبانی سہا پری کی

زیب خورشید تو آغوش قمر کا ہے یہی	سنبلہ پور کی شہزادی کا جوڑا ہے یہی
لیجئے شمس کو اور دوسرے ملاکر دیکھیں	کھیل کا کھیل تماشے کا تماشا ہے یہی

دوسرا پردہ

چارون پریون کا شمس شہزادے کو معہ پلنگ سنبلہ پور کو اڑا لیجانا اور قمر شہزادی کے خوابگاہ پر پہنچکر دونون کو جگانا

شمس شہزادے کا جاگے کو اجنبی دیکھکر گھبرانا اور یہہ اشعار پڑھنا

الٰہی یہہ کسکا کوٹھا ہے	مین کہان اور یہہ ماجرا کیا ہے
عالم خواب ہے کہ بیداری	کسکا گھر ہے یہہ شہر کسکا ہے
آگیا ہای مین یہان کیونکر	نہین معلوم کون لایا ہے

یہہ یہ دل شیشہ ہوا ہے
دل ایک بت پر آیا ہوا ہے
بغل میں جو رحمان دان وہ دیوانی ہے
جدا ہین کبھی دیا سے دین ای کم ہو
دراز نہ من زبان دان وہ دیوانی ہی یہ
سماد و بہ کہ صحیح وہ بے زبان بہی
نشان جہان کا مان دان وہ دیوانی ہی
[illegible]

کس مصیبت مین میری جان پہنسی	بس مین غیرون کے نخیر لغشا ہے

زبانی قمر شہزادی کی

کون تو کسلئے آیا ہی حقیقت کیا ہے	یہہ بہی معلوم نہین مجہکو کہ گہر کسکا ہے
دو پہر رات کو چورون کی طرح ای ایک	گہس پڑا غیر کے گہر واہ جگر گیا ہے
ار ہے کوئی یہان آکے اسے دیکہہ تو لے	جن ہے یا کوئی بشر ہی کہ کوئی سایا ہے
بوٹیان مین تری چیلون کو اڑا دیگی ابہی	دہیٹ تجہ سا تو زمانہ مین نہین پیدا ہے
تری آنکہون کو مین تلودن سے ملونگی اپنے	تو نے بے پردہ مجہے ہای غضب دیکہا ہے

بیان شمس شہزادے کا

شیر ہون ہے اسد آباد نیستان میرا	یعنے شہزادہ ہون یمن باپ ہے سلطان میرا
مین تو کیا میری بلا بہی نہین آتی اس جا	خود بخود ہون حیران کہ آنا ہوا کیون یان میرا
کیا کہون خواب ہے یا عالم بیداری ہے	غیر ہی حال اسی فکر مین جانان میرا
کون تو نام ترا کیا یہہ محل کسکا ہے	جان گہبراتی ہی اور دل ہے پریشان میرا

بیان قمر شہزادی کا

خیر جنگل مین رہے شہر مین کیا کام ترا	صبح ہوتی ہی نظر آئیگا انجام ترا
سینہ بہ بولی ہی سکی مین شہزادی ہون	ہے قمر نام مرا شمس ہے گر نام ترا

اگر دون یہ یاد ان چہپا ہوا ہے
اوس بت [illegible] ہوا ہے
[illegible]
کاٹلی بلا [illegible] ہے
زلفون کا [illegible] ہوا ہے
نام [illegible] زخم دل [illegible]

روز سورج یہہ سناتا ہی مقابل ہوکر
چرخ چارم بہی اونچا ہی بہت بام ترا

ق

سیکڑوں مجہہ سے ہین خورشید بیابان ذرے
عالم افروز ہی جلوہ سحر و شام ترا

بیان شمس شاہزادے کا

گو ہون سلطان زمانہ پہ گدا ہون تیرا
آج سے بندہ بیدام بنا ہون تیرا

بر نہیں خنجر ابرو کا ترے گہایل ہون
بسکہ کشتہ شمشیر ادا ہون تیرا

آ نہ یون عیش میں رکہتا ہو ترے پاؤن پہ سر
ای پری چہرہ مین دیوانہ ہوا ہون سر سر

تیری اِس چاند سی صورت کے فدا رشک قمر
گرچہ ہون شمس پہ خاک کف پا ہون تیرا

یہہ کہکر پاؤن پہ سر رکہدیا

بیان قمر شہزادی کا

ہای قسمت نے بُرے پیچ مین ڈالا ہی مجہے
چل نکل دور ہو کیون آج ستاتا ہی مجہے

سر کو کیون پاؤن پہ رکہتا ہی ارے نامحرم
ہٹ ذرا دور کہ اس شوخی پہ غصا ہی مجہے

دیکہہ لینا ابہی کہو لتی ہون تیری مشکین
ارے ہی کوئی کہ یہہ نا ہنہ لگاتا ہی مجہے

بیحیا شوخ دغاباز ہے بازاری ہے
اسد آباد کا شہزادہ بتاتا ہی مجہے

پریوں کا کچہہ شرمگین ہوکے نا اور دونون بدستور سوجانا پریوں کا
شمس شہزادے کے پلنگ کو اسد آباد پہونچانا

تیسرا پردہ

شمس شہزادے کا خواب سے ہشیار ہوکر ادہر ادہر دیکھکر گھبرانا اور رات کی سرگذشت کے خیال مین یہہ اشعار زبان پر لانا

حال کسکو شب فرقت کا سناؤن ہی ہی — چاند کو میرے کہان ڈہونڈہ کے لاؤن ہی ہی
عالم خواب تہا کل رات کو بیداری تہی — سرگذشت غم دل کسکو سناؤن ہی ہی
حال سنبل کیطرح سخت پریشان ہی مرا — سنبلہ پور کو کسطرح سے جاؤن ہی ہی
سحر تہا کہ غضب کوئی افسون کہ طلسم — کون تہا زیب بغل کیا مین بتاؤن ہی ہی

غزل زبانی شمس شہزادے کی

آجائے اگر آج گل اندام ہمارا — ہو غیرت گلزار ارم بام ہمارا
کیا کہئے کہ کیا ہجر مین ہے کام ہمارا — زحمت سے مبدل ہوا آرام ہمارا
گر غم نہ رہا پاس تو حسرت ہی رہی پاس — تنہا نہ رہا یہہ دل ناکام ہمارا
دن رات بہری رہتی ہے آنکہ وہین سی اشک — ساقی کبہی خالی نہ رہا جام ہمارا
مین اوسکو پکارا تو وہ جہنجہلا کے یہہ بولا — لینا نہین اچہا کوئی ہان نام ہمارا
رہتی ہے جو یون حسرت دیدار ستمگر — جی لیگی مگر یہہ ہوس خام ہمارا
ہر روز نیا شکوہ بیداد ہے پیارے — دُہتا ہی غضب کیا دل ناکام ہمارا

غزل دوسری زبانی شمس شہزادے کی

جان بھر عاشق کی ہے روز بہاری اندنون | او نکا ہر موی مژہ ہے اک کٹاری اندنون

لگ گئی ہے دل مین ہجر کی کٹاری اندنون | اشک کے بدلے ہے خون آنکھون سے جاری اندنون

کیون نہ بڑھ جائیگی اپنی بیقراری اندنون | ہے غضب صورت تمہاری پیاری پیاری اندنون

ہجر مین ہے اک گل عشق کے خواری اندنون | خون رلاتی ہے مجھے باد بہاری اندنون

یاد آتی ہے وہ صورت پیاری پیاری اندنون | خود فراموش کرتی ہے دوری تمہاری اندنون

خون روتا ہے مرا ہر زخم کاری اندنون | تیغ ابرو کا ہے اوسکی فیض جاری اندنون

باغمین بے یاری شمشاد دل بانگ صور | فتنۂ محشر ہوی فصل بہاری اندنون

انتظار جان جان بھی نہ سے کچھ کم نہین | دم شماری ہو گئی اختر شماری اندنون

بیکلی سے تنگ آیا ہون دل بیتاب کی | دمبدم بڑھتی ہے میری بیقراری اندنون

پاؤن اب حد سے بڑھاتا ہے جنون چشم یار | جا ہے گردن کو میری طوق بہاری اندنون

دیدہ بازی سے کئے گھاین ابرو یار نے | ہو گئی بیکار بوندی کی کٹاری اندنون

تیر مژگان تیغ ابرو سے مرا یار خستہ ہون | ہر بن مو سے ہے اپنے خون جاری اندنون

سر ہزارون کے ہوے جاتے ہین قربانی یار | جب نکلتا ہے خرامان وہ سواری اندنون

کیا خیال زلف جانان نے جنونی کر دیا | ہے ہزارون ہیچ مین قسمت ہماری اندنون

نو بچاس گھڑی دو گھڑی اور بھی
تھا غائب گھڑی دو گھڑی ابھی تو
تھے پاؤن گھڑی دو گھڑی اور بھی
اقامت گھڑی دو گھڑی آ بھی ہے دل
شب غم گھڑی دو گھڑی اور بھی

۳۹۵

سخاوت گھڑی دو گھڑی اور بھی
نفاست گھڑی دو گھڑی
وہ بیمار گھڑی دو گھڑی اور بھی
اعانت گھڑی دو گھڑی
لطافت گھڑی دو گھڑی اور بھی

[illegible] ان انہون پر رنگ [illegible] پیدا ہوا تہا
یعنی گورے گالو پر اوسکا خط [illegible]
[illegible] دیکھا وہ سبز ہوا تہا [illegible] تو ان [illegible] پیدا ہوا تہا
[illegible] آئی [illegible] اور گئی اور بہی
[illegible] پرتو [illegible] طوفان بپا

کیون کمان ہو کر نہ چلاوے نگاہین گوشہ سے تمام	تیر ابرو کا لگا ہی زخم کاری اندنون
خوابہین بہی خیال سے جاتا ہی نہین تیرا خیال	رات دن رہتی ہی مجہکو انتظاری اندنون
مجہپر اوسکی زلف کا کیا کیا ستم ہی آج تمام	ناتوان مین اور یہہ زنجیر بہاری اندنون
دیکہکر صورت کو میری عشق روی یار مین	محو حیرت ہوگئی ہی خلق ساری اندنون

لیچلا قاتل کے کوچہ مین مجہے پرتو یہہ پہر
کہینچکر چہاتے شوق زخم کاری اندنون

ہولی زبانی شمس شہزادے کی

غم نے ایسا گہلایا	مجہے مور لاغر بنایا
لله کوئی یہہ احوال میرا	پرتو پیا کو سنانا
گرمی جدائی کی کرتی ہی ٹہنڈا	کس سے بولون کس سے بولون مرا حال ہی یہ

مجہے مور لاغر بنایا

غزل تیسری زبانی شمس شہزادے کی

کہتا ہی دل زار کہ برمین تر ہوگا	جاونگا سفر آج مین گہر مین تر ہوگا
حسن لب و دندان صنم پیش نظر ہے	دم بہر ہوس لعل و گہر مین تر ہوگا
گم یار کا کوچہ تو نہین ابج فلک سے	کیا جاوے وہان برج قمر مین تر ہوگا

ہر اک ذرہ ظلمت بن ہی جلوہ گر وہ
تہی اک نظر اور سویدا ہوا ہے
جسے ہم کہتے ہیں [illegible] پرتو زمانہ
[illegible] کا شیدا ہوا ہے
پہہ [illegible] کسی کی رہی ہے
[illegible] ہوس پری صورت کے
[illegible] عاشق [illegible] دل [illegible]

[illegible] دل لگی ہے
[illegible] زبان [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

رہتی ہی مجہے فکر قمر اور ہوس شام	ہون شمس ہہ داماں سحر مین نہ ہوگا

کہتا ہے سخن روشنی طبع کے باعث
کیا لطف جو ریوں کی نظر مین نہ ہوگا

ایک گہوڑے اور ایک جوڑے سے شمس شہزادہ کا فراق قمر شہزادی مین اور اہونا

چوتھا پردہ

قمر شہزادی کا خواب سے بیدار ہوکر اپنے مین آپ یہہ غزل پڑہکر شمس شہزادے کے لئے زار زار رونا

کیا کہوں ہی ہی قمر کا آج کیا نقشا ہوا	چاندنی مین چاند پر اک شمس کا سایا ہوا
یا الٰہی شب کو تہی بیتاب یا مین مست خواب	کچہہ نہین معلوم کس کا یہان آنا ہوا
کہہ گیا مجہہ سے ہون شہزادہ اسد آباد کا	مہ کے کوٹھے پہ گذر کس مہر طلعت کا ہوا
تا میری آبرو کے چور کو ڈہونڈون کہان	دل رہی ہی ہو تمہین چہپات کیا تہا کیا ہوا

غزل زبانی قمر شہزادی کی

رات بہر کا کل دلدار نے سونے نہ دیا	دو گہڑی چین سے اس یار نے سونے نہ دیا
یاد کے ابروی خمدار نے سونے نہ دیا	ہای دم بہر مجہے تلوار نے سونے نہ دیا
کبہی بیدار نگ آتا تہا کبہی رستے تنگ	رات بہر آپ کے اقرار نے سونے نہ دیا

[illegible]

[illegible]

ٹیس اوٹھی کبھی لیٹا تو کبھی درد اٹھا	ساتھ اپنے مجھے بیمار نے سونے ندیا
نیند کی آنکھہ تو نظروں مین سمائی ہی رہی	ایکدم بھی نگہ یار نے سونے ندیا
یاد جو مین اوس گل کو کیا جھنجھلا کر	ہائی مجھکو خلش خار نے سونے ندیا
دیکھتا خواب مین اوسکو تو برا کیا ہوتا	مجھے کمبخت دل زار نے سونے ندیا

آنکھہ پہوٹے جو مری آنکھہ لگی ہے پرتو
صبح تک درد دل زار نے سونے ندیا

ٹھمری زبانی قمر شہزادی کی

ہان ری سکی کیسے گجاروں دن رتیان	گھڑی پل چہن موہے چین نہین پرت
اپنے پیا کی سنت ہون مین بتیان	ہان ری سکی کیسے گجاروں دن رتیان
پرتو پیا کو مین کیسے دیکھون	جیا ترپت ہی ترس رہین انکھیان

ہان ری سکی کیسے گجاروں دن رتیان

قمر شہزادی کا کہکشان وزیرزادی کے ساتھہ جوگن بنکر پھرتی ہوئی جنگل کو نکلنا

کس روز ہائی یہ ستم آسمان نہین	بیمہری زمانہ سے کب دل تپان نہین
مارا ہی شمس نے اسدآباد شہر کے	آرام رات سے مجھے اک آن نہین

[illegible]

گو ہون قمر پہ شمس سے چارہ نہین مجھے
بے روی یار صورت تاب و توان نہین

دل مضطرب ہے جب سے وہ دلبر جدا ہوا
بیکل ہے جان جب سے وہ آرام جان نہین

روشن دلون کو پرتو خورشید چاہئے
منظور عاشقان شب ہجر بتان نہین

ہولی زبانی قمر شہزادی کی

داغ کسکو دکہاؤن
کسسے حال دل کا سناؤن

روتی ہون بادل کے مانند شب بہر
دیکہی نہین جب سے دلبر

صورت دکہاؤ پرتو پیارے
ہای ہای ہای نہین دکہہ مین کوی

کسسے حال دل کا سناؤن

غزل زبانی قمر شہزادی کی

وہ بت اگر فغان کرون مین تو کیا کرون
تنگ آگیا ہون ضبط کا مین کیا کرون

دن رات کے عذاب سے چہوٹیگی جان زار
قاتل کا شکریہ تہ خنجر ادا کرون

ملجائیگی نجات غم ہجر یار سے
سر اپنا نذر برش تیغ جفا کرون

کہو یا گیا ہی کوی بتان مین دل حزین
کعبہ کو جاکے ناصح نادان کیا کرون

ہیہات تنگ کرسکا ہے مجھے
پرتو شب فراق کے حق مین دعا کرون

سخن جو ہے بر وال ہے [illegible]
کسی بات بات ہے لال ہے [illegible]
شہنشاہ ذی شان ہے بین اقبال ہے [illegible]
[illegible] پرتو [illegible]

[illegible] اسیدہ نہی
نفضل خدا [illegible] اسیدہ نہی
[illegible]

۳۹۹

[illegible]

شاہ جن کا سایہ کیطرح وارد ہو کر قمر شہزادی کو اوڑا لیجانا اور کہکشان وزیرزادی کا سنہہ پر ہوش ملکہ فراق قمر شہزادی مین یہہ غزل گانا

گر خود گلا نہ کاٹ کے مر جاؤن کیا کرون
کب تک فراق خنجر ابرو سہا کرون

اس سال سوئے دشت نہ جاؤن تو کیا کرون
طعنے جنون کے جوش کے مین اور سنا کرون

گلگیر رشک سے سر اغیار کٹ نہ جائین
شمع عذار یار پہ گر مین جلا کرون

شیخ اور گبر دوست نہ سمجھینگے کیون مجھے
جا جا کے بتکدے مین جو یاد خدا کرون

آتا ہے تیغ ہاتھ مین قاتل لئے ہوے
بڑھ بڑھ کے دہان زخم سے کچھ التجا کرون

بیزار ہو نہین ہجر بتان مین جو زیست سے
پروردگار رب تجھے دشمن ہی کیا کرون

اس مین بڑا مزہ ہے امید وفا مجھے
ظالم کے دل مین یہہ ہے کہ پہر کچھ جفا کرون

حاصل ہوا نہ وصل خوشامد سے یار کا
جیہین ہے اب زبان کو صرف دعا کرون

پرتو ہون ایک شوخ کی قامت کا شیفتہ
زنجیر کی صدا سے قیامت بپا کرون

نوحہ بانی کہکشان وزیرزادی کی

ہای ای میرے پروردگار مین نے تیسرے دن کا چاند تو نہین دیکھا کہ پایہ ہو خون بنگا سے دل ٹوٹا جنگل مین کہکشان لٹ گئی مصیبت کی ماری قمر شہزادی سے چھٹ گئی

401

غزل زبانی کہکشان وزیرزادی کی

صورت کبہی دکہلائیے او ماہ تمہاری	انکہون کی قسم دیکہتے ہین راہ تمہاری
دیکہا نہ سنا ایسا کسی شوخ کو ہمنے	کیا بات ہے ای جان جہان واہ تمہاری
ہے مہہ ورق گل یہ کوئی افعی پیچان	عارض یہ نہین زلف یہہ افعی تمہاری
گیسو جو بڑہے جاتے ہین بل پڑتا ہے ہمین	کسدرجہ ہے نازک کمرای واہ تمہاری

سرکار محبت سے ملیگا نہین کچہہ اور

پر تو ہی زر داغ ہے تنخواہ تمہاری

ہولی زبانی کہکشان وزیرزادی کی

بیکلی ہے نہایت	جدائی ہے تیری قیامت
دیدار مشکل ہے وصل کی کیا بات	یہہ ہی مقدر ہے صبحہات
بیہوش ہون ہای روروکے دن رات	کوئی بولو کوئی بولو رؤف بیاسے

جدائی ہے تیری قیامت

اوسی جنگل مین شمس شہزادہ کا پہنچنا اور آبدیدہ ہوکر فراق قمر شہزادی مین یہہ غزل گانا

مجہہ سے پوچہو نہ مقدر کی کہانی لوگو	داغ دل ہے یہہ کسی مہ کی نشانی لوگو

ڈہا ئیگی خانۂ تن کو یہہ مقرر اک دن — ابر وریزی ہی اشکون کی روانی لوگو
دور اگہون سے وہی خواب ہین نزدیک وہی — ختم اوس شوخ پہ ہی شعبدہ دانی لوگو
سوز فرقت سے نہین دیدۂ گریان کو گزند — عین گرمی مین ہی ان چشمون مین پانی لوگو
ترک بطالت سے جو ممکن ہی نہین تجہکو — رکن عنصر ہی مگر اگہہ کا پانی لوگو

غم مین اوس غیرت لیلی کے یہان پر تو نے
خاک کیا کیا نہ بیابان کی چہانی لوگو

شمس شاہزادے کا کہکشان وزیرزادی سے سوال

ای پریرو حور جمال تو کس کے فراق مین مبتلا ہی اور اس صحرای لق و دق مین تیرا آنا کیا ہے کیا کسیکی عاشق زار ہو دیو فراق سے دو چار ہو۔

جواب کہکشان وزیرزادی کا

کیا خوب چلو صاحب اپنا راستہ لو۔ تمہین ہم اپنا حال کیا بتائین۔ خود اجنبی ہو۔ غول بیابان کی شکل سر صحرا۔ بس بس جاؤ میرا مغز نہ کہاؤ

آگے اس وحشت مین تقدیر مری پہوٹ گئی — سنبلہ بود کی شہزادی سے مین چہوٹ گئی
ہای شمس اسد آباد نے دیوانہ کیا — غیب شہزادی ہوئی آس مری ٹوٹ گئی

یہہ سنتے ہی شمس شہزادے کا بے اختیار زبان پر لانا

ہائے قسمت وہی شہر اسد آباد ہوں میں	جھوٹ کرتا ہے بیچین ہوں ناشاد ہوں میں

پھر باہم شمس شہزادے اور کہکشاں وزیرزادی کا گلے ملکر رونا اور سبھا پری کا اتفاقیہ وہاں موجود ہونا

سوال سبھا پری کا

بتلاؤ کہ تم کون ہو آئے ہو کہاں سے	مضطرب دل ہے چشم تر اشک فشاں ہے

جواب کہکشاں وزیرزادی کا

بیکل ہوں فراق مہ خورشید نشاں سے	کیا پوچھتے ہو حال بلا کہکشاں سے
کہہ سکتے نہیں حال دل زار زباں سے	یہ شمس ہے اور شہر ہے انکا اسد آباد
جینے سے جو ہونگے تو بیزار ہو جان سے	شہزادی کو صحبات ستمہ جس نے اوڑایا

زبانی سبھا پری کی

کیونکے کچھ راج ہے بچھڑو کو ملا لاتی ہوں	چلو اٹھو میں پرستان کو لیجاتی ہوں

سبھا پری کا شمس شہزادے اور کہکشاں وزیرزادی کو تخت پر بٹھلا کر پرستان کو لیجانا

پردہ پانچواں

اندر ثریا پری کی

سبہا مین آج ثریا کی آمد آمد ہے
بہار باغ تمنا کی آمد آمد ہے

قدم قدم پہ عیان کوہ طور کی طلعت
ضیای دیدۂ بینا کی آمد آمد ہے

غزل زبانی ثریا پری کی

رکن تشبیہ مین دہن تنگ کے برابر ہوتا
آدمی ہونے سے بہتر تھا کہ پتھر ہوتا

زلف ہوتا تو سیہ بختونکا سرور ہوتا
مانگ ہوتا تو مین حسن سر دلبر ہوتا

لعل ہوتا تو شبیہ لب دلبر ہوتا
ہوتا دانتوں سے مشابہ جو مین گوہر ہوتا

دل مین ہوتا بت کافر کے شرر گر ہوتا
رہتا آنکھون مین نظر بنکے جو لاغر ہوتا

خار ہوتا تو مین پلکون کے برابر ہوتا
پھول ہوتا تو شبیہ رخ دلبر ہوتا

مسی ہوتا تو ترے ہونٹھ کے بوسے لیتا
مہندی ہوتا تو بہار کف انور ہوتا

آسمان ہوتا تو آغوش مین رکھتا اسکو
پاس اوس چاند کے ہوتا اگر اختر ہوتا

پٹکا ہوتا تو کمر ہی سے لگا رہتا مین
ٹیکا ہوتا تو ترے ماتھے کا زیور ہوتا

قمری ہوتا تو مین شمشاد پہ ہوتا قربان
ہوتا بلبل تو گرفتار گل تر ہوتا

ہاتھ سینے کو لگاتا مین جو ہوتا محرم
بوسے لیتا جو نقاب رخ دلبر ہوتا

شانہ ہوتا تو کبھی زلف کو چھوتا دن رات
ہوتا آئینہ تو منظور سکندر ہوتا

چمپکلی ہوتا تو تری چوٹی کی ہوتا رونق
پہنچی ہوتا تو ترے ہاتھ کا زیور ہوتا

زینت چشم صنم ہوتا جو ہوتا ابرو — حسن رخ ہوتا اگر مین خط اخضر ہوتا

ریزہ ہوتا تو کبھی دن وہ لگاتا منہ سے — خاک ہوتا تو سر دامن دلبر ہوتا

بالا ہوتا ترے کان مین کچھ کہہ سکتا — گہنگرو ہوتا تو کوئی فتنۂ محشر ہوتا

زلف ہوتا تو مجھے سر پہ چڑہاتا وہ کبھی — خال ہوتا تو پسند رخ انور ہوتا

گورے گالون کی سب دن و زبلائین لیتا — مین سیہ بخت اگر زلف ستمگر ہوتا

چہیڑتا مجھکو ہر اک زہرہ شمایل ہر دم — تار طنبور ہی ای کاش مین لاغر ہوتا

سرو اک قامت بے سر ہے چہا ہے مین ورنہ — ہوتا معشوق چمن اوسکو اگر سر ہوتا

گرچہ کہتے ہین فریادی ہے آپس کا گلہ — مجھ سے ہوتا ہی تو زشتی مقدر ہوتا

دامن یار تلک ہاتھ پہنچتے جو کبھی — بہول جاتا مین یہ کچھ جا ہے یا ہر ہوتا

تو وہ خوش قدی جو گلزار مین جاتا ہے — رکہتا قدمو نپہ ترے سر کو گر سر ہوتا

شیشہ ہوتا تو سر دست وہ چہوتا پر تو
بوسے اوس مست کے لیتا جو مین ساغر ہوتا

غزل دوسری ثانی ترباری کی

دل محزون بسا سکن کسیکا — مبارک با دہی شیون کسیکا

سلیمان کی قسم جلوہ نرا ہی — پری بن بن کے حسن ظن کسیکا

بہلا کیا خاک مین سورج کو دیکھون | نظر مین ہی رخ روشن کسیکا
بتاتا ہی جیسے عالم مہ نو | وہ ہی نقش سم توسن کسیکا
یہہ دست شوق کی گستاخیان ہین | کہ پرزے ہو گیا دامن کسیکا
ہماری جان لیتا ہے سر بزم | اوٹھا کر دیکھنا چلمن کسیکا
ستا برق تبسم سے کسیکی | الہی جل گیا گلشن کسیکا
ہوا مکشوف گرچہ ضبط ہی تھا | زبان حال سے شیون کسیکا
یہہ دو دن کی بہارین ہین بہاری | او پہر کر بول اٹھا جوبن کسیکا
جلے بہیلی بلا مجہہ سے جو وہ بت | کہ مفرہا ہوا دشمن کسیکا
گرا کرتے ہین آنسو بنکے موتی | نظر مین ہے جو در دامن کسیکا
مرے رونے سے حسن اوسکا ہی روشن | کسیکی شمع ہی روغن کسیکا
نہین آئینہ گردون مین خورشید | ہی یہہ عکس رخ روشن کسیکا
اوڑادون دامن صحرا کے پرزے | جنون کی وجہ ہی دامن کسیکا
عجب انداز سے ملتے ہین دونون | کسیکی حلق اور گردن کسیکا
کیا افلاک کی گردش نے آباد | کسیکا گلشن اور مدفن کسیکا
ہین دونون چاک کرنے مین برابر | کسیکا جیب اور دامن کسیکا

سناکرتا ہی ہنس ہنس کر زمانہ | کسیکا قہقہہ شیون کسیکا
بہار آئی ابہرتے ہین برابر | کسیکے داغ دل جوبن کسیکا

سبق ہے غنچہ ہستی مین پرتو
کسیکا آمدن رفتن کسیکا

بقافیہ بر غزل — **غزل میری زبانی ثریا پری کی** — شیخ امام بخش ناسخ لکہنوی

سر کوہکن و قیس کا قدمو نہ جہکا ہے | شیدا ترا ای جان ہمہ تن ظل ہما ہے
جلد آ ہجے کیا ساقی گلفام ہوا ہے | جلتی ہے ہوا سرد سیہ ابر اوٹہا ہے
ستی شب وصل صنم عیش فزا ہے | شیشے کا گلا جام کے ہونٹون مین دیا ہے
دل حلقہ ماتم مین ہے غم دل مین بہرا ہے | آتی ہی صدا سینے سے یہ زمزمہ ا ہے
اٹہتے ہین مری آہ سے ہی فتنے ہزارون | انداز تری چال کا کیا خوب اوڑا ہے
اندہیری آنکہون مین مری روشنی ماہ | فرقت مین شب چاردہ بہی کالی بلا ہے
تصویر بتان کیون نہ رہے دل مین ہمارے | اس عکس کے جلوے کو یہ آئینہ بنا ہے
خون پینے مین حاصل ہے ہمین عمر خضر کی | دل غم مین کسیکے قدح آب بقا ہے
ہر ایک کو آتا ہی مصیبت مین خدا یاد | ساقی کی جدائی مین سبو وقت دعا ہے
اچہا مجہے جی بہر کے تو خوب ستا لو | ہر ظالم و مظلوم کا مختار خدا ہے

٤٠٧

کیوں اڑ گیا دیکھ کے وہ گوری ہتھیلی — کیا ہوش مرا ہمسفر رنگ حنا ہے
سب دیکھ سکے ہیں کام رقیبوں کی خطا کیا — میرے دل نالاں کو دشمن سے گلا ہے
کیا تفرقہ انداز ہے ظالم کی جدائی — دل بر سے جدا ہے نظر آنکھوں سے جدا ہے
سامان اجل ہے ہوس و آز کے ہاتھوں — کیا خوب کہ بدہضمی کو کہتے ہیں وبا ہے
غم کھانے سے ہاں باز نہ رکھنا مجھے ناصح — پرہیز مریضان محبت کو برا ہے
لاحول ولا کا ہیں شیطان کے بیلن — سنتے ہیں کہ ہمسے وہ پریزاد خفا ہے
خورشید و قمر تک نظر آنے لگے پرتو — اوسکے رخ روشن کا تصور یہ بندھا ہے

آمد شتری پری کی سبھا میں

سبھا میں بخیرت شتری کی آمد آمد ہے — یہ ایک شاہد رعنا کی آمد آمد ہے
اداؤں میں اسکی ہزاروں ہیں نیم جان بسمل — عجب دلبر زیبا کی آمد آمد ہے

غزل زبانی شتری پری کی

ناز و انداز و ادا میں دلربا کسکو کہوں — اک سے اک اچھے ہیں تینوں میں برا کسکو کہوں
چال میں فتنے قیامت کے نظر میں شوخیاں — ہر کڑی ہے بات کی مجھکو برا کسکو کہوں
دل اسیر زلف پیچاں ہاے بند دیدہ نگہ — ایک ہیں اے برق تجلا مبتلا کسکو کہوں
درد غمخوار جگر حسرت انیس دل مرے — سوچ ہے اے بیوفا میں بیوفا کسکو کہوں

سبحہ و زنار کہتے ہیں برابر شیخ دگبر	ہوں اسی چکر میں شیدا ہی اکسکو کہوں
دولت فرقت میں نہیں تیرے سوا ای دیدہ دل	کیا کروں تجھہ سے بولوں ماجرا اکسکو کہوں
حسن میں یکتا بھلا پھر کون ہی ای شاہ حسن	تو ہی یکتا مہر وش تیرے سوا اکسکو کہوں

اک سے بدتر ہے یوم الہجر لیل الانتظار
ہیں برا اکسکو کہوں پرتو بھلا کسکو کہوں

غزل دوسری زبانی ستری پری کی

شکوہ ہی آسمان سے تجھہ سے گلا نہیں	یہہ بھیری ستارو کا تیری خطا نہیں
روی صنم کا کون ہی جو مبتلا نہیں	زلف سیہ کے پیچ سے کوئی رہا نہیں
بوسہ حضور ہوش میں میں نے لیا نہیں	جرأت معاف بندے کی اسمین خطا نہیں
عاشق اگر وفا کرے تو بیجا نہیں	معشوق وہ نہیں ہی کہ جو بیوفا نہیں
افسوس ضعف ہجر نے کیا کیا کیا نہیں	روتے ہیں اور نالوں میں اپنے صدا نہیں
جو ماہ وصال میں لب شیرین کو اسقدر	مسی کا رنگ ہونٹوں پر اوسکے جما نہیں
بعد صیام عید ہی یروزہ دار کی	تکلیف اگر نہو تو مزا عیش کا نہیں
پرواز پری طایر جان ہی فراق میں	دیکھہ میں کسیکا سیج ہی کوئی آشنا نہیں
قد غضب کے ہیج با تکہہ ہوئے نصیب	ہمکو گلا ہی دل سے کسی سے گلا نہیں

بسمل ہین طایران چمن سنکے نالے کو
خنجر کی دہار ہی یہ ہمارا گلا نہین

باہم ہی ربط نکہت و باد بہار کا
اوس زلف تک بلا سے مین کوئی دم جدا نہین

خاموشیان سوال پہ تو کب تلک
کچھ کہہ تو دے زبان ہے ظالم ہی یا نہین

شیشہ ہی جی ہی جام ہی گلشن ہی ابر ہے
بے یار لطف بادہ کشی ساقیا نہین

کیا خاک لطف زیست کا فرقتین ہوں
واللہ ایسے جینے سے مرنا برا نہین

جلوے ہین تیرے عارض روشن کے شمع مین
اے مہ اس انجمن مین کوئی دوسرا نہین

ہے دیدنی نزاکت جانان خدا گواہ
مسی کا رنگ تک بھی لبون پر جما نہین

کشتے ہین لاکہون حلق بریدہ کیان مین تری
یہہ کوئی تیغ تیز ہی ایجان گلا نہین

اللہ رے نازکی کمر یار کی کہ واہ
مضمون ہی اوسکا شعر مین باندہا گیا نہین

کیونکر کہون نہ دوست مین حسرت کو بدبو
کوئی رفیق ہجر مین اسکے سوا نہین

دیوارین پہاندین ڈہونڈ کر کہاین تاب کی
خانہ خراب کے لئے کیا کیا کیا نہین

گرمی سے تنگ کے کہا دل کی یاد نے
سب کچھ ہی اس مکان مین لیکن ہوا نہین

قاتل گلا ہی ہے کہ تو نے کیا نہ قتل
کسکا رب گواہ ہی شکوا ذرا نہین

پھر کہین ہی خون کسی بادہ خوار کا
کیون ساقیا شراب انکا پیا روا نہین

ہوتی ہی گرد بت کافر کے ہون مین
پاؤن کو ہاتھ وصل مین چھونے دیا نہین

پہرتے ہیں لڑکے ہاتھ مین پتھر لئے ہوئے
دیوانہ گھر کا تمہارے بنا نہین

اپنوں کا طعنہ غیر کی گالی ہوئی نصیب
اوس پہ یہ ہے کہ خلق مین کیا کیا سنا نہین

تھے ہین تنگدست اسیر بلا ہین شاہ
راحت سے رنج رنج سے راحت جدا نہین

مہندی کے ہاتھ پاؤں مین ظالم نے یون لگا
خون شہیدناز ہی رنگ حنا نہین

کرتے ہین بورئے پہ فقیر اکتفا تو کیا
کچھ بوریا ہی بوریا سے جدا نہین

عشق کمر نے جو کہ ہے ہی لاغر کیا مجھے
کچھ اسمین تیری بال برابر خطا نہین

افسوس کا مقام ہے اللہ کی قسم
برقؔ بتون مین سب ہے مگر اک وفا نہین

غزل تیسری زبانی شیری بدری کی

ہے مرثیہ وصف لعل حسین پر قلم
دکہلاتا ہے جلوہ شام و سحر قلم

لکھتا نہین مین خط کو ہی ظالم کو اسلئے
ہوتا ہے تصویر سر نامہ پر قلم

کیونکر رقم ہو حال مری بخت جانی کا
ٹکھات لوہا ٹوٹ گئے نیشتر قلم

تحریر فتنہ سازی چرخ کو باغ مین
برگ خزان کے ساتھ ہے بلبل کا پر قلم

لکھتا ہو عارض دل غیر کا اوسکے وصف
بنتا ہے شاخ گل ہی گہ نیشکر قلم

انجان وصف سینہ رنگین یار سے
ہوجائیگا ہی شجر ثمر قلم

رباعی
[illegible]
ستمگر نہیں ہیں نا صبور
[illegible]
دل کی خطا ہی اور نظر کا قصور
[illegible]

رباعی
[illegible]

[illegible]

مضمون کر رہا ہوں رقم درد دل کا آج | گویا بنا ہوا ہے مری چشم تر قلم

لکھنا جو ہو رقیب ستمگر کے نام پر
پر تو ضرور ہوگا محبت کا سر قلم

غزل چوتھی زبانی نثری پری کی

کردیا ہمکو غضب ناز نظر دیکھیں تو | اور کیا کرتا ہے پھر عشق کر دیکھیں تو
دم غنیمت ہے ذرا منہ سے نقاب الٹا دو | کچھ تو جی بھر کے بچھے رشک قمر دیکھیں تو
اعتبار آپ کو باتوں میری وفا کا جو نہیں | یہی بیداد کبھی غیر پہ کر دیکھیں تو
حسرتوں سے ہے دل ویران ہوا آباد ابھی | آگے ہو لیجے ادھر آپ کا گھر دیکھیں تو
ہاتھ اوٹھاے دعا کو تو کشش پر دل ہی | کون دکھلاتا ہے دونوں میں اثر دیکھیں تو
کرتی ہے وصل کی تدبیر دعا و تسخیر | پر کشش آپ کی اے حضرت دل دیکھیں تو
ناز اوٹھیگا کسی غیر سے توبہ توبہ | ابھی جب تمرا دل میرا جگر دیکھیں تو

خال ابرو کے قریب اوسنے لگایا پر تو
شاخ شمشیر کی کیا لائے ثمر دیکھیں تو

غزل پانچویں زبانی نثری پری کی

جو تنے مد نظر اونہیں تو یہاں ہیں ہی نہیں | پکار کہتا ہوں شہر دان میں [illegible]

[illegible]

۴۱۲

۴۱۳

وہ اپنے گہر مین رہین خوش اپنے گہر مین ہم خوش ہین
کسیکا درد اگر وان نہین تو یان بہی نہین

جو ہم تہے سینے مین انکہون مین ما حضور آتے
کرا تی لخت جگر وان نہین تو یان بہی نہین

اوسیکے واسطے یہہ کچہہ ہین آفتین ایدل
کسی سے مطلب اگر وان نہین تو یان بہی نہین

وہ محو حسن ہین ہم محو عشق ہین پر تو
اگر کسی کی خبر وان نہین تو یان بہی نہین

آمد شعری پری کی

بوند ضیا مین باوُن میرے عطر تنگ بہری ہے
ہی عرش بر دماغ کہ شعری پری ہے
بستی کا نام تنگ نہ رہا اسکے اوج مین
کہوتے ہین شادیان جہان سب بہری ہے

غزل زبانی شعری پری کی

فراق ہجر مین مژدہ وصل اجل پایا
معقدر کے فدا ہمنے عجب نعم البدل پایا
ہوا دم بند زنجیر و کمند و تیغ و خنجر کا
بریدہ جب ہے تیرا ابرو و گیسو مین پایا
کبہو ان کو دیکہہ کر اوس قد موزون نے کہا دل
نہال قامت سرو خرامان نے یہہ پہل پایا
جگہہ ہی دیدہ اغیار مین صدر جبا اسکی
تن لاغر میرے خوب رتبے کو محل پایا
لگا یا خال عنبر برومی پشم مین اوس نے
الہی غدر ہے سیہ دکعبہ مین عمل پایا
نگاہ ابرو کو اور زبانی جان مژگان نے یہہ
سراپا ہمنے اوس محبوب دل ہی کا خلل پایا

رہی شب بھر ہمارے طالع بیدار کے جلوے
کبھی رشک قمر کو خواب میں زیب بغل پایا

گریباں کو سر رشتہ رہا صحرا کے داماں سے
برا ہو ضعف کا دست جنوں کو اپنے شل پایا

ہوس دیدار کی بر آئی نہ جب وہ مقابل تھا
مجھے غش آگیا حسن مقدر کا خلل پایا

یہاں بعد خرابی مال موذی ہاتھ آتا ہے
جو اجڑا خانۂ زنبور لوگوں نے عسل پایا

ترے دیوانے کا اقبال ہے یہہ دیدنی لیکن
بیاباں قیس سے فرہاد سے جبر اجبل پایا

ہمیشہ جلوہ لخت جگر ہے دیدۂ تر میں
شگفتہ ہمنے اس چشمے میں اک تازہ کنول پایا

تری منزل کو اے خورشید اوج حسن پرتو نے
کبھی بیت الشرف پایا کبھی برج حمل پایا

غزل دوسری زبانی شعری پری کی

بوسے دل حزیں نے ترے بیوفا لئے
ناحق نہ تجھہ غریب پہ آنکھیں نکالئے

یہہ خط رفتہ رفتہ بڑہیگا یاد دو
سودائی زلف یار کو اب سر سے ٹالئے

قاتل سے مرتے مرتے بھی ہمنے یہہ کہدیا
دہبہ گنہگاروں کا دامن سنبھالئے

ناصح جو کچھہ فراق میں مجھپر ہوا ہوا
بیجا بجا زباں سے نہ فقرے نکالئے

ہمراہ خط کے زلف بھی ہوتے ہیں خواب
کالی بلا کو سر پہ [illegible] نہ پالئے

بوسہ لیا ہے ہمنے یہ کہ مرے گال کا
جیسے ہے وقت پردہ [illegible] لئے

[illegible]

احباب جی تو پیتے ہیں لیکن غرور سے
پیر مغان کے نام کی پہلے نکال لے

پرتو دل حسین سے خبردار ہی رہو
یہ آستین کا سانپ ہے ہشیار پالے

غزل میری زبانی شعری پری کی

شب وصل جبر وہ عشق کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ بگڑ بگڑ کے کراہنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مرا [illegible] مانگنا [illegible] تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ وعدہ وہ مجھے بھولنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی جور ہو کہ پری ستم کوئی [illegible] ہو کہ [illegible]
تمہیں دیکھ کر مرا پوچھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جو ادا [illegible] ہو دل [illegible]
کوئی ہم سے عشق کا ماجرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

[illegible]
وہ وصال میں جو حجاب تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

[illegible]
[illegible] تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

[illegible]
[illegible] تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

لگا تھا [illegible] حسینوں کا ابھی پرتو [illegible] کیوں
وہ [illegible] یاد ہو کہ نہ یاد ہو

آہ [illegible] پری کی

[illegible]

وعدہ ماہ جبینان کا خدا حافظ ہے [illegible]

[illegible]

کہتے ہیں سیکڑوں کے گلے بات بات میں
اک حشر ہو ہی جائیگا اسکے بیان کے ساتھ

غزل زبانی سہاری کی

نکہت نے چمن میں گل سے کہا تو اور نہیں میں اور نہیں
میں مشک تو ہے تو نافہ تو اور نہیں میں اور نہیں

ہر گل نے یہی غنچہ سے کہا تو اور نہیں میں اور نہیں
کچھ فرق کشادہ و بستہ سوا تو اور نہیں میں اور نہیں

اڑتا جو ہما ہاتھ نہ آوا آگے فلک سے زینہ کا
کہتا ہی اڑا ہی دست ہما تو اور نہیں میں اور نہیں

باندھا جو تصور میں نے ترا پردہ دوئی کا اٹھ ہی گیا
کس منہ سے کہوں اب پھر تجھکو جدا تو اور نہیں میں اور نہیں

اختر نے چمک کے مہ سے کہا اے نور نیر تیرے میری ضیا
اک ہی ہیں حقیقت میں بخدا تو اور نہیں میں اور نہیں

دنیا میں عدم و شادی کی تو ہے یہی بس اک گھڑی
کہنے کو تو ہم دو ہیں جدا تو اور نہیں میں اور نہیں

ہر ساز سے کرتا ہے بیاں پردے میں سے ہر نغمہ کناں
ہے تیری ہی دم سے میری بقا تو اور نہیں میں اور نہیں

ہیں نور نے ظلمت سے یہ کہا تو مجھ میں ہوں تجھ سے جدا
ہر شے میں ہی باہم جلوہ نما تو اور نہیں میں اور نہیں

الفت ہی کیا تنگ دیکھیگا فرقت میں الم جنوں سے سدا
کہتا ہی غم اے یہ درد ترا تو اور نہیں میں اور نہیں

کیا عشق کر نے زار کیا **پرتو** کو میاں راہ فنا
منہ چڑھ کے عدم کہنے کو لگا تو اور نہیں میں اور نہیں

غزل دوسری زبانی سہاری کی

ہم اپنے حرم کا او من بت کی گلی کو اور کیا سمجھے
حجاب سمجھے او سے کعبہ سے قبلہ نما سمجھے

[illegible]

۴۱۷

کہین کیا ای پری تیری لب و دندان کو کیا سمجھے	گہر سمجھے اور اسکو لعل بے بہا سمجھے
اوسے انجم شفق اسکو او یاقوت اسے ہیرے	صدف اسکو گہر اسکو جو سمجھے ہی کیا سمجھے
جسم کو تیرے بجلی اور ابر اسکو بادل	غلط سمجھے برا سمجھے جو سمجھے ہمو کیا سمجھے
ہم اپنے ٹھنڈی سانسون کو اور اوس گلکے کوچہ کو	جنان سمجھے چمن سمجھے ہوا سمجھے صبا سمجھے
مسی ملکر لب و دندان پر آیا بام پر جب وہ	اسے سوسن اوسے نیلم کے ٹکڑے مبتلا سمجھے
یہ اک قطرہ ہی پانی کا وہ سنگ ناتراشیدہ	گہر دندان کو لب کو لعل گر سمجھے تو کیا سمجھے

اسے ہم صبح صادق سمجھے و اسکو کاذب ای پرتو
مسی مالیدہ اون دندان و لب کو اور کیا سمجھے

غزل تیسری زبانی سہاپری کی

عشق قامت سے تم عشق دین ملتا نہین	اس قیامت سے عدم کا راہزن ملتا نہین
تو بہ کیا تشبیہ ہے انسان کہان حیوان کہان	کبک کی رفتار سے تیرا چلن ملتا نہین
جو سبک رفتار ہین [illegible] تیرے نہین پابند وہ	لاکہ ڈھونڈو طایر بو ہی چمن ملتا نہین
مر رہے ہو کیون تلاش قیس مین ای زندان	بعد مردن عاقلو کہیں حجر کفن ملتا نہین

صورت بلبل ہین پرتو گلشن ایجاد مین
خار کہاتا ہون مگر وہ گلبدن ملتا نہین

عرض سہابری حضور راجہ اندر مین

خداوند نعمت قصور معاف۔ کل باندی نے قصد سیر کیا تہا۔ عین سیر و سفر مین دشت ہولناک کی رہگذر مین اک جوگن قدرت خدا نظر آئی۔ خانہ زاد بنا بر ملاحظہ حضور مین لائی۔ اگر حکم حضور ہو تو شریک محفل یہہ رنجور ہو۔

ارشاد راجہ

اری کون جوگن ہی یان او سکو لا | سنون تو کہی اوسکی کیسی صدا

عرض کہکشان

حضور اب لیجیے باندی کا مجرا | خدا نے یہہ درد دولت دکہایا
قمر شہزادی جب سے چہٹ گئی ہے | غضب ہے کہکشان جوگن بنی ہے

غزل زبانی کہکشان کی

رہیگا کب تک یہہ سینے مین دل اسیر قید فرنگ ہوکر
نکل ہی آئیگا اک نہ اک دن تری طلب مین امنگ ہوکر
شب جدائی کہان نکل جاؤن گہبرا کے اپنے مین تنگ ہوکر
پتنگ ہی یار کا نے کہا تا ہے ہای مجہکو پلنگ ہوکر
نمود خط کی نجا سکی یہہ چہپیگی عارض پہ زنگ ہوکر

رہیگا سبزہ یہ رفتہ رفتہ اس آبگینے پہ زنگ ہو کر

وہ شمع روشن ہی تو کہ ایجان شعلۂ طور رنگ بزم

کمال حسرت سے جل رہا ہی فروغ رخ پر پتنگ ہو کر

پھنسا ہی دل اپنا اک فرنگن کی زلف کے پیچ مین الٰہی

اگرچہ مدراس مین ہون لیکن اسیر قید فرنگ ہو کر

لڑائی انکھین جو اوس سے ہمنے تو رنگ چہرہ کا اوڑ گیا ہے

درست کہتے ہین اہل دنیا کہ لوٹ ہوتی ہی جنگ ہو کر

نگاہ تیرے فراق مین کی جو ای قسم ہمنے آسمان پر

ہر اک ستارہ جگر مین اپنے لگا ہی نوک خدنگ ہو کر

صفای عارض سے زلف شبگون سفید دکھلائی دے رہی ہے

مگر حبشستان مجکو جلوہ دکھا رہا ہی فرنگ ہو کر

جو سیر گلشن کو آئے وہ گل کبھی تو باد صبا مقرر

اوڑیگا بلبل کا ہوش سر سے ہمارے چہرہ کا رنگ ہو کر

لیا دل اوس ترک نے جو انکھین لڑا لڑا کر بجا ہی یہ تو

سنا ہی میدان رزم مین بھی تو صلح ہوتی ہی جنگ ہو کر

غزل دوسری زبانی کہکشان کی

ای کافر بے پیر جفا ہمپہ نکرنا	اللہ سے ڈرنا
مشتاق نظارا ترا کب تک یون ہی مرنا	کوٹھے سے اوترنا
یہہ معجزہ حسن خداداد بتان سے	بس اس سے عیان ہے
زلفونکا ہوا ہے رخ روشن پہ بکہرنا	پہر خود ہی سنورنا
ایدل تجھے منظور جو رونا ہو نکل جا	رہنا تو سنبہل جا
ہان ہان مری آغوش مین فریاد نکرنا	فریاد نکرنا
ارمانون سے ظالم دل ناکام بہرا ہے	یہہ رحم کی جا ہے
ای تیغ غم ہجر ترا کہیت نہ چرنا	احسان یہہ کرنا
پرتو ہو فدا آپ کسی پر نہ چہپاؤ	پہر کیا ہے بتاؤ
ہے یہ کبہی کرنا کبہی سہرا ہونکا بہرنا	اور آپ ہی سے مرنا

غزل تیسری زبانی کہکشان کی

ہمقافیہ غزل جناب — شریف مدالحی شاد حضرت مصنف

تیری گلی مین کیا تہ وہان جہان ہے	ای ماہ مہر دیہاق کی زمین آسمان ہے
تیرے سوا ای قاب عاشق مین کچہہ نہین	ارمان تیرا دل ہے ہوا تیری جان ہے
کسطرح اوسکو شاہد رعنا نہ بولئے	سورج کا دن کو چاند کا شبکو گمان ہے

دنیا میں ہمکو گہر جو نہیں عیب کچھ نہیں
زیر و زبر جہان کو کرونگا اک آن میں
زاہد سنبہال دامن تقوی کو اپنے یاں
کی جیسی پارسائی در پہ ترے ای بت اسقدر

دیکہو مسافرو نکا کسی با مکان ہے
بادل کی اگہہ رعد کی گویا زبان ہے
ہشیار ہو یہ خطۂ ہندوستان ہے
سجدے کا شیخ جی کی جبین پر نشان ہے

پر تو وہ لوگ کور ہیں اللہ کی قسم
کہتے ہیں اوس قمر کو جو نا مہربان ہے

راجہ اندر کا کہکشان سے خوش ہو کر استفسار حال کرنا

ای جوگن تو کون ہے کہاں سے آئی ہے تیرا ماجرا کیا ہے تونے میرے دل کو اپنی صدای درد انگیز سے تڑپا دیا ہے۔ کس کے لئے جوگن کا بہیس لیا ہے۔ کس نے تجہپر ظلم کیا ہے +

عرض کہکشان کی

حضور باندی سنبلہ پور کی وزیرزادی ہے۔ میری قمر شاہزادی نے شمس شہزادہ اسدآباد کے عشق میں جو حاضر حضور ہے صحرا کی راہ لی تہی شاہ جن نے غضب کیا شاہزادی کو اوڑا لیگیا۔ اور کہکشان کو مورد رنج و تعب کیا +

ارشاد راجہ کا

سفید دیو کہان ہے۔ آئے۔ شاہ جن کو معہ قمر لائے +

عرض سفید دیو کی

مہاراجہ کا بول بالا ہو۔ جاہ و حشم دوبالا ہو۔ بڑی محنت سے فرمانبردار شاہ جن کو معہ قمر شاہزادی سنبلہ پور لایا ہے +

ارشاد راجہ کا

اس موذی کو نذر زندان سلیمان۔ اور قمر کو حوالہ کہکشان کر دو +

شمس اور قمر کو راجہ کا تخت عروسی پر بٹھانا اور چارون پریون کا معہ کہکشان مبارکباد گانا

اس سبھا کے لئے راجہ یہ مبارک ہووے	حاکم طبقۂ اعلی یہہ مبارک ہووے
نور و ظلمت سے ہو جبتک سحر و شام طلوع	قمر و شمس کا جوڑا یہہ مبارک ہووے
دودہ کا دودہ ہے اور پانی کا پانی ہے عیان	عدل و انصاف تمہارا یہہ مبارک ہووے
سنبلہ پور کی اس خنک قمر دولہن کو	اسد آباد کا دولہ یہہ مبارک ہووے

یا خدا حضرت پرتو کے لئے صبح و مسا
عشق اور حسن کا چرچا یہہ مبارک ہووے

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آمد راجہ اندر کی

سبہا مین حاکم ذیشان کی آمد آمد ہے ۔ رئیس اہل پرستان کی آمد آمد ہے

جلو مین آئینگے کیا کیا پری پری دلبر ۔ امیر قافلۂ بتان کی آمد آمد ہے

بشکل سایہ ہر اک پری سکنے کا عالم ۔ کہ صدر محفل پریان کی آمد آمد ہے

نبات و قند کا لوٹینگے اہل بزم مزا ۔ خدیو مصر حسینان کی آمد آمد ہے

روان ہین چاہ مین پریون کے کاروان شکیب ۔ عزیز زمرۂ خوبان کی آمد آمد ہے

غذا گل ہے خط سبز سبزہ سنبل زلف ۔ بہار ہی کے گلستان کی آمد آمد ہے

دکہائینگی وہ تماشے کہ عقل چکرائے ۔ یہہ اک غضب کے فسون دان کی آمد آمد ہے

ہین کان گوہر و الماس جسکی قدرت مین ۔ اب اوس تونگر دوران کی آمد آمد ہے

جمائینگی نئے رنگ اب زمرد و یاقوت ۔ عجیب دولت ذیشان کی آمد آمد ہے

پری وشون کی ادا سحر سامری سے دو چند ۔ طلسم قدرت سبحان کی آمد آمد ہے

کھل ہان تماشا ہے پری کا گا
نہ اژدہام ہو سودائیونکا کیون ہو
ہین ساتہ عجب پہلوان قوی تن دیو
بشر تو کیا کہ فرشتون کے ہوش پران ہون

زمین پہ روضۂ رضوان کی آمد آمد ہے
کہ جشن جلوۂ پریان کی آمد آمد ہے
دوبارہ زال و نریمان کی آمد آمد ہے
الٰہی آفت دوران کی آمد آمد ہے

جہان مین روشنی پہیلے نہ کسطرح پرتو
اک آفتاب درخشان کی آمد آمد ہے

چوبولہ زبانی راجہ اندر کی

محفل میری کسلئے ابہی نہین تیار
دیری کیون بیکار ابتک قصہ کیا ہی آج
نشا کیا ہی آج سارے پریون کے دلکا
میری محفل ہو گئی ہی بیچ گیسان

قصہ کیا ہی آجکا دیری کیون بیکار
مطلب کچہہ کہلتا نہین نشا کیا ہی آج
برہم درہم ہو رہا ہی میری محفل کا
اس بیاکی سے میرا دل ہی خود حیران

کوی حاضر ہی یہان دیو ادہر آئے
جلدی جاکر قاف سے پریون کو لائے

آمد گوہر پری کی

گوہر پری اکہاڑے مین آتی ہے ناز
سر اہل آبرو کے جہکے ہین نیاز سے

۴۲۵

جبرئیل نہین ہین اسکا فقط ایک خبر بیام	پران بہی جا باتی ہین اس دلنواز سے
گردون بہی اسکے پانو کے اگے ہی سرنگون	جز عاجزی بنی نہین اس سرفراز سے
دیوانہ اس پری کا نہین کون ذیشعور	کچھ کم نہین ہر ایک ادا اس سحر ساز سے

پرتو یہ فیض ہے اسی شعلے کے رشک کا
فرصت نہین جو شمع کو سوز و گداز سے

زبانی گوہر پری کی

گوہر پری ہون مین دُر یکتای حسن ہون	اس چار سو مین حاصل دریای حسن ہون
سکونپہ مہر و ماہ کے میرا ہی نام ہے	مین زیب تخت عالم زیبای حسن ہون
دریا عشق کو مرے سائے مین امن ہے	کیا منزل مقاصد جویای حسن ہون
روباہ کی طرح سے گریزان ہین سب حسین	دیکھ کے شیر معرکہ آرای حسن ہون

مین فیضیاب پرتو خورشید ہون سدا
ہر چند غیرت مہ تابان حسن ہون

جو بولا زبانی گوہر پری کی

تحصیل مہر راجہ کی دایم ہو آباد	وعدہ کے افضال سے سدا رہین دلشاد
سدا رہین دلشاد رخچہ سی رہین بہار	خوشی رہین ہر بار ہمیشہ آپ بہاران

[illegible]

آلیمین برآن شان دا خوش خوش مع ہر پل	تو خوش خوش مع ہر پل الہی جبتک ہوش جل تھل

جبتک ہون جل تھل رہین پرتو بہی آباد
پرتو بہی آباد ہون اور ضو بہی آباد

بمقافیہ بر غزل جناب سید آغا حسن صاحب امانت مرحوم لکھنوی زبانی گوہر پری کی

منظور دل ہے یار کا وصف دہان مجہے
عنقا کا بال چاہیئے جاے زبان مجہے

شان کمر میں ہے یہی ورد زبان مجہے
ملتا نہین ہے نام کو مطلق نشان مجہے

ہجر لب جمن نے یہہ بخشی توان مجہے
فریاد کا خیال ہے بارگران مجہے

چکر سے بخت کے ہو خصومت کہان مجہے
رکہتی ہے دست گردش ہفت آسمان مجہے

پاس مزاج شیفتۂ زلف چاہیئے
صیاد اسکے بال کی ہون بیڑیان مجہے

توہی کا آج سیج بچہاد ہنال کر
دولہن بنا کے اسکو دکہا باغبان مجہے

ناگن کہا تو سہول کی چوٹی کو جانکر
کونڈوں سے مار رہنا بدہیان مجہے

بحر چمن میں مجہہ سے خفا ہو گیا وہ گل
اکہی ہے آج رنگ بہار و خزان مجہے

وہ چاند آج بام پہ آئیگا ای جنون
لازم ہے بہر جیب و گریبان کتان مجہے

اک ماہ کے فراق مین بڑہتا چلا ہے ضعف
فرش زمین کرنے لگا آسمان مجہے

اک بو سونگہتے ہی بلی لاکہہ کا لیان
بہرادکہاو لائیگی میری ذبان مجہے

مقطع غزل جناب وزیر مرحوم لکھنوی

جبتک ہوا ہی داغ محبت نہین رہی
وہ دل وہ آرزو وہ طبیعت نہین رہی
آئینہ پارہ پارہ ہی دندان غم کے عکس سے
دل کو سنگھار کی کوئی صورت نہین رہی
بس بس غم فراق یہہ تکلیف کس لئے

[illegible]

گلگشت آسمان کی خبر خاک لیجیے | سیر زمین شعر سے فرصت کہان مجھے
زلف سیاه و عارض رنگین یار نے | دکہلا دیا ہی آتش گل کا دہوان مجھے
تلخی بہی بوسۂ لب شیرین کی واہ وا | شکر کہلا رہی ہین تری گالیان مجھے
سیر نگاہ یار ترحم کی اک نظر | کیسا نگ نمائیگی تری دوری کمان مجھے
یہہ ناتوان ہون غم مین ترے اے غزال چشم | منظور ہی پلنگ نمک ندان مجھے
اوس مہر وش کے ہجر مین کیا انقلاب ہے | ہی شام اب آہ سحر کا دہوان مجھے
بے اختیار وہ گل تر یاد آگیا | رخصت ہو سیر بانکپن کی باغبان مجھے
ہون محو روی دوست نہ لاؤن خیال مین | بلبل ہزار گل کی کہے داستان مجھے
شعلہ رخون کے غم نے بہو کا بنا دیا | دل کی جگہہ ہے شمع کی حاصل زبان مجھے
بتون کے ہاتھ ہے دل داغدار کی آبرو | آتا ہی گوش گل نظر اندر کنوان مجھے
حد اعشق سیم بدن ہے جنون کی وجہ | چاندی کی مشتون سے پہنا بیڑیان مجھے
صحرا مین شادی ایک پری کے جنون کی ہے | ہر ریگ رہ ان دکہاتی ہی تخت روان مجھے
اگ داغ رہی ہین کام یہہ قاتل تمام ہو | قربان جاؤن چہوڑ نہ نیم جان مجھے
ہونٹون پر اوسکے رنگ حنا کا جگیا | آتش پہ لعل کی نظر آیا دہوان مجھے
آنکھون کے آگے قدرت قاتل کا نقش ہے | کیا کیا دکہا رہی ہین مری پتلیان مجھے

آنسو کے تار تار مین پنہان ہی جسم زار
بخشا ہے غم نے خلعت آب روان مجھے

دل ہم بہا غنچۂ لالہ کیون بنے
گنتا ہے باغیون مین اگر باغبان مجھے

ای قمریو وہ سرو خرامان نہین جو آج
صحرا کی راہ ہی روش بوستان ہے مجھے

ای اتصال حقے کو اوس گل کے منہ سے
پہونچیگا آج آتش گل کا دہوان مجھے

ای باغبان بہار کا موسم ہے باغ مین
دو چار دن اجازت یک آشیان مجھے

کر ڈالون مضطرب بت محمل نشین کو آج
لیجا کاش وام جرس کی زبان مجھے

افشان لگا و گال پہ یا لا خط سبز
دکہلاؤ آج گرد قمر کہکشان مجھے

منت کا طوق آج ہی زیب گلو ہا یہ
آہنگر و نہ پہناؤ نئی بیڑیان مجھے

زخمی ہین شعر شعر سے حساد کے جگر
اللہ نے دی کٹار کی گویا زبان مجھے

تو بہ یہہ منہ ہلال کا ہے سے مقابلہ
کہتے ہین کان مین یہہ تیری بالیان مجھے

گھر گھر پھرا تلاش مین یا تند بزد کے
جو سر کی تیر بے پر نہ ملی گو زبان مجھے

دیتا ہون اس زمانے مین داد سخن یہہ کچھ
اہل زبان کہتے ہین نوشیروان مجھے

زہا ترا کھنچے ہو ای کاکل صنم
کھینچیگا دار رنگ سجدہ مو کشان ہے مجھے

آتش لگی ہوئی ہی کسی گل کے ہجر کی
رہنے کو ہو چمن کی ہوا کا مکان مجھے

پیر تو لکھی غزل پر امانت کی یہہ غزل
درکار طبع کا جو ہوا امتحان ہے مجھے

مجبور ہان ضرور نہین اختیار سے
لکھا جو کوئی جملہ ہماری زبان سے

تحریر ہے سخن وہ نظم سخن سنج کے لئے
قاتل ہمارا جذب دل ناتوان سے

[illegible]

آوارہ مجردہ تیر جو یکتا کمان سے

رہتے ہین بیہ زمین بنی آسمان سے

ان سخنون کی داد تو پرودگار دے

[illegible]

ہمقافیہ بر غزل جناب سید آغا حسن صاحب امانت مرحوم لکھنوی غزل دو بحر زبانی گوہر پری کی

منہ ہے وہ مہر منور کہ جسے کہتے ہین — تل ہے وہ مہ ترا دلبر کہ جسے کہتے ہین
کسطرح بلبل دلگیر از قربان رہے — رخ ترا ہے وہ گل تر کہ جسے کہتے ہین
نہین کرتا دل عشاق کو محروم جواب — وہ ملا ہمکو پیمبر کہ جسے کہتے ہین
روزن ہو رہے اے تنگ شکرتہ خانہ — مجھے غنچے وہ دیا گھر کہ جسے کہتے ہین
بت بیدرد ہوا مایل درمان جنون — آج لگتے ہین وہ پتھر کہ جسے کہتے ہین
آگے قابو مین نکل ہی گیا وہ ماہ جبین — بنکے بگڑا وہ مقدر کہ جسے کہتے ہین
گلرخون غم دور ہی گیا نکہت باغ — ایسے اوڑتے ہین ہوا پر کہ جسے کہتے ہین
کام قاصد کا ادا ہوگیا رفتہ رفتہ — ہی تصور وہ کبوتر کہ جسے کہتے ہین
ہوگیا دیکھتے ہی مست محبت عالم — آنکھ تیری ہی وہ ساغر کہ جسے کہتے ہین
شیر ہون گرچہ صفت مجھسے گریزان ہین عدو — چھا گیا ہی وہ مرا ڈر کہ جسے کہتے ہین
آدمی طوق بگردن ہوا اسکے غم مین — ہی یہ قامت وہ صنوبر کہ جسے کہتے ہین
ایک گل دے گیا داغ جدائی سے نہال — دست قدرت مین ہے وہ زر کہ جسے کہتے ہین
مری ہو نہی ترے در کا نہ پردہ اولٹا — ایسا سیدھا ہی مقدر کہ جسے کہتے ہین
دیکھ لے چرخ تو تھرا کے زمین پہ گر جائے — ہی وہ اس بخت کا چکر کہ جسے کہتے ہین

مبارکباد

ایضاً

مبارکبادی بمحفل محمد عالیجاہ جی

آج امین بلبل بستان عشرت
ہے بیان در و دیوار مبارک ہووے
وصل شاہ گل رخ دین کو جیسا
جب گلزار مبارک ہووے
ہی صدا خاص کی ہر بار مبارک ہووے
یہ ہووے عزت و مبارکبادی

نرم زانو نے حسینوں کی ریا کر رہا ہے
انجل ہے وہ مرا سر کہ جیسے کہتے ہیں

صنعت قدرت خالق کے تماشے دیکھے
چشم مینا ہی وہ ساغر کہ جیسے کہتے ہیں

اوسکا دربان ہی اجابل نامہ ہے مرا
ہاتھ آیا وہ کبوتر کہ جیسے کہتے ہیں

دونوں رخسار سے آئینے سکندر کے رہے
ہے یہ دارا وہ سکندر کہ جیسے کہتے ہیں

زلیت عشاق کو کر کو ہے وبال الظالم
جین پاتے ہیں وہ مر کر کہ جیسے کہتے ہیں

مین طلبگار وہ بیزار غضب کیونکر
اب بپا ہے وہ تیا شر کہ جیسے کہتے ہیں

ہے کسی گل کا جنون دست و گریبان مجھسے
اب ہوں جامہ وہ باہر کہ جیسے کہتے ہیں

موتی غیرت سے صدف میں ہے ہو جو ناگل
دانت تیرے ہیں وہ گوہر کہ جیسے کہتے ہیں

آشنا ہیں ہم بیداد بتان ہو ہمہ تن
بخدا ہوں وہ شناور کہ جیسے کہتے ہیں

میرے پہلو کنارے جو ہے وہ قلزم حسن
چشم تر ہے وہ سمندر کہ جیسے کہتے ہیں

گرد گشتہ رخسار منور یہ تیرے
چاندنی کی ہے وہ چادر کہ جیسے کہتے ہیں

اوس پر بیداد بہ رکھے اوڑایا ہے
مرغ دل کو وہ بے پر کہ جیسے کہتے ہیں

الاماں ہر اک اوسکی پلک کا ہے وہ تیر
اور ابرو ہے وہ خنجر کہ جیسے کہتے ہیں

دیکھ کر جلوہ فزا بارہ دری میں اوسکو
دل مرا تو ہے وہ ششدر کہ جیسے کہتے ہیں

[redacted]

چهند زبانی گوہر پری کی

لاکہون الم کے بہالی لگے سینے مین
ستم کہا تنگ اور کرم کر کیون جور
اوس سے مقابل اے ماہ غلط ہی و اللہ
دور جو وہ ساقی ہے عجب تلخی ہے

بے تیرے کچہہ نہین یار لطف جینے مین
رہے ڈر بیدرد نہ رہ کینے مین
صورت اپنی دیکہہ لے آئینے مین
روز آتا ہے خون جگر پینے مین

دل سے ہمارے ہرگز ہو نہ کنارے ہرگز
کندہ پر تو ترا نام ہے نگینے مین

چهند دوسری زبانی گوہر پری کی

گن گن تارے رات گئی مرا چاند نہین آیا
تڑپ تڑپ کر صبح ہوئی مرا چاند نہین آیا

بجلی تڑپنے مین ہو نہین اور رونے مین بادل
ہائی ہائی نہین کوئی ہمدم مین کس سے کہون دل کا غم
غصہ کہا تنگ ظلم کیا ستم جیسے کہا تنگ ہائی
کیا تو نے قیامت ڈہائی اے جلد تو بسر آئی
کس طرح بسر ہو ہجر کی رات تاب نہین مجہکو

دونون انکہین دودریا ہین خون کی نہریں
عجب الم عشق نے دکہلایا
یان تک نوبت پہنچی ظالم اور کہا تنگ ہائی
خدا اترے حوب ہی تڑپایا
چین نہین ہے دن بہر شب بہر خواب نہین مجہکو

سر توڑ ہی دن ٹکرا کر جی بہر گیا غم کہا کہ
نذر غم ہین جان و جگر اور بدنیا اژان دل
اس زیست سے بہتر ہے موت کیون آتی نہین تو آئی
اک دل ہے اور لاکہون الم کسطرح اوٹہاؤن مین
پرتو یہ جدائی کیگی یون سے کہانی کہنگ

قریب ہین دل یہہ مجہے لایا
محزون جان عدو ست جگر اور ہے پریشان دل
ہوس نہین جینے کی پہر مایا
ہے بہت تنہا کو وہ غم کسطرح اوٹہاؤن مین
بہت مجہے ہجر مین تڑپایا

آمد الماس پری کی

بزم مین راجہ کی الماس پری آتی ہے
عقل ہو جوہری چرخ کہن کی کہوٹی
مہ و خورشید ہین قربان ضیای تن پر
رشک سے عطر حنا لکہنو کا خون روئے

شرم ہیرے کو ندامت سے جلی آتی ہے
ایسا باکو وہ صفائی کی گہری آتی ہے
لعل رمانی کے زیور مین پہری آتی ہے
عطر کپڑون مین پرستان کا ملی آتی ہے

ہونگے پرتو جگر حاسد یہ ین ٹکڑے
ناز کرتی ہوی ہیرے کی کنی آتی ہے

زبانی الماس پری کی

الماس پری ہون ہین صفا کام ہے میرا
کیا جرم کہو مجھسے بری نام ہے میرا
ہر ایک یہی کہتے ہین کہ یہی انگوٹہی مجہکو
ہر شاہ وگدا بندۂ بیدام ہے میرا

لا یسے کوئی لیکن جبکہ جرا کر زبان مری
سکتا نہین ہے بات کوئی ہیر ان مری
پیمانہ دوران شباب ضعیفی سے کم نہین

رہتا ہی قمر صبح تلک در پہ جبین سا
گردون سے بہی رفعت مین فزون بام ہی میرا

شرمندہ مری بزم سے ہے چرخ چہارم
کہتا ہی جہان مہر جسے جام ہی میرا

دبتا ہے قمر دیکہہ کے میرا جو رخ صاف
سرکار سے پرتو کی یہہ انعام ہی میرا

چوبولہ زبانی الماس پری کی

راجہ اندر حشر تلک رہین خوشی کے ساتہہ
دایم ہر دم زیست کا گذرے ہنسی کے ساتہہ

جبتک ہو یہہ چرخ پر دور مہر و ماہ
روز و شب ہو چرچا ہی حیات اور بڑہتی دولت و جاہ

دل کی عشرت سے تندرستی حاصل ہر آن ہو
یارب صدر اس انجمن کا شاد و فرحان ہو

اہل پرستان امن و امان سے گذر کرین باہم
ایسی ہو ایکدلی ملے رہین باہم

میرا محسن تا قیامت رہے ضیا افگن
پرتو ہی کی مہر سے ہی نام مرا روشن

ہمتا یزغزل جناب سید انشا	غزل زبانی الماس پری کی	حسن ملک امانت مرحوم لکہنوی

بال بکہرائے ہوئے منہہ پہ بہت شاد آیا
لیکے گلدام چمن مین مرا صیاد آیا

دل پر داغ کو میرے ترا قد یاد آیا
حسن افزائی گلزار کو شمشاد آیا

جلوہ طور وہ موسی کو بہت یاد آیا
نظر ای بت جو ترا حسن خداداد آیا

سر پہ رکھے ہوئے آتا ہے گلابی ٹوپی — بلبلو آج نئے داؤ پہ صیاد آیا

ہو گیا ایک قمر چہرہ نگاہوں سے جدا — مہر کیا آیا مرے سامنے جلاد آیا

ہوں بلبل شیدا نہ گلوں سے نکلی — آج ہمراہ صبا باغ میں صیاد آیا

کیوں کہیں سرو کو آزاد کہ پابند گل ہے — اس چمن میں کوئی سرکش ہی نہ آزاد آیا

دل ویران میں خیال قد جانان بیٹھا — ہے تعجب کہ نظر دشت میں شمشاد آیا

کر دیا بخت نے محروم تمنائے وصال — کھینچ کر تیغ کوئی دم زدہ جلاد آیا

اس میں طوق ہی کو تباہ تو بیٹھی چھوٹی — تنگ کیا جوش جنوں سے مرے حداد آیا

نفس سرد کا دعوا ہے کہ آندھی ہوں میں — خرمن ضبط کے کر دینے کو برباد آیا

ہجر میں چاک کیا دل نے گریبان اپنا — چاک جیب سحر وصل اگر یاد آیا

ہو گیا شیفتہ زمزمۂ بلبل زار — صید کے دام میں بیساختہ صیاد آیا

آگیا دل میں خیال قد موزوں شب ہجر — اپنی قمری کی خبر لینے کو شمشاد آیا

ہو گیا ہے ستمگر سے جو دو چار فلک — بھاگا کا ہے یہ کہکر مرا جلاد آیا

زلف میں بل نہ کوئی خال ہے رخسار پر — آج کیوں بے سر و سامان مرا صیاد آیا

باغ میں پھول کا جوبن نظر آیا جدھر — یار کا سینہ گلرنگ مجھے یاد آیا

جا کے ٹکرانے لگا سر جو ترا دیوانہ — کوہ تھرائے کہ تازہ کوئی فرہاد آیا

تتمہ غزل جناب ... حسن صاحب ... لکھنوی

دام مین لوٹ کے مرجائینگے مرغان چمن
قید ہستی سے رہا کرنیکو صیاد آیا

ترش رو ہوکے کہا تیشہ سے تڑواونگا سر
کبھی اوس غیرت شیرین کو جو مین یاد آیا

سر اوٹھانے ندیا جوشش جنون کو اپنے
ہای پامال مجھے کرنیکو صیاد آیا

ای گل تر یہ کیا غمزے ترے خشک لہو
یون رلایا جو مرے فصد کو فصاد آیا

ہر قدم ہوگیا پابند محبت عالم
دام تو دام عجب چال سے صیاد آیا

سخت جانی ہی ہمین عشق بتان سے حاصل
ہاتھہ آیا بھی تو اک بیضۂ فولاد آیا

مرنہ جائینگی غم دوری گل مین بلبل
ہی غضب باغکی بربادی کو صیاد آیا

مژدہ ای آرزوی جو بر آئی امید
مشق بیداد بہر ایسا ستم ایجاد آیا

آج گلشن مین کہلا غنچۂ امید اپنا
مژدہ ای شوق اسیری کہ وہ صیاد آیا

یاسمن کی طرف آیا مین چمن مین بیتاب
تیرا گورا جو بدن رشک پری یاد آیا

اسقدر وصف کیا ای مہ کامل تیرا
دیکھہ کر کہتے ہین **پیرو** کو کہ استاد آیا

تتمہ غزل جناب آغا	غزل دوسری زبانی الماس پری کی	حسن صاحب المرحوم لکھنوی

جلوہ آئینہ مین اوس بت نے دکہایا مجھکو
بادۂ عشق صفائی سے پلایا مجھکو

خود گلا کاٹ کے مرنا ہی سنایا مجھکو
بر نہ خنجر کبھی قاتل نے لگایا مجھکو

۴۳۵

[illegible]

لطف ساون کا سراسر نظر آیا مجھکو — جب چمک کر تری بجلی نے رولایا مجھکو
یاد ابرو نے سحر تنگ سلایا مجھکو — بیچھون پر تری دوری نے لٹایا مجھکو
ایسا کھویا کمر یار کی دوری نے غضب — مثل عنقا کسی پر بہی نہ پایا مجھکو
آنکھ بانہین جو پڑی کتی تہی ہات سے گل — آج فرقت کا سیہ روز دکہایا مجھکو
بخت خوابیدہ نے فرقت مین سلایا ایسا — فتنۂ حشر کے غل نے نہ جگایا مجھکو
کیا غضب ہے ترے اپنے نے لعل سے دلبر — اپنے جینے سے کئی بار اٹہایا مجھکو
سر قبر آکے جگانا کبہی با زیب صنم — ترے سونے کی تمنا نے سلایا مجھکو
روند کر جب کسی مہتاب نے پامال کیا — آسمانون نے وہین سر پر اٹہایا مجھکو
زلف خمدار مین پابند ہوا تہا مین سے — بخت برگشتہ عجب پیچ مین لایا مجھکو
لطف سیر سرو نالہ کا اٹہایا دل نے — ہمبغل اوس مہ کامل سے جو پایا مجھکو
سوز ہجر لب رنگین نے سراپا پہونکا — آتش لعل کے شعلے نے جلایا مجھکو
کس لئے زندہ شب ہجر پری رو نے رکہا — ہای کیون دیو سیہ نے بہی نہ کہایا مجھکو
ہای رے ضعف کہ صیاد اگر آیا بہی — سایۂ کاہ نے دامن مین چہپایا مجھکو
ہوی اوقات بسر اپنی بغلگیری مین — وہ جو روٹہا تو گلے غم نے لگایا مجھکو
اسعد محو تماشا ہون کہ ہر ذرہ مین — نور اوس مہر کا پرتو نظر آیا مجھکو

[illegible]

چھند زبانی الماس پری کی

کوی سنادے صنم کو جا کر جب ہی تو دو	دل ہی ہمارا رنجور
گر تک بہلا ہی مرنا • سائیں اپنی تہتی ہر نا	کر رحم خدارا مغرور • دل ہی ہمارا رنجور
تقصیر ہماری کیا ہی • تعزیر یہہ کیسی کیا ہے	افشا سے بس ہی یہہ دور • دل ہی ہمارا رنجور
اب کوی نہین ہے ساتھی • بہشتی ہی الم سے جہاتی	یاد آتا ہی وہ رشک حور • دل ہی ہمارا رنجور
جی لگتا نہین ہے گہر مین • کچھہ در دبہی اب ہی بر مین	کیا خاک رہین بہر شرور • دل ہی ہمارا رنجور

پریلو کو سنا دے کوی • یہہ حال جتا دے کوی
کیون ظلم ہوا ہے منظور • دل ہی ہمارا رنجور

چھند دوسری زبانی الماس پری کی

دلبر من - جان نہ لینا جان نہ لینا ترسا کر

کب سے کہڑی ہون در پر پیارے دیکہتی تیری راہ
پیاری صورت نظر نہ آی کہینچ رہی ہون آہ

مار نہ دینا - مار نہ دینا مار نہ دینا تڑپا کر

تجہہ بن میرے جا نار ہا پہلو سے میرا دل
جب سے نہین تو بر مین جانی جینا ہے مشکل

ہای دکہادے - ہای کہا دصورت تو اپنی اگر

گلشن گلشن ڈہونڈہی تجہکو جنگل جنگل ہاے

آکے گلے سے میرے لگ جا دل بیکل ہاے

پہیر چہری - گردن پہ میرے تیغ ابرو دکہلاکر

تیر تری فرقت کا لگا ہے سینے مین میرے

زخم کے ادپر زخم بلا ہی سینے مین میرے

مرہم سے تو - وصل کے اپنے میرا کلیجا ٹہنڈا کر

رستم زرا یہہ رحم کی جا ہی جان چلی ای جان

چاند سا مکہڑا اپنا دکہادے مین تیرے قربان

بہر خدا - کہدے کوی تیرے تو سے جاکر

آمد یاقوت پری کی

یاقوت پری آتی ہی اندر کی سبہا مین	ڈوبی ہوی آب گہر بیش بہا مین
جلوہ ہمہ تن زلف پریشان مین کرن کا	خورشید کی طلعت رخ روشن کی ضیا مین
تیر نگہ ناز کا مریخ نشانہ	گردن ہے مہ نو کی خم شمشیر ادا مین
دہن تنگ لب سرخ کی آوارہ ہر اک لعل	مرجان ہے پنجہ رنگین کی ہوا مین

بچشم جانان نہین سخن گو ہے...

٤٣٨

پرتو کوئی دم مین ابھی جی جائینگے مردے
انداز قیامت کے ہین ظالم کی صدا مین

زبانی یاقوت پری کی

لعلون سے بدخشان کے مین جوہر مین کہین ہون — گو اہل نظر کہنے کو یاقوت یمانی ہون
ہے سرخ سراپا تو سراپا ہی مرا سرخ — رشک دل مریخ دم جلوہ گری ہون
چہرے سے عیان ہے شفق صبحکا عالم — ہون لعل مگر جوتی کے زیور مین پری ہون
ہوتے ہین شگفتہ مرے دم سے گل امید — اس گلشن ایجاد مین بادسحری ہون
سرچشمہ کے سناتی ہی مری زلف بلاخیز — گو صورت سایہ ہون مگر رشک پری ہون
زہرہ بھی کہتی ہے مجھے دیکھکے قربان — انداز یہ ہو کہ مین جان سے مری ہون

بصد رتبہ ملا ہے مجھے پرتو کی بدولت
خورشید و قمر کیلئے داغ جگری ہون

جو بولی زبانی یاقوت پری کی

بل بل کی آئی بلا دور ہو راجہ کی — سایہ مین اقبال کے یہ تاج سلطانی
فلک کی گردش آپ کی آنکھہ دکھاتی ہان — دشمن گریان ہی رہین دوست رہین خندان
شادی ہی شادی ہے مجکو ہووین بار — اطراف اس محفل کے کھینچے قہقہہ دیوار

دایم ہو اس باغ مین بہار کا موسم	پہولون کے مانند ہو شگفتہ دل عالم

شکر ادا ہو کسطرح **پرتو** کا ہم سے
ہی یہہ اپنی سرخروئی آپ ہی کے دم سے

بقیہ ہمقابہ غزل جناب سید آغا — **غزل زبانی یاقوت پری کی** — حسن صاحب امانت مرحوم لکہنوی ہے

دامن ہی تمہارا مرے دامن کے برابر	گلگون جنون تیری ہی توسن کے برابر
جوبن ہی گلونکا ترے جوبن کے برابر	اتراتے ہین گلزار مین جوبن کے برابر
ہم خنجر حسرت سے گلا کاٹ ہی لینگے	ہوتی نہین وہ تیغ جو گردن کے برابر
اے بت تری الفت نے کیا کعبہ مین ہی جا	زنار بہی آتے ہین برہمن کے برابر
شاعر وہ سیہ رو ہین جو کہتے ہین گل اندام	مٹی کا تری رنگ ہی سوسن کے برابر
بوچہار ہی ہر روز یہان تیر ہوس کی	دل چاک ہی میرا تری چلمن کے برابر
صحبت سے نہین فیض کبہی سخت دلون کو	آئینہ ہو کیا اوس رخ روشن کے برابر
کثرت ہی یہہ خط کی رخ رنگین پہ تمہارے	گلشن نظر آنے لگا گلخن کے برابر
پوچہا نہین اک روز بہی کیا جان پہ گذری	دل لیکے ہوا دوست بہی دشمن کے برابر
آیا نہین گہر میرے شب وعدہ وہ کاذب	گو آنکہ تہی دروازے کے روزن کے برابر
اوس حور کے کوچے مین تصور کی ہی گلگشت	آئین نہ فلک بہی مرے توسن کے برابر

۴۴۰

ہی خون سے لبریز ہر اک چاک گریبان | عاشق ہی ترا شاہد گلشن کے برابر

کہتا ہون کسی مسی مالیدہ لبون کو | نیلم کے برابر کبھی سوسن برابر

کہتے ہین اگر زلف کو کالون سے مشابہ | دکھلائین رخ صاف کو ہی من کے برابر

ہین چاک گریبان کسی گل کی قبا کے | مجنون کا گلا اور مری گردن کے برابر

گریان ہون مگر وہ رخ خندان نہین آگے | بجلی نہین ہی سر خرمن کے برابر

اوس دوست کے دفتر مین حساب اپنا ہی پر تو
صد شکر کہ محبوب ہون دشمن کے برابر

غزل دوسری زبانی یاقوت پری کی

جشم پر آب سے ذرتین گھٹا ساون کی | ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین مین شب ہی بولنا کی

مے پہ پڑنون نے گو کی حق سے دعا ساون کی | وہین چھانے لگی گرد وہ یہ گھٹا ساون کی

برق ہی غمزۂ معشوق ہے کیا ساون کی | اور تیر ملک غم عاشق ہی گھٹا ساون کی

ہنس دے برق کی صورت وہین رونے والا | قسم انکھون کی وہ جادو ہے فضا ساون کی

وصل کا موسم باران مین سنا ہوتا ہے | التجا یہ ہے ای دوست دعا ساون کی

چھا گئے انکھون مین وہ دن لگی [illegible] | ہو گئی زلف صنم کالی گھٹا ساون کی

ہجر مین اشک رواں ہین نفس سرد کے ساتھ | چل رہی ہے سر کوٹھی پہ ہوا ساون کی

متفرقات

اس پر کام رہا ہجر مین رونے سے مجھے
فصل ہی بارہ مہینے ہی خدا ساون کی

خون رولایا مری آنکھون کو حسد نے شوخ
رنگ لائی ہی حنا تیری خدا ساون کی

چار دن ہجر مین ٹوٹے نہ کبھی اشک کا تار
فصل ای چشم ہی کیا فرح فزا ساون کی

مانع آمد جانان ہوی ہی برسات
ہوگئی سبز قدم کالی گھٹا ساون کی

سرد آہون نے دم گریہ کئے داغ ہرے
گل کھلانے لگی کیا باد صبا ساون کی

ہی یہ سرمایۂ تفریح دل وجان و دماغ
اور ٹھنڈی ہے یہہ ٹھنڈی ہوا ساون کی

نغمۂ حسن وغم عشق کا عقدہ کھل جاے
دیکھ لے گر کوئی برق اور گھٹا ساون کی

کبھی گریان کبھی خندان کبھی چلاتا ہے
ہر ادای دل نالان ہے ادا ساون کی

ہجر مین آٹھ پہر رہتی ہے آنسو کی جھڑی
ہی مگر سیر عناصر مین ہوا ساون کی

وعدۂ ماہ جبینان کا خدا حافظ ہے
آجکل سنتے ہین آتی ہی بلا ساون کی

آرزوی دل نالان ہے یہی مدت سے
کہین صورت نظر آجاے خدا ساون کی

ہر برس کس یہ خوبی کا عالم بڑھتا ہے
آنکھ تر رہتی ہی ایدل جو گھٹا ساون کی

لطف برسات کا اوٹھیگا کوئی دم مطرب
آج پرتو کی غزل گاکے سنا ساون کی

چھند زبانی یاقوت پری کی

اخوش کہان مین جاؤن * کسطرح سے اوسکو پاؤن

بیتاب بنایا غم نے * بیطرح ستایا غم نے	اب تاب کہان سے لاؤن * کسطرح صنم کو پاؤن
اب یار نہین ہی کوئی * غمخوار نہین ہی کوئی	دکھ درد کا کسے کہلاؤن * کسطرح صنم کو پاؤن
ماتم ہی الم ہی غم ہی * تنہائی فقط عدم سے	کیون دلکو مرے بہلاؤن * کسطرح صنم کو پاؤن
تنہائی پسند آئی ہی * صحبت نہ مجھے بہائی ہی	حال اور مین کیا بتلاؤن * کسطرح صنم کو پاؤن

ظلمون سے ترے ای پرتو * ہین درد بہت ای پرتو
غم ہجر کا کب تک کہاؤن * کسطرح صنم کو پاؤن

چہند دوسری زبانی یاقوت پری کی

حیف ہے تجہ سے ای مرے دلبر ہجر مین کیون تڑپاتا ہے
تڑپ تڑپ کر ملنے مین تیرے کا ای مرا دم جاتا ہے

زار ہیون مین اور آفت بہاری	رنج مین لاکہون اک بیماری
خدا خدا کر رات گذاری	روز مصیبت آتا ہے
تعبیرین ہین نیک سراسر	خواب جو دیکھے وصل کے اکثر
انشاء اللہ دیکہین مقدر	کب یہہ خوشی دکہلاتا ہے
فوراً سر سے ہوش سدہارے	ہوگیا سکتہ عشق کے مارے

عاشق تیرے نام کو پیارے	جبکہ زبان پر لاتا ہے
ہر سے ڈرنا ظلم نکرنا	ہے ہے کرتے رو رو مرنا
عاشق اپنا جی سے گذرنا	پرتو کیا خوش آتا ہے

آمد زمرد پری کی

سبہا مین ورود زمرد پری ہے	تمنا مین محفل کی محفل بہری ہے
دکہاتی ہے سبزی یہہ چہرہ کی اسکے	بہار گلستان کی جلوہ گری ہے
خجل ہے زمرد تو فیروزہ نادم	جواہر سے رنگت مین دونی کہری ہے
بہت خوب سیرت ہی یہہ خوبصورت	ہر اک قسم سے حسن اسکا بری ہے

عجب لطف پرتو ہی دونون مین باہم
وہ فیروزشہ یہہ زمرد پری ہے

زبانی زمرد پری کی

دولت حسن سے سرتاج حسینان ہوئین	ناز سے کیون نکرون فخر پرستان ہوئین
ہی یہی حسن خط سبز کا میرے دعوا	صاف رنگت مین زمرد سے دوچندان ہوئین
[illegible] کا دعوا کہ الماس کو میرا دیدہ [illegible]	زعم لب سے کہ دل لعل بدخشان ہوئین
[illegible] رنگین [illegible]	خون یاقوت کو لوادون وہ مرجان ہوئین

۴۴۵

یہی کہتا ہے پسینے کا چمک کر قطرہ	آبرو ریز رخ گوہر غلطاں ہو نہیں
چرخ فیروزہ فش جھلکے نہ جوہر دکھلائے	حسن شہزادۂ فیروزہ پہ قرباں ہو نہیں
کہیں راجہ بہو اس راز نہاں سے واقف	اس بلا سے کبھی ترساں کبھی لرزاں ہو نہیں

سر جھکاتی ہوں در فیض پہ حضرت کے مدام
دل سے پرتو کی نگرتا بہ فرمان ہو نہیں

چو بولہ زبانی زمرد پری کی

میرے راجہ کی سدا دونی دولت ہو	اس سے زیادہ اس بزم میں عیش و عشرت ہو
عزت حشمت جاہ بڑھے اور بڑھے اقبال	جو کڑی ہو لے آسمان چل نہ سکے یاں چال
دل یارب سرکار کا دکھ نہ سر مو پائے	آپ کی ہر آئی بلا جان عدو پر جائے
تیرے سوا یہ کون ہے جو انکا نگہبان ہو	تو ہی جان و مال کا حافظ ہر آن ہو

حضرت پرتو کا کرم جب یہ رہے دن رات
عالم میں بنتی رہے ہمیشہ میری بات

ہمقافیہ بر غزل	غزل زبانی زمرد پری کی	جناب داغ دہلوی

کیا مکان دیدہ مردم سمانے پائے	خوب آوارہ غربت نہ ٹھکانے پائے
مرغ دل میرا نہ کسطرح پھنسانے پائے	دام کے حلقے سر زلف دوتانے پائے

آسمانی پہ جہان نظارے ہین

حسن کے انتظام سارے ہین

عارض یار ماہ پارے ہین

تضمین غزل عالیجناب حضرت

حاجی حافظ خورشید علیخان

حکم ہے باب مین عاشق کے تری قد کا	دلمین صبر اک نہین کچھہ نہ دانے پائے
زہد خشک انکا ہر وجہ توکل جب سے	شیخ نے تہوڑے سے تسبیح کے دانے پائے
کاکل خم تری یار پریشان ہوگی	شانہ زلفون کو اگر ہاتہہ لگانے پائے
مشک نافہ ہے نسیم سحری کا جہونکا	نکہت زلف کے لطف اہل سبا پائے
جگر و دل مین زر داغ سے گنجینہ یاس	ہاتہہ سے سیم کنارون کے خزانے پائے
کس پریشانی مین ہم جو ملک اونگہے خواب سے ہا	زلف کو ہاتہہ نہ غفلت مین لگانے پائے
جان مجروحون کا نگہبان نظر کو ہے حکم	دلمین جز درد کوئی اور نہ آنے پائے
دلمین دایم کوی بت صورا ہان رہے	یا الہی وہ مرے گہر سے نہ جانے پائے
یاس امید ہوے عشق پر سوہین صول	ایکمدت مین تو ہمان دو آنے پائے
آنے جب دندنے وہ تربت مجروم و صال	تختے بہولے ہوے لالہ سرہانے پائے
کٹ گیا وہ جو ہوا مد مقابل قاتل	خوب جوہر تری شمشیر ادانے پائے
ہوگئی آرزوی وصل تمنای فراق	اسعد جلوہ تاثیر دعانے پائے

کشتگئے سر تو ملے ہین دل زندہ پرتو

کیا مزے آب بقا کے شہدا نے پائے

غزل دوسری زبانی زمرد پری کی

۴۴۶

ملاش یار کو جو جی سزا کے لئے
مزاج ناز مین حیلہ کہان جفا کے لئے

غرض کے باب ہی مین کچھ نہین اہل غرض
مگر زبان ہی اظہار مدعا کے لئے

نہین دلیل جنون چاک دامن عاشق
کہ چاک زیب ہے ای احمق قبا کے لئے

اوسے یہہ ضد ہی کہ محرومی وصال رہے
نہین ہی حکم ادہر آنے کا قضا کے لئے

وہ بت جو حال مین بیتاب ہو کے کہنے لگا
غش آ رہی ہین مجھے چھوڑ دو خدا کے لئے

ہی شوق وصل و تمنای دید زلف مجھے
یہہ دل ستم کیلئے ہی نظر بلا کے لئے

حجاب عرض غرض ہو گیا ہی قفل دہان
زبان کہلتی نہین میری مدعا کے لئے

ہوای وصل بتان نے کیا مجھے مجبور
خدا سے شرم جوانی ہی کچھ دعا کے لئے

کہا شکایت ناسور دل پہ جانان نے
دریچے گہر مین بنائے گئے ہوا کے لئے

کہین زبان سے کیا دیکھئے یہہ حال ترا
ستمگر آئینہ ہی صورت جفا کے لئے

ہی سر نگون تو بجا ہی وہ شرم کا پتلا
ضرور چاہئے نیچی نظر حیا کے لئے

وہ عاشقون کی تغافل سے جان لیتے ہین
وفا خراب گئی مفت مین وفا کے لئے

وہ آئے میری عیادت کو تا کہ غش ہو کم
زبان ضعف ملی عرض مدعا کے لئے

خدا سے لطف صنم کا ہون ملتجی ہر دم
مری زبان ہی اک التجا کے لئے

کرون نہ یار سے شکوہ کبھی کہ شاعر ہون
گلہ روا نہین بیداد نا روا کے لئے

غزل در تہنیت ولادت ...

تمت بالخیر

نہوگی شکوہ قاتل سے آشنا ہرگز
زبان خدا نے مجھے دی ہے مرحبا کے لئے

بیان درد جگر سے ہوا ہی دل ٹکڑے
خموش پرتو آشفتہ جان خدا کے لئے

چھند زبانی زمرد پری کی

ہی وہ یہ جو وہ مہ پارا اندھیری عالم سارا

خورشید ہی دھبہ کالا کیا چھپ گیا مہ بالا	بے نور ہے اک تارا اندھیری عالم سارا
ای غیرت مہ کامل تاریک ہی بزم بیدل	بڑھ جائے ضیا دوبارا اندھیری عالم سارا
رو رو کے ہوئی یہہ حالت آنکھوں سے بہتی ندی	آیا جو نہیں وہ پیارا اندھیری عالم سارا
ماتم کی گھٹا چھائی ہی کیا خشکی بلا چھائی ہے	اب ضبط کا کب ہے یارا اندھیری عالم سارا

پرتو جو نہیں ہی بر میں چھائی ہے سیاہی گھر میں
آہوں نے دھواں کیا مارا اندھیری عالم سارا

چھند دوسری زبانی زمرد پری کی

بیدرد ترے درد نے یہہ حال کیا ہے

کھانا پانی چھوٹا ہے نیند ہوئی ہے خواب	دل کو بیکل ہی ہوں شکوہ نہیں ہی خواب

بیدرد ترے درد نے یہہ حال کیا ہے

بیدرد ترے درد نے یہہ حال کیا ہے

ارشاد راجہ کا

۴۴۸

زبانی شہزادہ کی

زبانی پری کی

[illegible]

شب غفلت سے ہی اندھیر جہان عاشق	او ہو دای غیرت خورشید منور اوٹھو
طلعت چشم ضیا ریز دکھاؤ ای چاند	مہر اوٹھاتے ہین بہت دیدہ اختر اوٹھو
خار کھاتا ہی مرا بلبل نالان بر مین	آج ہنستے ہوای رشک گل تر اوٹھو

زبانی شہزادہ کی

آج بہر دیر ہوئی کسلئے بیاری تجھکو	زیست شاید نہین منظور ہماری تجھکو
سیر دکھلاتا ہی کیا گریہ چشم گریان	کیا پسند آتا ہی یہہ چشمہ جاری تجھکو
نہین لیتی جو مرے دیدہ گریان کی خبر	خوش نگ آتی ہے بیدرد یہ زاری تجھکو
مین ترا بیمار ہو بیان اور تو ان شاد رہے	باعث خندہ ہی ای گل مری خواری تجھکو
کیا مرے جینے سے گر گون یہہ ہی کوئی تیر	کیا مری جان گرفتاری ہماری تجھکو

زبانی زمرد پری کی

اللہ اللہ مین صدقے ترے قربان ترے	یہہ ہوس ہے کہ مروں سامنے ای جان ترے
کان شیطان کے بہرے یہہ نہ کہنا ہرگز	دل ہے بندی کا نثار ای شہ ذیشان ترے
جو کچھ ارشاد ہو سو جان سے بجا لاونگی	سر پہ ای شاہ فلک قدر ہین فرمان ترے
سر اوٹھاونگی نہ محراب اطاعت سے کبھی	میرے صاحب میرے آقا میرے سلطان ترے
مرے محسن مرے مونس مرے ہمدم مرے دوست	بے نہایت ہین مرے حال پر احسان ترے

زبانی شہزادہ کی

زبانی شہزادہ کی

[illegible]

۴۴۹

زبانی پری کی

[illegible]

زبانی شہزادہ کی

حال دل ہجر کا [illegible]

زبانی پری

[illegible]

زبانی شہزادہ کی

ناز معشوق سنائی گئی اوسکی [illegible] تمہین سلام

نہ دیکہا ہی کیا [illegible] کلام

کیون خفا ہوتی ہو اور غصہ مین [illegible]

سمجہاؤ سمجہا [illegible] کہان جاتی ہے

زبانی پری کی

[illegible] دار ہون سو جان [illegible] تیری دلبر

[illegible] اسی بات [illegible] لگا دی [illegible]

[illegible] جہان ناچ کو مین جاتی ہون

[illegible] نہین آتی ہون

زبانی شہزادہ کی

[illegible] کون [illegible] کیا کہلے وقت [illegible]

دل ترا اتنی [illegible]

[illegible] اور [illegible] ابی [illegible]

[illegible] کو [illegible] ابی [illegible]

زبانی پری کی

[illegible]

زبانی پری کی

ارے سچ کہہ بتا ارے عقل کے دشمن انسان	سچ کو ڈر کیا کہ قسم کہاتی ہون ابتو مان
کچہہ نہین جانتی ہون مہر سلیمان کی قسم	یہہ بہی باور جو ہو حضرت سبحان کی قسم

زبانی شہزادہ کی

سنہہ کی کہائیگی خبردار ذرا روک زبان	چل نکل کسکو ستاتی ہی کرے فقر یہان
جہوٹ اتنا غضب اللہ کی پناہ ای خود سر	اسمین کچہہ سم نہین کیا اور قسم جی بہر کر

زبانی پری کی

اجی ہشیار تو ہو نیند مین کیا کہتے ہو	منہہ سنبہالو یہہ مرے حق مین برا کہتے ہو
آج کیا دل مین خدا جانے تمہارے آیا	مجہہ خریدار کو دکہلاتے ہو تازہ سودا

زبانی شہزادہ کی

کون سودائی ہی یہان کسکو ہی سودا کا خیال	واہ واہ خوب تم الاپیہ کیا تو نے کمال
بات سمجہہ سمجہہ جو کہی چڑہ کے کہا مجہکو برا	کچہہ تو انصاف کی لے دلمین کہ اولٹی ہے کیا

زبانی پری کی

لو سمجہایا مگر سہی وہی تیری بات	کیا گذارو گے اسی جہگڑے مین تم آجکی رات
دیکہو نقصان دکہائیگا یہ ڑاٹنا مجہکو	مین خبردار کہ آفت ہی ستانا مجہکو

زبانی شہزادہ کی

[illegible] کہولا [illegible]

[illegible] صاف کہان [illegible]

[illegible] [illegible]

اوسے دیکھ اوسنے لگے میرے ہوش
ہوا ایک بیک دل میں غصہ کا جوش
رہی نہ مجہے لرزہ بدن میں مرے
رسی سے ہی الفت بتی میں مرے

ارشاد وزیر کا

تہا وہ ... سلسلہ وصال
رو دیا زمرد نے ... ہزار ... خیال
اوسکو بتان شہی توبہ ... کہنا خلاف
... بیان ماجرا صاف صاف

پیرو ... سکی

عرض زمرد پری کی

... زبان
... سنتی
خداوند نعمت ... سب
طبیعت ... ہو بیچ ... بیان
ہوئی ...

۴۵۱

زبانی پری کی

جانے دو دور کرو مفت کا قصہ چھوڑو	تہ کرو فرد شکایت یہہ کہیڑا چھوڑو
رات تہوڑی رہی آؤ کریں عیش بہم	بزم میں مست محبت کی چلے ساغر و خم

الماس پری اور گوہر پری اوڑہتے ہوئے شاہزادہ فیروز اور زمرد پری کا اختلاط دیکہہ لینا

غزل زبانی زمرد پری کی

باغ کو سبزہ کا دیدار مبارک ہووے	ہمیں سبزی خط یار مبارک ہووے
عندلیبوں کو مبارک ہو چمنمیں گل تر	ہمکو تیرا گل رخسار مبارک ہووے
نرگس باغ مبارک رہے نادیدوں کو	ہمیں یہہ دیدۂ سرشار مبارک ہووے
قمریوں کو ہو مبارک چمنستان میں سرو	ہمیں یہہ قامت دلدار مبارک ہووے

ماہ نو چرخ کو پر تو ہو مبارک ہمکو
یا تکا ابروی خمدار مبارک ہووے

عرض کرنا الماس پری کا راجہ کے حضور میں شہزادہ فیروز پر زمرد کا باہمی ربط

سدا راجہ جی پر ہو فضل خدا	کنیزک کا معروضہ سننے زرا
میں کرتی تہی کل رات سیر جہان	نظر آیا اک سانحہ ناگہان
زمرد پری تہی اک انسان کے ساتھ	بہم عیش و عشرت کے سامان کے ساتھ

بن ... بہم تہی بیمان رواں بہم
یونہی دیر تک ... نظارہ ... تہی
ہوا ... بیم ... سے
وہاں سے ... مرا جی
ہوا ... میں ... نہ
نہیں اور ... کے سوا ... کچہ
حضور ... میں کرون عرض کیا

ارشاد راجہ کا الماس پری کو

بیان اسکا الماس ... نے کیا
یہہ کیون ... چہوڑ ... کیا

عرض الماس پری کی

کیوں نہ ہو ... طاقت ... ای
اسا بندہ ... جرات ... ای

لگائی نہتے اونکی شیخی کہا ہے ہاتہہ
یہہ بدورت تہی رات انکے ساتہہ
ازدواکی عادت بہت ہے عجب
یہہ بدذی بہی انکی شامل ہے سب
نہین اسمین اک حرف بہی جہوٹ ہی
یہہ سب کچھ کیا پہ وہ

عرض گوہرپری کی

بادونسے صورت انکہہ بچالی آج
بڑی بیوفا ہے یہہ جہوٹی بڑی
کرین اپنی سا پری کو خراب
یہہ عادت نہین بدذون کی جناب

جو دیکھا تھا انکھون سے ظاہر کیا	کنیزک نے صاحب کو ماہر کیا
نہین جھوٹ کا اسمین کچھہ اشتباہ	کہ دعوی پہ میرے ہے گوہر گواہ
مرے تخت کے دیوؤن نے بہی شہا	تعجب سے دیکھا ہی یہہ ماجرا
اب اسپہ حضور آپ کا اختیار	کرین یا نہ اسکا کرین اعتبار

ارشاد راجہ کا زمرد پری کو

زمرد ابہی تجہکو انکار ہین	شہادت کو شاہد بہی تیار ہین

عرض زمرد پری کی

بہی الماس و گوہر کو مجھہ سے عناد	نہین قول دشمن کا کچھہ اعتماد
مری آب و تاب انکو لگتی ہی زہر	اسی سے اب آئی ہی یہہ تازی لہر
یہہ سوچا ہی مجہپر فقط اتہام	ہی برعکس مالک یہہ اونکا کلام
مجھے ان سے ہرگز کدورت نہین	پر انکو نہین انکی مروت نہین
نہ گوہر ہے سچی نہ الماس ہے	انہین کا تو دیوؤن کو بہی پاس ہے

ارشاد راجہ کا

ادہر آ تو گوہر مرے سامنے	زمرد کا کیا حال ہے بولدے
گواہی مین خاطر نہ زنہار کر	جو کچھہ جانتی ہے تو اظہار کر

ارشاد راجہ کا الماس پری کو

یہان اپنے دیوؤن کو الماس تو

بتا ایک سے ایک بڑھ کر ایک

ارشاد راجہ کا ولیعہد کو

کیمیہ دل مین نبوت

زمرد پریان بہی تیار ہین

عرض ولیعہد کی

یہان انمین کی قدر
زمرد بہی اب نہ سے ہم

ارشاد راجہ کا دوسرے ولیعہد کو

زمرد کی کچہہ بولے دیکہا پریان سے نو

عرض دوسرے ولیعہد کی

مجہے

سلیمان کی سوگند ہے راجہ جی	زمرد پری ساتھہ انسان کے ہی

ارشاد راجہ کا زمرد پری کو غضبناک ہوکر

اری نسل کاذب اری کج بیان	سناتیوں شاہد ہین کیا اک زبان
کہان وہ تری پارسائی رہی	تو کمبخت ہوتی نہ بیجے مری
یہہ کیا کام تو نے کیا واہ واہ	پڑے خاک ای آتشی تجہپر آہ
ہمارے غضب سے نہ مطلق ڈری	پری ہوکے انسان پہ عاشق ہوی
چکہاتا ہون اب عاشقی کا مزا	تجہے قید کرتا ہون ای بیحیا

یہہ سنکر زمرد پری سر جہکا دینا اور راجہ قید کا حکم کرنا

اودہر آ زمیان اودہر اشتاب	یہہ ناجن زمرد ہے خانہ خراب
نکال اسکو یان سے تو جلد نکال	اکہاڑے کے قابل نہین بدخصال
سلیمان کے زندان مین قیدی رہے	اوسی مین یہہ مردار مرتی رہے
ہو قوت اسکا لخت دل پاش پاش	یہہ بے آب و دانہ رہے بدمعاش
کبہی خواب مین یہہ نہ آئے یہان	اسی آرزو مین رہے دل تپان

شہزادہ فیروز کا انتظار مین زمرد پری کے بیقرار ہوکر یہہ اشعار زبان پر لانا

جلوہ لعزا جو نہین رونق محفل ابکے	ہای اندہیری ہی ہر انجمن دل ابکے

۴۵۴

غزل دوسری زبانی جوگی کی

[illegible]

مطلوب اصلی ہے مجھے طلبگار ہم سہی

[illegible]

ہولی زبانی جوگی کی جوگیا مین

یاد اوسکی جو دل مین سمائی	ہای سدہ بدہ ہماری بہولائی
ہوش مطلق نہین مجھکو تن کا	حال کس سے کہون اپنے من کا
غم نے سر پر قیامت مچائی	بات پیشانی کی پیش آئی

یاد اوسکی جو دل مین سمائی

میرا حال پریشان جتاکر	کوی پرتو کو لائے مناکر
جان لیتی ہے اوسکی جدائی	دل نے آخر کو دم پر بنائی

یاد اوسکی جو دل مین سمائی

یہہ غزل گاتے وقت یاقوت پری جوگی کو دیکہہ لشیا

دل اک غمخوار تہا پہلو مین اپنا ہی خون وہ بہی	جو قسمت سے ملا ہی شاہ کی بخت نگون وہ بہی
دل دشمنی سے ہلاؤن طبیعت خاک فرقت مین	ملا اک دوست قسمت سے گرفتار جنون وہ بہی
جو ملتا ہی رفیق نیک سیرت شاد ہوتا ہون	زبون ہوتا ہی لیکن صورت بخت زبون وہ بہی
مرے پردہ نشین کی مرحبا کیا بات ہی اے دل	محبت سے ہوا حاصل سوا اک درد دون وہ بہی
فراق ساقی گلفام مین یہہ تلخ ہی عشرت	شراب ناب ساغر مین جو تہی ہی موج خون وہ بہی
سراپا دیدنی ہی انقلاب فرقت ساقی	دہرے مین جام اک دو طاق مین سرواژگون وہ بہی

[illegible]

[illegible]

455

ای یوسف ثانی ترے انداز کے صدقے	بیتاب ہے عاشق سرِ بازار خبر لے
بیچون ہین الم کے ترا عاشق ہوا پابند	ای کاکل خمدار ستمگار خبر لے
بے تیر ہے کیا زمرۂ عشاق مین اندیسر	ای مہر عذار بت طرار خبر لے
بیطرح ہین آئینہ کے مانند ہون حیران	ای عارض معشوق طرحدار خبر لے
بادل کیطرح شیفتۂ زار ہی گریان	ای صاعقۂ خندۂ عیار خبر لے
لیتا ہی مری جان تغافل ترا اچھا ہے	بھولے سے تو ای جان تو اکبار خبر لے
بجلی کو فلک پر ہی تڑپنے مین تفاخر	ہان ای دل بیتاب خبردار خبر لے
دعوا اسے بیداری کا اللہ کی قدرت	اختر کی کبھی ای دیدۂ بیدار خبر لے
غرق یم نخوت ہی سراسر دل نیسان	غفلت سے ذرا ای چشم گہربار خبر لے
ای کاکل مشکین پریزاد خدارا	بڑھتی ہے ترے غم کی شب تار خبر لے
فرقت مین تری نرگس بیمار کے ظالم	بیمار ہوا بیدل ناچار خبر لے
کرتا ہی تجھے یاد مریض غم فرقت	رہ بھول کے آجا کبھی اکبار خبر لے
کیا غم سے ترا بلبل شیدا ہوا کانٹا	ای رشک چمن غیرت گلزار خبر لے
ہاتون سے جنون کے ہی مرا جامۂ تن چاک	دیوانے کی اپنے پی ستار خبر لے
کر تنگ وہ ستمگار رہی یون ہی گریزان	افسوس ہے ای جذب دل زار خبر لے

[illegible]

بناتا ہے جنگلہ بیابان مین	شگوفہ رعایت ہے ہر تان مین
ہراک فقرہ سنکر اوس انسان کا	یہہ نقشہ ہی جنگل کے حیوان کا
ہین سکتہ گزندو چرندو پرند	ہین تصویر حیرت کی سارے درند
ہی کیا سوز چلتے ہوے ساز مین	نہین فرق آواز و اعجاز مین

ارشاد راجہ کا

مرادل بہی سنتے ہی شایق ہوا	خدا کیلئے اوسکو یان جلد لا

عرض یاقوت پری کی

اگر حکم ہو بہیجکر زال کو	بلاتی ہون اوس صاحب قال کو

ارشاد راجہ کا

خوشی ہے تو بہیج اسکو جلد ای پری	نہایت ہی دلکو مرے بیکلی

یاقوت پری راجہ کا حکم زال کو سنانا

اری زال راجہ کا ارشاد ہے	ضرور اک جوان پریزاد ہے
سن ای تیز رفتار و چالاک پی	کرےگا پرستان کی جب راہ طی
ملیگا تجہے اک نیستان بڑا	جوان ایک جوگی ہی وان مہ لقا
ہین گہیرے ہوے اوسکو سب جانور	نہی ہے پتا اوسکا ای باخبر

زمانی جوگی کی

ہائی ہی زال کی

ارشاد راجہ کا

مرا نام ہے زال ای نوجوان	مین آیا ہون تیرے ہی خدمتمین یان
خدا جانے راجہ نے کس سے سنا	ترے دیکھنے کا وہ شایق ہوا
تری یاد مین ہو نہ بیکل کہین	مرے ساتھ چل جلد تر ای حزین
کریگا پلک مارتے مین وہ شاد	یقینًا بر آئیگی دل کی مراد

زبانی جوگی کی

نہین مجکو ای زال اندر سے کام	ترے راجہ کو دور ہی سے سلام
ملازم تو اوسکا وہ صاحب ترا	مجھے کیا غرض کون ہی وہ مرا
تجھے اوسکی خاطر ہے حد سے زیاد	وہ کیا دیگا دل کی ہمارے مراد
ہی وہ دینے والا مرا کردگار	عنایت سے دیکھے اگر ایکبار
کلید در گنج قارون ملے	شہنشاہی ربع مسکون ملے
ملے دین دنیا ملے زر ملے	فقیرون کو جاہ سکندر ملے
اگر یون ہی وہ میرا مشتاق ہے	مجھے دام کہانا ہی اب شاق ہے
نہین مجکو چلنے مین تاخیر و عار	کہ ہی اک بڑی بدبلا انتظار

عرض زال کی راجہ کے حضور مین

مہاراج حاضر یہہ مطلوب ہے	اکہاڑے مین داخل یہہ مرغوب ہے

۴۵۷

عرض جوگی کی

نہین مجھکو گانا سنانے مین عار	بشرط قرار دل بیقرار

غزل زبانی جوگی کی

اک مہروش کے درد کی لذت چشیدہ ہون	اس میکدہ مین صورت جام آبدیدہ ہون
بیگانون کے بھی بار الم سے خمیدہ ہون	یعنے مین درد دل کے لئے آفریدہ ہون
وحشت سہی کہ گوشۂ عزلت مین امن ہے	آہو کی طرح اہل جہان سے رمیدہ ہون
دیوانہ فکر ترک تعلق نے کر دیا	کانٹون سے دشت کے بھی مین دامن کشیدہ ہون
مجھے کا تیر جب سے گلوگیر ہی جنون	گردن مین طوق غم ہے گریبان دریدہ ہون
مارا ہی تیری کاکل و شمشیر ناز نے	مین لاش سر بریدہ و افعی گزیدہ ہون
امید وصل سرو قدان سے ہون دور دور	مین نخل خشک یاس کی شاخ بریدہ ہون
عشق کمر مین نام کو اپنا نشان نہین	ہی ہے رخ عدم کا مین رنگ پریدہ ہون
یکسر ہون باز اپنے پرائے کی فکر سے	اے دل گلوی مرغ تعلق بریدہ ہون
کیون مجھکو کوی پاس مین جکڑ نہو مدام	مین تا در امید و ہوس نارسیدہ ہون
اسد جہ ہون ضعیف کہ حرکت محال ہے	گویا مین آشیانۂ مرغ پریدہ ہون
از خویش رفتگی ہے محبت کی راہ مین	صہبا آب تاب تحمل دریدہ ہون
فرقت مین اپنے گھر کی زمین آسمان ہے	ابر سیہ کبھی کبھی برق طپیدہ ہون

غزل اسیری نامی جوگی کی

ہر ایک رات ہی فرقت مین رات ساون کی	ہمارے دیدۂ تر کو خیال خواب نہین
کیا ہی دورِ قمر دورِ شمس کو تو نے	ہی شیر عکس سے رخسار کے شراب نہین
نہین ہے رونقِ میخانہ تو جو ای ساقی	کب آہ درد سے میکش ترے خراب نہین
یہان تلک ہے وہ خاموش لبِ جام سے تنگ	کہ ایک چولی کے گوشے کو بہی جواب نہین
کسی ہی کی تنا مینا زبان کہولی ہے	کب ہی بیت ہر اک فرد انتخاب نہین
اسی یہ زندگی مستعار بنتی ہے	ثباتِ بحرِ جہان صورتِ حباب نہین
دو چار اپنے پسینے کے قطرے ٹپکا دے	مری غشی کے لئے حاجتِ گلاب نہین
فراق ساقی رہنا کا لطف اور ہی ہے	ہو شراب نہین ہی کہ دل کباب نہین

بنا و خانۂ زنبور کسطرح پرتو
جہان مین کونسے موذی کا گھر خراب نہین

راجہ کا مالا دینا اور عرض جوگی کی

یہہ مالا کرین کیا اسیرانِ غم	گلا گہونٹتا ہی گریبانِ غم
اب آرایشون سے مجہے ننگ ہے	کہ دل زینتِ جسم سے تنگ ہے
بنا ہے بگڑی ہوی شکل عار	یہہ کافی ہے عشقِ صنم کا سنگار
گلے مین ہزار اشک کے ہار ہین	گریبان کے سیکڑون تار ہین

اقرار کرنا اور جوگی کا یہ غزل گانا

راجہ کا ہاتھ پر ہاتھ مارنا

بلبلو جال کے مرقع پہ ہی گلکاری	دام و دانہ سے نئے آج وہ صیاد آیا
کیوں پسند لب جانان ہوا عورت نے	مین جو دنیا مین سراپا لب فریاد آیا
نہ رہا آج کوی غم جو انیس شب ہجر	مجھے اپنا دل گم گشتہ بہت یاد آیا
داغ سے خون محبت کے بچا دامن حسن	قتل کرنیکو مجھے ناز سے جلاد آیا
کھا گئی غنچہ نوخیز کا دہوکا بلبل	آگیا پہنے ہوے گلگون جو وہ صیاد آیا
ضعف مین کوئی نہ تہا ہمنفس تنہائی	دل سے نالہ ہی نہ لب تک دم فریاد آیا

پہر وہی رنج و محن درد و الم ہین پرتو
پہر وہی ظالم بیدرد مجھے یاد آیا

ارشاد راجہ کا

طرہ دینا راجہ کا اور عرض جوگی کی

نہین آپ سے مال کی التجا	یہہ طرہ کا دینا تو طرہ ہوا
اگر ہوتی زر کی تمنا مجھے	مری سلطنت بس نہ تہی کیا مجھے
ہین دینے مین صاحب کشادہ جبین	مجھے شکوہ تنگدستی نہین
نہین پہر کسی بات کی آرزو	ہی اوسکی ملاقات کی آرزو

یہی بس کہ اس بات پر ہان ملے
جو مانگون وہ ای حاتم جان ملے

پری

پہلے تو وہی کاش پری زاد بنا دے مجھکو
پہنچے سیمبر اندر کی سبہا میں ہوا آنا تیرا

شہزادہ

[illegible]

پری

[illegible] کس طرح سے مجھکو پایا
کون وہ ساعت ہوائی [illegible] تیرا

شہزادہ

حال اب جسکا ہوا غیر [illegible]
[illegible] کی قسمت نے دکہایا مجھے جلوا تیرا

الحمد کہ جلوہ نظر آیا تیرا		غضب اندہیر تہا ہجر مین عیار تیرا	
	شہزادہ		
دشمنِ جان تہا مرے دوست نہ آنا تیرا		مگر اللہ نے دکہایا رخِ زیبا تیرا	
	پری		
کردیا بہوت پریزاد کو دیوِ غم نے		نظر آیا نہیں جس روز سے سایا تیرا	
	شہزادہ		
قیدِ زندان سلیمان نے قیامت ڈہائی		ہای افسوس یہہ کیا حال لگارا تیرا	
	پری		
اپنی حالت کی شکایت نہین لیکن صد شکر		حق نے پہر جلوہ جان بخش دکہایا تیرا	
	شہزادہ		
کون مادر بخطایان خلل انداز ہوا		کسکے باعث ہوا زندان مین یہہ جانا تیرا	
	پری		
جانِ من گوہر الماس کی انگیٹھی ہوئین		ربط دیکہا گیا اون سے یہہ میرا تیرا	
	شہزادہ		
سنہہ جنِ جدکے کالے دو جہا نمین ہونگے		جان پر دونون کی یہہ صبر پڑیگا تیرا	

پری

[illegible] دکہان [illegible] کہان
[illegible]

شہزادہ

[illegible]

پری

[illegible]

شہزادہ

[illegible]

تجھ طالع صحبت تم نو زمبارک ہووے
دل خرسند مبارک ہمیں اور دشمن کو
جسم و جان الم اندوز مبارک ہووے
جھینپ ہیہ زغم فزاج فروز اگر
اور ہمیں ہو تا اور عہاز ہو زمبارک ہووے
ہی ضیا کی لرزان یکجی بوند
خلق کو ہیہ بسی ہو زمبارک ہووے

شدتی تہا سو ہوا رنج کا اب کیا موقع ۔۔ اسکی شادی ہی کہ جلوا نظر آیا تیرا

پری

مہر سے حضرت پرتو کی ہو سحر نشیب ۔۔ ای قمر روشن ہمین آج وصل ہوا زیبا تیرا

شہزادہ

ابدا ہی یہی ارمان ہی آمین آمین ۔۔ تم آمین یہہ سخن فال ہو جانا تیرا

راجہ شہزادہ کا ہاتہہ زمردپری کے ہاتہہ مین دینا

زبانی زمردپری کی چوبولہ مین

راجہ کی تعریف کا مجھے نہین یارا ۔۔ جان آئی ہے جان مین ملا جو پیارا

زبانی شہزادہ فیروز کی چوبولہ مین

عالم مین بالا رہی راجہ کا پایا ۔۔ آپہی کی دولت سے قابو وصل کا ہاتہہ آیا

زمردپری کا مبارکباد گانا

جلوہ حسن دل افروز مبارک ہووے ۔۔ شادی صحبت فیروز مبارک ہووے
ہمکو یہہ شمع شب افروز مبارک ہووے ۔۔ غیر کو آہ جگر سوز مبارک ہووے
آج تقدیر سے کیفیت دیدار ملی ۔۔ جشن جمشید کی نوروز مبارک ہووے
رہی رشک مہ بالا ترا ای چاند ہمین ۔۔ تا قیام فلک کو زمبارک ہووے

قطعہ تاریخ طبع از تصنیف
مصنف دام اقبالہ
خان صاحب
شاہ ... خان صاحب

تاجر ساکن کڑپہ و شاگرد حضور مصنف دام اقبالہ

چو این مجموعۂ خوبی بدیدم — خوشا تزئین تو بر تو برآمد
میانِ صفحہ ہر ہر نقطۂ او — چو مہرِ آسمان پرضو برآمد
حجابِ ابر زیبِ روی خورشید — چو وصفِ طلعتِ پرتو برآمد
زہے اوستادِ بے مثل و یگانہ — کہ خسّان پیشِ او بیرو برآمد

چو گشتہ غرقِ فکرِ سالِ عریان
سبہای منظیرِ نو برآمد
۱۳ ۰ ۶

از خاکسار سراپا نیاز محمد جمال الدین اعجاز

یہہ سبہا ہے حضور پُر نور کی — مایۂ حسن و انتظام بلیغ
نکلا ہمت کے منہہ سے بی شش و پنج — ہے یہہ گنجینۂ کلام بلیغ
۵ — ۱۳ ۰ ۶

آمد صنوبر پری کی

صنوبر پری کی یہ آمد سبھا میں
تماشائی قمری ہیں اسکی ہوا میں
[illegible]

پرستان پرتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آمد راجہ اندر کی

سبھا میں شاہ پری جان کی آمد آمد ہے
بہار باغِ پرستان کی آمد آمد ہے

کھلیگا غنچۂ مقصودِ ہر تماشائی
نسیمِ گلشنِ ارمان کی آمد آمد ہے

برنگِ بلبلِ شیدا جہانیان ہوں نثار
گلِ مرادِ دل و جان کی آمد آمد ہے

ہیں داغی لالہ کے مانند مہر و ماہ کے دل
کہ شمعِ جلسۂ پریان کی آمد آمد ہے

ملیگا فصلِ بہاری کا لطف ای پرتو
اب ایک رونقِ بستان کی آمد آمد ہے

زبانی راجہ اندر کی

صاحبِ تاج ہوں سر رہ پرستان ہوں میں
مالکِ تخت ہوں سلطانِ پری جان ہوں میں

دیکھیے تختِ حکومت میں یہ رہ لا کہو کون
حاکمِ مسکنِ خوبانِ خوش الحان ہوں میں

قولِ زلف و سخنِ رودی درخشان ہی مرا
حکمرانِ سحر و شامِ پرستان ہوں میں

زبانی صنوبر پری کی

[illegible]

غزل ہمقافیہ بر غزل ... صاحب دہلوی زبانی صنوبر کی

اٹکا ہوں میں بھی شمع خواص طرب میں
سارے امنگ خاک ہوئے اضطراب میں
پہلے نلاق ماہ کا ثابت ہی گر قیام
ہم مست جام عشق ہیں ہشیار محتسب
بیت الشرف ہی قول منجم کا چہرہ بان
خاکا اوڑا لیا ہے سراپا ہی یار کا
کچہ سدہ نہین موافق ضرب المثل مجھے
سایل ہون ایک بوسہ کا اساک چھوڑ دے
کشتہ ہون بخت خفتہ کا ای شوق پا بوس
بیکل کیا ہی ظالم یکتا کے ہجر نے
پھیرا نہین جو گردش ایام نے اوسے
سفا کیون سے کرتے ہین وہ ظلم بیشمار
رعنائیون کا جلوہ نظر آئے آپ کی
کر جلد تر نگاہ کرم ای کنارہ کش

تڑپے ہزار برق نہ آئے جواب میں
بجلی گری ہی خرمن عہد شباب میں
کیونکر پھر اوسکا چہرہ ہے دوہری نقاب میں
حرمت کا نام تک نہین اپنی شراب میں
ہوش کن ہی یہ حساب ترے گھر کے باب میں
بلبل یہ بولتا ہون گلستان کے باب میں
جو شن جنون کے ڈہنگ ہین فصل شباب میں
استادگی ہی کسلئے کار ثواب میں
ہو خاک اپنی ہونے کی اوسکی رکاب میں
سیماب ہر رگ مجہہ سے بہی اضطراب میں
پیچ و خم و پیچ کیون مرخط کے جواب میں
روز حساب تا کہ نہ آئے حساب میں
ملجا ہے فتنہ لطف جو زہر عتاب میں
پانی ہے تیری چاہ کا چشم پر آب میں

یہہ فتنے غضب کے قیامت کی شوخی	اسیران کا کل کو دکھلا رہی ہے

خبر اسکی آمد کی سنتے ہی **پرتو**
پریرویون کی جان گھبرا رہی ہے

زبانی سنبل پری کی

سنبل پری ہی نام مرا زیب باغ ہون	ہر زلف کا یہہ قول کہ سنبل کو داغ ہون
صورت کو میری دیکھ کے چلا اٹھا یہہ حور	ای ساقی جسمین خالی ایاغ ہون
بزم وجود مین یہہ کمر کا ہی ادعا	گنجینہ عدم کی سراپا سراغ ہون
کہتا ہی بس کہ پیچ ہی خال زیر زلف	بجلی کا دل ہی تڑپے وہ روشن چراغ ہون

ہوتا ہے بوی گل سے پریشان مرا مزاج
پرتو کی چشم لطف سے نازک دماغ ہون

غزل ہمقافیہ بر غزل ند صاحب لکھنوی زبانی سنبل پری

زیست پامال غم عشق کی منظور نہین	اوس سلیمان کو سر پرورش مور نہین
ہای کیا دشمن کے قابل ہن مور نہین	ناتوانی مری محتاج لب گور نہین
ای ہما بادہ ہوا وہ گل خندان دب سے	دل مرا خوش نہین شادان نہین مسرور نہین
سو کہہ کر صورت گل خار ہو سو رحکا ہی تو بلا	جو شن سپہر کی ایام سے کچھ دور نہین

ہیرن رتیان ترپ گجاری	پریتو نے خبر نہ لی ہماری
اون بن پرت نہین چین	تڑپت ہون ساری رین

زبانی راجہ اندر کی

مرے دل کو خوش تو نے سبنل کیا	ہے اب سر مین نرگس پری کی ہوا

آمد نرگس پری کی

نرگس پری اب آتی ہے ناز و ادا کے ساتھ	ہین دل فریبیان عجب اہل دل کے ساتھ
آنکھون کے ہر اشارے مین دلکو لبھا لئے	اس شوخ کے جلو مین ہین خنجر بلا کے ساتھ
بیباکیان ہین کسقدر اسکے مزاج مین	آنکھین لڑاتی ہے یہ نسیم و صبا کے ساتھ
تخت اسکا شرط باندھکے جیتا ہزار بار	دعوا ہے دلکو تیز روی مین ہوا کے ساتھ

رفتار مین ہے اسکی قیامت کا ماجرا
پریتو مین فتنے ہر نگہ حشر زا کے ساتھ

زبانی نرگس پری کی

نرگس پری ہون مردمک چشم حور ہون	ہین شاہدان دہر کی آنکھون مین نور ہون
ہون اوج بہی فتح آفتاب واہ	جام شراب حسن کی مستی مین چور ہون
بچتے نہین نگاہ جہانگیر سے مری	انسان ہے اگرچہ بہت دور دور ہون

۴۶۷

زبانی ریحان پری کی

۴۶۸

پہر ہوا نرم مرے نالون سے کیونکر دل بت | موم ہونے کی صفت گر کسی پتہر مین نہین
ذرے ذرے مین چمکتا ہے اوسی مہر کا نور | ای فلک مہ مین نہین ہے وہ کہ اختر مین نہین
خون دل سے مجہے ساقی مین ہین انکہین لبریز | دخل کچہ بہی مرے ساغر مین نہین

نہ پہرون یار کے دروازے سے پرتو مایوس
غم و حسرت سہی شادی جو مقدر مین نہین

ٹہمری زبانی نرگس پری کی

پیارا لکہہ چہپا ہین ای گلعذار | تیری حیا نے کیا ہاے مجہکو خوار
سدہ بدہ ساری بہول گئی ہون | جب سے ہوی ہین مری انکہین تجہ سے چار

پہر تو نے میری عرض نہ مانی
کہتی رہی اگرچہ مین بار بار

زبانی راجہ اندر کی

اکہاڑے مین تو نے کیا خوب کام | اب اٹہے کہ ریحان پری کا ہے کام

اندر ریحان پری کی

ریحان پری ابلائے سے ای ہے ساقی مین | کہلتا ہے ہر اک غنچہ دل اسکی ہوا مین
نظارے سے انکہو کو ہی تفریح [illegible] | ہی فصل بہاری کا مزہ سبز قبا مین

تغیرِ غم سے روپ ہوا ہے تو فکر کیا
پشم و دل و دماغ مین تو ہی سما گیا
ہون ساتھہ ساتھہ صورتِ نعلین یار کے
حیران جو ہوں تو رخ ہو پریشان جو ہو تو زلف
کیون بت پرست کفر سے ہوتے ہین متہم
ڈوبون نہ کسطرح عرقِ انفعال مین
مجھہ ناتوان کی خاک سے چھوٹین فرس کے پاؤن
تشبیہِ زلف مشک و شب و مار وابر سے
الزام بیوفائی تغافل کے ہاتھہ سے
پروانہ چراغِ لحد صاعقہ سے ہے
گہہ بیٹھے میری جان وہ لیتے ہین ناز سے
تسبیح آپ ہی کو مبارک ہو شیخ جی

ایدل ہزار بار بگڑ کر بنا ہوں مین
ایجان پردہ کس لئے کیا دوسرا ہوں مین
جاؤنگا مجھہ سے بچ کے کہان خاک ہو ہوں مین
دوری مین ہی جدا تری قربت سے کیا ہوں مین
کہتا ہی حسن جلوۂ نور خدا ہوں مین
مصروفِ شکوۂ ستم آشنا ہوں مین
ای شہسوار معدنِ آہن رہا ہوں مین
ایجان تیری سر کی قسم اک بلا ہوں مین
ظالم مرا قصور نہین بخشا ہوں مین
منظورِ برقِ خندۂ دندان نما ہوں مین
تیغِ ادا سناتی ہی تیرِ قضا ہوں مین
بندہ بتون کا دل سے مگر ہو چکا ہوں مین

پرتو نگاہِ مہر پریرو کا منتظر
سایہ کی شکل اوسکی گلی مین پڑا ہوں مین

ظہری زبانی ریحان پری کی

ای پریزاد و زرا مجہکو تم آ نام بتا
راجہ اندر کے یہان کیا ہی تم آکا بتا
ای بادشاہ دیکہا الگ ہے اور نہ اگر فرشتے
مجھے بہا دو کہ الگ ہے اور نہ اگر فرشتے

پری

سن ای رشک چمن نام مرا ہی لعل پری
کام اندر کے یہان ناچ ہی ہر آن مرا

شاد ہوں میں کہ ملی زیست کی لذت پائی
ارے دیوانے پریزاد کی صحبت پائی

شاہزادہ

پہر دیکہیہ سونے کا ایک فرش بچھا پایا
دل کے بہلانے کو وہ ساز نہیں ایسا تہا
ناچ ہوتا ہے پرستان میں کیا بتا

پری

[illegible]

پری

مین پریزاد ہو حیوان نجانو صاحب	بہوت دیو اور کوی شیطان نجانو صاحب
کیون یہہ لاحول و لا اکہہ کو ملکر دیکھو	ہو چکی بلنے چہپر کٹ سے نکلکر دیکھو

شاہزادہ

آدمی زاد ہین آتے ہین پریزاد کہان	اگر آتے ہین یہے سیر ہوا پر تو یہان
مجہے باور نہین آتا ہے یہہ کہنا تیرا	ان بناوٹ سے بگڑ جائیگی سبہہ ہیچہ بتلا

پری

خوب کیا چمنستان کہ پرستان ہی جواب	گہر ہے بندی کا نہین اسکا الوانیہہ جناب
مین نے پہلے ہی کہا نیند سے انکہین کہولو	غور سے چار طرف دیکہیکے پہر کچہہ بولو

شاہزادہ

کیا کہا این یہہ مکان کاہی قصہ کیا ہے	ای پری صاف بتا حال معما کیا ہے
مین تو کوٹھے پہ تہا اپنے یہان آیا کیونکر	آدمی زاد کو بے پر کے اڑایا کیونکر

پری

راجہ اندر کے یہان ناچ کو جاتے جاتے	ہو کے عاشق تجہے گہر لائی ہون آتے آتے
دلین گہبراؤ نہین آؤ گلے سے لگجاؤ	مجہے ترساؤ نہین آؤ گلے سے لگجاؤ

شاہزادہ

[illegible]

پری

[illegible]

مرے دلبر مرے جانی مرے پیارے مرے یار	مجھے اصلا نہین کچھہ تیری خوشی سے انکار
اتنا آزردہ نہو حکم بجا لاتی ہون	ناچ دکہلاتی ہون دیکھو سنو گاتی ہون

شاہزادہ

بس بس اپنا نہین اب راگ سنانا مجھکو	ناچ بس دیکھہ لیا پھر نہ دکہانا مجھکو
جیسے سننا ہو ترا راگ ویسے راگ سنا	جیسے بہاتا ہے ترا ناچ ویسے ناچ بتا

ہمقافیہ بر غزل رند صاحب لکھنوی زبانی ریحان پری پھر مین

بے سبب پھر ہی وہ بیزار خدا خیر کرے	پھر ستاتا ہی مجھے یار خدا خیر کرے
پھر گلو گیر ہوی زلف صنم کی الفت	پھر گلے پڑتے ہین زنار خدا خیر کرے
یاد ابرو ہے پھر اس نرم کو دل مین مرے	پھر چلیگی وہی تلوار خدا خیر کرے
پھر ہوا نرگس دلدار کی دوری کا مرض	پھر ہون بیمار کا بیمار خدا خیر کرے
پھر دکہائیگا مقدر وہی نظارہ یاس	پھر ہے دل طالب دیدار خدا خیر کرے
پھر ستانے لگا بیمار مجھے شوق وصال	پھر ہوا ہجر کا آزار خدا خیر کرے
بدگمان پھر مرے جانب سے ہین دربان اوسکے	پھر نگہبان ہین ہشیار خدا خیر کرے
پھر وہی طور وہی جور ہین اسکے صیہات	پھر وہی غم کے ہین آثار خدا خیر کرے
پھر وہی منتظری اور شب وعدہ وہی	پھر مین دم کے وہی آثار خدا خیر کرے

ترى بانكى ادا نے مرا دل چهين ليا جان

نازِ غضب کا نخرہ بلا کا چلن قیامت کا	فتنہ ہی سایہ ای ستم آرا تیری قامت کا

ترى بانكى ادا نے مرا دل چهين ليا جان

پردہ اٹھا دو جلوہ دکھا دو گلے سے لگجا تو	ہزار رحمت ہو اک دوری پر تو جلد آ تو

ترى بانكى ادا نے مرا دل چهين ليا جان

سید اردلیو کا باری باری سے مجرے کیلئے پریونکو خبردار کرنا

چلو باری باری سے مجرا کرو	اکہاڑے میں پہر نام پیدا کرو

غزل ہمقافیہ بر غزل داغ صاحب دہلوی زبانی صنوبر پری

پامال اضطراب ہو پروردگار دل	بیتاب کرنے پائے نہ پہر بیقرار دل
ہی جب سے عاشق گل رخسار یار دل	چالاکون نے ایک دل کے بنائے ہزار دل
داغوں کی روشنی نے یہ بہو کا بنا دیا	ہوگا یہی فنا ہی چراغ مزار دل
بیٹھے بٹھائے کاکل پیچاں میں پہنس گیا	سودا میں کا سکے ہوا ہے شکار دل
لوگو گلہ کسیکی کدورت کا کس لئے	سمجھو کہ ہر بشر کا ہے مشت غبار دل
چشم صنم اشارہ کرے چاہ سے اگر	بڑہ کے نکل ہی آئیگا بے اختیار دل
راہ فراق یار میں آنسو کے ضبط سے	مانند آبلے کے ہی ناپایدار دل

غزل ہمقافیہ برغزل جناب جلال صاحب لکہنوی زبانی سبز پری کی بہیروین مین

بے قابو مین جو آیا تو نکلنے نہ دیا
ضبط نے قطرہ پسینے کا بہی ڈہلنے نہ دیا

شوق نے یار کو کروٹ بہی بدلنے نہ دیا
جوش گریہ نے مجہے گوکہ سنبہلنے نہ دیا

دامن راز محبت نہوا جیب سحر
پاؤن نہ پڑہ کے مجہے ضعف نے چلنے نہ دیا

جب سے آنکہون مین سمائی ہے نزاکت اوسکی
پاس جانان نے مجہے آنکہہ کو ملنے نہ دیا

یار نے جلوۂ رخ سے مجہے محروم رکہا
شمع بر بزم مین پروانیکو جلنے نہ دیا

آگیا جب وہ مرے گود مین کچہہ دکہہ نرہا
آنکہہ کو گرمی صحبت نے ابلنے نہ دیا

نازکی ہو گئی سد ہوس پامالی
دو قدم بہی اونہین کو چمن ٹہلنے نہ دیا

داغ اور اشک ہمین عشق سے حاصل ہوے
نخل ماتم کو ابہی پہولنے پہلنے نہ دیا

اسقدر بیر فلک راہزن وصل رہا
ہجر کی شب بہی مرے دم کو نکلنے نہ دیا

خوف رولایا تری مہندی کے تصور نے بہت
پاؤن کے آبلون نے جب مجہے چلنے نہ دیا

ایک حالت پہ رہے داغ ہمارے دل کے
رنگ گلشن کو ترے غم نے بدلنے نہ دیا

اوس جوان نے چہپا چرخ باین پیری بہی
رات بجلی وہ دکہائی کہ سنبہلنے نہ دیا

کوسے کا نہ گمان ہو کہین اوسی طرح کو
اسی ڈرسے کہیں فوس بہی ملنے نہ دیا

پاس اعدا نے مری جان نکالی ظالم
مجہے شند اکیا گر غیر کو جلنے نہ دیا

٤٧٣

زبانی ریحان پری کی

نہایت تعجب ہے ریحان پری
مطلق انی ازی
آئی نظر ریحان کہاں آئی ہے الم
ہم ہے ہم ہے کہاں
بابت راجہ ہم ہے جل جسکو

ارے لالہ میں تم سے قربان جاؤن
بھلا میں بن لیتی ہوں تری بھولی بھالی باتیں
جو تو چھپاتا ہے راجہ سے کہتا
رہے راز پنہان بیان کیا بھی نہین

زبانی لالہ دیو کی

مجھے کام کیا ہے جو بولوں یہ حال
مری تاب میں یہ نہ لانا خیال
میں بولوں تو ہو جاوے بہم ماجرا

بے آب ہر کنار رہے ابرو کے روبرو	بوندی کی آبرو کو لیا اس کنار نے
روشن ہو خاک شمع سر قبر سہد مو	مارا ہے تیر گی شب ہجر یار نے
ای گل نہین ہے کیا دل صد چاک یہ مرا	شانہ اگر ضرور ہے گیسو سنوارنے

پرتو حصار یاس و تمنا میں پھنسگیا
ڈالا ہے کس بلا میں شب انتظار نے

ٹھمری زبانی نرگس پری کی بھیرین میں

آج سینے مین پیارا نظر آیا ہے	روتے جی کو سمجھایا ہے
نیند جب آنکھیں کھوی کوئی تنہا جز تنہائی	دل نے بہت تڑپایا ہے

آج سینے مین پیارا نظر آیا ہے

پھر کیا پرتو نے مگر در پردہ میری حالت پہ	جلوہ مجھے دکھلایا ہے

آج سینے مین پیارا نظر آیا ہے

ریحان پری حاضر ہونے سے راجہ لالہ دیو کو یہہ ارشاد فرمانا

ارے لالہ ریحان گئی ہی کدھر	تو کس نیند میں ہے ارے بیخبر

آنا لالہ دیو کا ریحان پری کے محل میں

زبانی لالہ دیو کی

جو بیٹھا کہ سوتی تھی لالہ او تھا
نہ تھی ریحان پری تیغ ابرو سے جی کھیا
بضد آہ و فغان کس سر پیٹتا انکہیان خدا
بہت یاد آتی ہوں ریحان پری ہم جیسی
گہے راہ دیکھا پیادہ ریحان پری سے جا جب
کہیں چلا ہو اب بیان
راجہ کو بیان لکھ کر میں کہ اے آج
ناظم لالہ دیو کا ریحان پری کی بھی سب حال
راجہ سے رو کر سناتا
احوال اپنا آنکھ میں آنسو بھر لاج
بہبہ تو دیو کی کس عمر تمام
بیان

راجہ شہزادے سے مخاطب ہو کر کہنا

ارے آدمی زاد تو کون ہے کون ہے
ہوا صفت برباد بعوض [illegible] کون ہے بتا
بتا نام اور پرستان مین کون لایا ہے

زبانی شہزادے کی

سنو کیسے آیا پرستان اپنا حال
کہ یون پرستان یہہ چلا چیہہ چال
فقط [illegible] مین لایا ہے
دیکھا پرستان وکیا [illegible]
یہہ قسمت سے [illegible] نہین
سو ودا مرے [illegible] مین دنیا و دین
[illegible] یہان [illegible] مین [illegible] ہون
جو [illegible] دکھ [illegible] گا ہون

مین لایا ہون ریحان کو جا کر حضور	اکھاڑے مین حاضر ہے یہہ پر قصور
اک انسان پر ہو کے بس مبتلا	کہین سے گھر اپنے یہہ لائی اوڑا
ہتی مجلسہ اوس سے بہت شاد شاد	سزا کے سزاوار ہے نامراد

ریحان پری دیو سے مخاطب ہو کر کہنا

ارے لالہ کم بخت ارے بدخصال	کہا من وعن آکے راجہ سے حال
ہوا سرخرو کھاکے چغلی تو کیا	ترا دل تو داغی کا داغی رہا
خدا کی پنہ تیرے اطوار سے	بدل ہی گیا اپنے اقرار سے
ہمارے دلون کو دیا ہے دکھہ	نپائے کبھی تو بہی دنیا مین سکھہ
یہہ سمجہ ہے خدا منتقم ہے بڑا	ملیگی تجھے اس جفا کی سزا

ارشاد راجہ کا لالہ دیو کو شہزادہ گلرو کو حضور بلانے

ارے لالہ وہ کون بدکار ہے	جو ریحان کے گھر مین گرفتار ہے
مرے سامنے اوسکو تو کھینچ لا	پرستان آئیکی دونگا سزا

عرض دیو کی

مہاراج حاضر ہے ریحان کا یار	اسیکی گرفتار ہے نابکار
اسے کھینچ لایا ہے جا کر غلام	یہان حسب ارشاد ذی احتشام

کہنا راجہ کا ریحان پری

اری ننگ قوم پری جان زنج
نہایت ہی [illegible] ریحان زنج
[illegible] مین [illegible]
پری زادی [illegible]

آمد ریحان پری کی

[illegible]

غزل معاشقہ از غزل جناب داغ صاحب دہلوی زبانی جوگن کی

ارے یار ناداں ارے بے شعور	کیا مجھکو بدنام خود کے حضور
مین بولی ہی لیکن تجھے کد رہی	اوسی دیر کی ہے یہ غارتگری
ذرا میرا کہنا نہ ہے سنا	مریحان تو آخر بلا مین پڑا
جو حافظ ہے ہر جن و انسان کا	نگہبان وہی ہے تری جان کا
اگر زندگی ہے ملینگے ضرور	نہین تو ہو سو ہوے دور دور

ارشاد راجہ کالالہ دیو کو واسطے قید کرنے شہزادہ گلرو کے اور ریحان پری کو اکہاڑے سے نکالدینے

ابہی اس شجر کو پہنا طوق تو	ارے لالہ قمری بنا سرو کو
اگرچہ ہے اک رشکِ شمشاد یہ	نہ غم سے رہے لیکن آزاد یہ
قفس مین کر اس گل کو یون قید تو	صبا سے کبہی ملنے پائے نہ بو
پرون کو تو ریحان کے اس توڑ دے	پرستان کے باہر ابہی چہوڑ دے
نہو پہر مری بزم مین اسکو بار	رہے دامنِ دشت مین خوار و زار

آنا ریحان پری کا جوگن بنکر

ہای ریحان پری اب آئی ہے جوگن بنکر	رنگ لائیگا بیابان یہ گلشن بنکر
پاؤن مین خار ہین پر خاک سے مملو سر ہے	آرہی ہے ہمہ تن دشت کا دامن بنکر

عرض سپید اردیو کی

مہاراج کس پری کی ہے یہ صنعت زمانہ

ارشاد راجہ کا

ترے کوچے میں ای رہبر ہی ہشیار کون آیا
کوی دیوانہ آتا ہی کوی مستانہ آتا ہے

فلک کے دور میں ہر دم ہے دلبر اک نیا پیدا
ترے عاشق کے ہاتھ ای مست پیمانہ آتا ہے

گہر ہوای ورد محبت دندان جانان میں
ہماری جیب کی میں تسبیح کا جب دانہ آتا ہے

محبت چھا گئی ساقی کی رفتہ رفتہ گردوں پر
در میخانہ پر بوسہ مستانہ آتا ہے

زبان پر ماجرا ہے راتدن طبع پریشاں کا
یہی اک سنیے ای پرتو ہمیں افسانہ آتا ہے

جوگن بیہ ٹھمری گاتے وقت بیدار دیو کا اتفاقیہ ادھر آنا

آجا دلبر جانی رے

تجھ بن دن رین پرت نہیں چین
ترپ ترپ جیا جاوت ہے

پرتو تیرا مکھڑا جب سے نہیں دیکھا
دم کی تجھ نہیں آوت ہے

ٹھمری زبانی جوگن کی

مکھڑا دکھا جا پیارے رے جانی رے یار رے
مکھڑا دکھا جا

ہوے کل نہ پرت بن دیکھے کرم کرا تا جبھیر
تیرے بلہار رے

سو طرح کے درد وبکالی بیہ سینہ اگنج
پرتو تری دوریکا غضب کسی کہو رنج

کوی نہیں غمخوار رے

آیا بیدار دیو کا ذوق کہ جوگن

زبانی جوگن کی

چل اب شاد و شاد ای اسیر بلا	بر انگیز دکھا ترے مدعا

زبانی جوگن کی

عجب ای سپیدار تجھہ سے عجب	مرے ساتھہ یہہ دل لگی بے ادب
فقیروں کو پھر کیوں ہو پروای شاہ	نہ مرغوب زر ہے نہ مطلوب جاہ
وہ کیا دیگا ایسے خزانے مجھے	بہت کچھہ دیا ہے خدا نے مجھے
اگر راجہ اندر ہے طالب مرا	تو ہلتی ہوں چل جھکو انکار کیا

عرض سپیدار دیو کی

مہاراج جوگن کو حاضر کیا	بجا لایا فرمان غلام آپ کا
وہ دلچسپ ہے اسکی ہر ایک تان	فلک پر تڑپتی ہے زہرہ کی جان
عجب طرح کے یہہ دکھاتی ہے بھاؤ	بہت یاد ہین دلربائی کے داؤ
عجب کیا مقابل بشر گر نہین	پرستان مین بھی کوئی ہمسر نہین

ارشاد راجہ کا جوگن سے مخاطب ہوکر

اری جوگن اتنی تو غمگین ہے کیوں	بتا دل ترا درد آگین ہے کیوں
ہوی ہے تو شوریدہ سر کسلئے	کیا ہے بیابان مین گھر کسلئے
ہے دوری کسکی خلایق سے دور	غضب یاد مین کسکی ہولی سرور

ابروی طفلِ حسین کیا ہے جو شمشیر نہیں
تی سواری ہی کا کوڑا ہے اگر تیر نہیں

دیکھتے ہی دلِ مجروح رخِ روشن نے کہا
مدحتِ رخ ہے یہہ والشمس کی تفسیر نہیں

جوشِ حیرت ہی مگر باعثِ آزادی عجم
زلفِ تصویر کے بس میں دلِ تصویر نہیں

جب سے عارض ہیں ترے رونقِ بزمِ شب دور
ماہ میں نور نہیں مہر میں تنویر نہیں

عکسِ ابرو ہے نمودار صفا کے باعث
دوش پر آئینہ تن کے کوئی شمشیر نہیں

سرخرو ہونگے اسے عاشقِ ابروئے قاتل
جانتے ہیں کہ مہِ نو تری شمشیر نہیں

ناز و انداز سے عاشق کو کرینگے وہ شہید
نہ سہی پاس جو خنجر نہیں شمشیر نہیں

بوالہوس کو وہیں یاد آ گئی چھٹی انکا دودہ
شیر کی دہار ہی قاتل دمِ شمشیر نہیں

بات کرتا ہوں اشاروں میں تصویر سے ترے
ناتوانی مری قفلِ لبِ تقریر نہیں

عشقِ سیمین بدنان نے یہہ کیا مستغنی
گرچہ ہوں خاک مگر طالبِ اکسیر نہیں

کسکے دیوانے ہیں یہہ اہلِ تشیں یارب
کہ جدا جیب کے گریبان سے زنجیر نہیں

چشمِ ساقی کے ہر اک دور پہ قربان رہے
خطِ ساغر ہے ہمارا خطِ تقدیر نہیں

ای شہِ حسن نہ تصویر کبھی کھچوانا
کہ جہان میں شہِ تصویر کی توقیر نہیں

اسمین پرتو ہی زبان اپنی زبانِ ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میر نہیں

رُلواتی ہے جو اک صنم کعبہ رو کی چاہ
روٹی کے لقمہ لقمہ سے کٹنے لگا جگر
سینہ زنی ہی حاصلِ ارمانِ قتل ہے
ہوں دشمنوں کے سینہ پر اک سل یہ ناتوان
میخانے میں ہے فرقتِ ساقی سے انقلاب
غم میں ہے ایک سینہ کے سینہ خراشیاں

پانی جاری آنکھ کا زمزم سے کم نہیں
فرقتیں تیری مجھکو عدا اسم سے کم نہیں
ذی الحجہ بیکسوں کو محرم سے کم نہیں
اپنے جو ہاتھ دوست کے محرم سے کم نہیں
ایدل ہر ایک مغ ہمہ تن غم سے کم نہیں
عاشق کے ہاتھ پنجۂ ماتم سے کم نہیں

کہتے ہیں شعرِ ذوق ہے پرتو ہمارے شعر
ہم تم سے یار کم نہیں تم ہم سے کم نہیں

راجہ کا جواہر دینا اور عرض کرنا جوگن کا

جواہر سے مجھے رغبت نہیں - مال کی دل میں حسرت نہیں - میری دولت جب سے لٹ گئی ہے دنیا کے جھگڑوں سے جان چھٹ گئی ہے

غزل ہمقافیہ بر غزل جناب ذوق دہلوی زبانی جوگن کی

فغان و آہ ہیں پیدا مری زبان کیلیے
طوافِ خاک ہی خواہانِ غم وشان کیلیے
اوس آفتابِ لب و ماہتابِ جان کیلیے

دلِ حزین کی ہی خلقت غم بتان کیلیے
کبھی زمین کی قدمبوس آسمان کیلیے
مرے جفای ستمگارِ آسمان کیلیے

ہوئی ہے بال کا پہندا ہوا موی کمر
ستم شعار ہے قمر طایر توان کیلیے

ہے جوش پر اثر سوز ہجر شعلہ رخان
زبان شمع ہے لا مجھے زم فغان کیلیے

سپہر حسن ہو تم سیر چاند سورج ہون
ہے ورس شمس و قمر زیور آسمان کیلیے

نہین ہے حاجت شمع فروغ شمس و قمر
بس ایک پیر مغان محفل مغان کیلیے

نگاہ ناز سے اکدم تو دیکھ او قاتل
ہے منتظر دل بسمل تری سنان کیلیے

وہ آج میری عیادت کو آئینگے یارب
عطا ہو تاب بیان بندہ کی زبان کیلیے

غم فراق نگاہ مسیح کا ہوں مریض
ہے درد مجھکو طبیب میرا جان کیلیے

نہ پھیر قہر سے منہ اے بل حزین ہرگز
ہے خلق بندہ فقط سوزش نہان کیلیے

زبان پہ پیر مغان کا ہی نام آتا ہے
جو زاہد آتے ہین میخانے مین اذان کیلیے

دو ہچکیان مری پر لگو دو گستیان ہین مجھے
سیاحت یم الفت کی جلال کیلیے

غزل ہمقافیہ بر غزل جناب مومن دہلوی زبانی جوگن کی

بیوفا دل آزمانا چھوڑ دے
چھوڑ دے مجھکو ستانا چھوڑ دے

دل مین آ تیرے تو پہلو مین بھی آ
ورنہ یون در پردہ آنا چھوڑ دے

ہے اگر خوش حجاب اے سخت دل
اپنے کو منہ دکہانا چھوڑ دے

قسم گذشت کا اور بیان ایک شاہزادہ کا ... جھوٹ کرانا
ایک پری کی ملاقات کرنا اور جوگی کی بیع

پری

جیسے دیکھا ہمین اپنی تن نگار تجھے
نہین کبھی بہمن زرگی طرح یار تجھے

شہزادہ

سا ای کہاں سے گئی ہول جوبن مترا
کر دیا فضل جدا ای عجب اوتار تجھے

پری

خدا آپ سے قدردان کو آباد رکہے عیش و عشرت سے دل شاد رکہے جسکی تلاش مین یہہ حال ہے اگر اوسے نہ پیدا کرے تو اس سے سرانجام مین سرداری کیا کرے راجہ کا نام سنکر آئی ہو تعجب کیا جو مراد کو پہنچون ٭

مجلگہ دینا راجہ کا اور غزل گانا جوگن کا اشتیاق مین گلرو کے

لائی ہے سبہا مین ہوس و صلت گلرو
صد شکر کہ یہہ بار گران ٹل گیا یارب
اب قید سے منگواؤ مری راحت دل کو
خون روئیگا دشمن ابھی دیکہہ کے خندا

دکہلاؤ مہاراج مجھے صورت گلرو
تھی کوہ بلا سر پہ مرے فرقت گلرو
بیچین مجھے کرتی ہے یہہ حسرت گلرو
یون وجہ تبسم ہے اگر رقت گلرو

پرتو کی عنایات کا کیون شکر ادا ہو
حاصل ہوی ہے آپکے مجھے صحبت گلرو

ارشاد راجہ کا لالہ دیو کو

ارے لالہ جلد آکر روبرو
یہہ مکارہ جوگن ہے رکہیان پری
قفس سے یہان لاکے اب جلد تر
کبھی عفو ہوتی نہ اسکی خطا

ذرا غور سے دیکہہ جوگن کو تو
بڑہی چال چلکر یہان آگئی
تو گلرو کو رکہیان کے تحویل کر
مگر جلسے مین نے مجلگہ دیا

شہزادہ

پری

شہزادہ

قطعات تاریخی

قطعۂ تاریخ تولد صاحبزادہ مصنف

اقبال حضور مصنف دام اقبالہ

ایضاً تاریخ تولد صاحبزادہ مصنف

بلند اقبال حضور مصنف دام اقبالہ

مست راجہ کو کیا ناچ کا کجہہ گبین نے ۔ اسی قابو مین لیا مانگ کے دلدار تجہے

شہزادہ

زر کی پروا نہ رہی میری طلب کے آگے ۔ لقب مست محبت ہی سزاوار تجہے

پری

وای گل ہو کے ہوا خار تو اس گلشن مین ۔ بار ایام قفس نے یہہ کیا زار تجہے

شہزادہ

وہ جو ہونا تہا ہوا ہجر مین دونون جا سب ۔ ابتو تحویل سے کر چکی سرکار تجہے

پری

التجا مہر سے ہے حضرت پرتو کی سہی ۔ تجہہ سے بچہڑا نہ پہر چرخ ستمگار تجہے

راجہ کا شہزادہ گلرو اور ریحان پری کا ہاتہہ مین ہاتہہ ملانا اور تینون پریوںکا معہ ریحان پری مبارکباد گانا

جلوۂ شوخ طرحدار مبارک ہووے ۔ نو بہار گل رخسار مبارک ہووے

یہہ تری نرگس مخمور مبارک ہمکو ۔ باغیون کو دل بیمار مبارک ہووے

اس چمن مین ہو مبارک ہمین آزادی عم ۔ تجہکو جان گرفتار مبارک ہووے

چشم بد دور ہمین کو ہو محبت کا ۔ ہمکو یہہ آئنہ رخسار مبارک ہووے

ہو مسلمات پہ شادی کی محفل	رنگ لائی ہے فصل باغ حمل
سیر گلزار ہی شریک سال	چار چند آج ہے سرور دل

قطعہ تاریخ غسل صحت دوستے از حضور مصنف دام اقبالہ

مرے عیسی جب شفا پائی	پانی حمام میں نہال ہوا
قطرہ قطرہ سے رشک سلک گہر	اوسکی کاکل کا بال بال ہوا
دو مدری جی چہار شنبہ کے دن	دوست ہر ایک شادحال ہوا
خوب کا الشمس فی النہار کی چرخ	رسم غسل صحت میں سال ہوا

قطعہ تاریخ تولد فرزند مکرمی عبد الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول اہل اسلام مدراس استاد انگریزی حضور مصنف دام اقبالہ

چون شنید از تولد پسرت	جان جہان رہین فرحت ہست
شاد گشت و سنش بہ نجمی	گفت پرتو مقام عشرت ہست

قطعہ تاریخ ولادت فرزند مکرمی حکیم خواجہ حسین صاحب

مبارک ترا جلوۂ ابن خوشتر	بفضل حکیم حقیقی سراسر
نوشت اینچنین سال او کلک پرتو	مجسم شدہ مقصد روح پرور

قطعہ تاریخ طبع گلدستہ نعتیہ و منقبتیہ جناب نواب رفعت الملک بہادر مجموعی حضور مصنف

جب ہوا طبع وہاں گلدستہ

۴۸۴

قطعہ تاریخ زینب طیبہ
بچپنے میں پیدا ہوئی حاجی صاحب عبادت و ریاضت
قطعہ تاریخ انتقال بنت غلام محی الدین
جناب بیگم صاحبہ بنت الحاج بیگم صاحبہ منصف
بیگم صاحبہ از حضور منصف
والدہ محترمہ اقبال
یار تبعہ آدمان
بیسے ان امان
دل اندر سے آسمان
باب زینب جو سے آئیں ۱۳۰۰
۱۲

ولہ عیسوی
ایسے زینب ابد
الہی زینت بہشت بی بی
بیمن سے ایک دو

سال یہ منہ سے ہوا آسمان
زینت یہ رون
واقعی ہیں خدا کا فضل
۹۵ ۶ ۱۳۰۲

دل مرے پہلو سے پرتو بول اٹھا	دیکھو کیا لخت جگر پیدا ہوا
	۱۳ ۱۳

ولہ

سنکے تولد کا مژدہ	دل نے دعا دی یہ خوشحال
یا اللہ یہ بچہ جیئے	تیرا سو اور تیرا سال

قطعہ تاریخ تولد صاحبزادی بلند اقبال حضور مصنف

چشم پرتو کا نور ہی جود و جند	یعنے بیدا حسین دختر ہے
لب بہجت فزا سے بیر فلک	بول اوٹھا یہ نیک اختر ہے
	۱۳ ۱۳

ولہ

اپنے افضال سے حق نے پرتو	دی ہے کیا ماہ شمایل دختر
شکر خالق کہ بخوبی ثابت	کرتے ہیں سال ہمایوں اختر

قطعہ تاریخ نکاح جناب حاجی نواب عبد الرزاق خان بہادر برادر حضور مصنف

شگفتہ شد دل پژمردہ چون گل	بہار جلوہ شادی مبارک
بگفتم سال عشرت ای برادر	شمول خانہ آبادی مبارک
	۱۳

قطعہ تاریخ نکاح دوست حضور مصنف باہم اقبال کا حاجی الحرمین الشریفین

گرد المید رفیق من چو نکاح	اینست شادی مسرت دا ایں

تقریظ از عالیجناب فیضیاب قابل دهر علامهٔ عصر طرز زمانه
اوستاد یگانه شاه محمد صادق الحسینی چشتی القادری
شریف الشعرای مدراسی مدظله اوستاد حضور مصنف دام اقباله

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین محمد و آله وصحبه اجمعین اما بعد مبرهن باد که درین ایام مسرت انجام گلشن نظم و نثر سخن پر بهار است و حدیقهٔ جانفزای این فن سراپا نقش و نگار ـ عندلیب زبان شیوا بیان اهل کمال بزبان فارسی و اردو ترانه ریز است و طوطی شکر شکن طبع هر صاحب خیال چو آئینه داری حسن مقال نغمه انگیز این مجموعهٔ نوگلستان همیشه بهار معانی است ـ و لفظ لفظش گل بهار نکته دانی ـ هر بیتش قصریست که حوران عنان سخن بهواداریش مسرت انتما ـ و هر مصرعش منظریست که شاهدان مضامین نوآئین از ان گرم تماشا هر مرکز کافش سنبل زار ـ و دوایر حروفش بسبزی حسن ترکیب رشک جویبار ـ هر گل مضمون پر انوارش رشک گل خورشید و هر نقش موزون اشعارش چشم و چراغ ناهید ـ و دیوان اردوی مهر منیر آسمان شوکت و جاه ـ سخن سنج و سخن پناه معدن سلامت و فصاحت مخزن بلاغت

[illegible] دیوان فردوس [illegible] اهل کمال زینت افزای جناب نواب عظیم جاه بهادر مغفور انجام [illegible] ارکان دولت [illegible] الحق عالیجناب فیضمآب حاجی حافظ نواب خورشید محمد خان بهادر تخلص خورشید جناب مستطاب نواب [illegible] فاضل خان بهادر [illegible] مدراسی دام اقباله بلطف انتظام مطبع [illegible] وبحسن اهتمام [illegible] مشتاقان صاحب نظر [illegible]

غزل مرتب

اشک خورشید [illegible]

۴۸۶

رخصت کنج خمول نہ دہ گاہ شرف

گرمی صحبت خورشید نشان پرتو

قطعہ تاریخ طبع دیوان ہذا

عیان زین گلستان نورالین	بہار طبع عالمتاب پرتو
شرف اینک سراید بلبل دل	سن او گلشن شاداب پرتو

تاریخات طبع دیوان ہذا

اعجاز۔ خاکسار محمد جمال الدین مہتمم دیوان ہذا

چو کردہ فکر دو دیوان اردو	حضور پرتو نواب ذیشان
ندا در داد ہاتف سال طبعش	بگو اعجاز تاریخ ما ردیان

ولہ

یہ اک شعر حضرت پرتو	اللہ اللہ کیا کرامت خیز
سال اس کا جو سوچا غیبی نے	کہا اعجاز نظم سحر آمیز

حریف جناب محمد جعفر حسین صاحب مہتمم اخبار طلسم حیرت

روشنی طبع پرتو دیدیت	پسند اہل قال واہل حال

بحمد اللہ از فضل رب رؤف	چو فکر سخن کردہ نواب ما
نوشتہ دو دیوان بہر سرور	بہ اردو ز تنویر ذہن رسا
ز فکر سن چاپ او ناگہان	طپش گفت گلزار عشرت فزا ۱۶ ۱۳

ولہ

ذو دو است پرتو والا گہر	در فصاحت ہمچو خان آرزو
کرد در فکر شعر بہر یادگار	در زبان ساکنان لکھنؤ
از سہ تہنیت طپش گفتا سنش	دُر فشان دیوان پرتو سال او ۱۶ ۱۳

طبع - جناب محمد درویش صاحب قریشی مانیجر
گورنمنٹ محاڈن ساری رزلٹ اسکول سستی باغ
شاگرد جناب شریف

لکھا کیا حضرت پرتو نے دیوان	کہ ہے ہر شعر اوسکا پر ضیا خوب
انشا کرا پنا جوش طبع سے	سن اوسکا کہدیا دیوان مرغوب ۱۶ ۱۳

ناطق - جناب غلام محمد محی الدین صاحب شاگرد جناب شریف

ہے یہ دیوان جناب پرتو کا	بے نظیر زبان و مظہر فیض
آسمان سخن کا ہے ناطق سے	کہدیا سن کلام مصدر فیض ۱۶ ۱۳





غلطنامۂ ہردو دیوان ہذا

غلطنامۂ دیوان اول جو متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٦	ہمری	ہمرہی
٦	٧	ہیف	حیف
١١	١	تری	مری
٢۴	۴	ہوتے	ہونے
٢٥	٥	کے	کی
٢٩	٣	چھیڑ گا	چھیڑ کر
٣۴	١٠	حقمین	حق مین
٣٦	٢	کی	کے
۴٠	١٢	میر اگلہ ہبہ شکوہ	میر اگلہ ہی شکوہ
۴٢	١٥	کا	کی
۴٣	٦	بس	پس
۴۴	١۴	سراقرار	بر اقرار
۴۴	١٥	لقبحورشند	لقب خورشید
۴۴	١٥	جوہے	جو ہے
۴٦	٣	جسے	جسنے
۴۴	۴	تنگک	تلگ
۴٦	١۴	آح	آج

غلطنامۂ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٣٠	شیخ مجھے	شیخ جی مجھے
١٣	٢١	لعل من یارمنا	لعل یارمین
١۴	٢٢	نکل	بدل
١٦	١٢	ہو کا	ہو گا
١٦	٢٨	کبنی	کبھی
٢١	٢٥	کہستمل	کہشمل
٢٣	٢١	اور رہتا ہے	اوڑ ہتا ہے
٢۴	٢٣	جدابی	جدائی
٢۴	٢٨	یون ہی ہار	اگریون ہی وہ
٢٥	٩	کوادہ	کودہ
٢٨	٢٨	یار	مار
٢٩	١٣	ہوتی	ہوتے
٣٠	٢٣	ہمین	ممین
٣٠	٢۴	مرغ ادہر	مرغ اودہر
٣١	١٠	میرے	مرے
٣٦	٢٧	سگنا	سگ
۴٠	٢٣	لکھتا ہے	لکہتا ہے
۴٠	٢۴	ترکا	ترکا

[illegible]

غلطنامہ ہر دو دیوان ہذا

غلطنامہ دیوان اول جو متن میں ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۱	کی	کی
۶۱	۱	زرا	ذرا
۶۱	۱۵	ام	نام
۶۲	۲	حاجت	حاجت
۶۲	۵	اوسکو	اسکو
۶۲	۶	چرآتا	پرآتا
۶۳	۸	غیبر	غیر
۶۳	۱۵	ناتر	ناز
۶۴	۱۰	تک	تنگ
۶۴	۱۱	زرا	ذرا
۸۳	۹	خفظ	حفظ
۸۶	۹	غذاروں	عذاروں
۸۸	۹	تمہارتی	تمہاری
۸۸	۲	پیخ	پیچ
۸۸	۱۵	نکالی	نکالی
۱۲۹	۲	یاس	یاس ہے
۱۲۹	۵	حکطرح	جسطرح

غلطنامہ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۲۸	تکڑا	ٹکڑا
۴۲	۲۲	حاسہ	حاسد
۴۴	۲۱	کمیا	کیا
۴۷	۵	پربوسنے	پرتو نے
۵۴	۲۵	پائی	پائی
۵۵	۱۰	پہیول	پہول
۵۵	۱۱	ثرا	ترا
۵۶	۹	غم	غم
۵۸	۱۳	مہک	مہک
۶۰	۱۰	ترا	مرا
۶۰	۱۲	بوٹہ	نقطہ
۶۰	۲۴	متو	تو
۶۰	۲۸	اسکا	میرا
۶۱	۲۰	بام	جام
۶۲	۲۱	ایبل	ایدل
۸۱	۳	بھ	بھر
۸۳	۲۶	اخیتار	اختیار

غلطنامہ ہر دو دیوان ہذا

غلطنامہ دیوان اول جو متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۹	۷	من	مین
۱۳۰	۸	وادرن	دادرس
۱۳۰	۱۰	بین	ہین
۱۳۱	۳	اکسر	اک
۱۳۱	۱۴	کائی	لائی
۱۳۷	۲	شانہ	سوناسا
۱۳۷	۶	ای بت ربائی	ای بت ہے ربائی
۱۳۹	۱۲	انکی	اونکی
۱۴۰	۸	سرکے طرح	سرکی طرح
۱۴۰	۱۳	تدبیرکا	تقدیرکا
۱۴۰	۱۴	انسان کے	انسان کی
۱۴۳	۴	فرقت	ہجران
۱۴۳	۶	ستاروںکے	ستاروںکی
۱۴۲	۵	کعبے کے	کعبے کی
۱۴۲	۱۳	وہمن	نقط
۱۴۶	۴	بجی	ہی
۱۴۹	۱	بھ	کا

غلطنامہ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۲۰	گاز	گاج
۱۰۹	۲۰	درصنم ماردہاڑ	درصنم دمائرداڑ
۱۲۱	۲۰	رع	مرغ
۱۲۲	۶	اہین	امین
۱۲۲	۷	کرون	گردن
۱۲۵	۱۵	مرجابگا	مرجائیگا
۱۲۵	۱۶	گذرجابگا	گذرجائیگا
۱۲۵	۱۸	کھابگا	کھائیگا
۱۲۵	۲۰	پابگا	پائیگا
۱۲۵	۲۲	ڈہابگا	ڈہائیگا
۱۲۵	۲۴	لابگا	لائیگا
۱۲۵	۲۶	پابگا	پائیگا
۱۲۶	۲۲	ہمین اپنا	ہمین اپنا
۱۲۸	۱۰	کیاکرتب	کیاکرمک
۱۳۰	۱۶	مون	ہمون
۱۴۳	۳	دن	دین
۱۴۴	۲۹	تنک	تمک
۱۲۵	۲۲	ابی	اپنی

غلطنامہ ہر دو دیوان ہذا

غلطنامہ دیوان اول جو متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۱۳	تیرے وہ کالے	تیری وہ کالے
۱۶۶	۸	میان	یہان
۱۷۲	۲	گھُل	گل
۱۷۶	۱۰	کے	کی
۱۷۷	۱۵	پہ	پر
۱۷۸	۱۱	نہیں	نہین
۱۸۰	۱۰	چھوتے	چھوٹین
۱۸۲	[illegible]	منظور	منظور
۱۸۴	۱۵	اہ	آہ
۱۸۷	۵	بیداری کا یار	بیدادی کا شکوہ یار
۱۸۷	۱۱	عالم یکجہ ہون	عالم ہون یکجہ
۱۹۰	۱۵	بس	سب
۱۹۱	۴	ہنح	ہنی
۱۹۱	۱۰	رہاسے	رہے
۲۰۳	۳	مقام	قیام
۲۰۳	۵	پیگر	پیکر
۲۰۳	۸	پترا	پتر ا

غلطنامہ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۷	۵	ہی	بہی ای
۱۳۷	۱۹	تیری	تیرے یار اوسکے
۱۳۸	۱۵	بوسئہ	بوسہ
۱۳۸	۲۶	دلالہ	دلالہ
۱۳۸	۲۷	اہنی	اپنی
۱۳۹	۳۰	بحربھو	بحر بہر
۱۴۰	۷	ہسوتا	ہوتا
۱۴۰	۷	طبلہ	طبلے
۱۴۰	۹	پہ	پر
۱۴۰	۲۷	کو تو	گو تو
۱۴۱	۱۶	چلتی ہین	چلتی ہے
۱۴۲	۱۲	آجا یگی	آجائیگی
۱۴۴	۱۳	کیونکر	کیونکر
۱۴۴	۲۵	گلشن ہے [illegible] کا میری انکھین	گلشن ہے [illegible] کا انکھون مین [illegible]
۱۴۵	۱۴	پھنسنے کی	پھنسنے کا
۱۴۶	۱۹	ترکیب	مرکب
۱۴۷	۲۷	بہرتی ہین	بہرتے ہین
۱۴[illegible]	۲۰	برنجیر	زنجیر
۱۵[illegible]	۵	مہر کے	مہر کی

غلطنامۂ ہر دو دیوان ہذا

غلطنامۂ دیوان اول جو متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۴	۱۳	ہتم	ہم
۲۰۶	۱۰	پہ اونسے	پر اونسے
۲۰۸	۹	دونو	دونون
۲۳۱	۷	بخت برگشتہ نے	بخت برگشتہ
۲۳۲	۸	ہوتی ہر آہو کو	ہوتی ہے ہر آہو کو
۲۵۰	۱	حواس	بہار
۲۵۰	۱۵	بھا	بھار
۲۵۱	۳	خیال جب	خیال مین جب
۲۵۱	۴	گلوگیمار ہے	گلوگیر یار سے
۲۵۹	۱۳	قربہ	قبر پہ
۲۶۲	۵	جل سکا جیون خود بخود	جل کے خود کا خود بخود
۲۶۳	۶	آتا ہے	آتا ہے
۲۶۴	۱۵	میرے	میری
۲۷۴	۱۰	پائین	پائین
۲۸۵	۱۳	یاد آتا ہے	یاد آتا ہے
۲۸۷	۶	یہ بت	یکھ بت
۲۹۵	۸	وکاجل	وہ کاجل
۳۱۱	۱۵	محبت	محبت
۳۲۸	۱۱	صبا ہے	صبا ہے
۳۳۹	۵	کے	کہ
۳۴۷	۱۳	رہا	رہا
۳۴۵	۷	اس	اوس
۳۵۱	۲	رنگ جسے کو لگا	رنگ بھر جسے لگا

غلطنامۂ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۱	۲۲	کیا لگین	لگین کیا
۱۶۲	۶	انکی	ظالم
۱۷۰	۷	جگہ	جبکہ
۱۷۴	۱۱	جانے	جائے
۱۷۷	۹	جسکے	جسکی
۱۷۸	۲۷	حسرت	حسرت
۱۷۹	۲۳	دہرین	دہر مین
۱۷۹	لفظ زائد	یارو	لوگو
۱۹۷	۹	آپ کی انتظار	آپکے انتظار
۲۰۲	۱۷	رہی نازکی	رہی نازکی
۲۰۳	۲۷	یہان	تمام
۲۰۵	۱	لال سے ہوی	لال ہوی
۲۰۶	۴	راہزن	راہزن
۲۱۱	۲۹	تجلی کی تاب	تجلی کی تاب
۲۱۵	۱	دو مہر	مہ و مہر
۲۱۸	۲۱	بت بے بیدرد	صبت بیدرد
۲۱۸	۲۵	سنی ہے	سنی ہین
۲۲۴	۴	حیر	خیر
۲۳۹	۴	کی دہیان مین	کے دہیان مین
۲۴۶	۲۰	پنہان	پنہان
۲۴۹	۱۱	سے نگون	سے یار
۲۵۱	۱۶	ہون	ہلون
۲۵۴	۲۳	رور	روز

غلطنامۂ ہردو دیوان ہذا

غلطنامۂ دیوان اول جو متن میں ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱	۱۳	اوسکے	اوسکی
۳۵۸	۱۴	نواب	ثواب
۳۶۲	۱	خوردنائی	خوبروئی
۳۶۷	۱	بہولاتیرے	بہولا ہے تیرے
۳۷۰	۸	آشنائی کے	آشنائی کے
۳۸۴	۱۰	دبل	دل
۳۹۶	۱۲	شاہزاد	شاہزادے
۴۰۸	۲	ال ما ۱۱	دل ناداں
۴۴۴	۱۴	دعوا	دعوا
۴۴۵	۱۵	تری	نرمی
۴۴۶	۴	سبائے	سبا
۴۴۹	۱۳	شاہ فلک	شاہ فلک
۴۵۱	۵	غزل ثانی اردو پری کا	غزل ثانی زمرد پری کا
۴۵۱	۱۴	مہرو پری کا	زمرد پری کا
۴۵۳	۱۰	جلدلب	جلداب
۴۵۷	۱۵	خانہ خرابی	ہے ہے تباہی
۴۵۹	۱۴	عم	غم
۴۵۹	۱۸	آپ	آب
۴۶۲	۳	ج	آب
۴۶۸	۲	وہ کہ	وہ کہ
۴۷۱	۹	ام گودل	ردم گردل
۴۷۳	۱۱	کے	گے

غلطنامۂ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۴	۲۹	چشمون سے	چشمون نے
۲۵۴	۳۰	موں میں	ہوں میں
۲۵۶	اک پریزاد کا مبتلا ہوں		
	اس غزل جو لکھنے کی لکیر اوپر کی غزل کے		
	مقطع کے آخر مصرع میں غلطی سے لکھی گئی ہے		
۲۶۲	۱۶	جہبا	جہبا
۲۶۴	۷	صح سح	صبح سح
۲۶۴	۱۰	جورت پوچہ بگا	جورات پوچہیگا
۲۷۰	۱	پہ تودہ	پرتودہ
۲۸۱	۳۰	جلدون	جلاؤن
۲۸۲	۲	ہی	ہی
۲۸۸	۳	اوستے	اوسنے
۲۹۳	۲۸	مزا بیہودہ	مزا دہ
۲۹۹	۲۳	کا	کا
۲۹۹	۲۵	نکل آتا ہے کہ	نکل آتا ہے کچہ
۳۰۲	۲۵	حمزہ	غمزہ
۳۰۸	۸	آہ اپنی ہے کو	آہ اپنی ہے کہ
۳۰۸	۲۵	گیون	گیسوون
۳۰۹	۱۹	دمب	سب
۳۱۰	۹	اوسکو	اسکو
۳۱۱	۱	بے	بے
۳۱۴	۳	یاد رکی	یار کو

غلطنامہ ہر دو دیوان ہذا

غلطنامہ دیوان اول جو متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷۳	۱۳	چھتا	چھٹا
۴۷۴	۸	مڑپایا	تڑپایا
۴۷۹	۳	تقریر	تصویر
۴۷۹	۸	قائل	قاتل
۴۸۰	۱	رُلواتی	رو لواتی
۴۸۰	۱۵	ماہتاب جان	ماہتاب جان

غلطنامہ دیوان اول تمام ہو چکا
آٹھوین صفحہ کے دونون کالم
مین غلطنامہ دیوان دوم لکھا
گیا ہے ناظرین اون دونون
کالم کو غلطنامہ دیوان دوم
تصور فرمائین
فقط

غلطنامہ دیوان دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۳	۲۱	رہا	رہا
۳۲۷	۱۴	سوا	ہوا
۳۲۷	۱۵	مین	سے
۳۲۸	۱۳	تے وہین	تھے وہین
۳۳۲	۲۵	کا ہے حوصلہ	ہی کا حوصلہ
۳۳۸	۴	صاحت	صباحت
۳۳۹	۲۶	جہپا ہی	چھپا ہی
۳۴۰	۲	قندو رہر	قند و زہر
۳۴۰	۲۰	ادت	ثروت
۳۴۱	۱۷	سہی لنا	بہی لیا
۳۴۲	۱۹	ا ۵	اپنا
۳۴۵	۱۴	ہے ہے چڑپایا	ہے ہے چڑھایا
۳۴۵	۱۵	ڈاڑین مارکے	دھاڑین مارکے
۳۵۰	۹	سی جب	مسیحا جب
۳۵۱	۲	جبیا	جیا
۳۵۱	۲۰	تن برے	تن برکے
۳۵۱	۲۳	دلیر کے	دلیر کی
۳۵۶	۱۶	خورسیدنے	خورشیدنے
۳۵۷	۱۱	ہین	نہین
۳۶۰	۱۱	مین	ہین
۳۶۰	۲۸	جہال	چھال
۳۶۲	۲	بری	مری
۳۶۲	۱۲	بڑتی	بڑھتی

غلطنامۂ دیوانِ دوم جو حاشیہ پر ہے

غلطنامۂ دیوانِ دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۵	۸	اکش	آتش
۳۶۵	۱۹	ہوگئی جاتی	بڑھتی جاتی
۳۶۶	۱۸	محسرما	حسرکی
۳۶۷	۱	پیتے ہیں	پیتے ہو
۳۶۷	۲۷	آفت پہ آفت	آفت پر آفت
۳۶۹	۶	کے	کی
۳۶۹	۱۱	موں	ہون
۳۶۹	۱۸	کر	گر
۳۶۹	۲۱	تو پر	تو بھر
۳۷۰	۲۳	اوسکی	اوسکے
۳۷۳	ترک	لکھتے ہیں	لکھتے ہیں
۳۷۵	۲۴	گرہ گیر ترا	گرہ گیر تری
۳۷۶	۸	ہی	ہے
۳۷۶	۱۰	سفر	صفر
۳۷۶	۲۰	بہہ	یہہ
۳۸۵	۱	حری	تری
۳۸۷	۲۱	ہوشش	ہوشیں
۳۸۷	۲۸	گھرکا اوسکو	گھر اوسکو
۳۹۶	۱۹	بنگیان	بنگیاں
۳۹۶	۲۷	جائی	جلی
۴۰۲	۱۰	حظ	خطر
۴۰۴	۲۶	عاشقون	عاشقوں
۴۰۵	۱۸	ذاڑیت	ذاریں
۴۰۵	۱۹	عجی	صحی

غلطنامۂ دیوانِ دوم جو حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۶	۱۵	کی پیچ	کے پیچ
۴۰۸	۲۴	ای غنچہ دہن	ای غنچہ دہن عاشق
۴۱۱	۸	دی بنی اپنی جان	دی اپنی اپنی جان
۴۴۱	۲۶	عشاقن	عشاق
۴۴۳	۱۱	اے	آئے
۴۴۳	۳۶	گلگر	گل کر
۴۴۴	۱۵	وہ حاند	وہ چاند
۴۴۶	۲۱	سنم	ستم
۴۴۷	۷	دن	دو
۴۴۹	۱	زبانی شہزادہ کی	زبانی شہزادے کی
۴۴۹	۲۵	دکھلانے	دکھلائے
۴۵۲	۲۱	ارشاو راجہ کا	ارشاد راجہ کا
۴۵۳	۱۲	ابتک	ابتگ
۴۵۳	۱۴	ابتک	ابتگ
۴۵۳	۲۸	لبنکر	بنکر
۴۶۶	۲۳	صورت باغ مجھے خوف خزاں بیچ کیا ہو	
۴۶۶	۲۴	ابخداں نہیں ہر میں دل	
۴۷۰	۲۰	مانع وصحت	مانع صحت
۴۷۴	۲۶	تری	ترے
۴۷۹	۴	بہی	بہی
۴۸۲	۱۰	سیا	سا
۴۸۳	۲۰	آج تو لڈکی آج	ہی تو لڈکی آج
۴۸۳	ترک		ہوسلامت
۴۸۶	۱۶	آمین	آمین

قطعات تاریخ طبع کلیات اردوی حضور مصنف از حضور مصنف دام اقباله

طبع پہلا دوسرا دیوان را	ہو چکا فضل خدا سے ہو چکا	کلیات پرتو اسکا نام ہے	ہے یہہ مجموعہ مری تصنیف کا
تیرہ سو دو میں [illegible] ختم ہو	انتظام طبع ہو کر رہ گیا	پہر زر کا تعیمی سبب ہے یکقلم	چھاپنے کا کام ان دیوان کا
تیرہ سو [illegible] پہر طبع کا	کام جاری ہو کے پہر کچہہ رک گیا	تیرہ سو اور آٹھ میں ایدون ستو	انتظام طبع پہر ہو کر رکا
تیرہ سو سوا مقرر آخر میں	سال اسکے طبع کا میں نے کہا	پر یہی تیرہ سو اٹھارہ میں کہیں	[illegible] احباب یہہ چہپکر ہوا
وقت پر ہی کام اپنے منحصر	بس یہی معنی ہے اس تاخیر کا	فکر سال طبع جب مجھکو ہوئی	بس خیال اس طرح سے میں نے کیا
کلیات اردو ہے از بسکہ یہہ	اردو ہی میں سال کہا ہے پہلا	مطلع ابر وہی پر مطلع جو ہے	[illegible] ہے بیت الصنم ہی [illegible]
شمع سے ہے تیز تر میری زبان	روشنی طبع کا کیا پوچھنا	بر محل میں نے کہا ای پرتو آج	[illegible] چراغ لکھنؤ دراز ہو ۱۳۰۳

ایضاً

طبع جب میرے دو دیوان ہو گئے	دل نے کی درخواست لکہہ تاریخ تو	یوں لکھی تاریخ پرتو میں نے بہی	دونوں دیوانوں کی چراغ لکھنؤ ۱۳۱۵

قطعات تاریخ ارتحال حضور مغفور حضرت حاجی حافظ نواب محمد رشید احمد خان بہادر فاروقی تخلص خورشید والد حضور مصنف از حضور مصنف

ہوا جو خود مرض الموت [illegible]	مریض سے ہوئی [illegible] امید صحت دور	اجل کی تیغ نے [illegible] کر طبیب کا خون	کہی وفات کی تاریخ برمحل مغفور

ایضاً

جہاں میں حاجی و حافظ تھے والد امجد	مزاج میں [illegible] فرق نیک و بد	نہاں تہا سینہ اقدس میں حفظ قرآن کا	عیاں تھا چہرہ روشن سے [illegible]
مزاج روشن عالی تھا مطلع انوار	زبان پاک تھی مفتاح مخزن اسرار	وہی تھا نام تخلص بھی عجب تھی [illegible]	کہ لوگ [illegible] خورشید [illegible]
زمین شعر بھی جو تھے فلک کا پایہ	تخلص ان کا خورشید ضو کا [illegible]	تہا صبح [illegible] کفن رخ پر نور	[illegible] آنکھوں سے دیکھا [illegible]
کہلا تھا چاک گریبان صبح سا جو کفن	[illegible] خورشید [illegible]	ملی [illegible] ہے دنیا کی اور دین کی [illegible]	لب [illegible] کہا ہے خاتم [illegible]

تاریخ طبع دیوان دوم جناب محمد علیخان بہادر تخلص ناظم ابن غلام مرتضی خان بہادر ممتاز الملک از حضور مصنف دام اقباله

دوسرا دیوان ناظم دیکھئے	واہ وا بندش ہی مضمون عجیب	از لب انصاف پرتو نے کہی	طبع کی تاریخ نظم دلفریب

از جناب محمد علیخان بہادر نبیرہ غلام مرتضی خان بہادر ممتاز الملک مرحوم

کیا ہی رنگین ہے کلام پرتو	رشک گلشن اسے کیونکر کہیں	یہہ سخنداں [illegible] کہدو ناظم	اب [illegible] گلزار مضامین رنگین

تاریخ اختتام طبع دیوان اول و دوم عالیجناب مستطاب سرخیل شاعران دوران رئیس اعظم خان بہادر پرتو دام اقباله از جناب محمد صبغت الله حسینی [illegible]

جو دیوان پرتو کو [illegible]	مضامین سے اور گلشن ادا ہے	سر [illegible] ہے یوں لکہا مصرع	[illegible]

وله

[illegible] دیوان پرتو لاجواب	جو غزل ہے [illegible] جان ہے	نور کے [illegible] یہہ کلام [illegible]	[illegible]

وله

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

...وان حضرت پرتو	گنجینہ عجب ہی چمک دمک سے چھپا	کہاں ای نور طبع روشن نے	پرتو صبح فکر - سال و کمال

...ب منشی میر عبدالقادر صاحب تخلص مہجور کلرک کالج آف انجینیرنگ مدراس ولد میر غلام حسین صاحب تاجر

...شـ پرتو دو دیوان کرد فکر	قدردان اہل علم اہل کمال	بندۂ مہجور این رنگین نوا	واہ باغ روح افزا گفت سال ۱۳۱۸

ضمیمۂ غلطنامۂ ہر دو دیوان ہذا

غلطنامۂ دیوان اول جو متن میں ہے

سطر	غلط	صحیح
۱۰	زانوی حسیا پہ بار کرتا ہے	بزم زانوئے حسینوں کے بار کرتا ہے
۱۵	نزا	نیا
۷	سینہ لیلی کہتے ہیں اوسکی [illegible]	کہتے ہیں گر سینہ لیا ہے اوسکی [illegible]
۱۳	اوسکے	اوسکی
۱۰	ہوں دور میں جو	میں دور ہوں جو
۱۵	ہر اک	ہر ایک

غلطنامۂ دیوان دوم جو حاشیہ میں ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۱	غم بلا والم	غم و بلا و الم
۲۶۶	۲۵	رنگ	برنگ
۲۸۳	۵	جانگے	جا کے
[illegible]	[illegible]	کی	کے
۳۴۰	۷	زنجیر کی صدا ہوے ہوں آہ کا یہ	زنجیر کی صدا [illegible]
۳۶۷	۱۵	ہے	ہیں
۳۷۳	۲۱	پان کہانے مسی لگانے	پان کہانے مسی لگانے ہے
۳۷۸	۱۱	چشم	[illegible]
۳۹۶	۱۹	جنکیاں	چنکیاں
۴۱۱	۱۸	گاش	فاش
۴۲۱	۲۱	جوری	چوری
۴۲۴	۲۹	جلوہ	جلوے
۴۴۰	۱۵	صاحب	صاحب
۴۴۲	۸	اغوش	آغوش

[illegible] حضور [illegible] دام اقبالہٗ کے نام [illegible] ہو چکی ہے [illegible]
[illegible] کے لیے [illegible] غلط [illegible]

موسوم بہ کلیات پرتو جس میں دیوان اول متن میں اور دیوان دوم حاشیہ پر ہے
ہجری [illegible] نومبر سنہ ۱۹۰۱ عیسوی [illegible]
[illegible] چھپکر [illegible] ناظرین ہوا

تمت